فہرست مضامین جواہر مجددیہ

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
خطبہ کتاب	۱	جناب مخدوم کی حضرت شاہ کمال کیتھلی سے طریقہ قادریہ میں خلافت	۶
پہلا جوہر	۲	جناب مخدوم کا بعض شیوخ سے استفادہ	۶
حضرت مجدد رح کے ابتدائی اور خاندانی حالات کے بیان میں	۲	جناب مخدوم کے خوارق وکرامات	۶
آپ کا نام. لقب - مذہب اور طریقہ	۲	جناب مخدوم کی تصانیف	۷
آپ کا نسب	۲	جناب مخدوم کے عقائد اور تعلیم	۷
آپ کے خاندانی حالات	۳	جناب مخدوم کے مریدین وتلامذہ	۷
فرخ شاہ کابلی کے حالات	۳	جناب مخدوم کی وفات	۸
امام رفیع الدین کے حالات	۳	جناب مخدوم کی اولاد	۸
تعمیر قلعہ و بناء شہر سرہند	۴	**دوسرا جوہر**	۹
آپ کے والد جناب مخدوم عبدالاحد اور شیخ حضرت عبدالقدوس گنگوہی سے بیعت	۵	حضرت مجدد کی ولادت اور آپ کے علم شریعت اور طریقت کے بیان میں	۹
جناب مخدوم کی حضرت صاحبزادہ شیخ رکن الدین سے خلافت	۶	آپ کے ظہور کے متعلق آیات واحادیث	۹
		آپ کے متعلق اولیاء سابقین کی بشارتیں	۱۰

Marfat.com

مضمون	صفحہ
...دیث پاکؐ کا ارشاد	۱۰
حضرت شیخ احمد جامؒ کا ارشاد	۱۰
حضرت مولانا جامیؒ کا ارشاد	۱۰
حضرت داؤد قیصریؒ کا ارشاد	۱۰
حضرت خلیل اللہ بدخشی کا الہام	۱۱
حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی کا ارشاد	۱۱
منجمین کی پیشگوئی	۱۱
ارکان سلطنت کی خوابیں	۱۱
حضرت مخدوم کا کشف	۱۱
اکبر بادشاہ پر ایک جلی کتاب کا نزول اور مجدد اسلام کی ضرورت	۱۲
آپ کی ولادت باسعادت کا بیان	۱۲
اثنائے ولادت کے واقعات	۱۳
آپ کا زمانہ طفولیت	۱۴
آپ اور حضرت شاہ کمال کیتھلی	۱۴
آپ کا علم شریعت	۱۵
آپ کا اپنے والد ماجد سے استفادہ	۱۵
آپ کے دیگر اساتذہ اور کبرویہ کی اجازت	۱۵
سند مصافحہ	۱۵

مضمون	صفحہ
آپ کا اپنے والد ماجد سے خلافت پانا	۱۵
آپ کے والد ماجد کا طریقہ نقشبندیہ کی توصیف کرنا	۱۶
افضلیت طریقہ نقشبندیہ	۱۶
آپ کا سفر دہلی اور حضرت خواجہ باقی باللہ سے نیازمندی	۱۶
طریقہ نقشبندیہ میں آپ کی بیعت اور قلب کا جاری ہونا	۱۷
حضرت خواجہؒ کا بعض واقعات کو آپ سے ظاہر فرمانا	۱۷
آپ کے بعض حالات خود آپ کے قلم سے	۱۸
تعلیم ذکر اسم ذات	۱۸
مدہوشی وفنا	۱۸
مقام ظلال وفناء الفناء	۱۸
مرتبہ علمی	۱۹
مقام حیرت وحضور نقشبندیہ	۱۹
مقام فناء حقیقی وشرح صدر	۱۹
مقام حق الیقین وجمع الجمع	۱۹
مرتبہ فرق بعد الجمع	۲۰
نسبت مرادیت ومحبوبیت	۲۱
آپ کے متعلق حضرت خواجہؒ کے	

Marfat.com

مضمون	صفحہ
خیالات	۲۱
حضرت خواجہؒ کی جناب میں آپ کی عقیدت	۲۱
خواجہؒ کی آپ پر عنایت	۲۲
آپ کو حضرت خواجہؒ سے خلافت	۲۲
آپ کا دوسرا سفر دہلی اور حضرت خواجہ کی مزید عنایت	۲۲
آپ کی سرہند شریف کو واپسی	۲۴
آپ اور حضرت خواجہؒ کے احباب	۲۴
حضرت غوث پاکؒ کے خرقہ کی حوالگی اور سید شاہ سکندر قادری سے آپ کو خلافت	۲۴
ارواح اولیاء اللہ کی آمد اور آپ کے لئے مسابقت	۲۵
سرہند شریف میں اولیاء اللہ کا ہجوم اور آنحضرت صلعم کا فیصلہ	۲۵
سب طریقوں کی نسبتوں کا طریقہ مجددیہ میں شمول	۲۶
تعلیم نسبت قادریہ	۲۶
آپ کا تیسرا سفر دہلی اور حضرت خواجہؒ کے آپ کے متعلق ارشاد	۲۷
آپ کے نام حضرت خواجہؒ کے بعض خطوط	۲۷
آپ کی سرہند شریف کو واپسی اور سفر لاہور	۲۹
حضرت خواجہ کی خبر وصال اور آپ کی روانگی لاہور سے	۲۹
آپ کے بعض ناتجربہ کار پیر بھائیوں کی ایک حرکت	۲۹
خاطیوں کی توبہ اور معذرت	۳۰
خاطیوں کے قصور کی معافی	۳۰
آپ کے شیوخ اور سلاسل	۳۰
تیسرا جوہر	
حضرت مجددؒ کے مخصوص کمالات اور اخلاق و اعمال کے بیان میں	۳۴
آپ کے مخصوص کمالات	۳۴
آپ کی کرامتیں	۳۵
آپ کے متفرق حالات	۴۰
آپ کا حلیہ شریف	۴۴
آپ کے اخلاق اور عادت اور وضع	۴۴
آپ کے عقائد	۴۵
آپ کے شبانہ روزہ اعمال	۴۵
آپ کے آداب وضو	۴۶

Marfat.com

مضمون	صفحہ
آپ کے آداب بیت الخلا	۴۶
آپ کی نماز تہجد، وتر اور مراقبہ	۴۸
آپ کی نماز فجر	۴۹
آپ کا حلقہ ذکر و توجہ	۴۹
آپ کی نماز اشراق و نماز استخارہ و نماز اوابین	۴۹
آپ کی خلوت	۵۰
آپ کی نماز چاشت	۵۱
آپ کا طعام اور قیلولہ	۵۱
آپ کی نماز فی الزوال	۵۲
آپ کی نماز ظہر	۵۳
آپ کا حلقہ ذکر و توجہ تعلیم دین و نماز عصر و ختم خواجگان	۵۳
آپ کی نماز عشاء و وتر	۵۳
آپ کے اوراد	۵۴
عام مسائل نماز	۵۴
آپ کی نماز جمعہ و عیدین و تراویح وغیرہ	۵۵

مضمون	صفحہ
چوتھا جوہر	۵۷
حضرت مجددؒ کی تصانیف تعلیم طریقہ وصال صاحبزادگان اور خلفاء کے بیان میں	۵۷
آپ کی تصانیف	۵۷
آپ کے مکتوبات شریف	۵۷
مکتوبات شریف کی تردیدات	۵۹
تردید کے جوابات شافیہ	۶۰
آپ کے طریقہ کی تعلیم اور دیگر طریق سے فرق	۶۰
آپ کا مرض الموت	۶۱
آپ کا وصال اور عمر شریف	۶۲
آپ کا مدفن اور اس زمین کی فضیلت	۶۳
آپ کے صاحبزادگان اور صاحبزادیاں	۶۳
آپ کے خلفاء	۶۵
قصائد تصنیف	۶۶

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

دیباچہ از جانب طبع کنندہ

بے حد حمد و ثناء اس خالق ارض و سماء اور مالک ہر دو سرا کو ہے جو اضداد سے مبرّا اور انداد سے منزّہ ہے۔ وہ ایسی پاک ذات ہے کہ جس کے مقدس اسماء میں سے ایک صمد ہے۔ اُس کی ذات پاک لم یلد ولم یولد ہے۔ وہ ملک حنّان اور جوادِ منّان ہے۔ وہ ایسا قادر مطلق ہے کہ اپنے بے انتہا فضل و کرم سے اپنے برگزیدہ اور خاص بندوں کو صراط مستقیم پر چلاتا ہے۔ وہ ایسا حکیم حاذق ہے کہ روحانی بیماروں اور درد و فرقت کے ناتوانوں کو اپنے خاص قرب و محبت کے دوائی خانہ سے وصال کا خاص الخاص شربت پلاتا ہے۔ زاہدوں۔ عابدوں۔ سالکوں۔ عارفوں اور اپنے دیدار کے طالبوں میں سے جنہیں اپنی طرف بلاتا ہے۔ انہیں اپنی رہنمائی اور مقبولیّت کی وجہ سے طاعات، عبادات کی توفیق عنایت کے سلوک اور معرفت کا مزہ چکھاتا ہے اپنے بےحد احسان عظیم سے اپنے ان مقبولوں کو عفت و عصمت کا بیش بہا قیمتی لباس پہناتا ہے۔ نیز اپنی تجلیات کاملہ کے انوار سے اپنے پیاروں کے سینوں کو روشن و منوّر کرتا ہے۔ اور اپنی معرفت کے پر اسرار خزانوں سے اُن کے دلوں کو مالامال کرتا ہے۔

اور درود نامحدود اُس ہادی اکمل و رسول بے بدل پر ہو جس کی شان پاک میں وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ اللہ تبارک و تعالےٰ نے نازل فرما کر دو جہان کی سرداری سے سرفراز فرمایا۔ یعنے ذات پاک احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و علےٰ آلہ و اصحابہ اجمعین۔ وہ ذات پاک قدسی صفات ہے جس نے لاکھ در لاکھ خلق خدا کو کفر و ضلالت کے تنگ و تاریک گڑھوں سے نکال کر اوجِ تقرّب ربانی پر پہنچایا۔ وہ وہ ذات

Marfat.com

ہے۔ کہ جس کسی نے اُس کی متابعت میں باخلاص تمام دل لگایا۔ اُس نے دینی اور دنیاوی نعمتوں کو حاصل کیا۔ ظاہری و باطنی خزانوں کا مالک بنا۔ روحانی اور ابدی لذتوں کا مزہ پایا۔ وہ وہ ذاتِ مقدس ہے۔ کہ جس نے اس کی طرف عاجزی سے سر جھکایا اُس نے دونوں جہانوں کے مخمصوں سے خلاصی حاصل کی۔ وہ وہ سرکار ہے کہ جس کسی نے مشکل کے وقت دل سے اُس کی طرف رجوع کیا۔ اُس کی تمام مشکلات ایک پل میں آسان ہوئیں۔ وہ وہ عالی سرکار ہے۔ کہ جس کسی نے مصیبت اور پریشانی کے وقت حضور کو یاد فرمایا۔ فوراً اس کی امداد کے لئے پہنچے۔ اور اُسے اُن پریشانیوں سے نجات دی۔

غرضیکہ اُس سرکار والا تبار کے کیا کیا اوصاف اور محاسن بیان کئے جاویں اس راہ میں بڑے بڑے فصیح و بلیغ اپنی عاجزی دکھا چکے ہیں۔ تو میرے جیسے کم مایہ اور بے سروسامان کا کچھ عرض کہ نا سراسر گستاخی اور سوء ادب ہے۔ اس لئے میں اب ذیل میں چند اشعار نعتیہ لکھ کر پھر اس کو خدائے علیم کے سپرد کرتا ہوں۔ اور وہ اشعار ایک سوختہ دل کے یہ ہیں:۔

محمد آبروئے گلشن عشق — سراپا جسم او جان و تنِ عشق
از شد عاشقی و عشق پیدا — ہمہ سرِّ نہاں آمد ہویدا
محمد زین اسرارِ عشق است — محمد مطلع الانوارِ عشق است
بہارِ باغِ عشق آمد محمد — مہ خوش داغِ عشق آمد محمد
محمد سر بسر نور ظہور است — سراپا جسم او خود جملہ نور است
محمد را چہ گویم چشم بد دور — ہمہ چہرہ اظہر است پُر نور
بہر یکذرہ نور او ست ساری — بہر گل لطف او بادِ بہاری
از سر سبز بستانِ محبت — تر و تازہ گلستانِ محبت

صد سلام از ما ہمہ ہر آن و دم
ہم بر آل و صحب آں نیکو شیم

Marfat.com

ہر سہ دفتر مکتوبات شریف کا اُردو ترجمہ

آج خدا کے فضل سے سات سال ہوئے۔ کہ سب سے پہلے میں نے سلسلۂ کتب تصوف اردو میں کتاب مقاصد السالکین کا ترجمہ کر کے شائع کیا تھا۔ الحمد للہ کہ اس کے بعد اس عرصہ سات سال میں کتب تصوّف اردو ترجمہ کا سلسلہ ترقی کرتا گیا۔ اور آج ایک سَو چالیس سے زیادہ کتابیں ترجمہ ہو کر چھپ چکی ہیں جن میں ہر سہ دفتر مکتوبات شریف کے بھی شامل ہیں۔ یہ عرض کر دینا شاید بے جا نہ ہو گا۔ کہ ان کتابوں کے ترجمہ کرانے میں میں نے کوشش بلیغ کی۔ یا اپنی لیاقت اور کار گذاری سے اس قدر کامیابی حاصل کی۔ نہیں ہرگز نہیں۔ بلکہ یہ محض فضل ربانی اور امداد روحانی بزرگان عظام کی ہے۔ ورنہ من آنم کہ من دانم ؎

عرصہ چار سال کا ہوا ہے۔ کہ حضرت قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین مقبول درگاہِ رب العلیم محبوب رب الرحیم۔ حضرت حاجی مولانا حافظ محمد عبد الکریم نقشبندی مجددی سجادہ نشین راولپنڈی، جو مجھ رو سیاہ کے پیشوائے عالی مقام محبوب سبحانی مقبول درگاہِ ربانی۔ منبع جود و سخا۔ ہادی راہ ہدا۔ سرتاج مشتاقان جمال نقشبند حضرت قبلہ عالم حاجی خواجہ سید چنن شاہ آلو مہاروی قدس سرہٗ العزیز کے مرشد زادہ کی بیعت ہیں۔ بتقریب عرس سرہند شریف تشریف فرما لاہور ہوئے۔ چونکہ مجھ روسیاہ کو اپنے طریقہ کے بزرگان عظام سے ایک خاص محبت ہے۔ اور میں ان کی خدمت کو اپنا وسیلہ نجات جانتا ہوں۔ اور اُن کی قدمبوسی کو اپنا عفو تقصیرات کا موجب خیال کرتا ہوں۔ اِس لئے ان کی خدمت بابرکت میں قدمبوسی کو حاضر ہوا۔ اور تحفہ کے طور پر چند کتب تصوّف مطبوعہ حضرت قبلہ حافظ جی صاحب کی خدمت میں پیش کیا۔ حافظ صاحب قبلہ نے میرے سلسلہ مرشدی سے واقف ہو کر مجھ روسیاہ پر کمال شفقت عنایت فرمائی۔ اور ان پیش کردہ کتابوں کو نہایت محبت اور شفقت سے قبول فرمایا۔ اثنائے گفتگو میں جناب قبلہ حافظ جی صاحب نے زبان مبارک سے فرمایا کہ کیا اچھا ہو جو ہر سہ دفتر مکتوبات شریف کا اردو ترجمہ بھی چھاپ دیا جائے

Marfat.com

اور اس کے ساتھ حضرت صاحب نے یہ بھی فرمایا۔ کہ ہم نے کچھ حصہ مکتوبات شریف کا ترجمہ کرا بھی لیا ہے۔ مگر اس ترجمہ میں صرف نقص یہ ہے۔ کہ وہ مولویانہ اُردو ہے۔ بامحاورہ ترجمہ نہیں۔ جسے آجکل کے لوگ پسند نہیں کرتے۔ میں نے عرض کیا۔ کہ جناب وہ ترجمہ عنایت فرماویں۔ بعد دیکھنے کے اُس کی نسبت رائے قائم ہو سکتی ہے۔ کہ آیا وہ قابل اشاعت ہے بھی کہ نہیں۔ چنانچہ حضرت مولوی محمد ثناء اللہ صاحب (جو حافظ صاحب قبلہ کے اکابر خلفائے عظام میں سے ہیں) فرمانے لگے۔ کہ وہ ترجمہ بالکل درست نہیں۔ کیونکہ سرحدی مولوی صاحب کا ترجمہ ہے۔ آخر کار بہت سی بحث کے بعد حضرت قبلہ عالم حافظ صاحب نے فرمایا۔ کہ اگر ان مکتوبات شریف کا ترجمہ جناب مولوی قاضی عالم الدین صاحب مولوی فاضل (جو حضرت حافظ جی صاحب قبلہ کے بڑے اکابر اور پیارے خلیفہ ہیں) کریں۔ تو بہت خوب ہو۔ کیونکہ وہ بفضل خدا ہر طرح سے ترجمہ کرنے کے اہل ہیں۔ اور وہ نہایت عمدگی سے ترجمہ کرینگے۔ چنانچہ جناب قاضی صاحب موصوف اس وقت تشریف فرما تھے۔ اور انہیں جناب قبلہ حافظ جی صاحب کے ارشاد پر سر تسلیم خم کرنا پڑا۔ اور نہایت خوشی سے انہوں نے یہ کام اپنے ذمہ لیا۔ اُن کی اس خدمت پر رضامندی ظاہر کرنے پر جناب حضرت قبلہ حافظ جی صاحب بہت خوش ہوئے۔ اور آپ نے ان کی اس کامیابی کے لئے دعاء خیر فرمائی ؂

مکتوبات شریف کا ترجمہ کرنا کوئی آسان کام نہ تھا۔ ان مکتوبات شریف میں ایسے ایسے باریک مسائل پر بحث کی گئی ہے۔ جو عوام کے فہم اور ادراک سے بہت بالاتر ہیں۔ ان رموزات اور احوالات کو سوائے صاحب حال کے دوسرا مشکل سے سمجھ سکتا ہے۔ اور خصوصاً اس زمانہ میں تو یہ قحط الرجال ہے کہ مکتوبات شریف کی اصل عبارت فارسی کو بھی شاید ہی کوئی صاحب بآسانی پڑھ سکے۔ چہ جائیکہ ان کے مطالب و معارف سے واقفیت حاصل کرے۔ اس میں ذرہ بھر مبالغہ نہیں کہ مکتوبات شریف اپنی نظیر آپ ہیں۔ اور ان کے مقابلہ میں کوئی کتاب تصوف ٹکر نہیں کھا سکتی۔ اصل میں یہ ایک دریائے فیض ربانی تھا۔ جو حضرت امام صاحب رحمۃ اللہ کی زبان فیض ترجمان سے جاری ہوا۔ گویا اس میں جو کچھ حضرت

نے درج فرمایا۔ وہ بالکل الہام ہے۔ پھر ایسی کتاب کے ترجمہ کرنے میں حضرت مولانا قاضی صاحب۔ جن جن مشکلات کا سامنا کر کے اس سے وہ عہدہ برآ ہوئے یہ خاص انہیں کا حصہ تھا۔ اور میرا ایمان ہے۔ کہ یہ ترجمہ بامداد روحانی بزرگان عالیمقام رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین کے قاضی صاحب کے مبارک ہاتھوں سے سرانجام کو پہنچا۔ میری دلی دعا ہے۔ کہ اللہ تبارک و تعالےٰ حضرت قاضی صاحب کو بتصدق ارواحِ بزرگانِ عالیہ نقشبندیہ و بتوجہ حضرت مرشدنا حافظ جی صاحب سلمہ ربہٗ مدارج اعلےٰ پر فائض المرام کرے۔ اور انہیں اپنے خزانۂ باطنی سے مالامال کر کے دنیا و آخرت میں سرخروئی بخشے۔ آمین ثم آمین!!

اس دیباچہ میں میرا خیال تھا۔ کہ جناب حضرت قبلہ حافظ جی صاحب کے اِن احسانات اور عنایاتِ باطنی کا (جو مجھ گنہگار پر غائبانہ طور پر فرمارہے ہیں) کچھ ذکر کروں۔ اور حضرت حافظ جی صاحب قبلہ کے ایام سفر حجاز کی عنایاتِ باطنیہ کا حال لکھوں۔ جو میں نے دیکھی ہیں۔ یا مجھ پر گذری ہیں۔ مگر میرے ارادہ سے حضرت قبلہ حافظ صاحب نے آگاہ ہو کر مجھے فرمایا۔ کہ میری بابت کبھی کوئی ایسی بات نہ لکھنا۔ جس سے میری ذات کی نسبت لوگوں کو کسی قسم کا خیال پیدا ہو۔ یا میری شہرت کا موجب یا میرے نفس کی تازگی کا باعث ہو۔ بلکہ حضرت قبلہ نے فرمایا۔ کہ من آنم کہ من دانم۔ اور جناب نے یہ بھی فرمایا۔ کہ اگر تم ایسا کرو گے۔ تو پھر میں تم سے ناراض ہونگا۔ چنانچہ میں حضرت کے حکم کی تعمیل کر کے اِن تصرفاتِ باطنیہ کے لکھنے اور بیان کرنے سے اپنی قلم کو روکتا۔ اور زبان کو بند کرتا ہوں۔ مگر یہ تو میں بلا تردد عرض کرونگا کہ حضرت قبلہ حافظ جی صاحب کی ذات بابرکات اس وقت بہت بڑی نعمت ہے۔ اللہ کریم حضرت قبلہ حافظ جی صاحب کی ذات والاصفات کو دیر گاہ قائم رکھے۔ اور طالبوں کو آپ کی ذات پاک سے مستفید فرماتا رہے۔ بعض حضرات کا شاید یہ خیال ہو۔ کہ میں نے حافظ صاحب قبلہ کی بہت تعریف و توصیف بیان کی ہے۔ مگر کوئی میرے دل سے پوچھے

Marfat.com

حضرت صاحب قبلہ کی تعریف اس غرض سے نہیں کی گئی۔ کہ آپ اس ترجمہ کے محرک ہوئے ہیں۔ یا آپ کے ایک لائق خلیفہ نے اس کا ترجمہ کر دیا ہے۔ نہیں ہرگز نہیں۔ وہ یہ ہے کہ حضرت قبلہ حافظ جی صاحب میں میں وہ وہ اوصاف گرامی اور وہ وہ عادات حسنہ دیکھتا ہوں۔ جو میرے ہادی برحق حضرت قبلہ مرشدی و مولائی پیشوائے عالی مقام رحمۃ اللہ علیہ میں تھیں۔ مجھ کو حضرت حافظ جی صاحب کی ہر ایک بات میں اپنے پیشوائے عالی مقام کا جھلک نظر آتا ہے۔ جو مجھ سے بے اختیار سب کچھ لکھوا رہا ہے۔ میں بہت بڑا ناشکر گذار ہونگا۔ اگر اس مختصر دیباچہ میں اپنے کرم فرمائے مقبول الثقلین حضرت خواجہ احمد حسین خاں صاحب نقشبندی مجددی سجادہ نشین حضرت قبلہ عالم حاجی خواجہ حافظ محمد عباس علی خان نقشبندی قادری امروہی رحمۃ اللہ علیہ کا شکریہ نہ ادا کروں۔ جنہوں نے میری گذارش پر ضرورت سے زیادہ توجہ فرما کر ان مکتوبات شریفہ کے ساتھ چھاپنے کے لئے حضرت قطب ربانی غوث صمدانی محبوب یزدانی امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ کی سوانحعمری یعنے جواہر مجددیہ تحریر کر دی۔ جس کو شائقین مکتوبات شریف کے سب سے پہلے صفحوں میں ملاحظہ فرمائیں گے۔ خواجہ احمد حسین خانصاحب کی ذات بابرکات طالبان مولیٰ کے لئے بہت بڑی نعمت ہے ریاست حیدر آباد دکن کے اہلِ ذوق و شوق اس بات پر جس قدر فخر کریں۔ وہ بہت کم ہے۔ اللہ تعالےٰ اس ذاتِ قدسی صفات کو دیرگاہ سلامت اور اس چشمۂ فیض باطنی کو جو امروہہ سے حیدر آباد دکن میں جاری ہوا ہے۔ تا قیام قیامت روانی عطا فرماوے ⁂

التماس

آخیر پر میں تمام ناظرین مکتوبات شریف سے دست بستہ التماس کرتا ہوں۔ کہ وہ جس وقت اس صحیفہ شریفہ کو ملاحظہ فرماویں۔ تو مجھے بھول نہ جائیں۔ جملہ شائقین پر لازم ہے۔ کہ وہ مجھ روسیاہ گرفتار ہوا و ہوس، بے سر وسامان۔ گناہوں میں مبتلا کے لئے ضرور خداوند عالمین سے جو تمام جہانوں کا مالک ہے۔ میری مغفرت اور سلامتی ایمان کے لئے ہاتھ اٹھا کر للہ دعا فرماویں۔ تاکہ ان صاحبوں کی دعا سے اللہ تعالےٰ خاتمہ بخیر کرے۔ اور اپنے مقبولوں کے زیر قدم جگہ دے۔ اور جس اعتقاد پر اب میں ہوں۔ اسی پر خاتمہ ہو۔ اور حشر میں بھی میرا وہی اعتقاد ہو۔ اور مجھے نیک عمل کی توفیق اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی پیروی نصیب کرے۔ اور سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے بزرگوں کے ساتھ میری ارادت اور عقیدت اس طرح قیامت کے روز بھی ہو۔ جس طرح اب ہے۔ اور ان کے زیر سایہ رہوں"

Marfat.com

نیز نہایت ادب سے التماس ہے۔ کہ اس دیباچہ میں اگر کسی جگہ کوئی بے ربط عبارت ہو۔ یا سلسلہ عبارت میں کوئی نقص ہو۔ تو ناظرین میری کم مائیگی مدِنظر رکھ کر چشم پوشی سے کام لیں۔ زیادہ والسلام +

گنہگار

ملک فضل الدین تاجر کتب بازار کشمیری

لاہور۔ ۲۰ نومبر ۱۹۱۳ء

Marfat.com

جواہر مجددیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمدٌ للہِ الذی زانَ البشر ۔ بالعلوم امتاز عن کالدُّرِ الغُرر

واصطفیٰ منہم حبیبنا وآلہٗ ۔ بالتحیات التی لا تحصر

بعد حمد شریف حضرت خالق الموجودات ونعت لطیف جناب سید الکائنات یہ احقر البریات متوسل سلسلہ علیہ طریقہ مجددیہ کمترین بندگان فقیر احمد حسین خان سنی حنفی امروہی ثم الحیدرآبادی سجادہ نشین والدی قطب زمان حضرت حافظ محمد عباس علیخان فاروقی نقشبندی مجددی امروہی قدس سرہ العزیز اولاد خاص صاحب الطریقت سید شمس الدین امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ عرض پرداز ہے کہ بمصداق عند ذکر الاولیاء تنزل الرحمۃ اور بمصداق حکایات المشائخ جند من جنود اللہ مقربان بارگاہ الٰہی کے حالات کا تذکرہ باعث نزول رحمت اور سبب حفظان ایمان ہے۔ مریدان طریقت کی یادگاری مریدان باعقیدت کے لئے روح وریحان منعش

اعد ذکر نعمان ان لنا ذکرہ ۔ ہو المسک ما کررتہ یتضوع

(یعنی بار بار نعمان (امام اعظم) کا ذکر کرو۔ کہ ان کا ذکر مثل مشک کی ہے جس قدر کروگے خوشبو آئیگی) بالخصوص اشاعت تصانیف بزرگان دین کے موقع پر ضرور ہے۔ کہ ان کے حالات کی بھی صراحت کی جائے۔ کہ ناظرین بالمکین کو کماحقہ واقفیت اور معرفت تام اور استفادۂ عام حاصل ہو۔ لہذا فقیر عفی عنہ نے ترجمہ مکتوبات قدسی آیات کلام معارف نظام سلطان طریقت برہان حقیقت کاشف رموز اسرار سبع مثانی بحر مواج ہمہ دانی شمع بزم عرفانی مقتدائے ارباب معانی حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ الروحانی کے ساتھ میں آپ کے صحیح اور مختصر حالات اردو زبان میں جمع کرکے حسب فرمائش ملک فضل الدین ملک چنن الدین ملک تاج الدین صاحبان تاجران کتب کشمیری بازار لاہور طبع کنندگان مکتوبات شریف شریک کردئے اور نام اس کا جواہر مجددیہ رکھا کہ طالبان خدا سالکان راہ صفا مستفید ہوں اور اس ناچیز کو دعا خیر سے یاد فرمائیں پس یہ مجموعہ منقسم ہے چار جوہروں پر ۔

پہلا جوہر آپکے ابتدائی اور خاندانی حالات کے بیان میں۔ دوسرا جوہر آپکی ولادت آپکے علم شریعت اور علم طریقت کے بیان میں۔ تیسرا جوہر آپکے مخصوص کمالات اخلاق اور اعمال کے بیان میں۔ چوتھا جوہر آپکی تصانیف تعلیم وصال صاحبزادگان اور خلفاء کے بیان میں۔

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پہلا جوہر

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کے ابتدائی اور خاندانی حالات کے بیان میں

آپ کا نام بلقب مذہب اور طریقہ

نظم

کسے قدرت جو لکھے نام نامی شاہ والا کا | قلم بال ہما کا ہو کہ شاخِ پاکِ طوبیٰ کا
وہ نورِ حق نما احمد احد ہے جو ظہور اس کا | محیطِ بحرِ عرفان پر نگین ہے عرشِ اعلیٰ کا

آپ کا نام نامی احمد لقب بدرالدین کنیت ابوالبرکات منصب خزینۃ الرحمۃ قیوم زمان مجدد الف ثانی اور عرف امام ربانی محبوب صمدانی۔ مذہب آپ کا حنفی ہے۔ طریقہ آپ کا مجددیہ۔ جامع کمالات جمیع طرق قادریہ، سہروردیہ، کبرویہ، قلندریہ، مداریہ، نقشبندیہ، چشتیہ، نظامیہ و صابریہ ہے۔

آپ کا نسب

نظم

نسب تحریر کیا ہو اس شہ گردوں مقامی کا | شرف خورشید پا سکتا نہیں جس کی غلامی کا
شہنشاہ ہوں کے دل ہیبت سے جس کی ہو گئے پانی | وہی فاروق اعظم نام ہے جدِ گرامی کا

آپ کا نسب عالی ۲۷ واسطوں سے حضرت فاروق امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اس طرح متصل ہے:-

حضرت شیخ احمد بن مخدوم عبدالاحد بن شیخ زین العابدین بن شیخ عبدالحی بن شیخ حبیب اللہ بن امام رفیع الدین بانی قلعہ سرہند شریف بن شیخ نصیر الدین بن شیخ سلیمان بن شیخ یوسف بن شیخ اسحاق بن شیخ عبداللہ بن شیخ شعیب بن شیخ احمد بن شیخ یوسف بن شیخ شہاب الدین معروف بہ فرخ شاہ کابلی بن شیخ نصیر الدین بن شیخ محمود بن شیخ سلیمان بن شیخ مسعود بن شیخ عبداللہ واعظ اصغر بن شیخ عبداللہ واعظ اکبر بن شیخ ابوالفتح بن شیخ اسحاق بن شیخ ابراہیم۔ شیخ ناصر بن شیخ عبداللہ بن سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن نفیل بن عبدالعزیٰ بن رباح بن عبداللہ بن قرط بن زراح بن عدی بن کعب بن لوی۔ کعب کا نسب حضرت ابونا آدم تک بتوسط ۵۶ واسطوں کے منتہی ہوتا ہے اور آنحضرت کا نسب مبارک ۸ واسطوں سے کعب تک اس طرح منتہی ہوتا ہے۔ محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف بن قصی بن کلاب بن مرۃ بن کعب۔

کعب کا زمانہ ظہور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ۵۶۰ سال پہلے اور رفع حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ۵۷ سال بعد تھا۔ کعب کی یہ عادت تھی۔ کہ ہمیشہ قریش کو جمع کر کے وعظ اور پند کیا کرتے اور اپنے فصیح و بلیغ نظموں سے ان کو آنحضرت صلعم کے ظہور کا مشتاق بناتے تھے منجملہ اس کے ایک شعر یہ بھی ہے۔

عَلٰی غَفْلَۃٍ یَاْتِی النَّبِیُّ مُحَمَّدٌ | فَیُخْبِرُ اَخْبَارًا صَدُوْقًا خَبِیْرُھَا

(ترجمہ) تم غفلت ہی میں رہ جاؤ گے اور نبی محمد آجائینگے۔ اور ایسی سچی خبریں سنائینگے جن سے اُن کی

Marfat.com

سچائی کی تصدیق ہوئی ۔

آپ کے خاندانی حالات

آپ کے جملہ بزرگ چرخ ولایت وعرفان کے آفتاب برج ہدایت ایمان کے ماہتاب تھے چنانچہ امیر المومنین حضرت فاروق اعظم خلیفہ رسول اللہ ہیں اور عبداللہ جلیل القدر صحابی ہیں جن کی شادی حضرت فاطمہ بنت امام حسن رضی اللہ عنہ سے ہوئی ۔

بقول ابوجعفر محدث آپ کی اولاد داخل سادات ہے۔ شیخ ناصر اور ابراہیم تابعین اسحٰق اور ابراہیم تبع تابعین سے ہیں ۔

واعظ اصغر تک یہ خاندان ملک حجاز میں ہی رہا۔ شیخ مسعود خلفائے عباسیہ کے امرار سے دارالخلافہ بغداد شریف میں آکر مقیم ہوئے۔ شیخ سلیمان نے اپنے خاندانی علوم تحصیل کرکے حضرت سری سقطی سے بھی بغداد کہنہ میں خلافت پائی۔ اس سلسلہ کا نام سری سقطیہ ہے ۔

فرخ شاہ کابلی کے حالات

آپ حضرت فرید الدین مسعود شکر گنج کے بھی جد اعلیٰ ہیں۔ یعنی فرید الدین بن شیخ جمال الدین سلیمان بن قاضی شعیب بن محمد احمد بن محمد یوسف بن شیخ محمد بن فرخ شاہ آپ اعاظم وزرائے سلاطین کابل سے تھے مسلمان حکمرانوں میں آپ پہلے شخص ہیں جنہوں نے ہندوستان پر حملہ کیا ہے۔ بتخانے منہدم کئے۔ مسجدیں تعمیر کرائیں۔ بت پرستوں کو ذلیل اور کفار و مشرکین کو تہ وتیغ کیا۔ سرکش جوگیوں رکھیوں کو قتل کیا۔ اس کے بعد آپ نے ممالک ایران وتوران و بدخشان اور خراسان کو مسخر کیا۔ تخت گاہ کابل ہی میں نوا اور ملکوں میں زمینداری تقسیم کی۔ اور مستحکم حدود قائم کئے۔ جواب ۱۳۳۱ھ تک حسب حال برقرار ہیں۔ آخر العمر میں امارت ترک فرماکے ایک درہ میں جو شہر کابل سے تھوڑے فاصلہ پر تھا عزلت اختیار فرمائی۔ اب وہ درہ فرخ شاہ کے نام سے مشہور ہے ۔

شیخ یوسف اپنے والد بزرگوار حضرت فرخ شاہ کابلی کے بعد جانشین ہوئے۔ اور آخر عمر میں انہوں نے بھی سب جاہ وجلال دنیاوی ترک کر دیا۔ اور گوشہ نشین ہو گئے تھے ۔

احمد بن یوسف بن فرخ شاہ نے علاوہ تعلیم خاندانی حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی سے بھی خلافت پائی۔ ان کے بعد ان کے فرزند شیخ شعیب خلیفہ وجانشین ہوئے۔ ان کے بعد ان کے فرزند شیخ عبداللہ جانشین ہوئے۔ اور انہوں نے حضرت بہاؤالدین زکریا سے بھی خلافت پائی۔ بعدہٗ خلافت خاندانی تلاش سہروردیہ کے بعد دیگرے خاندان ہی میں منتقل ہوتی رہی۔ حتےٰ کہ حضرت امام رفیع الدین رح خلیفہ ہوئے ۔

امام رفیع الدین کے حالات

آپ جامع علوم ظاہر و باطن تھے اپنے والد ماجد کے خلیفہ اتم ہوئے۔ بعدہٗ بہت سے مشائخ کبار سے استفادہ کیا جن کی تعداد قریب (۴۰۰) کے کتب تواریخ میں درج ہے۔ بالآخر آپ بمقام اُچ علاقہ ملتان میں سید جلال الدین بخاری مخدوم جہانیاں کے خلیفہ اکمل ہوئے۔

اور بلحاظ تقدس مخدوم صاحب نے آپ ہی کو اپنا امام نماز مقرر فرمایا ۔

ایک روز کا واقعہ ہے ۔ کہ آپ کے ایک صاحبزادہ صاحب کسی بلندی پر کچھ گا رہے تھے ۔ راہ سے کوئی عورت جا رہی تھی آواز سن کر متاثر ہوئی اور گر گئی ۔ اس کا پاؤں ٹوٹ گیا ۔ جب آپ کو معلوم ہوا ۔ تو آپ نے فرمایا ۔ کہ لڑکے کی گردن کیوں نہیں ٹوٹی ۔ فوراً ہی لڑکا اوپر سے زمین پر گرا ۔ اور گردن ٹوٹ کر مر گیا ۔

تعمیر قلعہ و بناء شہر سرہند۔

صحیح لفظ یہ سہرند مرکب دسہر شیر اور رند جنگل) سے تھا ۔ کثرت استعمال سے سرہند ہو گیا ۔ یہ نام رکھنے کی وجہ تواریخ میں اس طرح لکھی ہے ۔ کہ کبھی اس مقام پر ایک وحشت ناک جنگل شیروں کا موطن تھا ۔ ایک دفعہ فیروز شاہ خلجی کے عہد میں اس جنگل میں سے عمال شاہی خزانہ کو لاہور سے دہلی لے جا رہے تھے ۔ ان میں سے ایک شخص عارف صاحبدل تھا ۔ اس نے وہاں چشم باطن سے ایک نور تحت الثریٰ سے فوق العرش تک محیط ملاحظہ کیا ۔ اور خیال کیا ۔ کہ کیا عجب ہے ۔ یہاں سے کوئی بزرگ جلیل القدر ظاہر ہوں ۔ پس جب یہ صاحبدل دہلی پہونچے ۔ تو بادشاہ کے پیر مخدوم جہانیاں سے جو وہاں آئے ہوئے تھے ۔ اس کا تذکرہ کیا ۔ اُن پر ان کا بہت بڑا اثر ہوا ۔ انہوں نے بادشاہ سے کہا کہ ہمارے سلسلہ میں سینہ بسینہ یہ وصیت چلی آتی ہے ۔ کہ ہندوستان میں زمانہ رسالت سے ایک ہزار سال بعد ایک بزرگ وحید امت پیدا ہو گا ۔ جو امام وقت مجدد اسلام اور فیضانِ ولایت و نبوت سے مالا مال ہو گا ۔ اور اولیاء سابقین کی سب نعمتیں اس کو حاصل ہونگی ۔ اس کے ظہور کا مقام آج فلاں جنگل میں معلوم ہوا ہے ۔ وہاں کچھ آبادی بھی ہو جائے ۔ تو بہتر ہے ۔ بادشاہ نے اپنے وزیر خواجہ فتح اللہ کو بطور خاص اس کام کی سربراہی کی خدمت سپرد فرمائی ۔ وہ فی الفور کئی ہزار آدمی ہمراہ لیکر اس جنگل میں تشریف لے گئے ۔ اور ایک مرتفع مقام پسند کر کے قلعہ کی بنیاد رکھی ۔ اور تعمیر میں مصروف ہوئے ۔ مگر جس قدر تعمیر کا حصہ دن کو تیار ہوتا تھا ۔ رات کو سب گر جاتا تھا ۔ ہر چند اس کا تجسس کیا گیا ۔ سبب دریافت نہ ہوا ۔ بادشاہ کو اطلاع دی ۔ بادشاہ نے مخدوم صاحب کی خدمت میں عرض کرایا ۔ آپ نے اپنے خلیفہ امام نماز رفیع الدین کو جو وزیر موصوف کے برادر خرد تھے ۔ اس کام کی سربراہی کے لئے مامور فرمایا ۔ اور وہاں کی قطبیت اور ولایت دیکر روانہ کیا ۔ انہوں نے بر سر موقع پہنچکر اپنے نورِ باطن سے اس کا سبب دریافت کیا ۔ تو یہ معلوم ہوا ۔ کہ شاہی پیادوں نے شاہ شرف بو علی قلندر کو بیگار میں پکڑ کر کام میں لگا رکھا ہے ۔ وہ رات کو اٹھ ڈال کر کل عمارت گرا دیتے ہیں ۔ آپ نے قلندر صاحب سے بہت معذرت کی ۔ اور ان کا اعزاز کیا ۔ تو قلندر صاحب نے فرمایا ۔ کہ آپ کے بلوانے کے لئے ایسا کرتا تھا ۔ اب اللہ نے آپ کو ایک وحید امت کے ولادت کے لئے یہاں بھیجا ہے ۔ جو تمام روئے زمین سے کفر و شرک کی ظلمت کو دور کرے گا ۔ پھر ان

Marfat.com

دارالعلوم

دونوں صاحبوں نے ملکر سنہ ۱۰۶۰ھ میں بسم اللہ کہہ کر قلعہ کی بنیاد رکھدی۔ جو چند مدت میں تیار ہو گیا شہر آباد اور پر رونق ہوا۔ ؎

سرہند مگو کہ رشک چین است　　　　خلد یست بریں کہ بر زمین ست

سرہند شریف میں شاہجہان بادشاہ نے جو حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی اور آپ کی اولاد کا مرید اور نہایت معتقد تھا۔ سنہ ۱۰۵۳ھ میں ایک عالی شان محل اور باغ تعمیر کرایا۔ سنہ ۱۱۰۰ھ تک شہر کی آبادی اور ترقی رہی۔ بعدہٗ جب سلطان اورنگ زیب تسخیر ممالک دکن میں مصروف ہو گیا۔ یہاں سکھوں نے موقع پاکر شہر کو لوٹ مار کر کے اُجاڑ دیا۔ شہر سرہند کلیہ خراب، تاریخ ویرانی ہے۔ اب کچھ کچھ آبادی باقی ہے۔ ہر سال ۲۰ صفر سے ۲۸ صفر تک حضرت امام ربانی قدس سرہٗ العزیز کا عرس ہوتا ہے۔ ہزار ہا برگزیدہ بزرگ جمع ہو کر فیض حاصل کرتے ہیں۔ اس عرس میں شرع شریف کی پابندی ملحوظ رکھی جاتی ہے۔ صبح شام صرف کلام اللہ شریف کا ختم ہوتا ہے۔ بعض صاحب نعتیہ عمدہ عمدہ قصیدے بھی پڑھتے ہیں۔ یہ شہر دہلی کے شمال و مغرب میں ۷۳ فرسنگ اور لاہور سے بجانب مشرق ۳۳ فرسنگ اور کابل سے ۱۲۵ فرسنگ واقع ہے۔

آپ کے والد ماجد اور حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہیؒ سے بیعت

قدوۃ العارفین مخدوم عبدالاحد قدس سرہٗ آپ کے والد ماجد اور پیر طریقت ہیں۔ عین عالم شباب میں آپ کو جاذبہ الٰہی و عشق خداوندی نے حضرت قطب العالم شیخ عبدالقدوس گنگوہی چشتی کی خدمت میں پہنچایا۔ اُن سے بیعت کی تلقین اذکار اور اوراد ضروری پائے۔ آپ کے آستانہ عالیہ پر قیام کر کے کسب سلوک کی درخواست کی۔ شیخ نے یہ ارشاد فرمایا کہ پہلے آپ علوم دینیہ حاصل کریں۔ بعدہٗ اس علم کے حاصل کرنے کے لئے کمر ہمت باندھیں تو مناسب ہے۔ کہ درویش بے علم مثل طعام بے نمک کے ہے۔ تب آپ نے عرض کیا مجھے اپنی زیست کا اعتبار نہیں ہے۔ انہوں نے فرمایا۔ اُس کا وقت ابھی بہت دور ہے۔ اللہ پاک کو آپ سے ایک خاص کام لینا ہے۔ آپ کی پیشانی میں ایک ولی برحق کا نور جلوہ گر ہے اُس کا ظہور ہونا ضروری ہے۔ اگر میں زندہ رہا۔ تو اس کو وسیلہ قرب الٰہی گردانونگا اس کے بعد آپ نے شیخ کی کبر سنی کی طرف خیال کیا۔ فوراً ہی شیخ نے ارشاد فرمایا۔ کہ اگر میں خود تمہارے علوم دینیہ کی تکمیل کرنے کے وقت تک بقید حیات نہ رہا۔ تو ہمارا صاحبزادہ موجود ہے۔ آپ یہ مصرعہ پڑھتے ہوئے وہاں سے رخصت ہوئے۔ ؎

صبرے کنم تا کرم او چہا کند

آپ تحصیل علوم دینیہ سے فارغ ہونے نہ پائے تھے۔ کہ شیخ کے وصال کی خبر ملی۔ بہت کچھ حسرت و افسوس کیا۔ پھر بعد تکمیل تحصیل آپ مختلف شہروں کی سیاحت کرتے ہوئے کئی سال کے بعد شیخ قدس سرہ العزیز کے آستانہ پر حاضر ہوئے۔

Marfat.com

جناب مخدوم کی حضرت صاحبزادہ شیخ رکن الدین سے خلافت

صاحبزادہ شیخ رکن الدین قدس سرہٗ العزیز سجادہ نشین کو حضرت شیخ قدس سرہٗ جناب مخدوم کی تعلیم کے متعلق ہدایت فرماگئے تھے۔ انہوں نے اس کے بموجب آپ کا کمال اعزاز کیا۔ بہت جلد فوائد اور برکات سے بہرہ یاب کر کے ۹۷۹ھ میں آپ کو طریقہ قادریہ اور چشتیہ صابریہ کا خرقہ خلافت عنایت فرمائی۔ فصیح و بلیغ عربی عبارات میں خلافت نامہ عطا کیا۔ اس موقع پر تیمناً اُس کے شروع کا ایک شعر نقل کیا جاتا ہے ؎

بشریٰ لقد انجز الاقبال ما وعدا ۔ و کوکب المجد بالافق العلیٰ صعدا

ترجمہ منظوم، بشریٰ تراکہ دولت و اقبال رو نمود ۔ انجاز وعدہ کرد و نقاب از رخ کشود

در آسمان رفعتے شمسے بر آمدہ ۔ نورے از آن بتافتہ اندر جہان نمود

جناب مخدوم کی حضرت شاہ کمال کیتھلی قادری سے خلافت

شاہ صاحب اکثر قصبہ پائل میں سرہند شریف سے جو چار فرسنگ پر ہے مقیم رہتے تھے۔ حضرت مخدوم نے وہیں اُن کی خدمت میں حاضر رہ کر سلوک طریقہ قادریہ طے کیا اور فوائد و برکات بالخصوص نسبت فردیت حاصل کی ۔

حضرت امام ربانی قدس سرہٗ العزیز نے شاہ صاحب کی نسبت اپنی کتاب مبدا و معاد میں الفاظ صاحب جذبات قویہ و خوارق عظیمہ تحریر فرمائے ہیں۔ آپ بحالت جذبہ رات دن جنگل و بیابانوں میں پھرا کرتے تھے۔ جب رات ہوجاتی تھی۔ اکثر صحرا لق و دق میں شہر ظاہر ہوجاتا۔ آپ وہاں چلے جاتے اس شہر کے باشندے آپ کی خدمت کرتے۔ کھلاتے، پلاتے، آرام سے رکھتے جب صبح ہوتی وہ شہر نظروں سے غائب اور باشندے ندارد ہو جاتے ۔

حضرت امام ربانی قدس سرہٗ العزیز یہ بھی فرماتے ہیں کہ ہم کو جب خاندان قادریہ کے مشائخ کا کشف ہوتا ہے تو بعد حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کے شاہ صاحب جیسا کوئی بزرگ نظر نہیں آتا۔ بتاریخ ۱۹ جمادی الثانی ۹۸۱ھ بعمر ۸۰ سال شاہ صاحب نے وصال فرمایا۔ قصبہ کیتھل مضافات سرہند شریف میں دفن ہوئے ۔

جناب مخدوم کا بعض شیوخ سے استفادہ

آپ نے کابل سے بنگالہ تک سیاحت فرمائی۔ شہر رہتاس میں حضرت شیخ الہ داد سے اور جونپور میں حضرت سید علی قوام نظامی اور دیگر مشائخ کرام سے استفادہ فرمایا۔

جناب مخدوم کی خوارق و کمالات

اکثر آدمی آپ سے فرماتے تھے۔ کہ ہم نے آپ سے مکہ معظمہ یا مدینہ منورہ یا بغداد شریف میں ملاقات کی تھی۔ آپ انکسار کرکے فرماتے۔ بھائی میں تو وہاں کبھی نہیں گیا۔ ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ رات کو کوئی شخص اتفاقاً آپ کے حجرہ میں چلا گیا۔ اور آپ کے ہر عضو کو علیٰحدہ علیٰحدہ پڑا ہوا پایا۔ باہر نکلا اوروں سے بیان کیا۔ لوگ اندر گئے دیکھا تو آپ کو ذکر و شغل میں مصروف زیب مسند پایا۔ آپ سے واقعہ عرض کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ اس کا ذکر کسی سے نہ ہونے پائے ۔

Marfat.com

جناب مخدوم صاحب کی تصانیف

علم شریعت و طریقت میں کئی رسالے آپ کے تصنیف ہیں۔ اُن میں سے اسرار شہد اور کنوز الحقائق مشہور ہیں۔ اُن کے دیکھنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ جو کچھ اسرار وحقائق آپ نے ان میں لکھے ہیں۔ سب الہامی ہیں ٭

جناب مخدوم صاحب کے عقائد اور ان کی تعلیم

آپ اصولاً و فروعاً حضرت شیخ اکبر رضی اللہ عنہ کے متبع اور انہیں کے عقائد کے مقلد تھے اور اُن کے کلام کے حقائق اور اسرار کے بیان میں آپ ید طولیٰ رکھتے تھے۔ کتاب تصوف میں سے عوارف المعارف و فصوص الحکم اور مواقع النجوم و دیگر تصانیف شیخ نہایت ہی عمدگی سے آپ پڑھاتے تھے۔ مسئلہ وحدت الوجود کی تفہیم وجودی طریقہ سے کرتے اور فرماتے تھے۔ کہ ہمارا حال و مشرب یہ ہے کہ جو کچھ نظر آرہا ہے۔ واحد حقیقی ہے۔ کہ بعنوان کثرت نمودار ہوا ہے اور اپنے شیخ گنگوہی علیہ الرحمۃ کا واقعہ بیان فرماتے تھے۔ کہ آپ نے ایک روز ارشاد فرمایا۔ کہ اس عالم میں رویت و مشاہدہ حق سبحانہ' و تعالیٰ سے خواہ وہ بچشم تر ہو یا بچشم سر بلا الیقان فائدہ نہیں۔ آپ سے حضرت امام ربانی قدس سرہٗ نے الیقان کے معنی دریافت کئے تو فرمایا۔ کہ "اتحاد" یعنی شاہد و مشہود میں اعتباری اثنینیت بھی باقی نہ رہے۔ قال شیخ عبد اللہ طبلی سہروردی المتوفی فی [illegible] نظم۔

حقیقت جز خدا دیدن روا نیست ‏ ‏ کہ بیشک در دو عالم جز خدا نیست

نمے گویم کہ عالم او شدہ نہ ‏ ‏ کہ این نسبت باو کردن روا نیست

نہ او عالم شد نے عالم او شد ‏ ‏ ہمہ را این چنین دیدن خطا نیست

آپ ارشاد فرماتے تھے۔ کہ امور خلاف شرع اور بدعات سے مجھ کو دلی نفرت ہے کسی درویش کو جب خلاف شرع پاتا ہوں۔ اُس کی صحبت ترک کر دیتا ہوں۔ جب مجھ پر کسی امر کا انکشاف ہوتا ہے۔ تو قرآن و حدیث دو شاہد عدول کے روبرو اس کو پیش کرتا ہوں۔ اگر اُن سے مطابقت ہو جاتی ہے۔ تو قبول کر لیتا ہوں۔ ورنہ رد کر دیتا ہوں ٭

جناب مخدوم کے مریدین و تلامذہ

آپ کے ہزاروں مرید اور صدہا شاگرد تھے۔ علم شریعت اور طریقت کی تعلیم جاری تھی۔ قدوۃ المشائخ شیخ میرک لاہوری مصنف شطحیات و سفینۃ الاولیاء وغیرہ استاد ظاہر و باطن شاہزادہ دارا شکوہ آپ کے مُرید اور تلمیذ تھے۔ بعض اوقات آپ لوگوں سے ایسے ایسے اسرار و معارف عالیہ بیان فرماتے تھے۔ کہ بڑے بڑے علماء و فحول اس کے سمجھنے میں حیران و ششدر رہ جاتے۔ اور بہت ہی خوض و غور کے بعد سمجھتے تھے۔ نظم

ارباب لقا زندہ بجانِ دگر اند ‏ ‏ بیروں ز دو کون و در جہانے دگر اند

کس بے بزبانِ حالِ ایشان نبرد		این طائفہ گویا بزبان دگر اند

جناب مخدوم کی وفات جب آپ کا اخیر وقت ہوا۔ آپ نے کئی مرتبہ ارشاد فرمایا "بات وہی ہے جو شیخ بزرگوار (شیخ عبد القدوس) نے فرمائی تھی۔ آپ کے صاحبزادہ حضرت امام ربانی قدس سرہ العزیز حاضر تھے۔ انہوں نے آپ سے دریافت فرمایا۔ کہ حضور وہ کیا بات ہے۔ فرمایا "حقیقت حق سبحانہٗ تعالیٰ ہستی مطلق ہے لیکن لباس کونیہ محجوبوں کی آنکھ پر ڈال کر انہیں دور و مہجور رکھتا ہے" آپ نے عرض کیا کہ مجھ کو کچھ وصیت فرمائیے، فرمایا۔ بس نہیں یہی وصیت کرتا ہوں۔ اور میں محبت اہلبیت میں سرشار ہوں۔ اور نعمت کے دریا میں مستغرق ہوں۔

الٰہی بحق بنی فاطمہ		کہ بر قولِ ایمان کنی خاتمہ

تاریخ ۱۷ رجب ۱۰۰۷ھ بعمر ۸۰ سال وصال فرمایا۔ مزار شریف سرہند میں بجانب شمال ایک میل پر واقع ہے۔

جناب مخدوم کی اولاد آپ کی شادی ایک بزرگ زادی سے بمقام سکندرہ جو اب ضلع بلند شہر میں ایک قصبہ ہے ہوئی تھی۔ اُن کے بطن سے سات صاحبزادے تولد ہوئے۔

(۱) شیخ شاہ محمد۔ انہوں نے حضرت مخدوم سے ظاہری و باطنی تعلیم و خلافت پائی۔

(۲) شیخ مسعود۔ حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہٗ کے مرید ہوئے۔

(۳) آپ کا نام اور کوئی کیفیت معلوم نہ ہو سکی۔

(۴) شیخ احمد (امام ربانی) آپ کے حالات جو ہر دوم میں مفصل مندرج ہیں۔

(۵) شیخ غلام محمد } دو نو صاحبوں کے حالات مکتوبات شریف جلد اول میں مندرج ہیں۔
(۶) شیخ مودود }

(۷) آپ کا نام و کیفیت معلوم نہ ہو سکی۔

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

دُوسرا جوہر

حضرت مجددؒ کی ولادت اور آپ کے علم شریعت اور طریقت کے بیان میں

آپکے ظہور کے متعلق آیات واحادیث سے اشارہ

کوئی نص صریح تو ہماری نظر سے آپ کے ظہور کی نسبت نہیں گذری۔ لیکن بمصداق آیہ شریفہ ولا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین ؕ غور کرنے سے آپکے وجود باجود کی طرف اشارت ظاہر ہوتی ہے چنانچہ آیت شریف ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ وَقَلِيْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ پتہ دے رہی ہے۔ کہ آخر زمان میں بھی تھوڑے بزرگ مقربین بارگاہ الہٰی مثل اولین کے ہونگے۔ اور آپ اور آپکے خلفاء متاخرین اولیاء سے ہیں۔ اور بسبب اتباع سنت سنیہ آپ کا طریق مماثل طریقہ اولین یعنے اصحاب کبار رضی اللہ عنہ کے ہے چنانچہ حضرت شاہ عبدالقادر اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی وغیرہ مفسرین نے لفظ آخرین سے آپ کی ذات اور آپ کے خلفاء مراد لئے ہیں۔ اور بعض احادیث بھی اس تفسیر کی مؤید موجود ہیں۔ جیسا کہ سنن ترمذی میں مروی ہے کہ قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مَثَلُ اُمَّتِيْ كَمَثَلِ الْمَطَرِ لَا يُدْرٰى اَوَّلُهَا خَيْرٌ اَمْ اٰخِرُهَا (ترجمہ) ارشاد فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ میری امت مثل بارش کی ہے نہیں معلوم کہ اس کا پہلا حصہ بہتر ہے یا آخر کا ؀

جامع الدرر میں ہے قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ فِيْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ عَلٰى رَاْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ يُّجَدِّدُ لَهَا اَمْرَ دِيْنِهَا۔ (ترجمہ) ارشاد فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر صدی کے شروع میں اس امت سے اللہ تعالےٰ ایک مجدد کو بھیجتا رہیگا۔ جو دین کو نئے سرے سے درست کرتا رہیگا ؀

جمع الجوامع میں امام سیوطی نے نقل کیا ہے۔ کہ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُوْنُ رَجُلٌ فِيْ اُمَّتِيْ يُقَالُ لَهٗ صِلَةٌ يُدْخَلُ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَتِهٖ كَذَا وَكَذَا (ترجمہ) ارشاد فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میری اُمت میں ایک شخص صلہ ہوگا یعنے مخلوق کو خالق سے ملانے والا یا شریعت کو طریقت کے ساتھ جمع کرنے والا جس کی شفاعت سے اتنے اتنے یعنی بیشمار آدمی جنت میں داخل ہونگے۔ دونو معنی کے لحاظ سے آپ کی ذات بابرکات صلہ اور مصداق حدیث ہے ؀

دوسری حدیث روضہ قیومیہ میں درج ہے کہ يُبْعَثُ رَجُلٌ عَلٰى اِحْدٰى عَشَرَ مِائَةِ سَنَةٍ هُوَ نُوْرٌ عَظِيْمٌ اِسْمُهٗ اِسْمِيْ بَيْنَ السَّلَاطِيْنِ الْجَابِرِيْنَ وَيُدْخَلُ الْجَنَّةَ اُلُوْفًا (ترجمہ)

Marfat.com

گیارہویں صدی کے شروع میں دو جابر بادشاہوں کے درمیان ایک شخص بھیجا جائیگا۔ وہ میرا ہم نام اور نور عظیم الشان ہوگا۔ اور ہزاروں آدمیوں کو اپنے ساتھ جنت میں لیجائیگا۔

آپ کی نسبت اولیاء سابقین کی بشارتیں

حضرت غوث پاک کا ارشاد

۵ جناب غوث اعظم نے خبر دی ان کی آمد کی۔ ظہور ہو جائیگا الغرض مجدد الف ثانی کا چنانچہ روضہ قیومیہ میں و دیگر کتب معتبرہ سے منقول ہے۔ کہ ایک روز حضرت غوث پاک اعظم رضی اللہ عنہ کسی جنگل میں مراقبہ فرمارہے تھے۔ یکایک ایک نور آسمان سے ظاہر ہوا۔ اس سے تمام عالم منور ہو گیا اور القا ہوا کہ آپ سے پانسو سال کے بعد جبکہ عالم میں شرک و بدعت پھیل جائیگی۔ ایک بزرگ وحید اُمت پیدا ہوگا۔ وہ دنیا سے شرک و الحاد کے نام کو نابود کر دیگا۔ دین محمدی کو نئے سر سے تازگی بخشیگا۔ اُس کی صحبت کیمیائے سعادت ہوگی۔ اُس کے صاحبزادہ اور خلفاء بارگاہ احدیت کے صدر نشین ہوں گے۔ اس کے بعد آپنے اپنے خرقہ کو خاص اپنے کمالات سے مملو کر کے اپنے صاحبزادہ سید تاج الدین عبدالرزاق رضی اللہ عنہ کے تفویض کیا۔ اور ارشاد فرمایا۔ کہ جب ان بزرگ کا ظہور ہو یہ ان کے حوالہ کرنا۔ اس وقت سے صاحبزادہ صاحب کی اولاد میں وہ خرقہ یکے بعد دیگرے اسی طرح سپرد ہوتا رہا۔ حتیٰ کہ سنہ ۱۰۱۳ھ میں حضرت پیران پیر آپ کے پوتے سید شاہ سکندر قادری نے آپ کے حوالہ کیا جس کا مفصل بیان انشاء اللہ آگے آئیگا۔

حضرت شیخ احمد جام کا ارشاد

مقاماتِ شیخ الاسلام احمد جام قدس سرہ العزیز میں مذکور ہے کہ شیخ قدس سرہٗ العزیز نے ارشاد فرمایا۔ "میرے بعد سترہ آدمی میرے ہم نام پیدا ہوں گے۔ ان سب کے آخر کے صاحب جو مجھ سے (۴۰۰) سال بعد پیدا ہونگے سب سے افضل ہونگے"۔

شیخ کے فرزند شیخ ظہور الدین قدس سرہ العزیز نے اپنی کتاب رموز الواثقین میں لکھا ہے۔ کہ "اخیر عمر تک میرے باپ کے ہاتھ پر چھ لاکھ آدمیوں نے بیعت کی تھی۔ میں نے ان سے عرض کیا۔ کہ اکثر مشائخ کبار کے حالات کتابوں میں مرقوم ہیں۔ مگر آپ کے حالات سب سے ممتاز ہیں۔ آپنے فرمایا مجھ سے چار سو سال بعد ایک بزرگ میرا ہمنام پیدا ہوگا۔ اُس کے حالات مجھ سے کہیں افضل اور مثل اصحاب کبار ہونگے۔

حضرت مولانا جامیؒ کا ارشاد

نفحات الانس میں مولانا جامیؒ نے بھی شیخ احمد جامؒ کا مقولہ مذکورہ بالا نقل کیا ہے۔ اور شیخ کی سنہ وفات سنہ ۶۰۰ھ تحریر کی ہے۔ چونکہ حضرت امام ربانی کا ظہور سنہ ۱۰۰۰ھ میں ہوا جو زمانہ شیخ سے پورے چار سو سال بعد ہے۔ لہذا ثابت ہوا۔ کہ وہ بزرگ آپ ہی ہیں۔

حضرت داؤد قیصریؒ کا ارشاد

حضرت داؤد قیصریؒ شارح فصوص الحکم مقدمہ قیصری کی دوسری فصل میں لکھتے ہیں کہ ہر ایک اسم اور کوکب کا دورہ ہزار سال کا ہوتا ہے چنانچہ اولو العزم نبیوں کی شریعت کا زمانہ

Marfat.com

بھی ہزار سال کا ہے۔ اُس اُمت میں بھی ہزار سال بعد ایک نائب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پیدا ہوگا وہ دین کی اصلاح اور درستی کریگا۔

حضرت خلیل اللہ بدخشی کا الہام

مقامات شیخ خلیل اللہ بدخشی میں مذکور ہے کہ شیخ نے ایک روز فرمایا سبحان اللہ سلسلہ خواجگانِ نقشبند میں ایک عزیز افضل ترین اولیاء امت ملک ہند میں پیدا ہونے والے ہیں۔ ان سے شرف ملاقات نہ ہوسکنے کا مجھ کو افسوس ہوگا۔ انہوں نے ایک خط بطور عرضداشت آپ کے نام تحریر کیا۔ اور اپنے خلیفہ خواجہ عبد الرحمٰن بدخشی کو دیا۔ جو ۱۰۲۳ھ ہجری المقدس میں آپ کے حضور میں پیش کیا گیا۔ اُس میں آپ سے دعا کے لئے استدعا کی گئی تھی۔ آپ نے ملاحظہ فرما کر اُن کے لئے دُعا فرمائی۔ اور کہا کہ شیخ خلیل اللہ کا مقام کیا۔ اولیاء امت میں نظر آتا ہے۔

دیگر مشائخ کرام کے الہام

حضرت شیخ سلیم چشتی اور شیخ نظام نارنولی اور شیخ عبد اللہ سہروردی اکابر اولیاء ہندوستان کی خدمات میں لوگ آ آ کر اکبر بادشاہ کی بددینی اور گمراہی کی شکایت کرکے ترقی اسلام کی دعا کے لئے خواستگار ہوا کرتے تھے۔ یہ اولیاء وقت جب توجہ باطنی فرماتے تو الہام ہوتا کہ عنقریب ایک امام وقت مجدد اسلام کا ظہور ہوگا۔ وہ سب بددینی اور ضلالت کو دفع فرمائیگا۔ اور قیامت تک اس کا نور باقی رہیگا۔

شیخ عبد القدوس گنگوہی کا ارشاد

جناب مخدوم کے بیعت کے وقت شیخ نے فرمایا تھا۔ کہ آپ کی پیشانی میں ایک ولی برحق کا نور جلوہ گر ہے اُس سے شرق و غرب روشن ہونگے۔ بدعت و ضلالت دور ہوگی۔ میں اگر اس وقت تک زندہ رہا۔ تو اس کو وسیلۂ قرب الٰہی گردانونگا۔

منجمین کی پیشگوئی

روضۂ قیومیہ میں مفصل مندرج ہے کہ محرم ۹۷۱ھ میں نواب خان اعظم رکن سلطنت کے دربار میں نجومی جمع ہوئے اور بالاتفاق سب نے یہ کہا کہ تین دن سے ایک ستارہ طلوع ہوا ہے۔ جو حضور سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے اس وقت تک کبھی اور نہ نکلا تھا۔ اُس کے بعد نتائج ظاہر ہونگے کہ کوئی مردِ خدا اسلام کو دوبارہ تازگی بخشیگا۔

ارکان سلطنت کی خوابیں

ارکانِ سلطنت اکبری کا شیخ سلطان اور خان اعظم اور مدار المہام سید صدر جہان نے چند خوابیں اس بارہ میں دیکھیں۔ ان کی تعبیر کے لئے حضرت شیخ جلال کبیر الاولیاء کی خدمت میں عرض کرایا تو انہوں نے ارشاد فرمایا۔ سرہند سے جو نور کا ظہور دیکھا ہے۔ وہ کسی ولی برحق کی ولادت ہے۔ اور گنواروں کا دور ہونا اور بچھوؤں کا مارا جانا کفر و بدعت کا دُور ہونا ہے۔

حضرت مخدوم کا کشف

حضرت مخدوم عبد الاحد قدس سرہٗ العزیز آپکے والد ماجد نے ایک روز مراقبہ میں دیکھا۔ کہ عالم میں تاریکی پھیل گئی ہے۔ خوک و بندر اور ریچھ لوگوں کو ہلاک کررہے ہیں۔ ایک نور اُن کے سینہ سے نکلا جس سے جہان روشن ہوگیا۔ اور برق خاطف نے نکلکر سب بندروں کو جلا کر خاک سیاہ کردیا۔

Marfat.com

پھر کیا دیکھتے ہیں۔ کہ ایک تخت پر کوئی بزرگ مسند نشین ہیں۔ اس کی چاروں طرف بہت سے نورانی آدمی اور ملائک مؤدب کھڑے ہیں ملحدوں، زندیقوں، ظالموں اور جابروں کو لالا کر انکے حضور میں پیش کر کے بکریوں کی طرح ذبح کر رہے ہیں۔ منادی ندا دے رہا ہے۔ قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا (ترجمہ) (حق آیا اور باطل بالکل پامال ہوا) آپنے یہ واقعہ حضرت شاہ کمال کیتھلی سے عرض کیا۔ آپنے توجہ الی اللہ کر کے فرمایا۔ کہ آپکے ایک فرزند گرامی جو افضل اولیاء امت ہوگا۔ پیدا ہوگا۔ اس کے نور سے شرک و بدعت کی تاریکی دور اور دین محمدی کو روشنی اور فروغ حاصل ہوگا۔

اکبر بادشاہ پر ایک جعلی کتاب کا نزول اور مجدد اسلام کی ضرورت

اکبر بادشاہ کے عہد میں جس قدر کفر و الحاد کو فروغ اور شرع اسلام کو ضعف اور انحطاط ہو گیا تھا۔ محتاج بیان نہیں۔ دربار کا ادب سجدہ تھا۔ اور بادشاہی کا مہر عجیب جل جلالہ۔ ما اکبر شانہ تھا۔ وزیر ابوالفضل نے ایک کتاب بادشاہ کو لا کر دی اور کہا کہ آسمان سے آپ کے واسطے فرشتہ لایا ہے۔ تاکہ آپ اس پر عمل کریں۔

یہ قدرت ہے کہ بے بو الفضل مردک | فرشتے نے نہ پائی راہ شہ تک
کتاب اتری تو ایسی لغو و مہمل | کہ ہر یک فقرہ بے معنی و معضل

چنانچہ اس کتاب میں ایک آیت یہ بھی تھی یَا اَيُّهَا الْبَشَرُ لَا تَذْبَحِ الْبَقَرَ وَاِنْ تَذْبَحِ الْبَقَرَ فَمَاوَاكَ السَّقَرُ (ترجمہ) اے بشر تو گائے کو ذبح مت کر۔ اور جو تو کریگا تو ٹھکانا تیرا جہنم میں ہوگا۔ شخصی طاقتیں پادشاہی مقابلہ سے عاجز تھیں۔ امداد غیبی کا ہر کس و ناکس کو انتظار تھا۔ اور امام وقت مجدد اسلام کے ظہور کے لئے سب چشم براہ تھے۔ **نظم**۔

گھٹا ظلم چھائی تھی بدعت کے تہاں نور ہدایت تھا | زمانہ آپ کا مشتاق اسی شمس ولایت تھا
نگاہیں لگ رہی تھیں نور حق کب جلوہ گر ہوگا | کھلے گا یا الٰہی کب وہ دروازہ عنایت کا

آپ کی ولادت باسعادت کا بیان

لکھ اے قلم خوشی سے ولادت جناب کی | قیوم وقت شاہ ولایت مآب کی
غوث زمان و قطب وجود امام دہر | سرتاج اولیاء شہ گردوں قباب کی
کیا جوش پر ہے آب سیل و نہار کی | بیٹا بغل میں ماہ نے لی آفتاب کی
پھولے نہیں سماتے چمن میں گل و سمن | نسرین نے نسترن کی دریدہ نقاب کی
تشریف لائیے شہ کون و مکاں شتاب | راہیں تکے ہیں صدق و ثواب کی

منقول ہے کہ ۱۰ محرم ۹۷۱ھ شب جمعہ کو ایک نور عالمتاب آسمان سے ظاہر ہوا۔ اور تمام خلقت نے مشاہدہ کیا۔ اسی تاریخ میں آپنے شکم مادر بزرگوار میں قرار پکڑا۔ عالم میں سرسبزی کے آثار

نمودار ہوئے۔ ارکانِ دین استوار ہوئے، زمین و آسمان میں غلغلہ شادمانی بلند ہوا اور خطۂ ہند اس اعزاز سے ارجمند ہوا۔ نظم

شور تھا ہر سو کہ شاہِ خوش خصال آنے کو ہے گلشنِ پیغمبری کا نونہال آنے کو ہے
ہے مجدد الف ثانی جس کا قطبوں میں خطاب وہ امامِ حق بصد جاہ و جلال آنے کو ہے
دُور کرنے کو جہاں سے شرک کی تاریکیاں نورِ محبوب خدائے ذو الجلال آنے کو ہے
آن کر وہ نورِ سنت ہر طرف پھیلائے گا نائب برحق نبیؐ بے مثال آنے کو ہے
اے صبا گر ہو گذر اُس شاہ کے دربار میں
کہیو خدمت میں فقیر پر ملال آنے کو ہے

بعد گذرنے مدت حمل ۹ ماہ ہم روز اس آفتاب جاہ و جلال انوار ذو الجلال ماحئ بدعت نے بوقت مسعود شب جمعہ کو بتاریخ ۱۴ شوال ۹۷۱ھ برج حمل سے مطلع شہر سرہند میں طلوع پایا۔ اور اپنے انوار جہان آرا سے عالم و عالمیان کو منور کیا۔ ہر گل و غنچہ پُر نور تھا اور ہر شگوفہ دبوستان رشکِ طور تھا۔ نظم۔

نائب خیر الورا پیدا ہوئے نورِ چشم مرتضیٰ پیدا ہوئے
آج وہ پیدا ہوئے حق کے ولی جن کے تھے مشتاق سب شیخ و صبی
محیئ احکام دین پیدا ہوئے حامئ شرع متین پیدا ہوئے
وہ ہوئے پیدا کہ جن کی شان میں آیتیں ناطق ہوئیں قرآن میں
ہے وہ ذاتِ احمدی اسرار حق جس سے ہیں پُر نور یہ چودہ طبق
صدق صدیقی ہے اُن سے پُر ضیا عدل فاروقی میں آیا انجلا
اور عثمانی حیا کا ہے ظہور مرتضائی علم کا پھیلا ہے نور
مظہرِ انوارِ پاکِ مصطفےٰ ہیں وہ بیشک سایۂ خاص خدا
اُن سے ہر سو ہو گئے روشن نجوم قال صلے اللہ صحبی کالنجوم
اُن کے آتے ہی ضلالت کا نشان مٹ گیا دنیا سے بے ریب و گمان

اثنائے ولادت کے واقعات آپ کی ولادت باسعادت کے وقت آٹھ واقعہ پیش آئے جس کی تفصیل روضہ قیومیہ میں یہ مندرج ہے:۔

(۱) کل اولیاء امت نے جمع ہو کر آپ کی والدہ ماجدہ کو مبارکباد دی۔ اور آپ کے مدارج عالیہ بیان کئے۔

(۲) آپ کے والد ماجد نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء علیہم السلام کو دیکھا کہ تشریف

لاکر آپ کے کانوں میں اذان و تکبیر کہی۔ اور آپ کے مدارج بیان فرمائے

(۳) آپ کے والد ماجد نے انبیاء مرسلین اور اولیاء کاملین اور ملائک مقربین کو مع ستر ہزار علم سبز دیکھا اور آپ کے فضائل بیان کرتے ہوئے سُنا۔

(۴) شیخ عبد العزیز خلیفہ حضرت شیخ عبد القدوس گنگوہی قدس سرہ العزیز آپ کی ولادت کے وقت سرہند شریف میں موجود تھے۔ آپ نے دیکھا کہ ملائک کا ہجوم ہے۔ اور سب آپ کے فضائل بیان کرتے ہیں۔

(۵) شیخ سالم الحسن شیخی قدس سرہ آپ کی ولادت کے وقت سرہند شریف میں موجود ہے۔ آپ نے دیکھا کہ تمام انبیاء اور اولیاء جمع ہیں۔ ایک بزرگ نے سینہ پر پڑھا کہ بیعت کیا۔ کہ جس قدر کمالات اس وقت تک علیحدہ علیحدہ اور اولیاء کو دئے گئے تھے۔ آپ کو اس کا مجموعہ عطا کیا گیا۔

(۶) آپ کی ولادت سے ایک ہفتہ تک مزامیر و مزامیر سب باجے بیکار رہے۔ بہت سے قوالوں مطربوں ارباب نشاط نے حیرت زدہ ہو کر توبہ کی۔

(۷) صوفیان ارباب سماع و سرود کو آپ کی ولادت سے ایک ہفتہ تک کیفیت مسدود رہی کشف سے آپ کے فضائل اور مقامات عالی منکشف ہوئے۔ اسی بنا پر آپ کے ظہور کے بعد اس وقت تک کے باقیماندہ اولیاء نے آپ کی طرف رجوع کیا۔

(۸) آپ کی ولادت کے دن اکبر بادشاہ کا تخت اوندھا ہو گیا۔ ہر چند سیدھا کیا گیا۔ مگر سیدھا نہ ہوا۔ بادشاہ نے ایک وحشتناک خواب دیکھی بہیبت زدہ ہو کر معبروں سے بیان کی۔ انہوں نے تعبیر دی۔ کہ کسی بزرگ کے ظہور سے آپ کے آئین میں تزلزل واقع ہو گا۔ چنانچہ ویسا ہی ہوا۔

آپ کا زمانہ طفولیت آپ کا زمانہ طفولیت۔ اتباعاً آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم آپ مختون پیدا ہوئے۔ آپ عام بچوں کی طرح کبھی گریہ وزاری نہ فرماتے تھے۔ ہر وقت خندہ پیشانی رہتے۔ کبھی آپ برہنہ نہ ہوتے آپ بدن یا کپڑا کبھی نجس نہ ہوتا۔

آپ اور حضرت شاہ کمال کیتھلی قادری۔ ایک مرتبہ آپ زمانہ رضاعت علیل ہو گئے۔ آپ کے والد ماجد حضرت سیدہ کمال کیتھلی کو آپ کے اوپر دعا دم کرانے کی غرض سے بلا کر لائے۔ انہوں نے آپ کو ملاحظہ فرمایا۔ اور جوش میں ذکر فرمایا۔ اللہ تعالے اس کی عمر دراز کرے یہ عالم با عمل عارف کامل ہے۔ اور بہت سے بزرگ آپ اور مجھ جیسے اس کے دامن عافیت میں مستفید ہونگے تا قیامت اس کا نور روشن رہیگا اکثر اولیاء امت اس کی ولادت با سعادت کی خبر دے گئے ہیں۔ باخبر بزرگ اس کے ظہور کے منتظر اور چشم براہ تھے۔ بعدہ شاہ صاحب نے اپنی زبان مبارک آپکے دہن مبارک میں دیدی آپ نے بہت زور سے اسکو چوسنا شاہ صاحب نے فرمایا۔ اور طریقہ قادریہ کی تو تمام نعمت

Marfat.com

اس کو پہنچ گئی ٭

آپ کا علم شریعت

آپ کا اپنے والد ماجد سے استفادہ ابتداءً آپ نے کلام اللہ شریف حفظ کرنا شروع کیا۔ تھوڑے ہی عرصہ میں آپ حافظ ہو گئے۔ پھر آپ نے اپنے والد ماجد سے علم ظاہر کی تحصیل شروع کی۔ ابواب فتح و کشائش آپ پر مفتوح ہو گئے۔ تحقیق کا مادہ پیدا ہوا۔ مسائل مشکلہ بآسانی حل فرمانے لگے۔ چند ہی روز میں رسمی علوم کتب مروجہ کے درس سے آپ فارغ ہو گئے۔ دلکش عبارات میں بعض کتب پر حاشیے تحریر فرمائے ٭

آپ کے دیگر اساتذہ اور طریقہ کبرویہ کی اجازت بعدہٗ دیگر علماء فحول مولانا کمال کشمیری سے سیالکوٹ جا کر عضدی وغیرہ چند کتب مشکلہ کا مطالعہ فرمایا۔ کشمیر میں شیخ یعقوب صرفی سے جو قطب وقت شیخ حسین خوارزمی کے خلیفہ تھے۔ آپ نے کتب احادیث سنا کر سند حدیث اور اجازت طریقہ کبرویہ سہروردیہ حاصل فرمائی ٭

قاضی بہلول بدخشانی تلمیذ شیخ المحدثین ابن فہد سے جو بالآخر آپ کے مرید ہوئے۔ خلافت پائی تفسیر واحدی مع دیگر مؤلفات واحدی اور تفسیر بیضاوی مع دیگر مصنفات قاضی بیضاوی اور صحیح بخاری مع متعلقات ثلاثیات وغیرہ مشکوٰۃ المصابیح و ترمذی شریف مع شمائل اور جامع صغیر و قصیدہ بردہ اور حدیث مسلسل بالاولیت کی اجازت حاصل فرمائی ستر٘ہ سال کی عمر میں آپ فارغ التحصیل ہو گئے اور بشارت ہوئی۔ کہ آپ طبقہ محدثین میں داخل کئے گئے۔ اس کے بعد آپ مسند ہدایت پر متمکن ہوئے مختلف ممالک سے صدہا طلبا جوق جوق آنے شروع ہوئے۔ رات دن درس و تدریس کا مشغلہ تھا۔ حلقہ حدیث و تفسیر گرم رہتا تھا۔ بہت لوگ فارغ التحصیل ہوئے ٭

ایک دو مرتبہ آپ کو دار الخلافہ اکبر آباد بھی جانا ہوا۔ ابو الفضل و فیضی سے ملاقات ہوئی۔ ان کو راہِ راست پر لانے کے لئے تلقین فرمائی۔ بعدہٗ واپس وطن الوف ہوئے ٭

سند مصافحہ آپ نے حاجی عبد الرحمٰن برخشی سے مصافحہ کیا۔ انہوں نے حافظ سلطان ادھمی سے انہوں نے شیخ محمود سے انہوں نے شیخ عبد معمن حبشی سے۔ انہوں نے آں حضرت صلعم سے یہ ان میں سے ایک صاحب رجن ہیں ٭

آپ کا علم طریقت

آپ کا اپنے والد ماجد سے خلافت پانا اولاً آپ اپنے والد ماجد حضرت مخدوم عبد الاحد قدس سرہ العزیز کے مرید ہوئے اور انہیں ان کی صحبت کیمیا خاصیت کو لازم پکڑا۔ ریاضت اور عبادت میں مشغول ہوئے اور انہوں نے ۱۵ سلاسل میں آپ کو خلافت عطا فرمائی ٭

دیگر کمالات اور نسبت فردیت آپ نے حضرت مخدوم ان کے مختصہ علوم تعلیم کتب تصوف عوارف المعارف

Marfat.com

اور فصوص الحکم حاصل فرمائی۔ اور نسبت فردیت و توفیق عبادات جو اُن کو اُن کے شیوخ سے پہنچی تھی حاصل فرمائی۔ چنانچہ اس کو آپ نے اپنی کتاب مبدء و معاد میں ذکر فرمایا ہے کہ اس درویش کو دولتِ نسبتِ فردیت اپنے پدر بزرگوار سے حاصل ہوئی۔ جو اور ان کو ایک بزرگ قوی الجذبہ کثیر الکرامات (یعنے شاہ کمال کیتلی قادری) سے حاصل ہوئے۔ نیز اس درویش کو توفیق عبادات نافلہ کی امداد بھی اپنے والد ماجد سے ہی پہنچی۔ جو اُن کو اُن کے چشتیہ طریق کے شیوخ سے حاصل ہوئی تھی۔

آپ کے والد ماجد کا طریقہ نقشبندیہ کی توصیف کرنا

حضرت مخدوم قدس سرہٗ نے طریقہ نقشبندیہ کے جو فضائل اپنے بزرگوں سے سنے اور کتب میں دیکھے تھے کہ اس بادیہ کی شاہ راہ اور اس دائرہ کا مرکز طائفہ علیہ نقشبندیہ کے ہاتھ آیا ہے۔ یہ ملک اس طریقہ کے بزرگوں سے خالی ہے۔ اور افسوس ہے کہ ہم کو اس سلسلہ علیہ سے استفادہ کا موقع نہ مل سکا۔

افضلیت طریقہ نقشبندیہ

طریقت کے اصول میں یہ بات داخل ہے کہ مرید اپنے پیر کو سب سے افضل سمجھے ورنہ فیض سے محروم رہتا ہے اس سلسلہ کے پیر اعلےٰ سیدنا ابوبکر صدیق ہیں جن کی شان یہ ہے کہ افضل البشر بعد الانبیاء بالتحقیق پس آپ کی نسبت ایسا اعتقاد رکھنے سے شریعت اور طریقت دونوں کی تکمیل ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں اس طریقہ کے تمامی اصول و فروع میں اتباع سنت و اجتناب بدعت بدرجۂ کامل ہے یعنے اصحاب کبار کا سا لباس ہے اُنہیں کی سی معشرت ویسے ہی اذکار و اشغال۔ وہی محاسبہ نفس اور ہر دم کی حضوری وہی آداب شیخ ویسی ہی کم ریاضتی۔ اور فیضان کثیر اور کمالات ولایت کے علاوہ کمالات نبوت کی بھی تعلیم۔ نہ اس میں چلہ کشی ہے۔ نہ ذکر بالجہر۔ نہ سماع بالمزامیر۔ نہ قبور پر روشنی نہ غلاف و چادر اندازی۔ نہ ہجوم عورات نہ سجدۂ تعظیمی۔ نہ سر کا جھکانا۔ نہ بوسہ دیبار۔ نہ توحید وجودی و دعوی انا الحق و ہمہ اوست۔ نہ مریدوں کو پیروں کی قدمبوسی کی اجازت۔ نہ مرید عورتوں کی اُن کے پیروں سے بے پردگی ✦ نظم

کیا سلسلوں میں سلسلہ نقشبند ہے — جو نقشبند ہے وہ یقین حق پسند ہے
جس کو حصول سلسلہ نقشبند ہے — واللہ ارجمند ہے وہ ارجمند ہے
طالب کو استواری ایمان ہے نصیب — جس کے سبب سے مرتبہ اس کا دو چند ہے
جولانگہ شریعت غرا میں دیکھئے — کس زور کس قیام سے ان کا سمند ہے
ایوانِ معرفت کی ترقی کے واسطے — سب سے سوا رسالے میں انکے کمند ہے

آپ کا سفر دہلی اور حضرت خواجہ باقی باللہؒ سے نیاز مندی

ہمیشہ سے آپ کو حج بیت اللہ اور زیارت روضہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا شوق تھا اس لئے آپ ہمیشہ بے چین و بے آرام رہتے تھے۔ کیونکہ

Marfat.com

آپ کے والد ماجد سن رسیدہ ہو گئے تھے۔ بوجہ ان کی خدمت کے آپ انکی مفارقت گوارا نہ کر سکتے تھے۔ یہاں تک کہ آپ کے والد نے ۱۰۰۷ھ میں وفات پائی۔ ۱۰۰۸ھ میں آپ نے حج کی غرض سے سفر کیا جب آپ دہلی پہنچے مولانا حسن کشمیری سے جو آپ کے دوستوں اور حضرت خواجہ باقی باللہ کے مخلصوں میں سے تھے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے آپ سے خواجہ صاحب کے کمالات کا اظہار کر کے ملاقات کرنے کے لئے تحریک کی۔ اور بیان کیا کہ حضرت خواجہ صاحب اس سلسلہ علیہ نقشبندیہ میں فرد و یگانہ ہیں۔ اور ہر چہار طرف دور دراز تک آپ کی نظیر نہیں۔ آپ کی ایک نظر میں وہ فیض طالبوں کو حاصل ہوتا ہے جو اور طریقوں میں بہت سے چلوں اور شاقہ ریاضت سے بھی کسی کو حاصل نہیں ہوتا۔ چونکہ آپ نے اپنے والد ماجد سے سلسلہ علیہ نقشبندیہ کا ہر سلسلہ کے حالات سُنے اور کتابوں میں دیکھے تھے اور اس نسبت کی قابلیت و استعداد آپ بوجہ اتم رکھتے تھے۔ آپ مولانا کے ہمراہ حضرت خواجہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور حضرت خواجہ صاحب کی یہ عادت نہ تھی۔ کہ کسی سے کوئی اپنی خواہش ظاہر فرماتے۔ البتہ آپ سے حضرت خواجہ صاحب نے خلاف عادت خانقاہ شریف میں چند روز قیام کرنے کے لئے ارشاد فرمایا۔ آپ نے ایک ہفتہ قیام کا وعدہ کیا۔ لیکن رفتہ رفتہ ایک ماہ دو ہفتہ کی نوبت پہنچ گئی۔

طریقہ نقشبندیہ میں آپ کی بیعت اور قلب کا جاری ہونا

ابھی دو روز بھی نہ گذرے تھے کہ آثار حضرت و کشش حضرت خواجہ صاحب علیہ الرحمۃ کی نمودار ہوئی۔ اور آپ پر شوق انابت و اخذ طریقہ خواجگان علیہم الرحمۃ نے غلبہ کیا۔ یہاں تک کہ آپ نے حضرت خواجہ علیہ الرحمۃ سے بیعت کے لئے درخواست کی۔ مجرد عرض کرنے کے بلا استخارہ (خلافِ عادت) حضرت خواجہ علیہ الرحمۃ نے آپ کو خلوت میں طلب فرما کر مرید کیا۔ ذکر قلبی تعلیم فرمایا۔ فوراً آپ کا دل ذاکر ہو گیا۔ اور آرام و حلاوت ذکر قلبی و التذاذ تمام حاصل ہوا۔ یوماً فیوماً ترقیاتِ عالیہ و عروجاتِ متعالیہ ظاہر ہوتے رہے۔

حضرت خواجہ کا خاص واقعات آپ سے ظاہر فرمانا

بعد چند روز کے جب حضرت خواجہؒ نے آپ کے اندر آثارِ رشد و ارشاد و استعداد کامل معائنہ کئے خلوت میں آپ سے وہ حالات اور واقعات بیان فرمائے۔ جو آپ پر کئی سال پیشتر گذرے تھے۔

(۱) مرشدی حضرت خواجہ محمد امکنگی قدس سرہُ العزیز نے جب احقر سے ارشاد فرمایا۔ کہ ہندوستان جاؤ۔ وہاں تم سے اس سلسلہ شریفہ کا رواج ہوگا۔ میں نے چونکہ اپنے آپ کو اس کے لائق نہ پایا تو عذر کرنے لگا۔ آپ نے مجھے استخارہ کرنے کے لئے ارشاد فرمایا۔ حسب ارشاد استخارہ کیا۔ تو ایک طوطی کو ایک شاخ پر بیٹھے ہوئے دیکھا۔ میں نے اپنے دل میں یہ خیال کیا۔ کہ اگر یہ طوطی میرے ہاتھ پر آبیٹھے تو مجھے اس سفر میں کشائش حاصل ہوگی۔ مجرد اس خیال کے وہ طوطی میرے ہاتھ پر آبیٹھی اور

Marfat.com

اور میں نے اپنا لعاب دہن اس کے منہ میں ڈالا۔ اس نے میرے منہ میں شکر ڈالی۔ صبح کو میں نے یہ واقعہ حضرت کی خدمت میں بیان کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ طوطی ہندوستان کا پرندہ ہے پس تمہارے دامن تربیت سے ایک ایسا شخص نکلیگا۔ کہ عالم اس کے نور سے منور ہوگا اور اس سے تمہیں فائدہ پہنچیگا میں اس واقعہ کو آپ کے حال پر منطبق پاتا ہوں ۔

(۲) جب ہم تمہارے شہر سرہند پہنچے تھے۔ تو خواب میں دیکھا تھا۔ کہ میں ایک قطب کے جوار میں اترا ہوں۔ مجھے اس کا حلیہ بھی بتایا گیا۔ میں صبح کو شہر کے گوشہ نشینوں اور درویشوں کی تلاش میں نکلا اور جن جن درویشوں کو دیکھا نہ وہ آثار پائے۔ اور نہ کسی میں علامات قطبیت ظاہر ہوئیں۔ میں نے کہا شاید اس شہر کا کوئی اور شخص اس امر کی قابلیت رکھتا ہو۔ جو آئندہ ظاہر ہو۔ جب سے میں نے تم کو دیکھا حلیہ اس کے موافق پایا۔ اور اس کی قابلیت بھی میں نے تمہارے اندر معائنہ کی ۔

(۳) میں نے دیکھا کہ ایک بہت بڑا چراغ میں نے روشن کیا۔ اور اس کی روشنی ساعت بساعت بڑھتی گئی۔ اور لوگوں نے اس سے اور بہت سے چراغ روشن کئے۔ جب میں سرہند کے قرب و جوار میں پہنچا تو دشت و بیابان میں بہت سی مشعلیں روشن دیکھیں۔ اس واقعہ کو بھی میں تمہارے حالات سے متعلق سمجھتا ہوں بالجملہ ان دو تین ماہ کے اندر جو کچھ آپ کو یمن و تربیت خواجہ خواجگان خواجہ بزرگ حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل ہوا اس کی تحریر و تقریر زیادہ ہو قلم قاصر ہے ۔

آپ کے بعض حالات خود آپ کے قلم سے

آپ نے ایک طالب کی تحریص و ترغیب کے لیے جو اپنا حال بیان کیا ہے وہ تبرکاً لکھا جاتا ہے) و التعلیل یدال علی الکثیر۔ جب اس درویش کو اس راہ کی ہوس پیدا ہوئی۔ تو عنایت الٰہی اس کی معین و مددگار ہوئی۔ کہ یہ فقیر ولایت پناہ حقیقت آگاہ ہادی طریق اندراج النہایۃ فی البدایۃ والی السبیل الموصل الی درجات الولایۃ۔ موئید الدین المرضی شیخنا و امامنا محمد الباقی قدس سرہ السامی کی خدمت میں پہنچا۔ جو خلفائے کبار سلسلہ علیہ نقشبندیہ سے ہیں ۔

تعلیم ذکر اسم ذات

اول اس درویش کو آپ نے ذکر اسم ذات کی تعلیم کی اور بطریق عادت زبدۂ توجہ کی یہاں تک کہ فقیر کے قلب میں التذاذ تمام پیدا ہوا۔ اور کمال شوق و اشتیاق سے گریہ زاری کرنے لگا ۔

مدہوشی و فناء

ایک روز کے بعد بحالت بیخودی ایک دریائے محیط اور صور و اشکال عالم اس دریا کے سایہ میں نمودار ہوئے۔ رفتہ رفتہ اس کیفیت بیخودی نے اور بھی غلبہ کیا۔ کبھی ایک پہر تک رہتی اور کبھی دوپہر اور کبھی تمام شب میں نے اپنے خواجہ صاحب کی خدمت میں یہ کیفیت بیان کی۔ تو آپ نے فرمایا۔ کہ تم کو ایک قسم کی فناء حاصل ہوئی ہے۔ ؎

موج خاکی وہم و فہم و فکر ماست موج آبی محو سکر است و فناست

مقام ظلال فناء الفناء

اس کے بعد آپ نے ذکر کرنے سے منع کر دیا لیکن موجودہ ذکر کی نگاہداشت کرے اور

ارشاد فرمایا پھر دو روز کے بعد مجھے فنا اصطلاحی حاصل ہوئی۔ تو میں نے خدمت والا میں کیفیت عرض کی ارشاد فرمایا کہ تمام عالم کو ایک دیکھتے ہو اور واحد و متصل پاتے ہو یا نہیں۔ میں نے عرض کی ایک پاتا ہوں فرمایا فنائے فنا میں یہ بات معتبر ہے۔ کہ باوجود اتصالِ ابدان بے شعوری حاصل ہوئی۔ اس رات مجھ پر بھی کیفیت گذری تھی۔ وہ سب میں نے آپ کی خدمت میں عرض کی اور کہا میں اپنے علم کو نسبت حق سبحانہٗ تعالےٰ اب حضوری میں پاتا ہوں ؛

مرتبہ علمی اس کے بعد ایک نور سیاہ رنگ کا ظاہر ہوا۔ جو تمام اشیاء کو محیط تھا۔ میں نے اس کی کیفیت بھی عرض کی۔ تو ارشاد فرمایا کہ انبساط جو اس نور میں دکھلائی دیتا ہے علم الٰہی ہے۔ کہ بواسطہ تعلق ذات حق سبحانہٗ ان اشیاء کے ساتھ جو بالا و پستی میں واقع ہیں منبسط ہے۔ لہٰذا اس انبساط کی بھی نفی کرنی چاہئے۔ اس کے بعد اس نور منبسط میں انقباض ظاہر ہوا۔ اور تنگ ہونے لگا۔ حتیٰ کہ صرف ایک نقطہ کے برابر رہ گیا ؛

مقام حیرت و حضور نقشبندیہ فرمایا اس نقطہ کی بھی نفی کر لی جائے۔ اور حیرت میں آنا چاہئے۔ میں نے ایسا ہی کیا۔ چنانچہ وہ نقطہ بھی زائل ہو گیا۔ اور حیرت ظاہر ہوئی۔ کہ اس مقام پر خود بخود شہود حق سبحانہٗ و تعالےٰ ہے۔ میں نے یہ کیفیت عرض خدمت کی۔ تو فرمایا یہی حضور نقشبندیہ ہے۔ اور نسبت نقشبندیہ عبارت اسی حضور و آگاہی سے ہے۔ اور اس حضور کو حضور غیبت بھی کہتے ہیں۔ یہی مقام اندراج النہایۃ فی البدایۃ کا ہے اس طریق میں طالب کو بمجرد اخذ نسبت یہ مقام حاصل ہوتا ہے۔ اور دوسرے طریقوں میں کسی کو اگر کچھ حاصل ہوتا ہے تو بڑے کسب ریاضت اور محنت و مجاہدہ سے اس فقیر کو یہ مقام ابتدائے تعلیم ذکر سے اندرون دو ماہ چند روز حاصل ہو گیا ؛

مقام فنا حقیقی و شرح صدر اس کے بعد پھر ایک روز فنا حاصل ہوئی۔ جسے فنا حقیقی کہتے ہیں۔ اور دل میں اس قدر وسعت پیدا ہو گئی۔ کہ تمام عالم عرش سے فرش تک اس کے پہلو میں رائی کے دانہ کے برابر دکھائی دینے لگا ؛

مقام حق الیقین و جمع الجمع اس کے بعد میں نے اپنے آپ کو اور ہر فرد عالم کو بلکہ ہر ہر ذرہ کو حق دیکھا

ہر ذرہ کہ دیدیم جمال تو بدیدیم ہر جا کہ رسیدیم سر کوئے تو دیدیم

اس کے بعد ہر ذرہ عالم کو الگ الگ اپنا عین دیکھا اور اپنے آپ کو بلکہ ہر ذرہ کو اس قدر منبسط اور وسیع پایا۔ کہ تمام عالم بلکہ ایسے ایسے کئی عالم اس میں سما جائیں۔ اور میں نے اپنے آپ کو اور ہر ذرہ کو ایک نور منبسط پایا کہ اشکال و صور عالم اس میں مضمحل مثل لاشے کے پائیں۔ اس کے بعد میں نے اپنے آپ کو بلکہ ہر ذرہ کو مقوم جمیع عالم پایا۔ جب میں نے یہ کیفیت حضرت خواجہؒ کی خدمت میں عرض کی۔ تو فرمایا۔ توحید میں مرتبہ حق الیقین یہی ہے۔ اور جمع الجمع عبارت اسی مقام سے ہے

Marfat.com

اس کے بعد صور و اشکال عالم کو جیسا کہ اول میں نے حق پایا اُس وقت موہوم پایا اور نہایت حیرت پیدا ہوئی اور اس وقت مجھ کو فصوص الحکم کی عبارت جو میں نے حضرت والد ماجد سے سنی تھی یاد آئی اور فی الجملہ تسکین بخش اضطراب ہوئی۔ وہ ھذا اِنْ شِئْتَ قُلْتَ اِنَّهٗ اَیِ الْعَالَمُ حَقٌّ وَاِنْ شِئْتَ قُلْتَ اِنَّهٗ خَلْقٌ وَاِنْ شِئْتَ قُلْتَ اِنَّهٗ حَقٌّ مِنْ وَجْهٍ وَخَلْقٌ مِنْ وَجْهٍ وَاِنْ شِئْتَ قُلْتَ بِالْحَيْرَةِ بَعْدَ التَّمْيِيْزِ بَيْنَهُمَا (ترجمہ) تو چاہتا ہے کہ تو کہہ کہ عالم حق ہے۔ یا کہہ عالم خلق ہے یا کسی اعتبار سے حق اور کسی اعتبار سے خلق یا امتیاز کر دونوں میں کہ یہ بہترین مرتبہ ہے۔ نظم۔

وحدت مطلق میں اعیان خلق و خدا ایک ہے
دیکھنا توحید ہے بولنا ترک ادب

پھر ہے حقیقی دوئی عالم و حق میں ضرور
اس کے سوا احتمال کھول نہ زنہار لب

صوفیہ کا یاد رکھ قاعدۂ کلیہ
خلق نہ ہو جائے حق عبد نہ ہو جائے رب

مرتبہ فرق بعد الجمع

بعدہٗ میں نے آپ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہو کر اپنا حال عرض کیا۔ ارشاد فرمایا ابھی تمہارا حضور صاف نہیں ہوا۔ تم اپنے کام میں مشغول رہو یہاں تک کہ موجود و موہوم کے درمیان تم پر تمیز ظاہر ہو جائے میں نے فصوص الحکم کی وہ عبارت جو مشعر بعدم تمیز ہے پڑھ کر سنائی۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ شیخ نے جو لکھا ہے۔ وہ مرتبہ کمال کا حال نہیں ہے۔ کیونکہ عدم امتیاز ابتدائی مقامات میں سے ہے۔ میں حسب الحکم اپنے کام میں مشغول ہو گیا۔ اللہ عز و جل نے آپ کی توجہ سے کا ۲ روز میں موجود اور موہوم کے درمیان تمیز ظاہر کر دی یہاں تک کہ میں نے موجود حقیقی کو موہوم خیالی سے ممتاز فرمایا۔ اور صفات و افعال کو بھی موہوم محض پایا۔ اور خارج میں بجز ایک ذات موجود کے اور کچھ نہ دیکھا ؎

ذکر کُن مذکور تا گردد عیاں
نے کہ آں ذکرے کہ باشد بر زباں

جب یہ حالت میں نے عرض خدمت کی تو ارشاد ہوا۔ کہ مرتبہ فرق بعد الجمع یہی ہے اور انتہا یہیں تک ہے۔ اس مقام کو مشائخ طریقت مرتبہ تکمیل کہا ہے۔ انتہی کلامہ الشریف ؎

نسبت مرادیت و محبوبیت

الحاصل اپنے رفقاء علیہ و اردات مرتبہ و احوال شریفہ بہت ہی تھوڑی مدت میں حاصل فرمائے۔ جو اور سالکوں کو برسوں میں بھی حاصل نہیں ہو سکتے۔ ؎

چیزے کہ انبیاء را حاصل نبود کل
آں چیز بے مشقت آسان شدست ملوا

حضرت خواجہ صاحب نے اس کی یہ وجہ بیان فرمائی۔ کہ آپ میں نسبت محبوبیت و مرادیت ہے۔ اور اس نسبت والوں کو بمقابلہ مریدیت و محبیت کی نسبت والوں کے بلا محنت و مشقت بہت جلد سلوک طے ہوتا ہے ؎ کلیم مدہوش لن ترانی جیب ما مور من آرانی
ببیں چہ فرق ست درمیانی میان ہر یک چنانکہ دانی

آپ کے متعلق حضرت خواجہ کے خیالات	چند ہی روز آپ کو حضرت خواجہ علیہ الرحمۃ کی خدمت بابرکت میں گذرنے پائے تھے۔ کہ آپ کی نسبت انہوں نے اپنے ایک دوست کے

خط میں یہ الفاظ تحریر فرمائے :-

عبارت مکتوب	ترجمہ
شیخ احمد مردی ست از سرہند کثیر العلم قوی العمل روزے چند فقیر با وشست برخاست کرد و عجائب بسیار از روز گار اوقات او مشاہدہ نمودہ آں ماند کہ چراغے شود کہ عالمہا از و روشن گردد۔ الحمد للہ تعالیٰ احوال کاملہ او بمراتبہ یقین پیوستہ واین شیخ مشارٌ الیہ برادران واقربا دارد ہمہ مردم صالح و از طبقہ علماء چندے را دعا گوئے ملازمت کردہ از جواہر عالیہ دانستہ استعدادہائے عجیب دارند و فرزندان آن شیخ کہ اطفال اند اسرار الٰہی اند بالجملہ شجرہ طیبہ اند انبتہ اللّٰہ نباتاً حسناً و فقرا را باب السرداہائے عجیب دارند ”انتہی کلامہ الشریف“	اہل سرہند سے ایک بزرگ شیخ احمد ہیں بڑے فاضل اور کثیر العمل عالم ہیں۔ فقیر نے چند روز انکی صحبت میں نشست و برخاست کر کے بہت سے عجائب روزگار کا مشاہدہ کیا۔ وہ ایک چراغ ہیں۔ جو ایک عالم کو منور کرینگے۔ الحمد للہ فقیر کے یقین میں کمالات جاگزین ہو گئے۔ ان کے چند بھائی برادر بھی ہیں۔ جو سب کے سب نیک اور بزرگ ہیں۔ کئی عالم ہر وقت ان کی خدمت کیمیا نما بیعت میں حاضر رہتے ہیں۔ انہوں نے آپ کی صحبت میں بڑی بڑی استعدادیں حاصل کی ہیں۔ شیخ کے صاحبزادہ جو ابھی بہت کم سن ہیں اسرار الٰہی ہیں اور شجر طیبہ خدائے تعالیٰ ان کا اچھی طرح سے نشوونما کرے۔ فقرا کے دل خدا سے ملنے کے دروازے ہیں۔ فقط۔

حضرت خواجہ کی جناب میں آپ کی عقیدت	آپ فرماتے ہیں۔ کہ انہیں روز میں حضرت خواجہ علیہ الرحمۃ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوا اور تعلیم طریقت شروع کی۔ مجھے یقین ہو گیا۔ کہ عنقریب حق سبحانہ تعالیٰ اپنے

فضل و کرم سے مجھے اس راہ کی انتہا تک پہنچائیگا۔ ہر چند میں اپنے نقص حال اور قصور اعمال پر نظر کر کے بمصداق

چہ نسبت خاک را با عالم پاک

احتیاط کر کے ان خیالات کی نفی کرتا تھا لیکن کسی طرح میرے دل سے یہ خیال نہ جاتا تھا۔ بسا اوقات یہ بیت میری زبان پر جاری رہتی تھی۔ ؎

اگر یں نور کہ از تو بردلم تافت ۔۔۔ یقین دانم کہ آخر خواہمت یافت

اس کے بعد حضرت استغراق میں گئے۔ اور نہایت عجز و انکسار سے آبدیدہ ہو کر الحمد للہ فرمایا۔ اور خاموش ہو گئے ۔

آپ کو خواجہ صاحب کی جناب میں جو اعلیٰ اعتقادی تھی۔ اُس کی کیفیت خود اپنے اپنی کتاب مبدء و معاد میں اس طرح تحریر فرمائی ہے۔ ہمارے حضرت خواجہ کے ساتھ ہر مرید اپنی اپنی لیاقت کے موجب

Marfat.com

علیحدہ علیحدہ عقیدت رکھتا تھا اور اسی کے بموجب ہر ایک فیضیاب ہوتا تھا۔ چنانچہ میرا عقیدہ یہ تھا کہ بعد زمانہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایسی صحبت اور تربیت و ارشاد سوائے حضرت خواجہ صاحب کے کسی کو نصیب نہیں ہوا ہوگا۔ بس ہزار ہزار شکر ہے کہ مجھ کو میرے اعتقاد کے بموجب فیضان حاصل ہوا۔

حضرت خواجہ کی آپ پر عنایت

ایک روز کا آپ ذکر فرماتے ہیں۔ کہ جب میں حضرت خواجہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا اکثر اوقات از خود رفتگی جو علامت فنائیت ہے مجھ پر طاری ہوتی تھی۔ اور حضرت علیہ الرحمۃ نے میرے برادر طریقت شیخ تاج سنبھلی کو یہ حکم دے رکھا تھا۔ کہ جملہ مریدین سے اُن کے کوائف و حالات دریافت کرکے آپ کی خدمت میں بیان کیا کریں۔ لیکن میرے لئے خاص طور پر یہ حکم تھا کہ بلا کسی کی وساطت کے میں اپنے حالات خود عرض کیا کروں۔ بلکہ بعض وقت خود حضرت یاد کرکے دریافت فرماتے تھے۔ مگر میں بپاس ادب اکثر خاموش رہتا تھا اور کچھ نہ کہتا تھا۔ حتیٰ کہ ایک روز آپ نے خود فرمایا۔ کہ تم اپنے حالات کے بیان کرنے میں خاموش رہتے ہو۔ بیان کرنے میں کیوں تامل کیا کرتے ہو۔ اور میں یہ خیال کیا کرتا تھا۔ کہ میں کیا ہوں۔ اور میرے حالات ہی کیا ہیں۔ جو گوش گذار کروں۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ کہ بلا کم و کاست جو کچھ واقعات پیش آیا کریں۔ بیان کیا کرو۔ اسی زمانہ میں اتفاقاً مجھے یہ ایک واقعہ پیش آیا کہ شیخ تاج کی طرف میں متوجہ ہوا اور تصرف کیا وہ بیخود ہو کر زمین پر گر پڑے۔ آپ کے اصرار فرمانے پر یہ واقعہ میں نے ظاہر کیا۔ سنتے ہی آپ کا حال متغیر ہوگیا۔ اور حاضرین جلسہ پر بہت دیر تک سکوت طاری رہا۔

آپ کو حضرت خواجہ سے خلافت

حضرت خواجہ علیہ الرحمۃ نے بارگاہ حق سُبحانہ تعالےٰ میں آپ جیسے قابل طالب اور لائق مرید کے تربیت پانے اور درجہ کمال تک پہنچنے کا شکریہ ادا کیا۔ اور آپ کے کمالات اور حالات کے محاسن و تعریف و توصیف کرکے نیک ساعت میں خلعت خلافت سے آپ کو سرفرازی بخشی۔ اور آپ کے وطن مالوف سرہند شریف کی طرف رخصت فرمایا۔ آپ بموجب ارشاد پیر بزرگوار تربیت طالبین اور ہدایت سالکین میں مشغول ہوئے۔ تھوڑے ہی عرصہ میں صدہا طالبوں کو معارف پناہ خدا آگاہ کر دیا۔

آپ کا دوسرا سفر دہلی اور حضرت خواجہ کی مزید عنایت

پھر آپ کے سینہ فیض گنجینہ میں شوق دیدار جمال باکمال مرشد برحق موج زن ہوا۔ اور بغرض حصول ملازمت آپ سرہند سے دہلی آگئے۔ حضرت خواجہ علیہ الرحمۃ آپ کی خیر مقدم کی خبر فرحت اثر سن کر مع خدام کابلی دروازہ تک استقبال کے لئے تشریف فرما ہوئے۔ اور نہایت ہی اعزاز و احترام کے ساتھ اپنے نور نظر اعظم الخلفاء مروج الطریقہ کو اپنے ہمراہ خانقاہ شریف میں لاکر فروکش کیا۔ یہاں پہنچکر آپ کے کمالات اور حالات کو اس قدر عروج واقع ہوا کہ آپ کے استعداد عالی کے خصائص سے جواہر و معارف ظہور پذیر ہوئے۔ حضرت خواجہ علیہ الرحمۃ خود اسی طرح سے اخذ

Marfat.com

فرماتے تھے۔ کہ جیسے کوئی شاگرد استاد سے حدیث نقل کرتا ہے +

حضرت خواجہؒ کے بعض خلفاء اور مریدین کے قلوب میں آپ کے جانب سے انکار پیدا ہوا۔ فوراً حضرت خواجہ علیہ الرحمۃ نے بقوتِ باطنیہ اس کا ادراک فرمالیا ؎

بندگانِ خاص علام الغیوب　　در جہان جان جواسیس القلوب

اور حضرت اس پر غضبناک ہوئے اور ارشاد فرمایا۔ کہ اگر تم اپنے ایمان کی بقا اور سلامتی چاہتے ہو۔ تو ان کی جناب میں باادب اور باعقیدت رہو کہ وہ مثل آفتاب ہیں۔ اور ان کے انوار میں ہم جیسے ہزاروں ستارے گم ہیں۔ اور رکھو کہ اس امت میں جو چار بزرگ افضل ترین اولیاء ہیں یہ بھی انہیں میں سے ہیں۔ بسا اوقات حضرت خواجہ علیہ الرحمۃ آپ کو برسر حلقہ بٹھاتے اور خود مع اپنے خلفاء و مریدین کے آپ کے حلقہ میں مستفیدانہ شریک ہوتے۔ اور بعد فراغت الٹے پاؤں واپس ہوتے۔ کہ آپ کی طرف پشت نہ ہو۔ اور اپنے جملہ خدام کو بھی یہی ہدایت فرماتے۔ کہ وہ اسی طرح ہمیشہ آپ کا ادب کیا کریں۔ اور آپ کے رتبہ کو ملحوظ کر کے اپنے باطن کو آپ کی طرف متوجہ رکھیں +

ایک مرتبہ آپ نے حضرت خواجہؒ سے نہایت ادب کے ساتھ عرض کیا۔ کہ اس غلامانِ غلام کو حضرت کے اس طرز عمل سے نہایت ندامت اور شرمندگی ہے۔ ارشاد ہوا کہ ہم جو کچھ کر رہے ہیں بموجب امر الٰہی ہے۔ جس کی تعمیل پر ہم غیب سے مجبور ہیں +

ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ حضرت خواجہ علیہ الرحمۃ کے ایک مرید خواجہ بیگی پر زیادہ عنایت مبذول ہوئی۔ تو بوجہ شفقت ان سے آپ نے ارشاد فرمایا۔ کہ جب امام ربانی صاحب سرہند سے تشریف لائیں تو تم مجھ کو یاد دلانا۔ میں تم پر ان سے توجہ کراؤنگا۔ ہفتہ عشرہ ہی میں تمہارا کام پہنچا ئیگا۔ جب آپ دہلی تشریف لے گئے۔ تو حسب الارشاد حضرت خواجہؒ آپ نے توجہ فرمائی۔ اور ایک ہی توجہ میں خواجہ بیگی فائض المرام اور کامل العرفان ہو گئے +

ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ کہ آپ حجرے میں آرام کر رہے تھے۔ کہ حضرت خواجہ علیہ الرحمۃ آپ کے ملنے کے لئے تشریف لائے۔ خادم نے چاہا۔ کہ آپ کو بیدار کر دے۔ حضرت خواجہؒ نے منع فرمایا۔ اور خود حجرہ کے دروازہ کے پاس آپ کی بیداری کے انتظار میں کھڑے ہو گئے۔ باوجودیکہ آپ گہری نیند سو رہے تھے۔ فوراً اٹھ بیٹھے۔ اور چارپائی سے نیچے اتر آئے ؎ مثنوی

حالتِ من خواب را ماند گہے　　خواب پندارد مرا او را گمرہے

گفت پیغمبر کہ عَیْنَایَ تَنَامُ　　لَا یَنَامُ الْقَلْبُ عَنْ رَبِّ الْاَنَامِ

اور مضطرب الحال ہو کر دریافت فرمانے لگے۔ کہ باہر کون صاحب ہیں۔ حضرت نے ارشاد فرمایا۔ "فقیر محمد باقیؒ ہے۔ آپ فوراً ہی حاضر خدمت مبارک ہو گئے +

آپ کی سرہند شریف کو واپسی

جس قدر نعمت باطنی اور نسبتہائے عالیہ حضرت خواجہ علیہ الرحمۃ کو حاصل تھیں ایثار کر کے سب آپ کو عطا فرمائیں اور لوای ارشاد آپ کے سر مبارک پر رکھ کر تمام خلفاء کی ہدایت اور مریدین کی تربیت آپکے حوالہ کی۔ بعدہٗ آپ کے وطن مالوف کی طرف آپ کو رخصت فرمایا۔ مدت تک آپ سالکین راہِ خدا طالبین طریق صدق و صفا کی تعلیم و تربیت میں مشغول اور وہ آپ کی صحبتِ کیمیا خاصیت کے فیوض و برکات سے مستفید رہے آپ اس زمانہ میں اپنے حالاتِ عظیمہ اور مقاماتِ عالیہ کی کوائف اور ترقیات مریدین و طالبین کے حالات سے اطلاع دیکر اپنے پیر بزرگوار سے تصحیح حالات فرماتے تھے۔ پیر بزرگوار آپکے حالات کی قبولیت کی بشارت دیکر اپنے زیر تربیت سالکوں کی کوائفِ ذکر و شغل سے آپ کو مطلع فرماتے اور ان کے بعض حالات کی کیفیات کو آپ سے استفسار فرماتے تھے۔ آپ انکی قابلیت اور ترقیات کا دہیں سے ادراک کر کے جوابات صحیحہ تحریر فرماتے تھے۔ حضرت خواجہ صاحب علیہ الرحمۃ آپکے ادراک اور کشف صحیح کی تعریف و توصیف تحریر فرماتے تھے۔

آپ اور حضرت خواجہؒ کے آداب

باوجودیکہ آپ ایسے مقامات بلند و مراتب ارجمند سے سرفراز تھے۔ مگر اپنے پیر بزرگوار کی ایسی رعایت ادب کرتے تھے۔ کہ اس سے اور زیادہ متصور نہیں ہو سکتی صاحب زبدۃ المقامات لکھتے ہیں کہ حضرت خواجہ علیہ الرحمۃ کے خلیفہ حسام الدین اپنے پیر بھائی حضرت مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی بہت سی تعریف و توصیف کرنے کے بعد بیان فرماتے تھے۔ کہ آپ باوجود علومرتبت و کثرت فضیلت اپنے پیرِ دستگیر کے آداب کی کمال رعایت کرتے ہیں۔ حضرت کے مریدوں میں آپ جیسا با ادب نہ کوئی خلیفہ تھا۔ اور نہ کوئی مرید۔ یہی وجہ ہے کہ اور سب سے زیادہ برکات آپ کو نصیب ہوئیں۔ چنانچہ ایک روز کا وہ ذکر کرتے ہیں۔ کہ میں بموجب ارشاد حضرت خواجہؒ آپ کے بلانے کے لئے گیا۔ جونہی میں نے آپ سے کہا۔ کہ حضرت یاد فرماتے ہیں۔ آپکے چہرہ کا رنگ فق ہو گیا اور خوف و بیم سے اس قدر مضطرب ہوئے کہ تمام بدن میں رعشہ پڑ گیا اُس وقت مجھ کو صوفیائے کرام کا وہ مقولہ یاد آیا کہ "نزدیکاں را بیش بود حیرانی"۔

حضرت غوث پاکؒ کے خرقہ کی حوالگی اور شاہ سکندر قادری سے آپکی خلافت

سابق میں مذکور ہوا ہے کہ قطب الوجود حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نے اپنا خرقہ مبارک اپنے جانشین صاحبزادہ حضرت سید تاج الدین عبدالرزاق قدس سرہٗ العزیز کو آپکے حوالہ کرنے کے لئے تفویض فرمایا تھا۔ اور آپ کے جانشینوں میں یکے بعد دیگرے امانۃً چلا آتا تھا۔ وہ اسی سال آپ کے حوالہ کیا گیا۔ اُس کی تفصیل یہ ہے کہ حضرت شاہ سکندر قادری قدس سرہُ العزیز سے ان کے دادا حضرت شاہ کمال کیتھلی نے خواب میں ظاہر ہو کر فرمایا۔ کہ اس خرقہ مبارک کے وارث جن کے لئے حضرت غوث پاکؒ نے وصیت فرمائی تھی۔ شیخ احمد سرہندی ظاہر ہو گئے ہیں۔ ان کے حوالہ کر دو۔ انہوں نے خرقہ شریف کے تفویض

Marfat.com

کرنے میں یہ خیال کر کے تامل کیا کہ گھر کی نعمت گھر میں ہی رہے تو بہتر ہے پھر دوبارہ آپ نے ظاہر ہو کر تاکید فرمائی پھر بھی انہوں نے ٹالا تیسری مرتبہ بحالت غضبانی ظاہر ہو کر متنبہ فرمایا۔ کہ اگر تم اپنی خیریت اور نسبت کی سلامتی چاہتے ہو تو خرقہ مبارک اس کے وارث کے حوالے کر دو۔ ورنہ تمہاری نسبت وکرامت سب سلب کر لی جائیگی۔ شاہ سکندر ہیبت زدہ ہو کر خرقہ شریف لیکر آپ کی خدمت میں تشریف لائے۔ آپ بعد نماز مع حسب عادت۔ حلقہ ذکر و توجہ میں مشغول مراقبہ فرما رہے تھے آپ جب فارغ ہوئے شاہ صاحب نے خاندان عالیہ قادریہ کی خلافت آپ کو عطا کی۔ اور خرقہ مبارک آپ کے لئے تفویض فرمایا۔ آپ نے زیب تن مبارک کیا۔ نسبت قادریہ نے آپ پر غلبہ و استیلا کیا۔ نسبت نقشبندیہ مضطرب ہو گئی۔ بعدہٗ نسبت قادریہ کو غلبہ ہو گیا۔ ایسا ہی کئی مرتبہ ہوتا رہا۔

ارواح اولیاء کی آمد اور آپکے لئے مسابقت

اس اثناء میں روح مبارک حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالے عنہ حضرت امیر المومنین سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ مع بزرگان سلسلہ تشریف فرما ہوئے۔ ان کے بعد روح پرفتوح حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند و حضرت امیر المومنین سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہما مع بزرگان سلسلہ تشریف فرما ہوئے۔ دونوں حضرات میں باہم اشارات ہوئے حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے بچپن میں ہی بواسطہ ہمارے پوتے سید شاہ کمال قادری کے ان کی زبان چوس کر کامل فیض نسبت حاصل کیا ہے۔ لہذا ان پر ہمارے سلسلہ کی خدمت و اشاعت کا بڑا حق ہے۔ حضرت خواجہ نقشبند نے فرمایا۔ کہ ہمارے طریق کا استحقاق اسی وجہ سے ان پر زیادہ ہے کہ بتوسط ہمارے خلیفہ خواجہ باقی باللہ کے حضرت خاتم الرسل صلعم کی امانت معہودہ انہوں نے پائی ہے۔ دونوں بزرگواروں کے ارواح طیبات میں یہی گفتگو ہو رہی تھی۔ کہ ارواح مقدسہ اکابر سلسلہ چشتیہ بھی تشریف فرما ہوئیں۔ انہوں نے بھی اپنا دعوے مع دلیل پیش فرمایا کہ آپ کے بزرگوں کی نسبت آبائی واجدادی ہمارے سلسلہ کی ہے۔ اور آپ نے ہمارے ہی آغوش پرورش میں نشوونما پایا ہے۔ اور سب سے پہلے ہمارے ہی سلسلہ کی خلافت حاصل کی ہے۔ لہذا ہمارے سلسلہ کا حق سب سے زیادہ ہے۔ اس طرح ارواح عالیہ سہروردیہ کبرویہ طریق کے مشائخ عظام کی بھی تشریف فرما ہوئیں۔ انہوں نے بھی اپنا دعوے مع دلیل پیش کیا۔ غرضیکہ قاطبتہً جمیع سلاسل کے بیشتر مشائخ کا اجتماع ہو گیا۔ اور امر مابہ النزاع میں ردو بدل شروع ہوا۔ ہر ایک سلسلہ کے بزرگ آنجناب کی نسبت اپنے سلسلہ کے لئے خواہش کر رہے تھے۔ کہ آپ انہیں کے سلسلہ کے شیخ قرار دئے جائیں۔

سرہند شریف میں اولیاء اللہ کا ہجوم اور آنحضرت صلعم کا فیصلہ فرمانا

مولانا ہاشم کشمی و ملا بدرالدین اپنی اپنی تواریخ میں رقمطراز ہیں کہ اس وقت اولیاء اتنی کثرت سے سرہند میں ایسا ہجوم ہوا تھا کہ شہر اور نواح شہر کے دیہات و قصبات کے کوچہ و بازار ارواح اولیاء کرام سے پر ہو گئے۔ ۱۱ رشعبان ۱۰۱۲ھ کی صبح سے آخر وقت تمام

Marfat.com

ظہر تک یہی معرکہ رہا۔ بالآخر معاملہ حضرت خاتم المرسلین صلعم کی جناب میں فیصلہ کے لئے پیش ہوا اور خورشید رسالت نے ہر ایک بزرگ کو تسلّی اور دلاسا دیکر فیصلہ فرمایا۔ کہ آپ سب بزرگوار اپنی اپنی کمالات نسبت بتمام وکمال اس بزرگ کے حوالہ کردیں۔ کہ یہ سب سلسلوں میں داخل ہوجائیں۔ اور تم سب کو علی التساوی حصہ ملے۔ مگر چونکہ سلسلہ نقشبندیہ خیر البشر بعد الانبیاء یعنی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے۔ اور اس میں اتباع سنّت سنیہ و اجتناب بدعت نامرضیہ سب سے زیادہ ملحوظ ہے لہذا یہ سلسلہ خاص خدمت تجدید سے زیادہ تر مناسبت رکھتا ہے۔ پس یہ سلسلہ اور سلسلہ قادریہ سہروردیہ باس خاطر حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ ان سے زیادہ ترویج پائینگے۔ اور دوسرے سلاسل کبرویہ چشتیہ بھی ان سے مروّج ہونگے"۔

سب طریقوں کی نسبت کا طریقہ مجددیہ میں شمول

پس جمیع مشائخ عظام نے اپنے اپنے کمالات اور نسبتیں آپ میں القا فرمائیں آپ نے سب کو اپنے طریق میں امتزاجاً شامل کیا! اور اُن کو اپنی نسبت خاصہ سے جو جناب باری تعالےٰ سے بوساطت رسالت پناہی صلعم آپ کو خصوصیت سے عطا ہوئے تھے ممتنع فرمایا پس طریقہ مجددیہ علم اُمت کے اولیا کے سلسلوں کو جامع ہے۔ اور اس طریق کے سالکوں کو ہر ایک سلسلہ کے اولیاء کا فیض حاصل ہوتا ہے! اور سب سلسلہ کے مشائخ کی عنایت اُس کے شامل حال ہوتی تھی۔ چنانچہ حضرت قیوم اربعہ جملہ سلسلوں میں مرید فرماتے تھے۔ مگر بعد آپ کے بلحاظ اتباع شرع شریف سوائے نقشبندیہ قادریہ طریقوں کے اور طرق میں مُرید کرنے کی ممانعت ہوگئی۔ کہ بعض طریق میں سماع بھی درست ہے اور اس طریقہ میں ممنوع ہے

رباب و نغمہ و جملہ مزامیر ۔۔۔ بشد ممنوع از آیات و تفسیر

تعلیم نسبت قادریہ | ایک روز کا ذکر ہے کہ ایک طالب باذوق نے ذوق کیفیت طریقہ قادریہ کی خواہش ظاہر کی۔ آپ نے اُن کو اپنی صحبت میں رہنے کے لئے ارشاد فرمایا۔ وہ صاحب آپ کی خدمت میں حاضر رہنے لگے آپ اُن پر نسبت اکابر قادریہ کا اضافہ کرنے لگے۔ جب اُس کو دو تین روز گذر گئے آپ کے اجل مریدین نے جو خوان نعمت نقشبندیہ کے ریزہ چین تھے اپنے احوال میں بستگی دیکھی۔ چار و ناچار ان میں سے ایک صاحب نے اُس بستگی اور قبض احوال کی آپ سے شکایت کی۔ کہ میں دو تین روز سے اپنی نسبت کو بیگانہ پاتا ہوں۔ نہیں معلوم مجھ سے کیا قصور سرزد ہوا۔ دوسرے درویش نے بھی آن کر اسی طرح کی شکایت کی آپ نے فرمایا۔ تم سے کوئی قصور سرزد نہیں ہوا۔ اس بستگی کی وجہ یہ ہے۔ کہ تم انوار اکابر نقشبندیہ رضی اللہ عنہم سے اقتباس کرتے ہو۔ میں ان صاحب کو دو تین روز سے نسبت اکابر قادریہ پہونچا رہا ہوں۔ اُس کے القا کا راستہ کھل رہا ہے۔ چونکہ تم اس نسبت سے مناسبت نہیں رکھتے ہو لامحالہ معطل ہو۔ جب ہم اپنی سیر کو اکابر خواجگان نقشبندیہ کی طرف رجوع کرینگے تو بستگی تمہاری دور ہوجائیگی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ

Marfat.com

آپ کا تیسرا سفر دہلی اور آپ کے متعلق حضرت خواجہ کے ارشادات

تیسری مرتبہ جب آپ سرہند سے دہلی آئے حضرت خواجہ علیہ الرحمۃ نے بطور کشف و کرامت اگرارشاد فرمایا کہ اب میرے بدن میں آثار ضعف اور ناتوانی بہت زیادہ ہو گئے ہیں اور اب حیات کی امید کم باقی ہے۔ اپنے صاحبزادگان خواجہ عبید اللہ رح اور خواجہ محمد عبید اللہ کو جو اُس وقت شیر خوار تھے۔ آپ کے روبرو پیش کر کے القاء توجہ کے لئے ارشاد فرمایا۔ آپ نے اپنے مخدوم زادوں پر توجہات فرمایں۔ اور اس کا اثر حضرت خواجہ علیہ الرحمۃ پر بھی ظاہر ہوا۔ بعدہٗ آپ نے حسب الارشاد والدہ مخدوم زادگان پر غائبانہ توجہ فرمائی۔ اس کے بعد حضرت خواجہ علیہ الرحمۃ نے آپ کی شان میں یہ فرمایا کہ:-

(۱) میاں شیخ احمد کی طفیل سے ہم کو معلوم ہوا۔ کہ توحید وجودی ایک تنگ کوچہ ہے اور شاہراہ طریقت آور ہی ہے۔

(۲) میاں شیخ احمد ایک آفتاب ہیں۔ اور ہم جیسے کتنے ستارے اُن کی روشنی میں گم ہیں۔

(۳) ہماری اور میاں شیخ احمد کی تمثیل خواجہ ابوالحسن خرقانی اور اُن کے مرید عبید اللہ انصاری ہے۔ کہ اگر پیر زندہ رہتے۔ تو اپنے مرید کے مرید ہوتے۔

(۴) میاں شیخ احمد کمال مرادوں اور محبوبوں میں سے ہیں۔

(۵) میاں شیخ احمد کی مانند آج زیر فلک کوئی نہیں ہے۔

(۶) بعد صحابہ و تابعین میاں شیخ احمد کے مماثل معدودے چند بزرگ گذرے ہیں۔

(۷) میاں شیخ احمد جامع قطبیت ارشاد و مدار ہیں۔

(۸) الحمد للہ ہماری تین چار سال کی صحبت رائگاں نہیں گئی یہ شیخ احمد جیسے عزیز الوجود شخص نے تربیت پائی۔

(۹) شیخ تاج آپ کے پیر بھائی فرماتے ہیں۔ کہ حضرت خواجہ صاحبؒ نے آپ کے موسومہ بعض مکاتیب میں جو الفاظ عزیز متوقف (یعنے سلوک میں رُکا ہوا شخص) تحریر کر کے اُس کا چارہ کار دریافت کیا۔ عزیز اس سے مراد خود ذات بابرکات حضرت پیر و مرشد تھے۔

آپ کے نام حضرت خواجہ کے بعض خطوط

علاوہ ان ارشادات کے حضرت خواجہ علیہ الرحمۃ نے آپ کے نام جو مکتوب تحریر کئے ہیں۔ اُن سے آپ کے مدارج عالیہ کے کمال کا اظہار ہوتا ہے۔ حرف دو مکتوبات مع ترجمہ بطور تبرک اس جا نقل کئے جاتے ہیں۔

ترجمہ	اصل مکتوب
اللہ تعالےٰ آپ کو کمال کے اعلےٰ مرتبہ پہنچائے اور بندگوں کے پیالہ میں زمین کا بھی حصہ ہوتا ہے۔	حق سبحانہ باعلےٰ مرتبہ کمال برساند عہ و للارض من کاس الکرام نصیبؐ

تکلف نیست زانچہ حقیقت آں نوشتہ مے شود
پیر انصار قدس سرہ مے فرمود من مرید خرقانیم لیکن
اگر خرقانی دریں وقت می بود باوجود پیری پیش مرید مے
من میکرد۔ ہرگاہ صفت آں بے صفتاں این
باشد گرفتاران آثار صفات چرا جان فدائے
لوازم طلب گارے نکنند و از ہر کجا بوئے بمشام
ایشاں رسد در پے آں نزدند۔ اکنوں تامل و
اہمال ہا نہ از استغنائی و بے نیازی است
موقوف باشارت است ے

گر طمع خواہد زمن سلطان دین
خاک بر فرق قناعت بعد ازین

نیازے نسخۂ حال وا۔ اوہ این است خدائے
عزوجل بر آنچہ حق باید مہتدائے گرد انار دارد
عیب وپندار مخلصی بخشاد ربقیۃ المقصود جناب
سیادت مآب پیر صالح نیشاپوری سلمہ اللہ اظہار طلب
نمودند چوں وقت مقتضی ایں نبود تضیع اوقات ایشاں
دادن از مسلمانی نہ نمود لاجرم بصحبت شما فرستادہ شد
انشاء اللہ تعالیٰ بقدر استعداد بہرہ مند میگردند
توجہ و ملاحظات کامل یا بند والدعاء

جو حقیقت حال ہے لکھی جاتی ہے۔ پیر انصار قدس
سرہٗ فرماتے ہیں۔ کہ میں حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی
کا مرید ہوں۔ لیکن اگر اس وقت وہ موجود ہوتے تو
باوجود پیری وہ میرے مرید ہوتے۔ جبکہ اُن
بے صفتوں کی یہ صفت ہو آثار صفات کے گرفتار
کس طرح سے اس جاں فدائی کی طلبگاری نہ کریں
اور جہاں کہیں سے اُن کے دماغ میں خوشبو پہنچے اس
کا پیچھا نہ کریں۔ اب دیر و تامل ہمارا بے پروائی اور
بے نیازی سے نہیں ہے بلکہ موقوف اشارہ پر ہے۔

گر طمع خواہد زمن سلطان دین
خاک بر فرق قناعت بعد ازین

اب تو موقع بھی ایسا ہے اور ارادہ بھی یہی ہے
کہ خدا اس کو مہیا کردے۔ اور غرور اور خود پرستی
سے نجات دے جناب سیادت مآب پیر صالح نیشاپوری
نے اپنا یا قیمانہ مقصود کی طلب کا اظہار کیا جبکہ وقت
اس کا مقتضی نہ تھا۔ اُن کے اوقات کا ضائع کرنا مسلمانی
سے بعید معلوم ہوا۔ لہٰذا ان کو آپ کی صحبت میں روانہ
کیا گیا۔ انشاء اللہ تعالیٰ بموجب اپنی استعداد کی بہرہ ور
ہونگے۔ اور کامل توجہ اور رہبری حاصل کرینگے۔ والسلام

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ نے اس مکتوب شریف کا نہایت عاجزی اور انکساری سے جواب ادا کیا تھا
جو آپ کے مکتوبات شریف کی جلد اول میں موجود ہے۔ دو خط کئی ماہ کے بعد حضرت خواجہ علیہ الرحمۃ نے
آپ کے نام ارقام فرمایا تھا۔ وہ بھی مع ترجمہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

اصل مکتوب

اللہ تعالیٰ فقراء و مساکین در ماندہ را از برکات
برگزیدگان بدرہانی برساناد۔ مدتیست کہ عرض نیازمندی
بدرگاہ ولایت نکردہ ام۔ آرے ایں یک کلمہ
را قاصدان صادق حال مے تو انند شد

ترجمہ

اللہ تعالیٰ فقراء اور مساکین کو اپنے برگزیدوں
کی برکت سے درہانی تک پہنچائے۔ مدت سے نیازمندی کی درگاہ
ولایت پناہ میں عرض نیازمندی نہیں کی ہاں اس
کلمہ کو سچائی اٹھانے والے قاصد اٹھا سکتے ہیں

Marfat.com

الحمد اللہ این قسم خود صورت می بندد و دیگر چہ نویسم سخن درویشان بحضرت شما نوشتن نہایت بے شرمی است حکایت اوضاع صوریہ بسیار بیجا الغرض ما را ہمہ خود می باید دانست و از فضول احتراز باید کرد۔ والدعاء

الحمد للہ کہ یہ قسم خود صورت پیدا کرتی ہے۔ اور اس کے سوا اور کیا لکھوں۔ درویشوں کی باتیں آپ کی خدمت میں لکھنا نہایت بے شرمی ہے اور ظاہری وضع کی باتیں لکھنا بہت ہی بیجا ہیں۔ الغرض ہمیں اپنی ضد جاننی چاہئے اور فضول سے احتراز کرنا چاہئے۔ اور دعاء۔

آپ کی سرہند شریف کو واپسی و سفر لاہور

اس کے بعد آپ اپنے وطن مالوف کی طرف رخصت ہوئے۔ اور بموجب ارشاد پیر بزرگوار چند روز وہاں قیام فرما کے عازم شہر لاہور ہوئے۔ آپ کے فیضان علم اور کمالات تام کی بڑی شہرت ہوئی علماء حضرت مولانا جمال الدین تلوی اور دیگر فضلاء مثل مولانا عبد الحکیم سیالکوٹی وغیرہ آپ کے حلقہ بیعت و ارادت میں داخل ہوئے۔ اور اکثر مشائخ وقت نے آپ سے فیض حاصل کیا۔ مولانا جمال الدین تلوی کو آپ سے بیعت کرنے کے لیے واقعات پیش آئے۔ کہ وہ منکرین مسئلہ وحدۃ الوجود تھے۔ آپ کی خدمت میں مباحثہ کی غرض سے آئے تھے۔ آپ نے خلوت میں لیجا کر ایک آن کی آن میں مقام توحید انکو دکھا دیا۔ اسی وقت اُن کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوئے۔ اور آپ کے مرید ہوئے ؎

درو روں یک ذرہ نور عارفی ۔ بہ بود از صد معرف لے صفی

حضرت خواجہ کی خبر وصال اور آپ کی لاہور سے روانگی

آپ لاہور میں مقیم اور سرگرم حلقہ ذکر و شغل تھے۔ کہ خبر وحشت ملی۔ کہ حضرت خواجہ علیہ الرحمۃ کا کچھ دنوں کی علالت کے بعد بتاریخ ۲۵ جمادی الآخر ۱۰۱۲ھ ہجری دہلی میں وصال ہوا۔ آپ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ پڑھتے ہوئے بے اختیار بحالت اضطرار وہاں سے دہلی کو روانہ ہوئے۔ گو راستہ میں شہر سرہند واقع ہوا اور مکان آیا مگر آپ گھر تک نہ گئے۔ بغیر اپنے اہل و عیال سے ملے بشبانہ روز چلکر دہلی پہونچے اور مزار مرشد برحق کی زیارت کی اپنے مخدوم زادوں اور پیر بھائیوں کو صبر دلاسا دلایا۔ سب نے دہلی میں قیام فرمانے کے لئے آپ سے التماس کی۔ آپ نے چند روز قیام فرما کر ان کے شکستہ دلوں کو مراحم عنایت سے تشفی بخشی۔ تربیت و ارشاد و سلوک کو بمقابلہ عہد حضرت پیر مرشد قبلہ بہت زیادہ فروغ ہوا۔ بموجب وصیت حضرت خواجہ مریدین و خلفاء خواجہ آپ کے حلقہ ذکر میں مثل مریدین کے شریک ہو کر استفادہ کرتے اور آداب عقیدت نیازمندانہ بجالاتے تھے۔

آپ کے بعض ناتجربہ کار پیر بھائیوں کی ایک حرکت

اس درمیان میں بعض حاسدوں یا ناتجربہ کار مریدوں نے حضرت خواجہ صاحب کی جناب مجدد علیہ الرحمۃ سے استفادہ فرمانے پر نکتہ چینی شروع کی۔ جو آپ کے خلاف مزاج ہوئی اور بعض خام کار پیر بھائی آپ سے منحرف ہو گئے۔ ہرچند کہ آپ نے وعظ و پند سے ہدایت فرمائی۔ لیکن کچھ اثر نہ ہوا۔ آپ نے بعض کی نسبت اور کمالات سلب فرمالئے۔ پھر بھی کوئی متنبہ نہ ہوئے۔ اس کے بعد آپ

Marfat.com

راہی وطن شریف ہوئے ◆

خاطیوں کی توبہ و معذرت

شیخ تاج الدین سنبھلی نے جو حضرت خواجہ صاحب کے خلیفہ اور ان منحرف لوگوں کے سرغنہ تھے اپنی نسبت کو سلب پا کر آپ کے خلاف ختم پڑھنے شروع کئے۔ ان پڑھنے والوں میں سے ایک شخص نے جو صاحب کشف تھا یہ دیکھا کہ ہم میں سے ہر ایک نے ایک ایک چراغ روشن کیا۔ ناگاہ تند ہوا کا جھونکا آیا۔ بجلی چمکی۔ یک لخت سب چراغ بجھ گئے۔ اور غیب سے ندا آئی کہ "حضرت مجدد الف ثانی کے مخالفین کے حسد کے یہ چراغ تھے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عتابی توجہ سے خاموش اور نیست و نابود کر دئے گئے"۔ یہ واقعہ پیش آتے ہی سب منکرین حیران و سرگردان رہ گئے۔ خود شیخ تاج نے خواب میں دیکھا کہ ایک عظیم الشان محفل ہے۔ اکابر اولیاء اس میں تشریف فرما ہیں حضرت امام ربانی قدس سرہٗ العزیز صدر نشین ہیں ان میں سے ایک بزرگ نے شیخ سے خطاب فرمایا۔ کہ تمہاری نسبت کی سلب اور بربادی کا باعث حضرت مجدد صاحب کی طرف اشارہ کر کے، ان کی مخالفت ہے۔ علاوہ شیخ تاج کے اس قسم کی خوابیں اوروں کو بھی ظاہر ہوئیں۔ الحاصل شیخ تاج نے خلیفہ خواجہ حسام الدین احمد اور مولانا محمد بلخ کو جو حضرت خواجہ کے داماد تھے۔ نہایت تضرع کے ساتھ اپنی غلطی سے آگاہ اور خواب کی کیفیت سے مطلع کر کے استدعا کی۔ کہ سب کی طرف سے آپ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ سے معافی کی درخواست کریں ◆

خاطیوں کی معافی

خواجہ حسام الدین احمد نے بھی مراقبہ میں دیکھا۔ کہ آنحضرت صلعم رونق افروز ہیں۔ اور خطبہ فرما رہے ہیں۔ اس میں حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کی تعریف و توصیف کر کے آپ کی مجددیت اور قیومیت کی تصدیق فرما رہے ہیں۔ آپ نے اس واقعہ کا بھی اپنے ان منکر پیر بھائیوں سے ذکر کیا۔ سب نے توبہ و استغفار کر کے حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کی طرف رجوع کیا۔ شیخ تاج نے ایک درخواست اپنی اور دیگر پیر بھائیوں کی خطاء کی معذرت کے متعلق آپ کی خدمت میں تحریر کی۔ اور جب آپ حضرت خواجہ قدس سرہٗ کے عرس کی تقریب میں دہلی تشریف لائے۔ مع کل منکرین ننگے سر اپنی دستاریں اپنے اپنے گلوں میں ڈالے ہوئے آپ کے استقبال کے لئے دہلی سے کئی میل تک حاضر ہوئے۔ اور اپنے قصور کی صدق دل سے معافی چاہی۔ آپ نے براہ اخوت سلسلہ ترحم فرما کر سب قصورات کو معاف فرما دیا۔ نظم

کیا اولیاء میں شانِ مجدد بلند ہے | قطبوں میں اور غوثوں میں مقام ارجمند ہے
منکر ہے شیخ احمد سرہندی کا وہی | دروازہ جس پہ فیضِ الٰہی کا بند ہے
جو اعتقاد رکھتے ہیں انکی جناب میں | ہاں ان کا دو جہان میں رتبہ بلند ہے۔
صدیقؓ سے عروج و مجدد پہ ہے نزول | کیا مستند یہ سلسلہ نقشبند ہے۔

آپ کے شیوخ اور سلاسل

آپ نے کئی مرشدوں سے فیض پایا۔ اور خلافت حاصل کی ◆

(۱) حضرت شیخ یعقوب صرفی کشمیریؒ۔ ان سے آپ نے سوائے تحصیل علم ظاہری طریقہ کبرویہ سہروردیہ

میں خلافت بھی پائی۔ شجرہ حسب ذیل ہے۔

یعقوب چرخی۔ کمال الدین حسین خوارزمی۔ حاجی محمد خیوشانی۔ شاہ بندخاری رشیدالدین امیر عبداللہ خواجہ اسحاق جیلانی۔ سید علی ہمدانی۔ شیخ محمود مزدقانی۔ علاؤالدولہ سمنانی شیخ عبداللہ مغربی۔ شیخ احمد جوزقانی شیخ علی لالا۔ شیخ مجدالدین بغدادی۔ شیخ نجم الدین کبریٰ۔

(۲) حضرت حاجی عبدالرحمن بدخشی کابلی معروف بہ حاجی رمزی۔ ان سے آپ نے مصافحہ کیا۔ اور انہوں نے اپنے شیوخ سے۔ پس سند مصافحہ حسب ذیل ہے:۔

حاجی عبدالرحمن بدخشی کابلی معروف بہ حاجی رمزیؒ۔ حافظ سلطان ادھمی عمر ۱۰۳ سال شیخ محمود شیخ سعید حبشی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم۔

(نوٹ) ان میں سے ایک صاحب جن ہیں۔

(۳) حضرت مخدوم عبدالاحدؒ آپکے والد ماجد ان سے پندرہ طریقوں میں آپنے خلافت پائی۔ شجرات حسب ذیل ہیں:۔

(۱) سلسلہ قادریہ۔ یہ آپ کا جدید سلسلہ ہے۔ اس کا شجرہ بعینہ آپ کا نسبی شجرہ مذکورہ جوہر اوّل ہے۔

(۲) سلسلہ سری سقطیہ۔ یہ بھی کسی قدر تفاوت سے آپ کا جدید سلسلہ ہے۔ اس میں آپ کی سترھویں پشت کے دادا خواجہ سلمان بن مسعود نے حضرت سری سقطی خلیفہ حضرت معروف کرخی سے خلافت پائی ہے۔ اور اُن کا شجرہ مشہور ہے۔

(۳) سلسلہ سہروردیہ شہابیہ۔ یہ بھی کسی قدر تفاوت سے آپ کا جدید سلسلہ ہے اس میں آپ کے بارھویں پشت کے دادا حضرت شیخ احمد بن یوسف نے حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی سے خلافت پائی ہے۔ اور اُن کا شجرہ مشہور ہے۔

(۴) سلسلہ سہروردیہ بہائیہ۔ یہ بھی کسی قدر تفاوت سے آپ کا جدید سلسلہ ہے۔ اس میں آپکے گیارھویں پشت کے دادا حضرت شعیب بن احمد نے حضرت بہاءالدین ذکریا ملتانی سے خلافت پائی ہے۔ اور وہ شیخ الشیوخ کے خلیفہ تھے۔

(۵) سلسلہ سہروردیہ و چشتیہ جلالیہ۔ یہ بھی کسی قدر تفاوت سے آپکا جدید سلسلہ ہے اس میں آپکے پانچویں پشت کے دادا حضرت امام رفیع الدین بانی قلعہ سرہند نے حضرت سید جلال الدین مخدوم جہانیاں سے خلافت پائی ہے۔ اور وہ خاندان سہروردیہ میں حضرت شیخ رکن الدین نبیرہ حضرت ذکریا ملتانیؒ کے خاندان چشتیہ میں حضرت چراغ دہلوی خلیفہ حضرت محبوب الٰہی کے خلیفہ تھے۔

(۶) سلسلہ قادریہ جدیدہ یعنے شیخ عبدالاحد۔ شیخ رکن الدین۔ ابو سعید ابراہیم ایرجی قادری

شاہزادہ احمد جیلی قادری ۔ شاہزادہ موسیٰ قادری ۔ شاہزادہ عبدالقادر ۔ شاہزادہ محمد محسن ۔ شاہزادہ ابو النصر شاہزادہ ابو صالح ۔ شاہزادہ عبدالرزاق تاج الدین ۔ حضرت غوث پاک سید ابو صالح ۔ سید عبداللہ جیلی ۔ سید یحییٰ زاہد ۔ سید محمد ۔ سید داؤد ۔ سید موسیٰ الثانی ۔ سید عبداللہ ۔ سید موسیٰ الجون ۔ سید عبداللہ المحض ۔ سید حسن مثنیٰ ۔ حضرت امام حسین ؓ ۔ حضرت امام حسن ۔ حضرت امام علی مرتضیٰ ؓ ۔ حضرت رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم ۔

(۷) سلسلہ قلندریہ یعنے بعد نام شیخ رکن الدین ۔ شیخ عبدالقدوس ۔ شیخ عبدالسلام جونپوری شاہ محمد ۔ قطب الدین بنیا دل ۔ سید نجم الدین قلندر ۔ سید خضر رومی ۔ عبدالعزیز مکی صحابی حضرت رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم ۔

(۸) سلسلہ چشتیہ صابریہ ۔ بعد نام شیخ عبدالقدوس کے ۔ شیخ محمد ۔ شیخ احمد عارف ۔ شیخ عبدالحق ۔ شیخ جلال الدین پانی پتی ۔ شمس الدین ترک ۔ مخدوم سید احمد علی صابر ۔ بابا فرید گنجشکر ۔ خواجہ قطب الدین ۔ خواجہ خواجگان سید معین الدین ۔ شیخ عثمان ہارونی ۔ حاجی شریف زندنی قطب الدین مودود ۔ ناصر الدین ابو یوسف ۔ ابو محمد ۔ ابو احمد ابدال ۔ ابو اسحٰق شامی ۔ ممشاد علو دینوری امین الدین ہبیرہ بصری ۔ سدید الدین حذیفہ مرعشی ۔ سلطان ابراہیم ۔ فضیل بن عیاض ۔ عبدالواحد بن زید شیخ حسن بصری ۔ حضرت علی مرتضیٰ ۔ حضرت رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم ۔

(۹) سلسلہ چشتیہ نظامیہ گیسو درازیہ ۔ بعد نام شیخ عبدالقدوس کے ۔ شیخ درویش محمد بن قاسم اودھی ۔ شیخ ابن حکم اودھی ۔ سید صدر الدین ۔ سید محمد گیسو دراز ۔ خواجہ نصیر الدین محمود چراغ دہلوی ۔ شیخ نظام الدین محبوب الٰہی ۔ بابا فرید مذکور ۔ الخ ۔

(۱۰) سلسلہ چشتیہ نظامیہ صدریہ ۔ بعد نام شیخ درویش محمد ۔ شیخ سعد اللہ ۔ شیخ فتح اللہ ۔ شیخ صدر الدین طبیب ۔ چراغ دہلوی مذکور ۔ الخ ۔

(۱۱) سلسلہ چشتیہ نظامیہ جلالیہ ۔ بعد نام شیخ درویش محمد کے سید بڈھن ۔ سید اجمل بہرائچی ۔ سید جلال الدین مخدوم جہانیان ۔ چراغ دہلوی مذکور ۔ الخ ۔

(۱۲) سلسلہ قادریہ جلالیہ ۔ بعد نام مخدوم جہانیاں کے ۔ عبید غیبی ۔ ابو القاسم فاضل ابو السلام محمد فاضل ۔ محمد قطب الدین ۔ شمس الدین علی الافلج ۔ شمس الدین صحراؤ ۔ حضرت غوث پاک ۔ شیخ ابو سعید شیخ ابو الحسن ۔ شیخ ابو الفرح ۔ شیخ ابو الفضل عبدالواحد ۔ شیخ ابو بکر شبلی ۔ شیخ ابو القاسم جنید ۔ سری سقطی معروف کرخی ۔ امام رضا ۔ امام کاظم ۔ امام صادق ۔ امام محمد باقر ۔ امام سجاد ۔ امام حسین ۔ امام حسن ؓ ۔ حضرت امام علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہٗ ۔ حضرت رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم ۔

(۱۳) سلسلہ کبرویہ جلالیہ ۔ بعد نام مخدوم جہانیاں کے ۔ سید حمید الدین سمرقندی ۔ شیخ شمس الدین

Marfat.com

شیخ عطایا خالدی۔ شیخ احمد بابا کمال خجندی۔ شیخ نجم الدین کبریٰ مذکور الخ۔

(۴) سلسلہ سہروردیہ جلالیہ۔ بعد نام مخدوم جہانیاں کے۔ شیخ رکن الدین۔ شیخ صدر الدین۔ شیخ بہاؤ الدین زکریا۔ شیخ الشیوخ شہاب الدین۔ شیخ ابو النجیب حضرت غوث پاک شیخ ابو سعید مذکور الخ

(۵) سلسلہ مداریہ۔ بعد نام سید اجمل کے۔ شاہ بدیع الدین قطب مدار۔ شیخ طیفور شامی۔ شاہ عین الدین شامی۔ شاہ یمین الدین شامی۔ عبد اللہ علم بردار۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ یا حضرت علی کرم اللہ وجہہ۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم۔

(۴) حضرت خواجہ باقی باللہ ؒ ان سے طریقہ نقشبندیہ میں آپ نے خلافت پائی۔ شجرہ یہ ہے کہ حضرت خواجہ باقی باللہ۔ خواجہ امکنگی۔ خواجہ درویش محمد۔ خواجہ محمد زاہد۔ خواجہ یعقوب چرخی۔ خواجہ علاؤ الدین عطار۔ خواجہ بہاء الدین محمد نقشبند۔ خواجہ سید امیر کلال۔ خواجہ بابا سماسی۔ خواجہ علی عزیزان رامیتنی۔ خواجہ محمود انجیر فغنوی۔ خواجہ عارف ریوگری۔ خواجہ عبد الخالق غجدوانی۔ خواجہ ابو یوسف ہمدانی۔ خواجہ ابو علی فارمدی۔ خواجہ ابو الحسن خرقانی۔ خواجہ بایزید بسطامی۔ حضرت امام جعفر صادق۔ حضرت قاسم بن محمد۔ حضرت سلمان فارسی۔ حضرت صدیق اکبرؓ۔ حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم۔

واضح ہو کہ یہ شجرہ اویسیہ ہے۔ کہ اس میں حضرت بایزید کے بعد حضرت ابو الحسن کا نام ہے حالانکہ دونوں میں باہم ملاقات جسمانی نہیں ہوسکی۔ دوسرا شجرہ متصلہ یہ ہے اس میں بعد نام شیخ ابو علی فارمدی کے۔ ابو القاسم گرگانی۔ ابو عثمان مغربی۔ ابو علی کاتب۔ ابو علی رودباری۔ ابو القاسم قشیری ابو علی دقاق۔ ابو القاسم نصیر آبادی۔ ابو بکر شبلی۔ شیخ جنید۔ سری سقطی۔ معروف کرخی ہے۔ الخ

(۵) حضرت سید شاہ سکندرؒ ان سے آپ کے خرقہ خاص حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ اور طریقہ قادریہ جدیہ میں خلافت پائی۔ شجرہ حسب ذیل ہے۔

سید شاہ سکندر۔ سید شاہ کمال۔ سید شاہ فضیل۔ سید گدا رحمٰن ثانی۔ سید شمس الدین عارف۔ سید ابو الفضل۔ سید گدا رحمٰن اوّل۔ سید شمس الدین صحرائی۔ سید شاہ عقیل۔ سید شاہ بہاء الدین۔ سید شاہ عبد الوہاب۔ سید شاہ شرف الدین۔ سید شاہ عبد الرزاق۔ حضرت غوث پاک۔ بعدہٗ سلسلہ جدیہ حسینیہ مذکورہ۔ الخ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تیسرا جوہر

حضرت مجددؒ کے مخصوص کمالات اور اخلاق و اعمال کے بیان میں

آپ کے مخصوص کمالات جو جو کمالات عالیہ اور مدارجِ مخصوصہ خدائے پاک نے آپ کو عطا فرمائے، زبان قلم اس کے بیان سے عاجز اور قلم تحریر سے قاصر ہے۔ بطور مشتے نمونہ از خروارے کچھ مختصر خاصے درج ذیل کئے جاتے ہیں:۔

(۱) آپ کا خمیر بقیہ طینتِ محمدیہؐ صلے اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا۔

(۲) آپ مجدد الف ثانی یعنے دین کو نئے سرے سے تازگی بخشنے والے ہیں۔

(۳) آپ قیوم اوّل یعنی آپ کی ذات بابرکات باعثِ قیامِ عالم و عالمیان ہے۔

(۴) آپ کو خزینۃ الرحمۃ کے خطاب سے سرفرازی بخشی گئی۔

(۵) آپ کو مرتبہ فردیت عطا ہوا۔

(۶) آپ مجموعہ قطب مدار باعث بقائے عالم جان و قطب ارشاد باعث بقائے ایمان عالم ہیں۔

(۷) آپ کے ہی سلسلہ میں قیامت تک قطب مدار و ارشاد ہوا کرینگے۔

(۸) حضرت امام مہدی آخر الزمان آپ کے ہی خلفاء سلسلہ سے ہوں گے۔

(۹) آپ کو مقام محبوبیت ذاتیہ کا خرقہ عطا کیا گیا۔

(۱۰) آپ مقام سابقین و اوّلین پر پہنچے جو اصحاب یمین سے بھی آگے ہے۔

(۱۱) آپ کو صباحت و ملاحت ممتزجہ عطا ہوئی۔

(۱۲) آپ وصلا یعنے بندوں کو خدا سے ملانے والے ہیں۔

(۱۳) آپ کو ضمنیت آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم و اصالت کرامت عطا ہوئی۔

(۱۴) آپ نے بے واسطہ اللہ پاک سے کلام فرمایا۔

(۱۵) آپ کو علم لدنی عطا کیا گیا۔

(۱۶) آپ کو اسرار مقطعات قرآنی عطا کئے گئے۔

(۱۷) آپ کو علم سموات حضرت امیر المومنین علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہٗ نے تعلیم فرمایا۔

(۱۸) آپ سے حضرت خضر و الیاسؑ نے ملکر اس پر موت و حیات کی کیفیت ظاہر کی۔

Marfat.com

(۱۹) آپ پر علم الیقین حق الیقین جو اصحاب کبار کو عطا ہوا تھا ظاہر کیا گیا۔

(نوٹ) دوسرے اولیاء جس کو حق الیقین فرماتے ہیں۔ وہ آپ کی تحقیق کی رو سے علم الیقین ہی کا جزو ہے۔

(۲۰) آپ پر مقامات تعین حبی و وجودی ظاہر کئے گئے۔

(۲۱) آپ کو مثل اصحاب کبار مدارج اتباع آنحضرت صلعم سرفراز ہوئے۔

(۲۲) آپ کی زیارت کے لئے کعبہ شریف آیا۔ اور آپ کی خانقاہ شریف کے کنویں سے آب زمزم برآمد ہوا۔ بہت لوگوں کو حج کرادیا۔ اور آب زمزم پلایا۔

(۲۳) آپ کی خانقاہ شریف کی زمین کو بہشتی زمین کا درجہ عطا ہوا۔

(نوٹ) زمین مقدس آپ کی مسجد کے شمال کی جانب ہے۔ طول چالیس گز ہے۔ جو روضہ مبارک سے شروع ہو کر حجرہ مبارک کے عقب شمال کی طرف ۶ گز چلی گئی ہے۔ اور عرض اس زمین کا ۳۰ گز ہے۔ جو دولت سرا کے دیوار سے غرب کی جانب کوئیں تک واقع ہے۔

(۲۴) آپ کے طریقہ میں تمامی اولیاء کے فیضان ممتزج اور شامل ہیں۔ اس لئے آپ کا طریقہ افضل و اسہل ہے۔

(۲۵) آپ کا طریقہ جامع شریعت و طریقت ہے۔ اور اس میں مقاماتِ ولایت کے علاوہ کمالاتِ نبوت بھی شامل ہیں۔

(۲۶) آپ کے سلسلہ کے کل مریدین (جو قیامت تک ہوں گے) آپ کو دکھلائے گئے۔

(۲۷) آپ پر گزشتہ و آئندہ حالات منکشف ہوئے۔

آپ کی کرامتیں اگر کسی پیغمبر یا نبی سے کوئی بات خلاف عادت ظہور میں آئے۔ تو اس کو معجزہ کہتے ہیں اولیاء امت سے ظاہر ہو تو وہ کرامت ہے ورنہ استدراج۔ انبیاء علیہم السلام کو معجزات اس لئے عطا کئے گئے۔ کہ کفار پر ہیبت ہو۔ اور وہ ایمان لاویں۔ اور اولیاء کو اس لئے کرامت سرفراز ہوئی۔ کہ فاسق و فاجر توبہ کریں۔ اور راہِ راست پر آویں۔ مگر کرامت کے ظہور اور عدم ظہور سے مدارج بزرگی میں کمی و بیشی لازم نہیں آتی ظاہر ہے کہ اصحاب کبار کے مرتبہ کو بڑے سے بڑا کوئی ولی نہیں پہنچ سکتا۔ اور ان سے بمقابلہ اولیاء اللہ کے خوارق بہت کم ظاہر ہوئے۔ آپ سے بیشمار کرامات ظاہر ہوئیں۔ بعض نے سات سو اور بعض نے اس سے زیادہ فراہم کی ہیں لیکن میں صرف بیالیس ۴۲ کے بیان پر اکتفا کرتا ہوں۔ زبدۃ المقامات میں مذکور ہے کہ آپکے ایک خادم نے بیان فرمایا۔ کہ آنجناب نے اس حقیر پر ایک مرتبہ ایسی توجہ فرمائی کہ میں اس کے اثرات کو اگر چوب خشک پر ڈالوں۔ تو یقین ہے کہ وہ ہری ہو جائے۔ اور اہل عالم پر ڈالوں۔ تو نور سے معمور ہو جائیں پر کیا کروں مجبوری ہے۔ کہ زمانہ آخیر ہے۔ شر و فساد کا معدن اور خیر و برکات سے خالی

مرضی الہٰی انوار و اسرار کی عام اشاعت کی اجازت نہیں دیتی۔ ہم اس کے اظہار سے معذور ہوں۔ واضح ہو کہ آپکی توجہ کے برکات اس وقت تک سلسلۂ نقشبندیہ مجددیہ کے بزرگوں میں باقی ہیں۔ جس کے وہ احیاء قلوب مردہ فرماتے ہیں۔ **مثنوی**

ہین کہ اسرافیل وقتند اولیاء — مردہ را زیشان حیات است و نما

اندرون اولیاء کاں نغمہاست — طالبان را زو حیات بے بہاست

جانہائے مردہ اندر گورِ تن — بر جہد ز آوازِ شان اندر کفن

(۱) آپ کے کرامات عالیہ احیاء قلوب فیضان شرح صدر محمدیہ علیٰ صاحبہا السلام و التحیۃ ہے۔ جو بمقابلہ معجزات باہرہ احیاء اموات وغیرہ جو انبیاء علیہم السلام سے ظہور میں آئے ہیں اعلیٰ اور ارفع ہیں۔ **نظم**

برتر از احیاء کہ با عیسیٰ برفت — وز ید بیضا کہ با موسیٰ برفت

وز کفِ آہن کہ با داؤد بود — ہم ازاں ناقہ کہ با صالح نمود

بلکہ از ملکِ سلیمان وز نگین — فیضِ قلبِ رحمۃ للعٰلمین

ہست اعلےٰ ارفع و افضل مدام — دائم و باقی الیٰ یوم القیام

صلّ یا ربّ علیٰ شمس الہدیٰ — النبیِّ المصطفیٰ بدرِ الدجیٰ

(۲) آپ کا دین اور اتباع شرع متین احیاء کتاب و سنت استیصال شرک و بدعت ؎

پس کرامت نیست جز افعال رب — زہد و ورع و علم و اخلاق و ادب

(۳) آپکے مدارج عالیہ اور مقامات مختصہ ولایت کبریٰ و کمالاتِ نبوت و رسالت ؎

بود اسرارِ خدا چوں وحی ناب — صاعد و نازل بقلب آنجناب

علم وہبی لدُنی بود العجب — دائماً نازل ز ساقِ عرش رب

(۴) آپ کے صاحبزادہ حضرت خواجہ محمد معصوم قدس سرہ العزیز موسوی المشرب تھے۔ آپ نے تصرف فرما کے اُن کو محمدی المشرب کرا دیا۔

(۵) آپ نے ایک مرید کو بشارت دی کہ تجھ کو ولایت ابراہیمی عطا ہوئی ہے اُس کو پورا یقین نہ ہوا۔ آپ نے شب کو خواب میں حضرت ابراہیم علیہ السلام سے اس کی تصدیق کرا دی۔ جب وہ صبح کو آیا۔ آپ نے اس کی شب گذشت بیان فرمائی۔ وہ آپ کے قدموں پر گر پڑا۔

(۶) آپ کو شیخ طاہر لاہوری کی پیشانی پر لکھا ہوا لفظ کافر لکھا ہوا ظاہر ہوا۔ کئی روز بعد یہ خبر آئی کہ وہ کافر ہو گیا اور اُس نے زنار پہن لیا۔ آپ نے لوح محفوظ کی طرف نگاہ کی۔ تو وہاں بھی یہی لکھا ہوا پایا۔ آپ نے دعا کی اُس کی برکت سے وہ سعید ہو گیا۔ توبہ کی اور آپ کے مرید ہو گئے اور خلافت پائی۔

Marfat.com

۷۔ آپ کے قادریہ طریقہ کے ایک مرید کو حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی زیارت کا اشتیاق پیدا ہوا۔ آپ نے اُن کو قطب تارہ کی طرف دیکھنے کے لئے ارشاد فرمایا۔ اس میں سے حضرت غوث ظاہر ہوئے۔ اس نے اچھی طرح سے آپ کی زیارت کر لی۔ اور آپ پھر وہیں مخفی ہو گئے +

۸۔ آپ کے مُرید مولانا یوسف کو جانکندنی کا وقت پیش آیا۔ ان کا سلوک کچھ باقی تھا۔ اب ان کے پاس تشریف لائے۔ اور فوراً طے کرا دیا +

۹۔ ایک شخص نے آپ کی خدمت میں اس مضمون کا خط تحریر کیا۔ کہ دربار پیغمبری میں اصحاب کبار ایک نظر میں کامل ہو جاتے تھے اب محنت سے بھی کچھ نہیں ہوتا۔ آپ نے اس کے جواب میں یہ تحریر فرمایا۔ کہ اس کا جواب صحبت پر موقوف ہے۔ جب وہ شخص حاضر خدمت ہوا۔ آپ کی پہلی ہی ملاقات میں نعمت باطنی سے مالامال ہو گیا +

۱۰۔ چونکہ آپ کے فیض سے بہت سے اہل قبور بھی مستفید ہو کر ولی ہو گئے۔ ایک شخص نے دم اخیر یہ وصیت کی کہ میرا جنازہ آپ کی خدمت میں لیجا کر پیش کرنا۔ جب جنازہ لایا گیا۔ آپ نے توجہ دی مُردہ کا دل جاری ہو گیا۔ اسی شب اس کے اقربا نے اس کی کیفیت کو خواب میں دیکھا +

۱۱۔ مولانا محمد ہاشم کشمی نے غائبانہ آپ کی شہرت سُن کر ایک خط ملک دکن سے آپ کی خدمت میں لکھا آپ نے اس کو ملاحظہ فرما کر ارشاد فرمایا۔ کہ اُس سے نور ولایت ظاہر ہوتا ہے۔ چند روز میں مولانا حاضر خدمت ہو کر مرید ہوئے اور خلافت پائی +

۱۲۔ جہانگیر بادشاہ۔ اور شاہجہان شاہزادہ کی باہم نزاع واقع ہوئی۔ اور نوبت مقابلہ کی پہنچی فقراء وقت نے بالاتفاق شہزادہ کو مبارکباد فتحیابی کی دی۔ مگر آپ نے فرمایا۔ معاملہ برعکس نظر آتا ہے۔ بالآخر وہی نتیجہ ہوا۔ جو آپ نے فرمایا تھا +

۱۳۔ عبدالرحیم خانخانان صوبہ دار دکن پر شاہی عتاب ہوا اُس نے آپ سے استمداد چاہی۔ آپ نے اس کو دلجمعی کا خط لکھا۔ تین چار روز میں بادشاہ نے بجائے عتاب کے خلعت و خطاب سے اس کو سرفراز کر دیا +

۱۴۔ بادشاہ کا ایک امیر پر سخت عتاب ہوا۔ اور وہ لاہور سے دہلی اس لئے طلب کیا گیا کہ ہاتھی کے پاؤں سے بندھوا کر مروا ڈالا جائے۔ اثنائے راہ میں جب وہ سرہند شریف پہنچا۔ آپ سے خواہان امداد ہوا۔ آپ نے دعا فرمائی۔ جب وہ دربار شاہی میں حاضر ہوا۔ بادشاہ نے بجائے عتاب کے خلعت سے سرفراز فرمایا +

۱۵۔ آپ آخر عمر اجمیر شریف میں مقیم اور حضرت خواجہ غریب نواز قدس سرہ کے مورد عنایات تھے رمضان شریف میں نمازیوں کو بسبب تنگی مسجد و موسم بارش نماز تراویح میں سخت تکلیف ہونے لگی۔ آپ نے

Marfat.com

دعا فرمائی پس جب تک کلام اللہ ختم نہ ہو گیا۔ بارش نہیں ہوئی۔

۱۶۔ اُسی مسجد کی ایک دیوار نہایت خمیدہ تھی۔ لوگ اندیشہ ناک ہوئے۔ آپ نے فرمایا مطمئن رہو۔ ابھی نہیں گریگی۔ جب آپ اجمیر شریف سے واپس ہوئے۔ شہر سے باہر ہوتے ہی گر گئی۔

۱۷۔ مولانا محمد امین سالہا سال سے بیمار تھے نہ کوئی دعا اُن پر اثر کرتی تھی نہ دوا انہوں نے آپ کا نام نامی سن کر آپ کی خدمت میں ایک عرضداشت لکھی۔ اس کے جواب میں آپ نے ایک خط تسلی آمیز لکھ کر اپنا پیراہن مبارک ان کے ارسال فرمایا۔ اس نے آپ کا پیراہن مبارک پہنا فوراً ہی تندرست ہو گیا۔

اولیاء را ہست قدرت از الٰہ — تیر جستہ باز گرداند ز راہ

اکمہ وابرص چہ باشد مُردہ نیز — زندہ گردد از فسون آن عزیز

۱۸۔ شب برات کو آپ پر ظاہر کر دیا گیا۔ کہ اسی سال آپ کا وصال ہو گا چنانچہ ویسا ہی ہوا۔

۱۹۔ آپ نے اپنے وصال سے پہلے اپنی حیات کے ایام باقیہ ظاہر فرمائے تھے۔ جس کے بعد وفات کی تصدیق ہو گئی۔

۲۰۔ آپ نے اپنے وصال سے ایک روز قبل کل حال وفات کے متعلق حتی کہ وقت تک معین کر دیا تھا۔ ویسا ہی ہوا۔

۲۱۔ آپ کا ایک عقیدتمند کسی شہر میں کافروں کے مقابلہ میں مغلوب ہوا۔ اس نے آپ کو یاد کیا۔ یاد کرتے ہی آپ فوراً پہونچ گئے۔ اس کی مدد کی۔ وہ فوراً غالب ہو گیا۔

۲۲۔ ہزاروں کافر آپ کے دست مبارک پر مشرف با اسلام ہوئے۔

۲۳۔ حضرت شیخ آدم بنوری قدس سرہ العزیز کو صرف تین روز میں کامل سلوک طے کرا کے خلافت عطا فرمائی۔

۲۴۔ ایک بنگالی درویش نے آپ سے طریقہ حاصل کیا جب اس پر جذبہ قویہ وارد ہوا سر برہنہ جنگل کو چلا گیا۔

۲۵۔ ایک سوداگر پر آپ نے توجہ فرمائی پہلے ہی مرتبہ میں وہ مدہوش اور مجذوب ہو کر گھر بار سے دست بردار ہو گیا۔ دوسری مرتبہ جب آپ نے توجہ دی تو ہوش میں آ کر سالک ہو گیا۔

۲۶۔ ایک جذامی آپ کی خدمت میں دعاء صحت کے لئے حاضر ہوا۔ آپ نے ایک ہی مرتبہ اس کی طرف توجہ فرمائی۔ فی الفور اچھا ہو گیا۔

۲۷۔ ایک مرتبہ کا واقعہ ہے۔ کہ آپ کے حلقہ میں جو حافظ صاحب قرآن شریف پڑھتے تھے علیل ہو گئے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ ہم نے اُن کو ذمہ لے لیا۔ وہ فوراً اچھے ہو گئے۔

۲۸۔ ایک مرتبہ آپ نے موسم گرما میں سفر فرمایا۔ راہ میں ہوا نہایت گرم چلی خادموں نے دعاء بارش کے

Marfat.com

لئے عرض کیا۔ آپ نے دعا کی۔ فوراً ابر محیط ہو گیا۔ اور برسنے لگا۔

۲۹۔ آپ کے ایک مرید کو جنگل میں شیر نے گھیر لیا۔ اُس نے آپ کو یاد کیا۔ فوراً آپ عصا ہاتھ میں لئے ہوئے نمودار ہوئے۔ شیر کو مار کر بھگا دیا۔ اور غائب ہو گئے۔ ہمراہیوں نے دیکھکر اس سے دریافت کیا کہ یہ کون بزرگ تھے۔ اس نے کہا میرے پیر حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ تھے۔

۳۰۔ آپ کے ایک مرید پر کوئی شخص معترض ہوا۔ غیب سے اس کے اعضا کٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔ لوگوں نے آپ کی خدمت میں اس کی طرف سے معذرت کی۔ آپ اُس کے پاس تشریف لے گئے۔ آپ کی توجہ سے وہ اچھا ہو گیا۔

۳۱۔ آپ کسی امیر کے مکان پر تشریف لے گئے تھے۔ آپ کے ایک معتقد کو وہاں جانے کے باعث بدگمانی ہوئی۔ ہاتف غیبی نے نہایت سختی کے ساتھ اس کو متنبہ کیا اولیاء اللہ پر اعتراض کا نتیجہ برا ہوتا ہے۔ استغفار کر۔

۳۲۔ ایک طالب حضرت امیر معاویہؓ سے بسبب منازعت حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کدورت رکھتا تھا۔ اُس نے آپ کے مکتوبات شریف میں لکھا دیکھا کہ امام مالک کے نزدیک اصحاب کبار کے منکر کی ایک ہی سزا ہے۔ خواہ وہ حضرت صدیق اکبرؓ کا انکار کرے یا امیر معاویہ کا۔ اس پر وہ طالب علم معترض ہوا۔ اس نے رات کو خواب میں دیکھا۔ کہ آپ نے اس کو حضرت امیر المومنین کی خدمت میں پیش کیا۔ انہوں نے فرمایا۔ خبردار ان مکتوبات پر اعتراض نہ کرنا۔ اور جنگ باہمی کے اسرار کسی دوسرے کو معلوم نہیں ہو سکتے۔

۳۳۔ ایک روز آپ کا مرتضیٰ خان کی قبر پر گذر ہوا۔ تو ان کو محاسبہ میں گرفتار پایا۔ بارگاہ احدیت میں دعا کی۔ اللہ پاک نے آپ کی دعا سے اس کی مغفرت فرمائی۔ اسی روز اس کے ایک دوست نے اس کو خواب میں دیکھا۔ تو مرتضیٰ خان نے آپ کی شفاعت سے اپنی مغفرت کی کیفیت بیان کی۔

۳۴۔ آپ کے مریدوں یا معتقدوں میں سے اگر کوئی شخص کبھی بیمار ہوتا۔ تو وہ آپ کی توجہ فرماتے ہی اچھا ہو جاتا۔ اتفاقاً ایک شخص کو پیٹ میں درد قولنج ہوا۔ آپ نے بوقت سحر اس کے حال پر توجہ فرمائی۔ اُسی وقت سے اس کو آرام ہونا شروع ہوا۔ اور صبح تک بالکل اچھا ہو گیا۔

۳۵۔ آپ کی خدمت میں ایک شخص نے کچھ تحفہ پیش کیا اور کسی مریض کی دعاء صحت کے لئے استدعا کی۔ آپ نے اس کو قبول نہیں فرمایا۔ اور تھوڑی دیر تک مراقبہ کر کے فرمایا۔ ہم اس کی مغفرت کے لئے دعا کرتے ہیں۔ بعدہٗ معلوم ہوا کہ اس وقت اس کا انتقال ہو چکا تھا۔

۳۶۔ ایک بزرگ خواجہ جمال الدین حسین آپ کی خدمت میں استفادہ کی غرض سے حاضر ہوئے آپ نے فرمایا۔ تیرا دل عورت میں اٹکا ہے۔ جب تک تو اس سے پاک نہ ہو جائے۔ کچھ حاصل

Marfat.com

نہیں ہو سکتا۔ اُس نے اس کی تصدیق کر کے توبہ کی۔ فوراً برکات ظاہر ہونے لگیں ✦

۳۷۔ آپ کے بھائی شیخ محمود قافلہ کے ساتھ قندھار گئے ہوئے تھے۔ ایک روز بیٹھے بیٹھے آپ نے فرمایا۔ آج ہم نے شیخ محمود کو ہر چند تلاش کیا۔ مگر اُس کا کچھ پتہ نہیں چلا۔ بلکہ اس کی قبر قندھار میں دیکھ رہی ہے۔ جب سفر سے قافلہ واپس آیا۔ اس ارشاد کی حرف بحرف تصدیق ہوئی ✦

۳۸۔ آپ کی خدمت میں ایک درویش نے عرض کیا کہ امسال میرا حج بیت اللہ کا عزم مصمم ہے آپ نے غور فرما کے کہا۔ تو عرفات میں نظر نہیں آتا۔ اس کے بعد اس نے ہر چند کوشش کی۔ مگر وہ نہ جا سکا۔ اس کے بعد کئی سال تک وہ ارادہ کرتا رہا۔ مگر ناکام رہا ✦

۳۹۔ حضرت خواجہ حسام الدین نے آپ کو خط لکھا کہ میرا حج کو جانے کا عزم ہے۔ آپ نے جواب میں تحریر فرمایا۔ ہم کو آپ کا جانا معلوم نہیں ہوتا۔ انہوں نے کل انتظام کر لیا۔ مگر جانا نہ ہو سکا ✦

۴۰۔ ایک درویش نے آپ سے خدا کی راہ دریافت کی۔ آپ نے ایک روٹی کا ٹکڑا اس کو کھلا دیا۔ فوراً فیض باطنی کا دروازہ اس پر کھل گیا ✦

۴۱۔ ایک شخص نے آپ کی خدمت میں لڑکا تولد ہونے کے لئے استدعا کی۔ آپ نے غور کر کے فرمایا۔ تیری عورت بانجھ ہے۔ اگر تو دوسری شادی کریگا۔ تو لڑکا پیدا ہوگا۔ جب اس نے دوسری شادی کی لڑکا تولد ہوا ✦

۴۲۔ جب آپ کا وصال ہوا۔ تو آپ کے صاحبزادہ حضرت شیخ محمد صادق کے مقبرہ میں دوسری قبر کی گنجائش نہ تھی۔ آپ کے واسطے صاحبزادہ کی قبر بسمت مشرق سوا گز ہٹ گئی۔ اور وہیں مدفون ہوئے ✦

آپ کے متفرق حالات

چند ہی عرصہ میں آپ کے کمالات کا عالمگیر شہرہ ہو گیا۔ مور و ملخ کی طرح خلقت کا ہجوم ہوا۔ ہر ملک میں آپ کے خلفاء پہنچ گئے۔ رات دن بازار ہدایت گرم ہوا۔ فرمانروایانِ ایران توران بدخشان نے ان کے ہاتھوں پر بیعت کی۔ بادشاہ ہند کے لشکر میں بھی شیخ بدیع الدین آپ کے نامور خلیفہ مشغول حلقہ توجہ تھے۔ ہزار ہا آدمی اُن کے حلقہ ارادت میں داخل ہو گئے۔ اکثر ارکان دولت نے بیعت کی شرک و بدعت سے نفرت بڑھی۔ شدہ شدہ یہ خبر آصف خاں وزیر اعظم کو جو شیعی المذہب تھا پہنچی۔ اور وہ پہلے سے حضرت کے حالات سُنے ہوئے تھا۔ کہ آپ کو مذاہب باطلہ کی تردید سے خاص دلچسپی ہے۔ ایک رسالہ ردّ روافض بھی تحریر فرمایا ہے اس کو شیخ بدیع الدین کا لشکر میں قیام اور کسب کے طریقہ کی اشاعت بہت ناگوار ہوئی۔ اور شب و روز موقع کی جستجو میں تھا۔ کہ ایک روز بادشاہ کو تنہا پا کر عرض کیا۔ کہ حضور سرہند کے ایک مشائخ زادہ نے جو علوم غریبہ میں ماہر ہے۔ اور اُس نے مختلف درویشوں سے خلافت پائی ہے۔ دعوئے مجددیت کا کیا ہے۔ صدہا آدمی اس نے

Marfat.com

خلیفہ کرکے ملک در ملک بھیج رکھے ہیں۔ ہزار ہا بلکہ لکھوکھا آدمی ان کے خلفاء کے مرید ہوگئے ہیں۔ کئی بادشاہ و ممالک غیر حلقہ ارادت میں داخل ہوگئے۔ ہمارے لشکر میں بھی اس کا ایک خلیفہ مقیم ہے اکثر امراء سلطانی۔ خانخاناں۔ سید صدر جہاں۔ خانجہاں۔ خان اعظم۔ مہابت خاں۔ تربیت خاں اسلام خان۔ سکندر خاں۔ دریا خاں۔ مرتضیٰ خاں وغیرہ اس کے مرید حلقہ بگوش ہوگئے ہیں ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس نے ایک لاکھ سوار لے اور بے شمار پیادہ تیار کئے ہیں۔ خوف ہے۔ کہ غفلت میں کوئی ذرا شغل ظہور پذیر نہ ہوجائے جس قدر اس کے معتقدین ہیں۔ اول انکا دور دراز فاصلہ پر تبادلہ کردیا جائے۔ تو پھر ایک انتظام آئندہ ہوسکیگا۔ بادشاہ کو وزیر کی رائے پسند آئی۔ اور دوسرے ہی روز علی الصباح دربار خاص منعقد کرکے خانخاناں کو ملک دکن کی صوبہ داری پر اور سید صدر جہاں کو ملک بنگال کی صوبہ داری پر اور خانخاناں کو ملک مالوہ کی صوبداری پر مہابت خاں کو کابل کی صوبہ داری پر۔ اور اسی طرح سے چار سو حکام کو جو آپ کے معتقد خاص تھے دور دراز ملکوں کا حاکم بناکر بھیجدیا۔ جب ان کے مقامات متعینہ پر پہنچنے کی اطلاع وصول ہوگئی۔ تو بادشاہ نے ایک فرمان حضرت کے نام جس میں آپ کی ملاقات کا اشتیاق ظاہر کرکے۔ آپ کو معہ جملہ مریدین و معتقدین دعوت دی گئی تھی۔ بذریعہ حاکم سرہند روانہ کیا۔ اور حاکم موصوف کو تاکید کی۔ کہ خود حاضر ہوکر پیش کرے +

وہاں وہ انتظام ہورہا تھا۔ اور یہاں روزانہ حضرت اقدس تمام واقعات بادشاہی اپنے خدام کے روبرو بیان فرماتے رہتے تھے۔ حتیٰ کہ ایک روز ارشاد فرمایا۔ کہ وَمَا مِنْ نَبِیٍّ اِلَّا اُوْذِیَ یعنے کوئی نبی ایسا نہیں ہے جس کو راہ خدا میں تکلیف نہ ہوئی ہو۔ وَمَا مِنْ وَلِیٍّ اِلَّا اُبْتُلِیَ یعنے کوئی ولی ایسا نہیں ہے جس کو بلاؤں میں نہ رکھا گیا ہو۔ وَالْبَلَاءُ بِقَدْرِ الْوِلَاءِ یعنے بلا بقدر محبت آتی ہے۔ پھر فرمایا کہ ہمارے حالات اور اعمال کو اولیاء اللہ کے حالات اور اعمال سے کچھ بھی نسبت نہیں ہے۔ مگر کسی نبی کو خواہ وہ یوسفؑ ہوں یا ایوبؑ یا کوئی اور ہوں۔ بغیر جلال کی سیر کے سلوک پورا نہیں ہوسکتا۔ اور اب مرضی الٰہی ایسی ہی معلوم ہوتی ہے۔ کہ ہم کو ایسی سیر کرائی جائے۔ کہ حاکم سرہند حکم شاہی لیکر حاضر ہوا۔ آپ نے صاحبزادگان حضرت خواجہ محمد سعید اور حضرت خواجہ محمد معصوم کو کوہستان کی طرف رخصت کیا اور اہل و عیال دلاسا دیکر مع حاضر الوقت مریدین لشکر سلطانی کی طرف راہی ہوئے +

جب لشکر میں پہنچے۔ اعزاز و احترام کے ساتھ آپ کا استقبال کیا گیا۔ اور آپ ان خیموں میں جو پہلے سے آپکے لئے استادہ تھے مقیم ہوئے +

جب آپ کو بادشاہ کے دربار میں جانے کا اتفاق ہوا۔ تو آئین دربار کے موجب آپنے

سلام کیا اور نہ سجدہ تو بادشاہ کے ندیموں نے آپ کو اشارہ سے سمجھایا۔ آپ نے باآواز بلند فرمایا۔ کہ اس وقت تک یہ پیشانی غیر اللہ کے لئے نہیں جھکی۔ اور نہ آئندہ امید ہے۔ رباعی

شاہ ست حسین و بادشاہ ست حسین
دین است و دین پناہ است حسین

واللہ کہ بنائے لا الہ است حسین
سر داد و نداد دست در دست یزید

بادشاہ پر اس گفتگو کا بڑا اثر ہوا۔ اور خوف زدہ ہو کر وزیر سے مشورہ کیا۔ کہ واقعی بڑا بے باک شخص ہے اس کو دربار سے اس طرح جانے نہ دیا جائے ورنہ خوف فساد و فتنہ ہے۔ وزیر نے رائے دی۔ کہ ان کو اگر بالفعل قلعہ گوالیار میں نظر بند رکھا جائے تو مناسب ہے۔ آپ کو مع ہمراہیان قلعہ میں بھیجدیا گیا +

آپ نے وہاں پہنچتے ہی ایک ایک خط اپنے کل خلفاء کے نام بدین مضمون ارسال فرمایا۔ کہ میری یہ کیفیت ہے۔ اور سب میری رضامندی سے ہے۔ خبردار آپ لوگ کسی قسم کی جنبش اور حرکت نہ کرنا +

ہرچند کہ آپ کے مریدین ہزارہا آدمی ایک ہفتہ میں آمادہ مقابلہ ہو گئے تھے۔ اور مہابت خان مع افواج ماتحت کابل سے روانہ ہو کر کئی منزل تک آگیا تھا۔ مگر یہ نامہ نامی اور صحیفہ گرامی پہنچتے ہی باز رہا +

ایک روز آپ نے بیٹھے بیٹھے فرمایا۔ کہ اب کی سیر جلال الٰہی پوری ہو گئی۔ اور بہت جلد یہاں سے روانگی ہوگی۔ قلعہ کے تمام عمال آپ کے گرویدہ اور معتقد حلقہ بگوش ہو گئے تھے۔ سب کو حال معلوم کر کے آپ کی مفارقت کا اثر ہوا۔ یہاں یہ کیفیت تھی۔ ادھر وہاں بادشاہ کو ایک روز کسی نے عالم بیداری میں تخت سے زمین پر پھینکدیا۔ وہ ہیبت زدہ ہو کر بیمار ہو گیا تھا۔ ہرچند معالجے ہوتے تھے کوئی فائدہ نہ تھا۔ ایک روز خواب میں دیکھا۔ کہ کوئی بزرگ فرماتے ہیں۔ کہ تو نے مجدد و امام وقت کی بے عزتی کی ہے۔ تو جس عذاب الٰہی میں گرفتار ہے۔ بغیر اُس کی دُعاء کے رفع نہ ہوگا۔ اگر تم کو اپنی اور بادشاہت کی خیر مدِ نظر ہے۔ تو اُس کی طرف رجوع کر۔ بادشاہ نے خواب سے بیدار ہوتے ہی آپ کی رہائی کا حکم جاری کیا۔ اور آپ کی وجہ سے کل ہندوستان کے قیدیوں کو رہا کیا۔ اور ایک عرضداشت اپنے ندیموں کے ہاتھ سے حضرت کی خدمت میں متضمن استدعاء کی بہ معافی خطا روانہ کر کے قدوم میمنت لزوم سے مشرف ہونے کی استدعا کی۔ نظم

تہلکہ مچ گیا ایوانِ جہانگیری میں
جب ہوا دبدبۂ شان مجدد کا ظہور

ندتوں غرق رہا ورطۂ دلگیری میں
ہو کے شرمندہ شہ ہند خطا سے اپنے

آپ نے اس کے جواب میں کچھ شرائط پیش کئے۔ بادشاہ نے سب منظور کر لئے۔ آپ وہاں سے واپسی

Marfat.com

میں تین روز سرہند شریف ٹھیرے۔ ہزاروں مخلوق آرزوئے قدمبوسی میں چلی آرہی تھی۔ سب آپ کے جمالِ باکمال سے مشرف ہوئے پھر آپ عازم لشکر بادشاہی ہوئے۔ بادشاہ مریض تھا۔ ولی عہد شاہجہان اور وزیر اعظم آپ کے استقبال کے لئے حاضر ہوئے۔ آپ محل شاہی میں تشریف لے گئے آپ نے دعا شروع فرمائی۔ اور بادشاہ کو حکم دیا۔ کہ اپنی خطا کو یاد کر کے روتا رہے۔ بہت جلد بادشاہ کو صحت ہو گئی۔ آپ کے قدموں پر گر گیا۔ سلسلہ طریقت میں داخل ہوا۔ اور احکام شرعی جاری کئے۔

(۱) سجدہ دربار بالکل موقوف کر دیا گیا۔

(۲) گاؤ کشی میں آزادی دی گئی۔ گوشت بر سر بازار بکنا شروع ہوا۔

(۳) بادشاہ اور ارکان دولت نے ایک ایک گائے دربار عام کے دروازہ پر اپنے اپنے ہاتھ سے ذبح کی۔ اور کباب تیار ہوئے۔ سب نے کھائے۔

(۴) جہاں جہاں ملک میں مسجدیں شہید کی گئی تھیں دوبارہ تعمیر کی گئیں۔

(۵) دربار عام کے قریب ایک خوشنما مسجد تعمیر ہوئی۔ پنج وقتہ بادشاہ معہ امراء اس میں آپ کے پیچھے بجماعت نماز پڑھتے تھے۔

(۶) شہر بشہر محتسب شرعی مفتی و قاضی مقرر ہوئے۔

(۷) کفار پر جزیہ مقرر ہوا۔

(۸) جس قدر قانون خلاف شرع شریف جاری تھے۔ سب یک قلم منسوخ کئے گئے۔

(۹) جملہ بدعات اور رسوم جاہلیت مسدود کئے گئے۔

اسلام کو نئے سرے سے رونق اور دین میں تازگی آئی۔ مسلمانوں کے دل باغ باغ اور کفار کے سینے داغ داغ ہوئے۔ نظم

ہر طرف ہے سنّت نبوی کی دھوم ۔۔۔ ہیں مروّج چار سو دینی علوم
از فروغ علم تفسیر و حدیث ۔۔۔ ہو گیا مجبوس شیطان خبیث
ہے بہار سنّت نبوی کو جوش ۔۔۔ ہے جہاں میں نغمۂ دیں کا خروش
جھومتی ہیں ڈالیاں کس شوق میں ۔۔۔ مست گل ہیں اور غنچے ذوق میں
پر فضا ہے نکہتِ باغ نبیؐ ۔۔۔ پتی پتی سے عیاں ہے تازگی
ہے زبان پر بلبلوں کی مرحبا ۔۔۔ اور گلوں کا قہقہہ صلِّ علےٰ

اس کے بعد وزیر نے اور اور طرح سے بد دینی کے فتنے رواج دینے کے لئے بہت سی تدبیریں کیں کبھی علامہ سید انور اللہ شستری مجتہد شیعی کو ایران سے بلا بھیجا۔ کہ بادشاہ کو گمراہ کرے جب وہ اس میں بھی ناکام رہا۔ اور بالآخر بادشاہ نے بادشاہ حضرت مجدد علیہ الرحمۃ مجتہد کو قتل کرا دیا۔ تو کچھ عرصہ

کے بعد جادوگروں کو بلا بھیجا جب وہ بھی حضرت کی کرامتوں کی برکت کے مقابلہ سے عاجز رہے۔ اور قتل کر دیئے گئے۔ اس کے بعد عام طور پر دین کے احکام کا رواج ہوا۔ اسی طرح سے عالمگیر بادشاہ کے عہد تک جو آپ کے صاحبزادہ حضرت خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ کا مرید تھا۔ یہ دین اسلام کو رونق اور تازگی رہی انشاء اللہ تعالیٰ قیامت تک آپ کے خلفاء اور مریدین سے احیاء دین و ترویج شرع متین ہوتی رہیگی۔

یا الٰہی تا قیامت یہ چمن
پھولتا پھلتا رہے پُر حسن

آپ کا حلیہ شریف آپ کا قد موزوں اور کامل تھا۔ آپ نازک اندام اور آپ کا رنگ گندم گوں مائل بسفیدی تھا۔ آپ کے ناصیہ اور رخسار مبارک سے ایسا نور ہویدا تھا کہ آنکھ کام نہ کر سکتی تھی۔ آپ کے بدن مبارک پر کبھی میل نہ جمتا تھا۔ آپ کے پسینہ میں گرمی ہو یا برسات کسی موسم میں بو نہ آتی تھی۔ آپ کی پیشانی کشادہ تھی۔ اس پر سجدہ کا نشان اور پیشانی سے بینی تک ایک سرخ خط کشیدہ تھا جو ہمیشہ چمکتا رہتا تھا۔ آپ کے ابرو سیاہ باریک۔ کشادہ آنکھیں بڑی بڑی سرخی مائل۔ سفیدی خوب سیاہی نہایت گہری۔ آپ کی بینی بلند۔ لب سرخ۔ دہن متوسط۔ دندان متصل اور درخشاں تھے۔ آپ کی ریش مبارک انبوہ و شکوہ مربع۔ اور رخسار مبارک پر بال تجاوز نہ تھے۔ آپ کے موئے مبارک پر سفیدی غالب تھی۔ ہاتھ کھلے۔ انگلیاں باریک۔ پاؤں نہایت لطیف پاشنے بہت صاف۔ سینہ فیض گنجینہ پر بالوں کا صرف ایک باریک خط تھا۔ آپ کی کمر بہت پتلی اور نازک تھی۔

آپ کے اخلاق عادات اور وضع آپ کا خلق سراپا محمدی تھا۔ صبر و شکر حلم و تواضع، زہد و ورع و قناعت و تسلیم و رضا و توکل آپ کے عادات میں داخل تھے۔ جنازہ کے ساتھ مشایعت کرتے۔ بخشش موتیٰ کے لئے اپنی ہمت صرف فرماتے اور مریضوں کی عیادت فرماتے۔ مسنون دعائیں ان پر دم کرتے۔ دفع مرض کے لئے توجہ مبذول فرماتے۔ صدہا ہزارہا آدمی شفا پاتے۔ ایام مسنون پنجشنبہ اور شنبہ کو سفر فرمانے کے وقت ادعیہ ماثورہ پڑھتے دوسرے دنوں کو سفر کے لئے پسند نہ جانتے تھے۔ خلاف شرع مجلسوں اور عام دعوتوں میں شرکت نہ فرماتے۔ خاص دعوتوں میں شریک ہوتے تھے۔ اگر کسی موقع پر ذرا بھی آداب شرع آپ سے ترک ہو جاتے آپ بہت استغفار پڑھتے۔ نعمتوں پر شکر اور تکالیف پر صبر کرتے تھے۔ جیسا کہ اخص خواص کو کرنا چاہئے۔ ہر امر میں آداب سنت ملحوظ اور اجتناب بدعت مد نظر رکھتے تھے۔ لباس بھی آپ کا بموجب شرع شریف تھا۔ سر پر عمامہ اس کے دونوں سرے شانوں پر چھوٹے ہوئے ایک ہیر مسواک آویزاں کرتے کے آستین چاک سینہ سلی ہوئی نہ ہوتی قمیص پاجامہ ٹخنوں سے اونچا کبھی نصف ساق تک ہوتا معمولی۔ ہاتھ میں عصا۔ کاندھے پر چادر۔ جمعہ اور عیدین میں لباس فاخرہ مسنون زیب تن فرماتے تھے۔

Marfat.com

آپ کے عقائد | آپ متکلمین میں سے علماء ماتریدین کے عقائد کی تقلید کرتے اور فرماتے تھے۔ کہ کشف صحیح سے اس کی موافقت ظاہر ہوتی ہے۔ اس میں بمقابلہ عقائد اشعریہ فلسفہ کا دخل نہیں ہے۔ اور یہ طریقہ انوار نبوت سے مقتبس ہے۔ اور ان شیوخ کو جو اس کے خلاف مکاشفات ہوئے ہیں علم اصول ولے بنیاد ہیں۔ آپ تعلیم دین کو بمقابلہ تلقین سلوک مقدم رکھتے تھے۔ اور نبوت کو ولایت سے افضل فرماتے اور خاص خاص انسانوں کو خاص خاص ملائک پر فضیلت دیتے۔ اور اصحاب کبار کو تمامی اولیاء سے بہتر جانتے۔ اولیاء عشرت کو اولیاء عزلت سے اعلیٰ۔ اور مذہب حنفی کو دیگر مذاہب پر ترجیح اور طریقہ نقشبندیہ کو اور طرق پر فوقیت دیتے اور فرماتے تھے۔ کہ یہ طریقہ بسبب اتباع شرع شریف بعینہٖ طریقہ اصحاب کبار ہے۔ اس کی نسبت دیگر نسبتوں سے بلند اور ارفع ہے۔ اور مشائخ متاخرین حضرت خواجہ بزرگ خواجہ نقشبند اور خواجہ محمد پارسا اور خواجہ علاؤالدین عطار و خواجہ عبید اللہ احرار علیہم الرضوان نے جو بعض امورات کو روا رکھا ہے۔ اور وہ بظاہر خلاف شرع معلوم ہوتے ہیں۔ فرماتے تھے۔ کہ وہ امور لازم الاتباع نہیں ہیں ؀

آپ اکثر اوقات حضرت شیخ اکبر رضی اللہ عنہ کے محامد بیان فرماتے۔ مگر ان کے بعض مکاشفات خلاف شرع کی تردید کرتے تھے۔ کلمات توحید وجودی کا اظہار بلا غلو حال ناپسند اور ایسے قال کی تقلید کو ناجائز فرماتے تھے۔ حافظ ؎

رموز سر انا الحق چہ داند آں غافل — کہ منجذب نہ شد از جذبہائے سبحانی

معارف توحید شہودی کو توحید وجودی پر اور صحو کو سکر پر ترجیح دیتے تھے۔ ذکر جہر کو خلاف ادب جانتے اور چلہ کشی کو بے ضرورت اور خلاف سنت۔ سجدۂ قبور کو اور سماع اور رقص اور صندل چراغاں عرس کو ناجائز فرماتے اور سختی سے منع کرتے تھے۔ نفس میلاد شریف کو جائز اور طریقہ مروجہ کو ناجائز فرماتے تھے۔ مگر زیارت قبور کو مستحسن اور اولیائے اللہ سے مدد چاہنے کو درست اور ایصال ثواب عبادات مالی اور بدنی کو جائز اور عام رسموں کو خواہ کوئی بہ نیت ادا کرے داخل سنت قرار دیتے تھے اور طواف و بوسہ دہی قبور کو مکروہ جانتے تھے۔ مزارات والدین بزرگوار پر شروع شروع آپ ہاتھ پھیر کر چہرہ انور سے ملتے تھے بالآخر اس کو بھی ترک فرما دیا تھا۔ حتی الامکان مذاہب فقہاء میں جمع کر کے متفق علیہ مسئلہ پر آپ عمل فرماتے تھے۔ چنانچہ اس غرض سے آپ خود امامت کرتے تھے۔ کہ سورۃ فاتحہ نماز میں پڑھ سکیں۔ اور قرأۃ خلف الامام بھی نہ ہو۔ اور چونکہ امام اعظم کے نزدیک قبرستان میں قرآن شریف پڑھنا مکروہ اور ان کے شاگرد امام محمد اور امام ابو یوسف کے نزدیک روا ہے۔ گاہے آپ پڑھتے تھے اور گاہے ترک فرما کر ادعیہ مسنونہ پر اکتفا کرتے تھے ؀

آپ کے شبانہ روز اعمال | آپ ہمیشہ سفر و حضر موسم گرما ہو یا سرما بعد نصف شب بیدار ہوتے اور یہ دعا پڑھتے تھے۔ الحمد للہ الذی احیانا بعد ما اماتنا والیہ النشور۔ اور یہ آیت

Marfat.com

بھی پڑھتے تھے۔ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ ثُمَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِرَبِّھِمْ یَعْدِلُوْنَ ھُوَ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ طِیْنٍ ثُمَّ قَضٰٓی اَجَلًا وَاَجَلٌ مُّسَمًّی عِنْدَہٗ ثُمَّ اَنْتُمْ تَمْتَرُوْنَ وَھُوَ اللّٰہُ فِی السَّمٰوٰتِ وَفِی الْاَرْضِ یَعْلَمُ سِرَّکُمْ وَجَھْرَکُمْ وَ یَعْلَمُ مَا تَکْسِبُوْنَ ○

آپ کے آداب بیت الخلا بعد ازاں بیت الخلا کو تشریف لیجاتے پہلے بایاں پیر رکھتے بعد اس کے داہنا اور یہ دعا پڑھتے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ جب بیٹھتے تو بائیں پاؤں پر زور رکھتے۔ بعد فراغت بکلوخ طاق استنجا کرتے۔ اس کے بعد پانی سے استنجا کرتے۔ اور بیت الخلا سے باہر نکلتے وقت پہلے داہنا پیر نکالتے ○

آپ کے آداب وضو وضو کرنے کو روبقبلہ بیٹھتے۔ اور بلا کسی کی مدد کے وضو کرتے۔ اور آفتابہ بدست چپ رکھتے۔ اور ابتداء ہاتھ دھولے میں یہ دعا پڑھتے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ بِسْمِ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی دِیْنِ الْاِسْلَامِ اَلْاِسْلَامُ حَقٌّ وَّالْکُفْرُ بَاطِلٌ ط پہلے داہنے ہاتھ پر پانی ڈالتے بعد ازاں بائیں پر۔ بعد ازاں دونوں ہاتھ جمع کر کے دھوتے اور انگلیوں میں کف دست کی طرف سے خلال کرتے اور بوقت مضمضہ مسواک استعمال فرماتے۔ اور تین مرتبہ داہنی طرف بعدہٗ تین مرتبہ بائیں طرف کرتے۔ پھر زبان پر کرتے۔ اور اگر زیادہ کرتے تو رعایت وتر ملحوظ رکھتے۔ اور پہلے داہنی طرف کے اوپر کے دانتوں میں پھر نیچے کے دانتوں میں۔ بعد ازاں بائیں طرف اوپر کے دانتوں میں۔ پھر نیچے کے دانتوں میں۔ اور ہر وضو میں التزام مسواک رکھتے تھے بعد فراغ مسواک کو اکثر خادم کے سپرد کرتے اور وہ اس کو اپنی پگڑی کے پیچ میں رکھ لیتا۔ اور آپ کلی کے پانی کو دور ڈالتے تھے! اور رعایت تثلیث رکھتے تھے۔ بوقت مضمضہ یہ دعا پڑھتے تھے اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَعَلٰی تِلَاوَۃِ الْقُرْاٰنِ وَ عَلٰی صَلٰوۃِ حَبِیْبِکَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ۔ اور تین دفعہ استنشاق بھی تازہ پانی سے جدا جدا کرتے اور بوقت استنشاق یہ دعا پڑھتے اَللّٰھُمَّ اَرِحْنِیْ رَائِحَۃَ الْجَنَّۃِ وَاَنْتَ عَنِّیْ رَاضٍ اور بعدہٗ منہ مبارک پر کمال آہستگی وسہولت سے بالائے پیشانی سے پانی ڈالتے۔ اور داہنا ہاتھ داہنے رخسار پر اور بایاں ہاتھ بائیں رخسار پر گذارتے اور داہنے کو بائیں پر تقدم کرتے تاکہ ابتداء داہنے سے ہو۔ اور منہ دھوتے وقت یہ دعا پڑھتے اَللّٰھُمَّ بَیِّضْ وَجْھِیْ بِنُوْرِکَ یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْہُ اَوْلِیَائِکَ وَلَا تُسَوِّدْ وَجْھِیْ یَوْمَ تَسْوَدُّ وُجُوْہُ اَعْدَائِکَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ بعد ازاں داہنے ہاتھ کو کہنیوں تک تین مرتبہ دھوتے اور ہر مرتبہ اس پر ہاتھ پھیرتے

Marfat.com

تاکہ قطرہ نہ رہجاوے۔ اور اسی طرح سے بایاں ہاتھ دھوتے اور انگلیوں کی جانب سے پانی ڈالتے اور داہنا ہاتھ دھوتے وقت یہ دعا پڑھتے۔ اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِیَمِیْنِیْ وَحَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَسِیْرًا وَاَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ اور بایاں ہاتھ دھوتے وقت یہ دعا پڑھتے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ اَنْ تُعْطِیَنِیْ کِتَابِیْ بِشِمَالِیْ اَوْ مِنْ وَّرَاءِ ظَھْرِیْ وَلَا تُحَاسِبْنِیْ حِسَابًا عَسِیْرًا وَاَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ بعدازاں داہنے چلو میں پانی لیکر بائیں کف دست اور انگلیوں پر ڈال کر اس طرح زمین پر ڈالتے۔ کہ چھینٹیں نہ اڑیں اور تمام سر کا مسح کرتے اور اطراف سر پر دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں پیچھے سے آگے تک پھر لاتے اور یہ دعا پڑھتے اَللّٰھُمَّ غَشِّنِیْ بِرَحْمَتِکَ وَاَنْزِلْ عَلَیَّ مِنْ بَرَکَاتِکَ وَاَظِلَّنِیْ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِکَ بعدازاں اسی پانی سے مسح گوش باطن سبابہ اور پشت گوش نر انگشت سے کرتے اور یہ دعا پڑھتے۔ اَللّٰھُمَّ اَعْتِقْ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ وَرِقَابَ اٰبَائِیْ وَاُمَّھَاتِیْ مِنَ السَّلَاسِلِ وَالْاَغْلَالِ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ بعدازاں داہنا پیر تین مرتبہ ٹخنوں سے اوپر دھوتے اور ہر مرتبہ اس پر اس طرح ہاتھ پھیرتے۔ کہ قریب خشک کے ہو جاتا۔ اور اسی طرح سے بایاں پیر دھوتے۔ اور یہ دعا پڑھتے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ اَنْ تَزِلَّ قَدَمِیْ وَقَدَمُ وَالِدَیَّ عَلَی الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِیْمِ یَوْمَ تَزِلُّ اَقْدَامُ الْمُنَافِقِیْنَ وَالْکَافِرِیْنَ فِی النَّارِ بِحُرْمَۃِ النَّبِیِّ الْمُخْتَارِ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ۔ اور بعد فراغت وضو یہ دعا پڑھتے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ عِبَادِکَ الصَّالِحِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ وَّرَثَۃِ جَنَّۃِ النَّعِیْمِ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ہ وَاجْعَلْنِیْ عَبْدًا شَکُوْرًا وَاجْعَلْنِیْ اَنْ اَذْکُرَکَ کَثِیْرًا وَیُسَبِّحُکَ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط اِنَّا اَنْزَلْنٰہُ تا آخر یہ دعا پڑھتے۔ اَللّٰھُمَّ اشْفِنِیْ بِشِفَائِکَ وَدَاوِنِیْ بِدَوَائِکَ وَعَافِنِیْ مِنَ الْبَلَاءِ وَاعْصِمْنِیْ مِنَ الْاَھْوَالِ وَالْاَمْرَاضِ وَالْاَوْجَاعِ ۔ اور آپ اعضائے وضو کپڑے سے نہ پونچھتے +

Marfat.com

آپ کی نماز تہجد و تر اور مراقبہ بعد ازاں پوشاک لطیف و نفیس پہنتے۔ بہ تجمل و وقار تمام متوجہ نماز ہوتے اور دو رکعت خفیف گذارتے اور ان دو رکعت میں بعد فاتحہ یہ آیت پڑھتے وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ○ اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَجَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ۔ اور دوسری رکعت میں بعد فاتحہ یہ آیت پڑھتے۔ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ○ وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ○ باقی نماز تہجد کو بطول قرأت ادا کرتے۔ غالباً دو تین سیپارہ قرآن کے پڑھتے تھے۔ اور گاہ گاہ حالت غلبہ حضور میں نصف شب سے صبح تک ایک ہی رکعت میں گذر جاتی۔ اور جب خادم پکارتا۔ کہ صبح ہوئی جاتی ہے تو دوسری رکعت بہ تخفیف ادا فرما کر سلام پھیرتے۔ پس اوّل دوسری دو رکعتیں بقرأت طویلہ لیکن اوّل سے کم ادا کرتے اور علیٰ ہذا القیاس بعد کی رکعتیں ایک دوسرے سے کم ادا فرماتے بعد ازاں اگر اول شب میں وتر نہ پڑھتے ہوتے تو تین وتر پڑھتے۔ اور بعد فاتحہ پہلی رکعت میں سورہ سبّح اسم اور دوسری میں قل یا اور تیسری میں قل ھو اللہ پڑھتے۔ سیوم رکعت میں بعد قل ھو اللہ قنوت حنفی کو قنوت شافعی سے ضم کرتے جیسے کہ حنفیوں کی کتاب میں موجود ہے۔ اَللّٰهُمَّ اهْدِنَا فِيْ مَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنَا فِيْ مَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنَا فِيْ مَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مَآ اَعْطَيْتَ وَقِنَا رَبَّنَا شَرَّ مَا قَضَيْتَ اِنَّكَ تَقْضِيْ وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ اِنَّهٗ لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ وَلَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ نَسْتَغْفِرُكَ وَنَتُوْبُ اِلَيْكَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ۔ اور اگر وتر اول شب میں پڑھ لیا کرتے۔ تو تہجد بارہ رکعت پڑھتے اور کبھی آٹھ اور کبھی دس پر اکتفا فرماتے اور اکثر نماز تہجد میں سورہ یٰسین پڑھتے۔ اور فرماتے کہ اس کی قرأت میں نفع بسیار اور نتائج بیشمار پائے گئے۔ اور سورہ الم سجدہ اور سورہ ملک اور سورہ مزمل اور واقعہ اور چہار قل بھی پڑھتے تھے۔ اور بعد نماز آخر سورہ آل عمران سے یہ پڑھتے تھے اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ اِلٰى اٰخِرِ السُّوْرَةِ اور ستر دفعہ استغفر اللہ پڑھتے اور کبھی کبھی آیت کریمہ رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ ستر مرتبہ پڑھتے بعدہٗ صبح تک مراقبہ کرتے یا کلمہ طیبہ پڑھتے یا قبل از صبح موافق سنت سنیہ علیٰ مصدرہا الصلوٰۃ والتحیۃ سو جاتے تاکہ تہجد بین النومین

واقع ہو۔

آپ کی نماز فجر اور قبل صبح کے بیدار ہوتے اور وضو جدید فرما کر سنت گھر پڑھتے۔ بعد ازاں بجانب قبلہ داہنا ہاتھ داہنے رخسار کے نیچے رکھ کر لیٹ جاتے۔ پھر اٹھ کر متوجہ مسجد ہوتے۔ لیکن آخر میں یہ اضطجاع ترک کر دیا تھا۔ بعد ازاں فجر بجماعت کثیر اول وقت ادا کرتے۔ اور خود امامت فرماتے۔ اور طوال مفصل پڑھتے اور بعد ادائے فرض اسی جلسہ میں دس مرتبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اور سات دفعہ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ بعد ازاں یہ آیت کریمہ تلاوت فرماتے اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ۔ وَحٰمٓ تَنْزِيْلُ الْكِتَابِ کو اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ تک اور آیۃ الکرسی اور آیہ فَسُبْحَانَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ کو تُخْرَجُوْنَ تک پھر یمین و یسار قوم کی طرف رجوع ہو کر دعا کے واسطے ہاتھ اٹھاتے۔ بعد دعا دونو ہاتھ چہرہ مبارک پر پھیرتے۔

آپ کا حلقہ ذکر و توجہ بعد ازاں آپ مع اصحاب حلقہ ذکر و مراقبہ فرماتے اور شغل باطنی میں تا بلندی آفتاب بقدر یک نیزہ مشغول رہتے۔ حلقہ میں کبھی کبھی حافظ صاحب سے قرآن شریف بھی سنتے۔

آپ کی نماز اشراق و استخارہ و نماز اوابین بعدہٗ دو رکعت نماز اشراق پڑھتے۔ اول رکعت میں بعد فاتحہ آیۃ الکرسی اور سورہ یاسین کو تا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ۔ اور دوسری رکعت میں ختم یٰسین تک اور سورہ والشمس پھر دو رکعت بہ نیت استخارہ پڑھتے کبھی اول رکعت میں قُلْ یا اور دوسری میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اور کبھی پہلی میں سبح اسم اور الم نشرح و قل یا اور دوسری میں قل ھو اللہ تین مرتبہ۔ اور معوذتین ایک ایکبار پڑھتے۔ اور بعد تشہد درود و استغفار اس طرح پڑھتے اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ بعدہٗ دعا استخارہ پڑھتے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ۔ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ مَا اُرِيْدُ مِنْ اَيِّ عَمَلٍ خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِي الْيَوْمَ فَاقْدِرْهُ لِيْ وَيَسِّرْهُ لِيْ ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ مَا اُرِيْدُ مِنْ اَيِّ عَمَلٍ شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِي الْيَوْمَ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ وَاقْدِرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ

Marfat.com

اَدْخَلْتَنِیْ بِهٖ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ ہ
بوقتِ شام بعد اتمام اوابین یہی دعاء استخارہ پڑھتے اور بجائے اَلْیَوْم اَللَّیْل پڑھتے۔ اور جب
بعد نماز صبح سکوت فرماتے تو بعض دعوات یومی بعد اشراق پڑھتے وہ دعائیں یہ ہیں۔ اَصْبَحْنَا وَ
اَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ
الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ اَللّٰهُمَّ اَسْئَلُكَ خَیْرَ مَا فِیْ
هٰذَا الْیَوْمِ فَتْحَهٗ وَنَصْرَهٗ وَنُوْرَهٗ وَبَرَكَتَهٗ وَهُدَاهُ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ
شَرِّ مَا فِیْ هٰذَا الْیَوْمِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهٗ۔ اَللّٰهُمَّ مَا اَصْبَحَ بِیْ مِنْ نِّعْمَةٍ اَوْ
بِاَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ
الشُّكْرُ۔ شام کے وقت بجائے الیوم کے اللیل و اصبح کے امسی پڑھتے۔ اور تین مرتبہ
اَعُوْذُ بِكَلِمٰتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ اور تین مرتبہ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ
مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔ اور سات مرتبہ
اَللّٰهُمَّ ذَرْنِیْ قَبْلَ اَنْ یُّنْبِئَ الْمَوْتُ اور سات دفعہ اَللّٰهُمَّ اَلْهِمْنِیْ رُشْدِیْ
وَاَعِذْنِیْ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ اور سات دفعہ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَیْتَنَا وَ
هَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ۔ اور سات مرتبہ یَا مُقَلِّبَ
الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قُلُوْبَنَا عَلٰی طَاعَتِكَ اور سات دفعہ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّةِ مُحَمَّدٍ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اور سات دفعہ رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ اور سو
دفعہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ اور تینتیس دفعہ سُبْحَانَ اللّٰهِ اور تینتیس دفعہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ
اور تینتیس دفعہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اور ایک دفعہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ
الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ بِیَدِهِ الْخَیْرُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اور بعض ادعیہ نماز کو بعد
نماز اوابین پڑھتے۔ اور ان چہار کلمات کو ہر فرض کے بعد موافق اعداد مذکورہ بالا پڑھتے۔

آپ کی خلوت اور صحبت

ایام اکثر خلوت میں تشریف لیجاتے۔ اور بمقتضائے حال کبھی قرآن شریف
پڑھتے اور کبھی کلمہ طیبہ کا تکرار کرتے۔ اور گاہ گاہ طالبانِ خدا کو بعد احد الطلب کر کے احوال پرسی
فرماتے اور ہر ایک کے حال کے موافق ارشاد فرماتے اور بعض اوقات ایسا ہوتا۔ کہ ان کا احوال خفیہ اگلا
پچھلا خود بہ تفصیل و شرح فرماتے اور مقامات اور کیفیات سے آگاہ فرماتے۔ اور کبھی خاص خاص
اصحاب کو طلب فرما کر اسرار خاصہ و معارف مکشوفہ بیان فرماتے اور ان کے پوشیدہ رکھنے میں کوشش
کرتے اور وہ اسرار بیان کرتے وقت محسوس ہوتا۔ کہ گویا القاء و اعطا رحال کرتے ہیں۔ بسا اوقات ایسا
اتفاق ہوا کہ جس وقت طالب کوئی معرفت حضرت کی زبان سے سنتے بمجرد سننے کے اس معرفت

Marfat.com

سے بتوجہ حضرت متحقق ہوجاتے۔ اور ہر ایک کو اُس کے حال اور استعداد کے موافق ذکر و فکر فرماتے اور تمام کو علوِ ہمت و اتباع سنت و دوام ذکر و حضور مراقبت و اخفاء حال کی تاکید فرماتے۔ اور تکرار کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی نہایت ترغیب دلاتے۔ اور فرماتے کہ تمام عالم بمقابلہ اس کلمہ معظم کے مثل قطرہ کے ہے بمقابلہ دریائے محیط کے اور فرماتے کہ یہ کلمہ طیبہ جامع کمالات ولایت و نبوت ہے۔ اور فرماتے کہ فقیر کو معلوم ہوا ہے۔ کہ اگر تمام جہان کو ایک مرتبہ کلمہ پر بخشدیں اور بہشت میں بھیجدیں تو بھی گنجائش رکھتا ہے۔ اور فرماتے کہ اس کے برابر کوئی آرزو دل میں نہیں ہے کہ ایک گوشہ تنہائی میں بیٹھ کر اس کلمہ کے تکرار سے متلذذ و محظوظ ہوں۔ مگر کیا کیا جائے۔ کہ یہ آرزو میسّر نہیں اور مریدوں کو کتب فقہ کے مطالعہ کی تاکید فرماتے۔ تاکہ معلوم ہو کہ کونسا مسئلہ مفتی بہ ہے۔ اور کون مسنون و معمول بہ۔ اور کون بدعت و مردود۔ حضرت کے اصحابوں سے خاموشی کی صحبت ہوتی۔ اور اصحاب پر اس قدر دہشت و ہیبت غالب تھی۔ کہ مجال انبساط و دم زدن نہ تھی۔ اور حضرت کی تمکین اس درجہ کی تھی۔ کہ باوجود تواتر و تکاثر واردات متنوعہ و متلونہ ہرگز کبھی اثر تلوین ظاہر نہیں ہوا۔ البتہ بسبیل مدت چشم پُرآب ہوجاتی۔ اور گاہ گاہ اثنائے بیان حقائق میں تلون رنگ رخسارہ و دیدہ ہوجاتا۔

آپ کی نماز چاشت بعدہٗ نماز ضحیٰ یعنے نماز چاشت کی آٹھ رکعت ادا کرتے۔ ہر چند کہ چار رکعت جو اول پڑھتے تھے۔ داخل ضحیٰ تھیں۔ حاصل یہ کہ نماز ضحیٰ بارہ رکعت پڑھتے تھے۔ اور کبھی بسبب قلب اہنیں چار رکعت پر جو کہ اول بنام اشراق پڑھتے اکتفا فرماتے۔ اور کبھی وہی اول پر اور قرأت نماز چاشت میں بعد فاتح سبح اسم اور والشمس اور واللیل اور والضحیٰ اور چہار قل پڑھتے تھے۔ اوائل حال میں نماز تہجد و الضحیٰ و فی الزوال میں اکثر تکرار قرأت سورہ یٰسین فرماتے حتیٰ کہ گاہ گاہ اثنی اثنی مرتبہ اس سورہ کا دن رات میں پڑھنے کا اتفاق ہوجاتا۔ اور آپ نماز ضحیٰ خلوت میں ادا فرماتے تھے۔

آپ کا طعام و قیلولہ بعدہٗ محلسرا میں تشریف لے جاتے اور کھانا تناول فرماتے اور کھاتے وقت فرزندان اور درویشوں کو طعام تقسیم فرماتے۔ اور خادموں میں سے اگر کوئی شخص موجود نہ ہوتا۔ تو اُس کے حصّہ کا کھانا رکھ چھوڑنے کے واسطے ارشاد فرماتے حضرت کے گھر کا کھانا بہت لذیذ ہوتا۔

نقل ہے۔ کہ جب حضرت لشکر سلطانی کے ہمراہ تھے بادشاہ کا گذر سرہند شریف میں ہوا۔ حضرت نے بادشاہ کی دعوت کی۔ بادشاہ کھانا کھا کر نہایت خوش ہوا۔ اور کہا کہ ایسا لذیذ کھانا کبھی نہیں کھایا ہوگا کیونکہ جہاں کی سی سرایت انوار و نسبت الطہارت اُس کے کھانے میں کہاں۔ راقم الحروف کا تجربہ ہے۔ کہ جو خادم حضرت والدی مرشدی و مولائی حضرت حافظ عباس علیخان صاحب قادری و نقشبندی مجددی قدس سرہٗ کے گھر کے کھانے میں خواہ وہ کیسا ہی خشک ہوتا۔ لذت پاتے

Marfat.com

کسی امیر و کبیر کے کھانے میں خواہ وہ کیسا ہی عمدہ ہوتا نہیں پاتے وہی سرایت انوار ونسبت کی وجہ ہے
کھانا کھاتے وقت حضرت داہنا زانوں کھڑا کر لیتے۔ اور بایاں لٹا دیتے اور کبھی داہنا زانو لٹا دیتے۔ اور
گاہ گاہ دونوں زانو کھڑا کر لیتے اور بسم اللہ پڑھ کر کھانا شروع کرتے اور بعض اوقات یہ دعا پڑھتے۔
بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ
الْعَلِیْمُ فَاللّٰهُ خَیْرٌ حَافِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ۔ اور سورہ لایلاف پڑھتے اور بعد کھانا کھا چکنے کے
اگر طعام نمکین ہوتا تو دعا پڑھتے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ هٰذَا الطَّعَامَ اللَّطِیْفَ الْمَلِیْحَ بِغَیْرِ حَوْلٍ
وَّلَا قُوَّةٍ۔ اور اگر طعام شیریں ہوتا تو هٰذَا الطَّعَامُ الْحُلْوُ ارشاد فرماتے اور کبھی یہ دعا پڑھتے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ
اَطْعَمَنَا وَاَسْقَانَا وَاَشْبَعَنَا وَاَرْوَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔ اور اگر کسی کی دعوت نوش فرماتے
تو یہ بھی پڑھتے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاٰکِلِهٖ وَلِبَاذِلِهٖ وَلِمَنْ کَانَ لَهٗ شَیْئًا فِیْهِ وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی
خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ۔ اگر صاحب طعام موجود ہوتا تو فرماتے۔ جَزَاکُمُ اللّٰهُ
خَیْرًا۔ اور اگر صاحب طعام غائب ہوتا تو جَزَاهُمُ اللّٰهُ خَیْرًا۔ اور کبھی یہ دعا پڑھتے۔ اَللّٰهُمَّ
اَرْزُقْنِیْ مَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی اَجْعَلْهَا عَوْنًا عَلٰی مَا تُحِبُّ۔ مگر کھانے کے بعد ہاتھ اٹھا کر
فاتحہ نہ پڑھتے تھے۔ جیسا کہ عام ملا کرتے ہیں۔ اور تین انگلیوں سے لقمہ لیتے۔ اور جب خواہش نہ
ہوتی حلق تک لیجا کر مزہ لے لیتے۔ گویا کہ کھانے کی رغبت نہیں ہے محض اس نیت سے کہ کھانا سنت ہے
تناول فرماتے آپ کی غذا نہایت قلیل دو چپاتی گیہوں کی ہوتی تھیں۔ اور بکری کا گوشت اور مغز
(بھیجا) بہت مرغوب تھا کباب بھی دسترخوان پر ہوتے تھے مع ذالک فرمایا کرتے۔ کہ بحکم اقتضائے
آخر زمانہ بھوک میں کمال اتباع آنسرور دین و دنیا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میسر نہیں ہوتا۔ اور کھانا
نہایت خشوع وخضوع سے تناول فرماتے اور اس امر کی مریدوں کو بھی نہایت تاکید فرماتے۔ اور آپکے
ارشادات میں سے ہے کہ عارف کو کوئی چیز ملکیت سے بشریت کی طرف لانے والی کھانے سے
زیادہ نہیں۔ بعدہ تھوڑی دیر بحکم سنت قیلولہ فرماتے تھے۔ اور جیسے کہ ہی اذان ہوئی بمجرد استماع
اللہ اکبر بے اختیار بعجلت اٹھ بیٹھتے۔ اور تخت سے زمین پر اتر آتے ۔

آپ کی نماز فی الزوال

جس وقت آپ اذان سنتے اُس کا جواب دیتے۔ بوقت شہادت ثانیہ تقبیل ابہامین
فرماکے قُرَّةُ عَیْنِیْ بِكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اور بوقت حیعلتین لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
فرماتے اور فی الفور وضو کر کے مسجد میں تشریف لاتے۔ پہلے دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھتے بعد ازاں
چار رکعت سنت فی الزوال بطول قرأت ادا کرتے اور فرماتے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے زمان
بعثت سے تا زمان رحلت سنت زوال ترک نہیں کیں۔ اور اس میں طوال مفصل پڑھتے۔ اور کبھی
بمقتضائے گنجائش اختصار فرماتے ۔

Marfat.com

آپ کی نماز ظہر بعدازاں چار رکعت سنت مؤکدہ ظہر کی پڑھتے اور بعد تکبیر اقامت خود امامت فرماتے۔ اور ظہر کے فرض ادا کرتے اور قرأت طویل پڑھتے اور بعد فراغ نماز فرض کے یہ دعا اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَاِلَیْكَ یَرْجِعُ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ یَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ پڑھ کر کھڑے ہوجاتے۔ بعدازاں دو رکعت سنت مؤکدہ پڑھتے۔ اور پھر چار رکعت سنت زائد پڑھتے۔ بعدازاں ظہر کے بعد کی ماثورہ دعائیں پڑھتے۔

آپ کا حلقۂ ذکر و توجہ و تعلیم دین و نماز عصر و ختم خواجگان اس کے بعد قوم کی جانب متوجہ ہو بیٹھتے۔ اور اصحاب کے ساتھ حلقہ کرتے۔ اور حافظ صاحب قرآن شریف پڑھتے۔ اور حضرات مریدوں کو مراقبہ کراتے اور بعد فراغ کے دو ایک سبق دینی کتب کے درس فرماتے۔ اور جب بعد مثلین وقت عصر ہو جاتا تو تجدید وضو کے واسطے اٹھتے اور چار رکعت سنت عصر ادا کرتے۔ بعدازاں خود امامت کرتے اور بجماعت کثیر فرض ادا کرتے۔ بعدازاں ادعیہ ماثورہ وقت عصر کو پڑھ کر قوم کی طرف پھر بیٹھتے اور اصحاب ختم خواجگان پڑھتے اور حلقہ کرتے اور حافظ صاحب قرآن پڑھتے۔ اور حضرت اور اصحاب مراقب بیٹھتے اور کبھی احوال پرسی کا شغل کرتے۔ اور متوجہ حال طالبان ہوتے۔ اور ان کی ترقی کے واسطے ہمت فرماتے اور کبھی کچھ اور عمل صالح کرتے۔

آپ کی نماز مغرب اور صلوٰۃ اوابین بعدازاں اول وقت نماز مغرب پڑھتے اور بعد ادائے فرض دس مرتبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ بِیَدِهِ الْخَیْرُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ پڑھتے اور سات دفعہ اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ پڑھتے۔ بعدازاں چھ یا چار رکعت نماز اوابین پڑھتے۔ اور اکثر اوقات اس میں سورہ واقعہ و سورہ اخلاص اور لگا ہے چھ رکعت پڑھتے۔

آپ کی نماز عشاء و وتر بعد زوال بیاض افق کہ نزدیک امام اعظم صاحب شفق اسی سے مراد ہے وہ وقت عشاء شفق علیہ ہے مسجد میں تشریف لاتے اول دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھتے۔ بعدازاں چار رکعت یا دو رکعت سنت گذارتے اور پھر فرض ادا کرتے اور بغیر اس کے کہ ادعیہ پڑھیں صرف اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ دعا کو پڑھ کر اٹھ کھڑے ہوتے۔ اور دو رکعت سنت مؤکدہ پڑھتے۔ بعدازاں چار رکعت اور مستحب پڑھتے۔ بعدازاں وتر پڑھتے۔ بعدہ الٓمٓ سجدہ پڑھتے اور کبھی بعد فرض چار رکعت میں سورۂ سجدہ و تبارک و قل یا ایہا الکافرون و قل ہو اللہ پڑھتے۔ اور دعا قنوت حنفی و شافعی کو حنفیوں نے جمع کیا ہے۔ اور اول بیان ہو چکی ہے جمع کرتے۔ بعدازاں دو رکعت بیٹھ کر پڑھتے۔ اول رکعت میں اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ اور دوسری رکعت میں قُلْ یٰاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ پڑھتے اور آخر میں ان دو رکعت کو ترک کر دیا تھا۔ اور ارشاد فرماتے تھے۔ کہ اس میں اختلاف ہے۔

Marfat.com

آپکے اوراد آپ بلاناغہ رسالہ صلوٰۃ تا سورہ جو ایک حزب سے زیادہ ہے۔ اور دلائل قادریہ جو حضرت غوث الاعظم رح کا مصنفہ درود ہے۔ کبھی بعد ظہر اور کبھی بعد عشاء پڑھا کرتے تھے۔

عام مسائل نماز بروقتِ نماز حضرت ہر دو ابہام کان کی لو تک لے جاتے اور ہاتھوں کی انگلیوں کو بغیر اس کے کھلی یا چوڑی رکھیں۔ بلکہ متوجہ قبلہ رکھتے اور اللہ اکبر کہتے ہوئے ہاتھوں کو نیچے لاتے اور زیر ناف داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر اس طرح سے رکھتے کہ داہنے ہاتھ کی خنصر اور ابہام سے حلقہ ہو جاتا۔ اور تین انگلیاں کلائی پر لمبی لمبی رکھی جاتیں۔ اور دونوں پیروں کے درمیان چار انگشت کا فاصلہ ہوتا اور دونوں پیروں پر برابر زور رکھتے۔ اور ایک پیر پر زور دیکر دوسرے کو آرام نہ دیتے۔ اور قیام میں سجدہ کی جگہ نگاہ رکھتے اور بنہایت تجوید و تعمق معانی و اسرار قرآنی سے قرأت پڑھتے۔ بعدازاں تکبیر کہتے ہوئے رکوع میں جاتے۔ اور قدموں پر نظر رکھتے۔ اور سر پشت کے ساتھ برابر کرتے۔ اور زانوں کو انگلیاں کھولکر مضبوط پکڑتے اور زانو ٹیڑھا نہ ہونے دیتے۔ بعدازاں قومہ بمقدار تسبیح جلسہ کرتے اور بحال انفراد سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہتے۔ اور دونوں سجدوں کے درمیان بقدر تسبیح جلسہ کرتے اور سجدہ میں ناک کی نرمہ پر نگاہ رکھتے۔ اور پیٹ کو زانو سے اور زانو کو بازو سے جدا رکھتے۔ اور بوقت سجدہ تمام اعضا پر برابر زور دیتے۔ اور تشہد میں دونوں پیروں کی انگلیوں کو قبلہ کی جانب متوجہ رکھتے۔ اور کنار پر نظر رکھتے اور حضرت کے تمام اصحاب نماز میں حضرت کی تقلید کرتے۔ بہت سے آدمی حضرت کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھ کر فریفتہ ہوتے۔ بعد نماز عشاء اور قبل سونے کے حضرت سورۂ فاتحہ و آیۃ الکرسی و اٰمن الرسول تا آخر و آیۃ اِنَّ رَبَّکُمُ اللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ تا مِنَ الْمُحْسِنِیْنَ اور آیہ قُلِ ادْعُوا اللّٰہَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ الخ اور چہار قل پڑھتے۔ اور جس وقت لیٹتے پہلوے راست پر تکیہ کرتے اور داہنے ہاتھ کو داہنے رخسار مبارک کے نیچے رکھتے اور یہ دعا پڑھتے۔ اَللّٰھُمَّ بِاسْمِکَ رَبِّیْ وَضَعْتُ جَنْبِیْ وَبِکَ اَرْفَعُہٗ اِنْ اَمْسَکْتَ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لَنَا وَاِنْ اَرْسَلْتَنَا فَاحْفَظْنَا بِمَا تَحْفَظُ بِہٖ عِبَادَکَ الصّٰلِحِیْنَ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْلَمْتُ وَجْھِیْ اِلَیْکَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْکَ وَاَلْجَأْتُ ظَھْرِیْ اِلَیْکَ رَغْبَۃً وَّرَھْبَۃً اِلَیْکَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْکَ اِلَّا اِلَیْکَ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اٰمَنْتُ بِکِتَابِکَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ وَبِرَسُوْلِکَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَحْمَدُکَ بِکُلِّ لِسَانٍ وَاَسْتَعِیْنُ بِکَ مِنَ الْبَلَایَا وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔ اَعُوْذُ بِکَلِمٰتِ اللّٰہِ التَّآمَّاتِ کُلِّھَا مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ تین مرتبہ اس کلمہ کی تکرار کرتے۔ پھر تینتیس مرتبہ سبحان اللہ اور تینتیس مرتبہ الحمد للہ اور تینتیس مرتبہ اللہ اکبر اور ایک مرتبہ

Marfat.com

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ اَبَدًا ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ اور کبھی آپ تشہد میں انگشتِ شہادت نہ اٹھاتے تھے، اور کبھی بجماعت نماز نفل سوائے تراویح اور کسوف نہ پڑھتے تھے۔ اور نماز خسوف منفرد ادا کرتے تھے۔

آپ کی نماز جمعہ وعیدین وتراویح وغیرہ

نماز جمعہ کو جس طرح کہ علماء حنفیہ نے فرمایا ہے اسی طرح ادا کرتے اور بعد فرض جمعہ سات دفعہ سورہ اخلاص اور سات دفعہ معوذتین مع بسم اللہ اور احتیاطاً بعد ادائے جمعہ صلوٰۃ ظہر کو ادا فرماتے۔ کہ کل شرائط جمعہ بقول بعض فقہا اس وقت پائی نہیں جاتیں۔ اور اس طرح نیت کرتے۔ نَوَيْتُ اَنْ اُصَلِّيَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَرْبَعَ رَكْعَةٍ اٰخِرِ فَرْضِ الظُّهْرِ اَدْرَكْتُ وَقْتَهٗ وَلَمْ اُؤَدِّهٖ (ترجمہ) میں نے چار رکعت آخر فرض ظہر کی نیت کی، پایا وقت اس کا اور نہ ادا کیا تھا اس وقت تک) اگر کبھی کچھ بیماری وغیرہ ہوتی، اور نماز جمعہ کو نہ پہنچتے تو منفرد ادا کرتے، اور اسی طرح سے سفر میں بھی طریقہ جاری رکھتے۔ اور آخر عشرہ رمضان میں مسجد میں اعتکاف کرتے! ورعشرہ ذوالحج میں عزلت اختیار کرتے۔ اور ان عشرات میں طاعات واذکار وصیام کی طرف بہت راغب ہوتے اور درود پڑھتے۔ اور شبہائے جمعہ کو مع اصحاب حلقہ کرکے درود شریف پڑھتے۔ عیدالضحیٰ کو راہ میں تکبیریں بآواز بلند کہتے۔ اور عشرہ ذی الحج کو حاجیوں کی مشابہت کرکے سر اور ناخن نہ ترشواتے، صرف بعض ادعیہ ماثورہ پڑھا کرتے تھے۔ اور عشرہ ذی الحج میں ہر روز نماز عشا اور نماز فجر کی دوسری رکعت میں سورہ والفجر پڑھتے۔ اور تعریف بغیر عرفہ کو یعنی ان احکام کی بیاں بجا آوری جن کو حاجی لوگ عرفات میں کرتے ہیں، مکروہ جانتے تھے۔ اور نماز تراویح کی بیس رکعت ادا کرتے اور سفر وحضر میں بجمعیت تمام ادا کرتے، اور تین قرآن شریف سے کم ماہ صیام میں ختم نہ کرتے۔ اور ہر چہار رکعت تراویح کے بعد تین دفعہ سُبْحَانَ ذِي الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ سُبْحَانَ ذِي الْعِزَّةِ وَالْعَظَمَةِ وَالْهَيْبَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَنَامُ وَلَا يَمُوْتُ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ۔ اور ہر دو رکعت کے بعد یہ دعا پڑھتے يَا كَرِيْمَ الْمَعْرُوْفِ يَا قَدِيْمَ الْاِحْسَانِ اَحْسِنْ عَلَيْنَا بِاِحْسَانِكَ الْقَدِيْمِ يَا اَللّٰهُ۔ اور ختم کل تراویح پر یہ دعا پڑھتے اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ الرِّضْوَانَ وَالْجَنَّةَ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ۔ اَللّٰهُمَّ يَا خَالِقَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ بِرَحْمَتِكَ يَا عَزِيْزُ يَا غَفَّارُ يَا كَرِيْمُ يَا سَتَّارُ يَا رَحِيْمُ

Marfat.com

یَا بَاقِیُ اَجِرْنَا یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ بِعِزَّتِكَ وَفَضْلِكَ رَبِّیْ۔
اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنَّا یَا غَفُوْرُ یَا غَفُوْرُ۔ اَللّٰهُمَّ
اِنَّا نَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ وَالْمُعَافَاتِ الدَّائِمَةَ فِی الدِّیْنِ
وَالدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ۔ دیگر ایام میں چونکہ خود حافظ قرآن تھے۔ بعد ظہر ہمیشہ تلاوت فرماتے تھے۔ اور حلقات میں استماع قرآن شریف ہمیشہ جاری تھا۔ اور نماز وغیرہ میں اس طرح قرات پڑھتے تھے۔ کہ گویا ادائے معنی ضمن الفاظ میں فرماتے جاتے ہیں۔ اور سامعین کو بدیہی طور سے معلوم ہوتا تھا۔ کہ اسرار قرآنی اُس مقرب سبحانی پر وارد ہو رہے ہیں۔ بہت سے آدمی جو کہ مرید بھی نہ ہوتے تھے۔ کہتے کہ حضرت قرآن اس طور سے پڑھتے ہیں۔ گویا الفاظ اُن کے دل سے نکلتے ہیں۔ اور ہرگز آواز بنا بنا کر نہ پڑھتے تھے۔ اور نماز تراویح میں اکثر سامعین کو غنودگی ہو جاتی تھی لیکن حضرت کو کبھی کچھ نہ ہوتی تھی اور اُسی طرح کھڑے کھڑے قرآن سنتے۔ مُلا بدرالدین سرہندیؒ نے لکھا ہے کہ ایک روز میں نے حضرت سے عرض کیا کہ کیا باعث ہے۔ کہ آپ کو کبھی غنودگی نہیں ہوتی۔ فرمایا شناوری دریا اسرار قرآنی فرصت نہیں دیتی۔ کہ پلک بھی جھپکاؤں۔ سفر میں منزل پہنچنے تک تلاوت قرآن فرماتے۔ اور جس وقت آیت سجدہ آتی۔ فی الفور سواری سے اتر کر زمین پر سجدہ کرتے۔ اور حالت انفراد میں تسبیحات رکوع و سجود پانچ و سات بلکہ نو و گیارہ پڑھتے۔ اور کبھی تین مرتبہ پر اختصار فرماتے۔ حسب موقع ادا فرماتے۔ کہ شرم آتی ہے۔ کہ باوجود قوت و استطاعت حالت انفراد میں اقل تسبیحات پر اختصار کیا جائے۔ اور حالت امامت میں اس قدر کہتے کہ مقتدی بفراغت تین مرتبہ کہہ سکیں۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

چوتھا جوہر

حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کی تصانیف تعلیم طریقہ وصال صاحبزادگان اور خلفاء کے بیان میں

آپ کی تصانیف | علوم شریعت اور معارف طریقت میں آپ کی بے شمار تصانیف ہیں۔ ان میں سے صرف وہ تصنیفات جن کے مسودہ باقی رہ گئے تھے۔ اور وہ مرتبہ شہرت کو پہنچیں (۵۴۴) ہیں۔

۱۔ اثبات النبوۃ۔ اس میں آپ نے ابوالفضل وغیرہ دہریہ اور اکثر ملحدین کے اقوال کا رد کر کے آنحضرت صلعم کی نبوت کا بدلائل عقلیہ و نقلیہ نہایت شرح و بسط سے ثبوت دیا ہے۔

۲۔ رسالہ رد روافض۔ اس میں آپ نے شیعہ شنیعہ کے اس رسالہ کا دندان شکن جواب دیا ہے جو انہوں نے بوقت محاصرہ مشہد مقدس علماء ماوراء النہر کو قتل کرنے اور ان کا مال لوٹنے کے جواز میں لکھا تھا۔

۳۔ شرح رباعیات حضرت خواجہ باقی باللہ الدہلوی رحمۃ اللہ علیہ۔

۴۔ تعلیقات عوارف۔ جو آپ نے بطور ایک اعلیٰ حاشیہ کے عوارف پر تحریر کیا ہے۔

۵۔ رسالہ علم حدیث۔

۶۔ رسالہ حالات خواجگان نقشبند۔

۷۔ رسالہ تہلیلیہ۔

۸۔ رسالہ مکاشفات غیبیہ۔

۹۔ رسالہ آداب المریدین۔

۱۰۔ رسالہ مبدء و معاد۔

۱۱۔ رسالہ معارف لدنیہ۔

رسالہ نمبر ۱۰ و ۱۱ میں آپ نے اپنے مکاشفات اور مقامات خاصہ بیان فرمائے ہیں۔ ان رسالوں کے سوا آپ کے (۵۴۳) مکتوب ہیں کہ ہر ایک ان میں سے بمنزلہ ایک مستقل رسالہ کے ہے۔

آپ کے مکتوبات شریف | آپ کے کل مکاتیب (۵۴۳) ہیں جو تین جلدوں میں منقسم ہیں۔

Marfat.com

جلد اوّل موسوم باسم تاریخی دُرّ المعرفت اس میں بموجب تعداد پیغمبران مرسل یا بعدد اصحاب بدر (۳۱۳) مکتوب ہیں۔ اُس کو آپ کے خلیفہ حضرت مولانا یار محمد الجدید البدخشی الطالقانی نے ۱۰۲۵ھ میں جمع کیا +

(نوٹ) بدخش مخفف بدخشان کا اور طالقان ملکِ فارس میں ایک شہر کا نام ہے) +

جلد ثانی۔ موسوم باسم تاریخی نور الخلائق اس میں صرف (۹۹) مکتوب ہیں۔ اس کو آپ کے خلیفہ حضرت مولانا عبدالحی حصاری نے ۱۰۲۸ھ میں جمع کیا +

جلد ثالث۔ موسوم بہ اسم تاریخی معرفۃ الحقائق اس میں (۱۲۲) مکتوب ہیں اس کو آپ کے خلیفہ حضرت مولانا خواجہ محمد ہاشم برہانپوری نے ۱۰۳۱ھ میں جمع کیا +

آپ کے مکتوبات قدسی آیات میں اعلےٰ اعلےٰ معارف اور عمدہ عمدہ حقائق بیان ہوئے ہیں۔ عرب و عجم کے علماء اور سرآمد مشائخ نے انکو ملاحظہ کرکے آپ کی مجددیت کی تصدیق کی۔ اور آپ کی تصانیف کی توصیف میں تقریظیں اور رسالے تحریر کئے۔ واضح ہو کہ مکتوبات شریف کے مضامین کی رفعت منزلت دو اعتبار سے ہے۔ ایک یہ کہ بسبب مرور ایام و دوری زمانہ مسعود آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلّم دین میں بڑے بڑے نقائص اور خرابیاں پیدا ہو گئی تھیں۔ دربار اکبری کے ہمرنگ مسلمانوں میں ایک ملحد گروہ قائم ہو گیا تھا۔ جو توحید کو بغیر رسالت اسلام کے لئے کافی سمجھتا تھا۔ فلسفیوں نے ابطالِ نبوت پر کتابیں لکھدی تھیں۔ جاہل صوفیوں نے طریقت کو شریعت سے علیحدہ اور آزاد ٹھیرایا تھا۔ احکام قرآن واحادیث کی پابندی کو بالائے طاق رکھ دیا تھا نہ الہام اور ابہام میں تمیز رہی تھی۔ نہ کشف اور وساوس شیطانی میں فرق باقی تھا صوفیائے متقدمین کے شطحیات کی غلط غلط توجیہات قائم کرکے ان کو قابل عمل و سند قرار دیا جارہا تھا جب آپ کا ظہور ہوا۔ آپ نے اپنی تصنیفات میں نہایت خوبی سے ان سب بے دینوں کا مقابلہ کیا۔ اور کتاب و سنّت سے ہر امر کا فیصلہ فرما دیا۔ اور جو خلافِ شرع کلام صوفیائے متقدمین کا کشف حقیقی کے درجہ میں شمار ہوتا تھا اس کو بھی صاف کر دیا مثلاً ارشاد حضرت شیخ اکبر اَلْوَلَایَۃُ اَفْضَلُ مِنَ النُّبُوَّۃِ وغیرہ مقاماتِ سلوک کے بیان میں اگر کسی سے کچھ چوک یا غلطی ہوئی تھی۔ اُس کو بھی آپ نے صحت کرکے وضاحت کر دی۔ مثلاً جناب شیخ نے فصوص الحکم میں مرتبہ جمع تشبیہ و تنزیہ کو اعلےٰ ترین قیام مقعد صدق تحریر فرمایا ہے کہ دو شبہ و تنزیہ ثم فی مقعد الصدق (ترجمہ تشبیہ و تنزیہ کے مقام کو جمع کرکے پہنچے تو مقام مقعد صدق کو) آپ نے اس کی تصحیح میں مکتوب دوسری جلد میں تحریر فرمایا ہے

اصل عبارت	ترجمہ
ثمرہ کفر طریقت تشبیہ است و نتیجہ اسلام طریقت	کفر طریقت کا ثمرہ تشبیہ ہے اور اسلام طریقت

Marfat.com

تنزیہہ قدر فرق کہ درمیان تشبیہ و تنزیہہ است
ہماں قدر فرق کہ درمیان کفر و اسلام طریقت است
طائفہ کہ جمع تشبیہ و تنزیہہ کردہ اند و آنرا کمال
دانستہ اند آں تنزیہہ نیز از جملہ تشبیہ است. کہ
در تنگ شان تنزیہہ در آمدہ ست والا تشبیہ را
چہ یارا کہ با تنزیہہ حقیقی جمع شود و در شعشعان
انوار آں مضمحل و ناچیز نگردد۔

کا نتیجہ تنزیہہ جس قدر فرق کہ درمیان تشبیہ و تنزیہہ
کے ہے اسی قدر فرق درمیان کفر و اسلام طریقت
کے ہے۔ وہ گروہ مشائخ جنہوں نے کہ تشبیہ اور تنزیہہ
کو جمع کیا ہے۔ اور اس کو کمال خیال کیا ہے۔ در
حقیقت وہ تنزیہہ کو نہیں پا سکے۔ جس کو انہوں
نے تنزیہہ سمجھا ہے۔ واقع میں وہ بھی تشبیہ ہی
ہے ورنہ تشبیہ کو کیا قدرت ہے جو تنزیہہ حقیقی کے
ساتھ میں جمع ہو سکے اور اس کے انوار کی چمک میں مضمحل
اور ناچیز نہ ہو جائے۔ چنانچہ ضرب المثل ہے کہ آفتاب
کے روبرو ستارے نہیں چمکتے ۔

۵

بلے ہر جا شود مہر آشکارا
ستارہ را چہ پنہاں بودن چہ چارا

دوسرے یہ کہ آپ کے بعض مکتوبوں میں وہ معارف و مقامات عالیہ بیان ہوئے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو مخصوص طور پر بلا شرکت دیگر اولیاء اللہ عطاء فرمائے ہیں۔ جیسے امامت۔ سابقیت۔ خالصیت۔ تحلیصیت۔ اصالت اور قیومیت۔ مجددیت الف ثانی۔ دیگر کمالات نبوت و رسالت وغیرہ ۔

مکتوبات شریف کی تردیدات

مکتوبات شریف کی تردید کرنا تو دوسری بات ہے۔ اُن کا سمجھنا ہی بغیر لیاقت کاملہ اور عنایت الٰہیہ ہر ذی علم کو دشوار ہے۔ پھر تردید کرنا خواہ وہ غلط ہو یا صحیح اور مشکل ہے۔ تاہم بعض بعض مکتوب کی تردید ضرور لکھی گئی۔ اور اس کے دو باعث ہوئے:

ایک یہ کہ آپ کا ایک مرید حسن خان افغانی آپ سے منحرف ہو کر کچھ مسودات مکتوبات شریف چرا کے بھاگا تھا۔ اس نے اُس میں ترمیم اور تحریف کر کے متعدد نقول کر کے بغرض اغوا علمائے وقت کے پاس بھیجدیں۔ جس نے دیکھا۔ آپ سے غیر معتقد ہو گیا۔ بعض بعض نے تردید بھی لکھی۔ مگر رفتہ رفتہ حسن خان کے واقعہ کا اور تحریف کا بھی لوگوں کو علم ہوتا گیا۔ جس جس نے تردید لکھی تھی۔ معذرت چاہی ۔

چنانچہ شیخ فتح محمد فتحپوری چشتی اپنی کتاب مناقب العارفین میں لکھتے ہیں کہ حضرت شیخ عبدالحق کے صاحبزادہ مولانا نورالحق سے معلوم ہوا۔ کہ آپ کے مکتوبات شریف کے رد میں شیخ نے رسالہ لکھا تھا۔ جب اُن کو حسن خان کی تحریف کا واقعہ معلوم ہوا۔ تو انہوں نے معذرت کا مکتوب لکھا۔ حالانکہ جناب مجدد رحمۃ اللہ اور شیخ پیر بھائی اور حضرت خواجہ کے مرید ہیں ۔

دوسرا باعث یہ ہوا۔ کہ جب آپ کی ذات بابرکات سے کرامات ظاہرہ اور کمالات باہرہ کا اظہار

ہوا۔ اور ہر طرف نور سنت پھیلا ظلمت۔ شرک و بدعت دور ہوئی۔ آپ کا عالمگیر شہرہ ہوا۔ بعض بے دینوں میں آتش حسد بھڑکی۔ اور آپ کی کلام معجز نظام کی تردید میں کوشاں ہوئے محمد صالح گجراتی نے ایک رسالہ بنام اشتباہ لکھا۔ اور محمد عارف اور عبداللہ سورتی کو اغوا کر کے ان سے کچھ روپیہ فراہم کر کے سید محمد برزنجی مدنی کے پاس پہنچکر اس سے بھی آپ کے مکتوب کا رد لکھوایا۔ اور اس کا ایراد البرزنجی نام رکھا گیا۔ اور قشاشی نے بعداوت آپ کے خلیفہ حضرت شیخ آدم بنوری رح کے مکتوبات کے رد میں ایک رسالہ لکھا اور اس کا نام اسرار المتاساک رکھا +

تردیدات کے جوابات ان تردیدات کے جواب بھی بہایت بسط و شرح سے لکھے گئے۔ اگرچہ شیخ کے معذرت کر لینے کے بعد ان کے رسالہ کی تردید کی ضرورت باقی نہ تھی لیکن مولانا وکیل احمد سکندر پوری نے اس کا جواب شافی ہدیہ مجددیہ اور اشتباہ محمد صالح کا دندان شکن جواب انوار احمدیہ تحریر کیا۔ اور اس میں ضمناً قشاشی کے رسالہ اسرار المتاساک کا بھی جواب دے دیا +

ایراد البرزنجی اگرچہ نہایت ہی غیر معتبر اور بالکل ہی بے حقیقت رسالہ تھا۔ حرمین شریفین کے تمامی علماء نے اس کی صحت کی تصدیق پر مہریں کرنے سے کلیتہً انکار فرما دیا۔ تاہم حضرت مولانا عبدالحکیم سیالکوٹی نے اس کا مفصل جواب دیا اس کا نام الکلام المنجی فی ایراد البرزنجی رکھا۔ اور علامہ وقت شیخ نورالدین محمد بیگ نے رد برزنجی میں ایک مفصل رسالہ لکھا۔ اس رسالہ کی صحت پر علماء حرمین الشریفین مثل عبداللہ الافندی۔ شیخ احمد الہشبہشی۔ سید اسعد المفتی المدنی الحنفی۔ امام العلی الطبری المفتی الشافی۔ عبدالرحمٰن بن محمد الصالح الامام المالکی۔ محمد بن القاضی الحنفی۔ شیخ حسن الحنفی۔ مرشد الدین بن احمد المرشدی نے مہریں اور دستخط کئے۔ شیخ معظم عالم محترم سید محمد آفندی اور شیخ الاسلام مکہ معظمہ مذہب حنفیہ شیخ عبداللہ آفندی عناقی زادہ نے تقریظیں لکھیں۔ ان کے مضمون کا عشر عشیر حاصل یہ ہے کہ شیخ صالح نے جو گجراتی ہے یا اور نگ آبادی اور اس کے اتباع محمد عارف اور عبداللہ سورتی نے مکتوبات قدسی آیات سے عالم ربانی عارف حقانی حضرت شیخ احمد سرہندی فاروقی میں سب کچھ تحریف اور کمی بیشی کر کے عربی ترجمہ کر کے بہمراہی نذر کثیر سید محمد برزنجی مدنی کے پاس رد لکھنے کی غرض سے بھیجے۔ برزنجی نے بطمع نفسانی رد لکھ دیا۔ فوراً ہی فاضل اجل عالم باعمل شیخ نورالدین محمد بیگ نے آپ کے اصل مکتوبات ہندوستان سے منگا کر مقابلہ کیا۔ تو ثابت ہوا۔ کہ وہ اصل تحریف شدہ مکتوب تھے۔ اور درحقیقت ان کا کلام معجز نظام معارف اور حقائق کا گنجینہ اور شرائع اور احکام کا خزینہ ہے۔ ایسے کلام کی تردید ضلالت بین اور گمراہی ظاہر ہے۔ ان کے مکتوبات کو دستور العمل قرار دیں +

آپ کے طریق کی تعلیم اور دیگر طرق سے فرق اولیا و سلف کے سلوک سیر حسب ذیل ہے:-

Marfat.com

۱- سیر الی اللہ۔ اس میں عالم خلق۔ عالم امر۔ واحدیت اور وحدانیت کی سیر ہوتی ہے ۔

۲- سیر فی اللہ۔ اس میں احدیت کی سیر ہوتی ہے۔ جیسی کہ آپ اپنی تحقیق میں فرماتے ہیں۔ کہ یہ سیر حقیقتاً ظلالِ اسماء و صفات کی ہے ۔

۳- سیر عن اللہ باللہ۔ اس میں احدیت سے کثرت خلق کی طرف نزول کی سیر ہوتی ہے۔

(نوٹ) مراد عالم خلق سے مخلوق تحت العرش۔ عالم امر سے مخلوق فوق العرش ملائک وغیرہ واحدیت سے مفصل صفاتِ الٰہی وحدت سے مجمل صفاتِ الٰہی۔ احدیت سے ذات بحت جو ہر قسم کے اعتبار سے منزہ ہے۔ یہی پانچ مرتبے ایک مرتبہ الشان جامع۔ مراتب ستہ کہلاتے ہیں۔ اور یہ مراتب محض اعتباری ہیں۔ ورنہ وہ ایک ہی ذات ہے۔ جو قدم سے امکان تک موجود ہے ۔

آپ کے سلوک کی سیر حسب ذیل ہے :-

۱- ولایت صغریٰ یا ولایت اولیاء۔ اس میں سیر الی اللہ ہوتی ہے۔ نیز وہ سیر جس کو دیگر اولیاء نے "سیر فی اللہ" سمجھا ہے۔ اور حقیقت میں وہ سیر ظلال ہے ۔

۲- ولایت کبریٰ یا ولایت انبیاء۔ اس میں اصل اسماء و صفات کی سیر ہوتی ہے۔ جو اور طریقوں میں نہیں ہے ۔

اس کے علاوہ اور ۱۶ یا ۱۷ مقام مفصلہ ذیل ہیں۔ جو قبل ذاتِ بحت اس سلوک میں طے ہوتے ہیں ۔

(۱) ولایت علیا یا ولائیت ملائک (۲) کمالاتِ نبوت (۳) کمالاتِ رسالت (۴) کمالاتِ اولوالعزمی اس کے بعد یا (۵) قیومیت اشیاء یا (۶) حقیقت کعبہ (۷) حقیقت قرآن (۸) حقیقت صلوٰۃ (۹) بعض لوگوں کو حقیقت صوم (۱۰) معبودیت صرفہ (۱۱) عبدیت یا (۱۲) خلت حقیقت ابراہیمیہ (۱۳) محبیت حقیقت موسویہ (۱۴) محبوبیت ممتزجہ حقیقت محمدیہ (۱۵) محبوبیت ساذجہ حقیقت احمدیہ (۱۶) تعین حبی (۱۷) تعین وجودی۔ اس کے بعد دائرہ لاتعین یعنے ذات بحت مع الصفات الثمانیۃ الحقیقیۃ ۔

آپ کی مرض الموت شب برات ۱۰۳۳ھ کو آپ نے اپنی وفات کے متعلق ظاہر فرمادیا۔ کہ اسی سال میں ہوگی حتیٰ کہ آپ عید الضحیٰ کی نماز سے فراغت پاکر دولت سرا کو تشریف لائے۔ تو اپنے خلفاء اور مریدین سے فرمایا۔ کہ بموجب عدد عمر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم میری عمر بھی ۶۳ سال ہوگی۔ اور اس کا وقت قریب آگیا ہے۔ آپ سب کو لازم ہے۔ کہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ پر عمل کرتے رہیں۔ پانچ چار روز کے اندر ہی آپ کو مرض ضیق النفس کا دورہ شروع ہو گیا۔

Marfat.com

حتّٰے کہ ۱۲ تاریخ محرم ۱۰۳۴؁ھ ہوئی۔ آپ نے تعداد ایام باقیہ۔ ظاہر فرمادی۔ اور ایک روز اپنے والد ماجد کے مزار شریف کی آخری زیارت کو تشریف لے گئے۔ اور دیر تک مراقب رہے۔ اور اُس قبرستان کے اہلِ قبور کے لئے بہت کچھ دُعاءِ مغفرت فرمائی۔ اور وہاں سے حضرت امام رفیع الدین کے مزار پر تشریف لے گئے۔ اور اسی طرح سے مراقبہ فرمایا۔ اور وہاں کے اہل قبور کے لئے دُعاءِ مغفرت فرما کر رخصت ہوئے۔ اور دولت خانہ کو تشریف لائے حتّٰی کہ ۲۲ صفر کو آپ نے اپنے مُریدین اور صاحبزادگان سے فرمایا۔ کہ اللہ پاک مجھ کو وہ سب کچھ عطاء فرماچکا جو بشر کو عطا کیا جاسکتا ہے۔ یہ سُنکر سب پر بہت بڑا اثر آپ کی جدائی کے پیدا ہونے کا ہوا۔ ۲۳ صفر کو آپ نے تمام لباس فقراء کو خیرات کر دیا۔ اور مرض مذکور کا غلبہ شروع ہوا۔ وہ شب جس کے بعد آپ کا وصال ہوا۔ باصرار تمام آپ اٹھ کر بیٹھے۔ اور جو حقائق کہ منکشف ہوئے تھے۔ بیان فرمائے۔ کہ میری ہمت کا مرغ آستان قدس تک پہنچا۔ اور آواز آئی۔ کہ یہ حقیقت کعبہ ہے۔ اس کے بعد اور عروج ہوا۔ اور مقام صفاتِ حقیقیہ تک پہنچا۔ جو بوجود ذات موجود ہیں۔ پھر میں شیونات ذاتیہ تک پہونچا۔ وہاں سے ذات بحت تک پہنچا۔ جو ہر قسم کے اعتبارات اور نسبتوں سے معرّا ہے۔ اور گرد ظلیت نے وہاں تک راہ نہیں پائی ہے ۞

اس کے بعد ضُعف کا غلبہ ہوا۔ تہجد کی نماز وضو کر کے کھڑے ہو کر ادا فرمائی۔ صبح کی نماز بھی بجماعت پڑھ لی۔ اور ہندی کا یہ مصرعہ وردِ زبان ہوا۔ ع

آج ملاوا کے پیا سب جگ دیواں وار

(ترجمہ) آج وہ دوست ملا جس پر سب دنیا کو قربان کروں ۞

پھر اشراق کی نماز جمعیت کے ساتھ ادا کی۔ اور تمام ادعیہ ماثورہ پڑھتے رہے۔ اور مراقبہ میں مصروف ہو ہو جاتے تھے۔ بستر پر اس طرح سے لیٹے۔ سر شمالی طرف منہ قبلہ کی طرف داہنا ہاتھ ٹھوڑی مبارک کے نیچے اور ذکر میں مشغول ہوئے۔ سانس کی تیزی کو صاحبزادہ صاحب نے دیکھ کر عرض کیا۔ کہ مزاج کیسا ہے۔ ارشاد فرمایا۔ اچھا ہے۔ جو دو رکعت نماز پڑھ چکے ہیں کافی ہے۔ یہ حکم آپ کا آخری کلام تھا۔ اس کے بعد اللہ اللہ جاری تھا ۞

آپ کا وصال اور عمر شریف

۲۸ صفر ۱۰۳۴؁ھ روز دوشنبہ یا سہ شنبہ کو بوقت اشراق داعی اجل کو آپ نے لبیک فرمائی۔ اور اس جہانِ فانی سے طرف عالم جاودانی کے رحلت فرمائی۔ اور عمر شریف آپ کی ۶۳ سال کی ہوئی ۞

نقل ہے کہ اُس روز زمین و آسمان روتے ہیں۔ اور آسمان کا رونا اُس کا چاروں طرف سے

Marfat.com

شرح ہونا ہے اسی طرح سے کتاب شرح صدر میں ہے۔ آپ کو غسل دیتے وقت یہ واقعہ پیش آیا کہ دونو ہاتھ مثل نماز کے قیام کے بستہ تھے۔ کئی مرتبہ غسل دیتے وقت کھول دئے گئے۔ پھر ویسے ہی ہو گئے۔ اور آپ کا چہرہ مبارک متبسم تھا۔ پس بموجب عدو سنت آپ کو کفن دیا گیا۔

آپ کا مدفن اور اس زمین کی فضیلت آپ کا مدفن شریف وہی گنبد ہے۔ جس میں آپ کے بڑے صاحبزادہ اکابر اولیاء حضرت خواجہ محمد صادق رضی اللہ عنہ مدفون ہیں۔ اور یہ گنبد شریف ارض مبشرہ میں واقع ہے۔ جس کی تفصیل تیسرے جوہر میں مذکور ہوئی ہے۔ یہ گنبد شریف کچھ بڑی عمارت نہیں ہے۔ بلکہ وہ گنبد کہ جس میں آپ کے صاحبزادہ قیوم ثانی یا اُن کے صاحبزادگان مدفون ہیں کہیں وسیع اور رفیع ہیں۔ جس وقت کہ آپ کا جنازہ روضہ مبارک (گنبد شریف) پر لایا گیا ہے۔ فوراً صاحبزادہ صاحب کی قبر مبارک جانب مشرق تقریباً ایک ہاتھ ہٹ گئی ہے اور جگہ وسیع ہو گئی۔ بجانب غرب آپ کی قبر اطہر کھودی گئی۔ اُس میں آپ مدفون ہوئے وہی زیارت گاہ خاص وعام ہے۔

آپ کے صاحبزادگان اور صاحبزادیاں آپ کے سب سات صاحبزادے اور تین صاحبزادیاں تھیں:۔

۱۔ اکابر اولیاء حضرت خواجہ محمد صادق رضی اللہ عنہ آپ ۱۰۰۰ھ میں پیدا ہوئے تھوڑی ہی عمر میں علوم ظاہر و باطن میں کمال حاصل کیا۔ آپ کی ذات بابرکات میں انواع و اقسام کے فضائل جمع تھے۔ بتاریخ ۹۔ ربیع الاول روز دوشنبہ بعمر ۱۸ سال بعلالت وبائی وصال فرمایا متعلق وفات واقعات عجیبہ پیش آئے ان کی تفصیل دیگر کتب میں مندرج ہے۔ اس وقت تک آپ کا نام نامی وبائی بیماریوں ہیضہ وطاعون کے لئے نقش مجرب ہے آپ اُسی گنبد مبارک میں مدفون ہیں۔ جس کی تفصیل اوپر مندرج ہے۔ آپ کی اولاد میں صرف ایک صاحب زادہ شیخ محمد تھے۔

۲۔ خزینۃ الرحمۃ حضرت خواجہ محمد سعید رضی اللہ عنہ آپ ۱۰۰۵ھ میں پیدا ہوئے آپ بھی علوم ظاہری و باطنی میں مثل برادر معظم کے کامل و مکمل تھے۔ تاریخ ۲۷۔ جمادی الثانی ۱۰۷۰ھ آپ کا وصال ہوا۔ اس مقبرہ میں بجانب مشرق آپ مدفون ہوئے۔ اور آپ کے لئے بھی جگہ مثل حضرت والد بزرگوار روضہ شریف میں وسیع ہو گئی تھی۔ آپ کے آٹھ صاحبزادے اور پانچ صاحبزادیاں تھیں۔

(۱) شاہ عبداللہ (۲) شاہ لطف اللہ (۳) مولوی فرخ شاہ (۴) شیخ سعد الدین (۵) شیخ عبدالاحد (۶) شیخ خلیل اللہ (۷) شیخ محمد یعقوب (۸) شیخ محمد تقی۔

(۱) بی بی صالحہ (۲) بی بی فاطمہ (۳) بی بی شاکرہ (۴) بی بی اشرف النساء (۵) بی بی فخر النساء

Marfat.com

(۳) عروۃ الوثقیٰ حضرت خواجہ محمد معصوم قیوم ثانی رضی اللہ عنہ۔ آپ ۱۰۰۷ھ میں بمقام بسی پیدا ہوئے۔ آپ بھی علوم ظاہر و باطن میں فرید دہر اور وحید عصر تھے۔ بعد والد بزرگوار آپ ہی کو منصب قیومیت سے سرفرازی بخشی گئی۔ بتاریخ ۹ ربیع الاول ۱۰۷۹ھ آپ کا وصال ہوا۔ ایک عظیم الشان گنبد میں آپ کا مزار شریف ہے۔ اور اس کے قریب ایک رفیع البنیان مسجد بھی ہے۔ جو آپ ہی کے نام نامی سے موسوم ہے۔ آپ کے چھ صاحبزادہ تھے۔

۱۔ حضرت شیخ محمد صبغۃ اللہ ولادت ۱۰۳۱ھ وفات ۸ ربیع الثانی ۱۱۲۰ھ مزار شریف روضہ مبارک حضرت قیوم ثانی میں ہے۔

۲۔ حضرت شیخ حجۃ اللہ محمد نقشبند ثانی قیوم ثالث ولادت ماہ ذیقعدہ ۱۰۳۴ھ وفات ۹ محرم ۱۱۱۵ھ مزار شریف ایک گنبد بزرگ بجانب شمال واقع ہے۔

واضح ہو کہ حضرت خواجہ محمد زبیر قیوم رابع آپ کے صاحبزادہ حضرت شیخ ابو العلی کی اولاد میں ہوئے ہیں۔ گویا آپ کے نبیرہ ہیں۔

۳۔ حضرت خواجہ محمد عبید اللہ معروف بہ مروج الشریعۃ ولادت یکم شعبان ۱۰۳۷ھ وفات بتاریخ ۱۹ ربیع الاول ۱۰۸۳ھ مزار شریف روضہ مبارک حضرت قیوم ثانی میں ہے۔

۴۔ حضرت خواجہ محمد اشرف ولادت ۱۰۴۸ھ وفات ۱۱۱۷ھ میں ہے۔

۵۔ حضرت خواجہ شیخ سیف الدین معروف بہ محی السنۃ ولادت ۱۰۴۹ھ وفات بتاریخ ۲۶ جمادی الاولیٰ ۱۰۹۶ھ مزار شریف ایک گنبد کلاں میں بجانب جنوب واقع ہے۔

۶۔ حضرت شیخ محمد صدیق معروف بہ مقبول اللہ ولادت ۱۰۵۹ھ وفات ۱۱۳۰ھ میں۔ مزار شریف علیحدہ مقبرہ میں روبروئے مسجد حضرت قیوم ثانی واقع ہے۔

(۴) حضرت خواجہ محمد فرخ رضی اللہ عنہ آپ نے بعمر ۱۵ سال بحالت طالب علمی وصال فرمایا۔

(۵) حضرت خواجہ محمد عیسیٰ آپ نے بعمر ۸ سال وصال فرمایا۔

(۶) حضرت خواجہ محمد اشرف آپ نے بعمر ۲ سال وصال فرمایا۔

(۷) حضرت خواجہ شیخ محمد یحییٰ آپ کی ولادت ۱۰۲۴ھ میں ہوئی۔ اور بتاریخ ۲۷ جمادی الثانی ۱۰۹۶ھ وصال فرمایا۔ مزار شریف روضہ مبارک حضرت قیوم اول کے بجانب غرب ایک گنبد میں ہے۔ آپ کے تین صاحبزادہ اور ایک صاحبزادی تھی۔

۱۔ شیخ ضیاء الدین یوسف (۲) شیخ زین العابدین (۳) شیخ محمد امام صاحبزادی بی بی زیب النساء۔

حضرت قیوم اول کی صاحبزادیوں کی تفصیل یہ ہے (۱) بی بی رقیۃ بانو (۲) بی بی خدیجہ بانو۔

Marfat.com

(۳) بی بی ام کلثوم سب نے طفولیت میں وفات پائی۔

آپ کے خلفاء آپ کے خلفاء بے شمار تھے بموجب عدد سنین عمر شریف آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم صرف ۶۳ خلفاء کا ذکر کیا جاتا ہے۔ پس باستثنائے حضرت خواجہ محمد عیسٰے اور خواجہ محمد اشرف رحمہما الرحمۃ آپ کے پانچوں صاحبزادگان ممدوح خلیفہ ہیں۔ (۶) مولانا میر محمد نعمان اکبر آبادی (۷) شیخ حمید بنگالی۔ (۸) شیخ عبدالحی حصاری۔ (۹) شیخ نور محمد فتنی (۱۰) شیخ مزمل پورپی (۱۱) شیخ نور محمد بہاری (۱۲) شیخ حامد بہاری (۱۳) مولانا فرخ حسین (۱۴) سید باقر سارنگ پوری (۱۵) سید محب اللہ مانک پوری (۱۶) سید حسین مانک پوری (۱۷) مولانا شیخ عبدالہادی بدایونی (۱۸) مولانا شیخ طاہر لاہوری (۱۹) مولانا امان اللہ لاہوری (۲۰) شیخ طاہر اللہ ختنی (۲۱) حاجی خضر افغان (۲۲) مولانا صادق کابلی (۲۳) مولانا محمد ہاشم خادم (۲۴) خواجہ محمد ہاشم برہانپوری (۲۵) شیخ فضل اللہ برہانپوری (۲۶) مولانا حمید الدین احمد آبادی (۲۷) حاجی حسین (۲۸) شیخ داؤد ساکلی (۲۹) مولانا غازی گجراتی (۳۰) خواجہ محمد صدیق الکشمی الدہلوی (۳۱) شیخ بدیع الدین سہارنپوری (۳۲) شیخ احمد دیوبندی (۳۳) شیخ عبدالقادر انبالوی (۳۴) شیخ محمد حری (۳۵) شیخ سلیم البنوری (۳۶) شیخ آدم البنوری (۳۷) مولانا بدر الدین السہرندی (۳۸) شیخ خضر البہلول پوری (۳۹) مولانا محمد یوسف سمرقندی (۴۰) مولانا عبدالغفور سمرقندی (۴۱) مولانا محمد صالح الکولابی (۴۲) شیخ کریم الدین بابا حسن ابدالی (۴۳) حاجی محمد فرکتی (۴۴) مولانا یار محمد قدیم طالقانی (۴۵) مولانا یار محمد جدید طالقانی (۴۶) صوفی قربان القدیم (۴۷) صوفی قربان الجدید ارکنجی (۴۸) مولانا قاسم علی (۴۹) شیخ حسن البرکی (۵۰) شیخ یوسف البرکی (۵۱) شیخ عبدالرحیم البرکی (۵۲) مولانا صغیر احمد الرومی (۵۳) شیخ عبدالعزیز النحوی المغربی (۵۴) شیخ علی المحقق المالکی (۵۵) شیخ زین العابدین (۵۶) شیخ علی الطبری الشافعی المکی (۵۷) شیخ احمد استنبولی (۵۸) فقیہ عثمان الیمنی الشافعی (۵۹) سید مبارک شاہ بخاری (۶۰) مولانا حسن بخاری (۶۱) قاضی تولک بخاری (۶۲) شیخ المحدث عیسٰے المغربی (۶۳) شیخ محمد مدنی۔

قصیدہ در منقبت حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ از مؤلف

پلادے ساقیا ساغر مجدد الف ثانی کا — کہ ہوں مشتاق ہیں یکسر مجدد الف ثانیؒ کا
پلادے وہ مئے عرفاں کہ زائل ہو خودی جس سے — رہوں مخمور تا محشر مجدد الف ثانیؒ کا
ہے نام ونشان میرا نہ کچھ ذات وصفت باقی — ہے باقی رخِ انور مجدد الف ثانیؒ کا
ہیں درجِ گوہرِ معنی وہ برجِ مہرِ عرفانی — جہاں میں نور ہے گھر گھر مجدد الف ثانیؒ کا
عوام ان کے اشارہ سے بنے خاصانِ حق یکدم — یہ ہے مخصوص اک جوہر مجدد الف ثانیؒ کا
کرامات اُن کی ہیں لاکھوں عیاں ہے جملہ عالم پر — بنانا قطب و غوث اکثر مجدد الف ثانیؒ کا

Marfat.com

جناب غوث اعظم نے خبر دی اُن کی آمد کی
نہ ہوگا کوئی بھی ہمسر مجددؒ الف ثانی رحؒ کا

شادی شرک کی ظلمت کیا اسلام کو روشن
طریقہ سب میں ہے بہتر مجددؒ الف ثانی رحؒ کا

مرید اُن کے مرادیں پوری کر دیتے ہیں اکرم میں
رقم ہو مرتبہ کیونکر مجددؒ الف ثانی رحؒ کا

مہینوں برسوں کا رستہ کرا دیتے ہیں طے پل میں
ہے وجہ اللہ رخ انور مجددؒ الف ثانی رحؒ کا

سراسر سنتِ بیضا ہے ان کا راستہ احمد
طریقہ دیکھئے چلکر مجددؒ الف ثانی رحؒ کا

ایضاً

دکھا دے اے خدا روضہ مجددؒ الف ثانی رحؒ کا
کہوں مدت سے ہیں شیدا مجددؒ الف ثانی رحؒ کا

امام علم ربانی علیم سرِ پنہانی
بیاں کس منہ سے ہو رتبہ مجددؒ الف ثانی رحؒ کا

جناب غوث اعظم نے کہا اک دن بجے ڈنکا
مجددؒ الف ثانی رحؒ کا مجددؒ الف ثانی رحؒ کا

نہیں ممکن کہ ہم کچھ لکھ سکیں توصیف میں انکی
حدیثوں میں بیاں آیا مجددؒ الف ثانی رحؒ کا

خدا کے دوست ہیں وہ اور رسول اللہ کے نائب ہیں
اُنہی نے خود لقب بخشا مجددؒ الف ثانی رحؒ کا

شہنشاہوں کو کیا نسبت ہے اس در کے گداؤں سے
کہ ان کے سر پہ ہے سایہ مجددؒ الف ثانی رحؒ کا

خودی کے نشہ کو کھو کر خدا کو پالیا اُس نے
کہ جس نے پی لیا پیالہ مجددؒ الف ثانی رحؒ کا

شریعت اس میں کامل ہے طریقت اس میں حاصل ہے
طریقہ ہے درِ بیضا مجددؒ الف ثانی رحؒ کا

انا الحق کہہ اٹھے بعضے مشائخ جوش وحدت میں
کسی نے ظرف کب پایا مجددؒ الف ثانی رحؒ کا

پلائے خم کے خم اس نے کیا مست الست آخر
نہ بہکا کوئی متوالا مجددؒ الف ثانی رحؒ کا

ندیم حق نے دی ہے جو رکھے اسرار سربستہ
یہی ہے راستہ سیدھا مجددؒ الف ثانی رحؒ کا

طریق احمدی ہے احمد مرسل نے بخشا ہے
اویس ہند ہے رتبہ مجددؒ الف ثانی رحؒ کا

ہوئے وہ مسند آرائے ولایت ظاہر و باطن
الم نشرح بنا سینہ مجددؒ الف ثانی رحؒ کا

ملا شجر طریقت کا بہم صدیقؓ و حیدرؓ کا
نسب فاروق اعظم کا مجددؒ الف ثانی رحؒ کا

حیا و حلم عثمانی کیا حق نے عطا ان کو
بنا احمد مسمیٰ کیا مجددؒ الف ثانی رحؒ کا

طریق صابری میں ہیں وہ سجادہ اب جد کے
لکھوں کیا رتبۂ اعلیٰ مجددؒ الف ثانی رحؒ کا

طریق قادری کا فیض پایا شہ سکندر سے
ہے جامع مشربوں کا مجددؒ الف ثانی رحؒ کا

طریق نقشبندی میں فیوض خواجہ باقی ہے
بنا ہے سینہ گنجینہ مجددؒ الف ثانی رحؒ کا

خلیفہ اور یہی ہیں خواجہ باقی باللہ کے
مگر ہے سب سے فزوں پایہ مجددؒ الف ثانی رحؒ کا

دقائق سے ہوئے واقف حقائق کے ہوئے کاشف
تمیز عبد در ہے جبۂ مجددؒ الف ثانی رحؒ کا

جھلک سے اک تجلی کی ہوئی موسیٰ زخود رفتہ
ہے ذاتِ بحت نظارہ مجددِ الف ثانیؒ کا

نگاہِ فیض سے دیتے ہیں وہ جذبِ سلوک اک دم
ہے سکر و صحو سے دیکھا مجدد الف ثانیؒ کا

کہا احمد نے انوارِ ولایت دیکھ کر ان کے
کہ ہے جلوہ الٰہی کا مجدد الف ثانیؒ کا

ایضاً قصیدہ در منقبت حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ مصنفہ جناب قاضی مولوی مرزا محمد عبدالرحیم بیگ صاحب ساکن ضلع گنٹور علاقہ مدراس خلیفہ حضرت مؤلف مدظلہم

تعالی اللہ کسے یارا ہے آں حضرت کی مدحت کا
ہے نرم پاک شیخ احمد گل باغِ ولایت کا

کہ ہے وہ گوہر یکتا خدا کی بحر قدرت کا
لطیفہ ہے رسول اللہ کی نور بشارت کا

وہ ہے قطبِ زماں بل قطبِ اقطابِ زمانہ ہے
ستارہ ہے درخشاں وہ سمائے نورِ وحدت کا

شہِ غوث الوریٰ نے نور حضرت پر نظر کرکے
عطا فرمادیا پہلے ہی سے خرقہ خلافت کا

پس ان کا دوست مومن ہے عدو ان کا منافق ہے
ہے یہ قول ولی اللہ ولی رب عزت کا

جہاں پائے مبارک ہیں شہنشاہِ دو عالم کے
وہاں صدیق اکبر کا سر شاہِ صداقت کا

قدم صدیق اکبر پر بہایت لطف و خوبی سے
جھکا سر ہے مجدد آفتاب ذی جلالت کا

نسب ملتا ہے ان کا حضرتِ فاروق اعظم سے
جہاں کے بادشاہوں پر اثر ہے جنکی دہشت کا

کرے ظاہر میں شرع پاک کی تحقیق اور تصحیح
طریقِ باطنی سے بھی مٹایا رخ ضلالت کا

ہے نسبت آپکی اقدم سبھی پیروں کی نسبت سے
یہ درجہ خاص ہے صدیق اکبر ذی وجاہت کا

گیا وہ شاہ ہے شمع حریم کبریائی تک
کہ تھا وہ مقتدا اقطاب اور اہل ولایت کا

طریقہ آپ کا نور نبوت اور ولایت ہے
صحابہ تابعین کا اور سرکار رسالت کا

کیا الحاد و بدعت اور ضلالت کو جدا دیں سے
معاون شرع نبوی کا طریقت اور حقیقت کا

تھا جب دین بنی گرداب بحر علم عقلی میں
کیا دربند ملحد گیر و کافر کی شرارت کا

رہے تاباں اخیر الف ثانی تک طریقہ یہ
ہے کیونکہ دورِ حق گو اس زمان تک انکی صولت کا

تمت

(حکیم محمد امین کاتب قریشی فاروقی از سلہوکے ضلع گوجرانوالہ)

Marfat.com

قیمت مع جلد ۳؎ — قیمت فی جلد ۳؎

حیاتِ جاودانی

یعنی

مناقب وحالاتِ حضرت محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر گیلانی رحمۃ اللہ علیہ

بزبان اردو

یہ کتاب نایاب حضرت غوث صمدانی قطب ربانی محی الدین شیخ عبدالقادر گیلانی کے حالات وکرامات ومناقب میں جامع ہے۔ عربی کتاب قلائدُ الجواہر فی مناقبِ شیخ عبدُ القادر مطبوعہ مصر کا نہایت سلیس بامحاورہ اُردو ترجمہ ہے۔ اس کتاب میں حضرت موصوف کے بچپن سے لیکر آخیر تک کے کل حالات معہ کراماتِ عالیہ نہایت تفصیل کے ساتھ درج ہیں۔ آپکے علم وفضل کے حالات۔ آپکے مدرسہ کی کیفیت آپکے یارانِ صحبت کے سوانح اور اُن بزرگوں کے حالات جو آپ کے زمانہ میں اولیائے کرام سے تھے۔ نیز آپ کے شاگردوں کے حالات اور اُن لوگوں کا ذکر جن کو جناب عالی مقام سے فیض باطنی نصیب ہُوا ہے۔ آپکے فرزندان عالیمقام کے حالات اور شجرہ انساب اس کے علاوہ دیاگیا ہے۔ اس سے پہلے آج تک اردو زبان میں کوئی ایسی جامع کتاب نہیں چھپی۔ لہذا بپاس خاطر عاشقانِ جناب غوث اعظم وطالبانِ جمال محبوبِ ربّانی غوث الثقلین سیّد عبدالقادر گیلانی رحمۃ اللہ علیہ اس بیش بہا کتاب کو عربی سے اردو میں بصرف زرکثیر ترجمہ کیا گیا ہے۔ قیمت ۳؎

المشتہر

اللہ والے کی قومی دُکان کشمیری بازار لاہور

اردو ترجمہ

ہشت بہشت

یعنے

مجموعہ ملفوظات حضرات خواجگان چشت اہل بہشت

اس میں آٹھ اکابر حضرات کے ملفوظات درج ہیں۔ اوران کے پڑھنے سے برکات الٰہی نازل ہوتے ہیں بہت بڑی کتاب ہے۔ ناظرین کی آگاہی کے لئے ملفوظات درج ذیل ہیں۔ وھو ھذا :-

(۱) ملفوظات خواجہ خواجگان حضرت عثمان ہارونی رضی اللہ عنہ مرتبہ خواجہ غریب نواز اجمیری قدس سرہٗ۔ (۲) ملفوظات حضرت خواجہ بزرگوار خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ مرتبہ حضرت خواجہ بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ (۳) ملفوظات حضرت خواجہ خواجگان خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی رضی اللہ عنہ تصنیف حضرت بابا فرید الدین گنجشکر اجودھنی (۴) ملفوظات حضرت زبدۃ الانبیا سراج الاولیا بابا فرید الدین گنجشکر اجودھنی چشتیؒ تصنیف حضرت خواجہ غریب النواز محبوب الٰہی بدایونی رحمۃ اللہ علیہ (۵) ملفوظات حضرت بابا فرید الدین گنجشکر تصنیف حضرت بدر الدین اسحاق غزنویؒ (۶) ملفوظات حضرت محبوب الٰہی خواجہ غریب النواز محمد نظام الدین بدایونیؒ تصنیف حضرت طوطی ہند امیر خسرو دہلویؒ (۷) ملفوظات حضرت حضرت خواجہ غریب النواز محمد نظام الدین بدایونیؒ تصنیف بلبل ہندوستان خواجہ حسن دہلوی (۸) ملفوظات سراج الملۃ والدین خواجہ خواجگان محمد نصیر الدین چراغ دہلوی خلیفہ اعظم حضرت محبوب الٰہی علیہ الرحمۃ مرتبہ حضرت حبیب اللہ صاحبؒ +

ان آٹھ ملفوظات کے علاوہ اس کتاب کے اخیر میں اوراد نصیریہ الموسوم بہ دوائے دل بھی شامل کی گئی ہے۔ تاکہ محبان صادق اور طالبان خداکو ان اوراد کا پتہ مل جائے جو حضرت خواجہ نصیر الدین چراغ دہلوی کے وظائف میں تھے۔ نہایت عمدہ کتاب طبع کی گئی ہے۔ بہت بڑی ضخامت قیمت ... ۵ عہ

المشتہر

اللہ والے کی قومی دکان کشمیری بازار لاہور

Marfat.com

اردو ترجمہ کتاب

عقائدِ مجدّدیہ

یہ بابرکت و رحمت کتاب ساتویں صدی ہجری میں علامہ شیخ شہاب الدین تورپشتی ؒ نے شیراز میں علم عقائد پر تصنیف فرمائی تھی۔ جس کو اسلامی دنیا نے نہایت قدر کی نگاہوں سے دیکھا۔ اس بے نظیر کتاب نے اہل سائنس اور فلاسفہ اور دیگر ہر باطل عقیدہ اشخاص کے خیالات کو بالکل صاف کر دیا ہے۔ بڑے بڑے علماء ظاہر اور اولیائے باطن بالاتفاق اس پر عمل پیرا ہونے کے لئے ہدایت فرماتے رہے۔ چنانچہ مکتوبات شریف جلد اول کے مکتوب ۱۹۳ میں حضرت امام ربّانی مجدّد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے عقیدتمندوں کو بالخصوص سیادت پناہ شیخ فریدؒ کی طرف اس کتاب کی تعریف و توصیف فرما کر اس پر عمل پیرا ہونے کی ہدایت فرمائی ہے۔ لہٰذا اس کتاب کو اگر عقائدِ حقّہ اہلِ سنّت والجماعت کی رہبر اور پیر و مرشد کہا جاوے تو بجا ہے۔ اس لئے جملہ خاندان ہر چہار سلاسل کو خصوصاً اور ہر مسلمان کو عموماً اس دُرِ بے بہا کو خرید کر اور مطالعہ کر کے اپنے عقائد کی اصلاح کرنی چاہئے۔ جو بفضلہ تعالیٰ نہایت صحت و صفائی کے ساتھ عمدہ ولایتی کاغذ پر بصرف زر کثیر بامحاورہ اردو ترجمہ کرا کر طبع کرائی گئی ہے ضخامت قریباً ۵۰۰ صفحہ سرورق رنگین دیدہ زیب۔ بایں ہمہ خوبی قیمت صرف دو روپے دس آنے (عہ ۲/۱۰) محصول ڈاک علاوہ +

المشتہر

اللہ والے کی قومی دکان کشمیری بازار لاہور

Ghulam Mohiuddin

حسب ضابطہ رجسٹری شدہ

سلسلہ تصوف نمبر ۴۷

اُردُو ترجمہ کتاب

جواہرِ علویہ

یعنی

مسلسل حالات حضرات خواجگان نقشبندیہ مجددیہ رحمہم اللہ تعالےٰ

از

جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم تا حضرت شاہ غلام علی صاحب نقشبندی مجددی

دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

تصنیف حضرت مولانا مولوی محمد رؤف احمد صاحب نقشبندی مجددی جانشین و خلیفہ اعظم

حضرت شاہ غلام علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

جسے

ملک فضل الدین ملک چنن الدین ملک تاج الدین کمپنی تاجران کتب قومی

بازار کشمیری لاہور نے بصرف کثیر بامحاورہ اردو ترجمہ کرا کر

نولکشور گیس پرنٹنگ ورکس لاہور

میں

مینیجر کے اہتمام سے طبع کرایا

قیمت مجلد

Marfat.com

تصوف کی سراپا رحمت بےنظیر قابل دید کتابوں کا لاجواب سلسلہ

جذب الاصفیا الیٰ فضائل المصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

یعنی جناب عربی فداہ روحی امی و ابی صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل پر ایک صوفیانہ قرآن و حدیث سے تلخیص مصنف
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فضائل کو قرآن و احادیث صحیحہ و اقوال بزرگان عظام سے ثابت کیا ہے عاشقان رسول
کے لئے ایک نہایت مستند اور اعلےٰ درجہ کی کتاب لاجواب ہے صوفیانہ صفا کیش اس کو حرز جان بنائیں اور سعادت ابدی
حاصل کریں ۔ قیمت ۔۔۔ ۴ر

القول المقبول فی علم غیب الرسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

یعنی جناب نبی عربی فداہ روحی امی و ابی صلے اللہ علیہ وسلم کے عالم الغیب ہونے پر ایک محققانہ اور مصدقانہ قرآن و احادیث صحیحہ
مصنف صاحب نے اس بات کو نہایت عمدہ اور واضح طور پر قرآن احادیث سے ثابت کیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کو علم غیب حاصل تھا۔ یہ قابل دید لاجواب کتاب اعلےٰ درجہ کے سفید کاغذ پر چھپ کر تیار ہے ۔ قیمت ۔۔۔ ۶ر

مثنوی تحفۃ العاشقین مع تحفۃ العارفین

یہ دونوں کتابیں سالک حق پرست مست بادہ الست مقبول بارگاہ احد حضرت شاہ عبدالصمد قدس سرہ النقشبندی مجددی کی تصنیف
لطیف ہیں کہ ہر دو زبان میں سراپا برکت اور رحمت ہیں۔ چنانچہ مشہور ہے کہ حضرت مصنف کو ان کتب کی تصنیف کیلئے
خواب میں جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم سے ارشاد ہوا تھا۔ اور یہی وجہ ان کے مقبول عام اور فائدہ مند ہونے کی ہے
یہ دونوں کتابیں نہایت اعلےٰ درجہ کے کاغذ پر چھاپی گئی ہے ۔ قیمت ۔۔۔ ۱۲ر

دریائے حقیقت

یعنی پنجابی دوہڑے حضرت ہاشم شاہ قادری علیہ الرحمۃ کی اعلےٰ تصنیفات میں سے ہیں۔ حضرت نے نظم پنجابی میں منازل فقر کے علاوہ
صادق ہو لاکیلئے عمدہ عمدہ نصائح بھی فرمائے ہیں۔ اور ایسے لہجہ میں دلچسپ پنجابی نظم لکھی ہے جسے سننے سے وجد ہو جاتا ہے ۔ قیمت ۔۔۔ ۲ر

اردو ترجمہ کتاب خلاصۃ العارفین

یعنی مجموعہ ملفوظات حضرت خواجہ قطب الاقطاب حضرت بہاؤالدین ذکریا ملتانی رحمۃ اللہ جو حضرت بابا فرید گنج شکر و حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت
اور حضرت محبوب الٰہی نظام الدین قدس اللہ سرہ کی زبان مبارک سے لکھے گئے ہیں۔ نہایت خوش قلم چھپ گئی ہے ۔ قیمت ۔۔۔ ۴ر

عقائد انوار

یعنی عقائد جامی رحمۃ اللہ علیہ سلسلۃ الذہب کا بامحاورہ نظم اردو میں ترجمہ چھپ کر تیار ہے ۔ قیمت ۔۔۔ ۱ر

اردو ترجمہ رسالہ نقشبندیہ

اس رسالہ میں نقشبندیہ طریقہ کے ذکر اور لطائف قلبی و مراقبہ وغیرہ کا بیان ہے۔ اس کے ساتھ طریق مراقبہ
بھی بتایا گیا ہے۔ اور دل کا نقشہ دکھلا کر ہر ایک لطیفہ کا مقام دکھلایا گیا ہے۔ طالب ہونے کے لئے
نعمت غیر مراقبہ ہے ۔ قیمت ۔۔۔ ۴ر

Marfat.com

Ghulam Mohiuddin

اردو ترجمہ کتاب

جواہر عُلویہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کرامات روشن کی روشنی منور اور تیز شعاعیں لایزالی ازلیہ تحمیدات کے چراغوں کی روشنی سے نور حاصل کرتی ہیں۔ جنہوں نے ہر ولایت کو اعلے رتبہ اور بلند مرتبہ دیکر قبولیت کے آسمان پر منور کیا۔ اور ظاہر اخرق عادات کے فیاض باغ کی خوشبودار نسیمیں، ذو الجلال کی ابدیہ تجلیات کی ریاحین کے گلبن سے مستفیض ہیں۔ جس نے شجرۂ کرامت کو پاک خوشبوؤں کا ایک باغ عنایت فرمایا۔ اور انس کی خوشبوؤں سے معطر کیا ۔

خداوندیکہ دلہا منبسط کرد   باصناف محبت مرتبط کرد

ہزاراں لولوے لالاے اسرار   بحالات محباں منخرط کرد

وہ پاک پروردگار ہے، جس کے لئے اول و آخر میں حمد ہے۔ اور جس کے سوائے اور کوئی معبود نہیں۔ اور اللہ تعالےٰ اُس کے فرشتوں، عرش کے اُٹھانیوالوں اور تمام خلقت کی طرف سے ہمارے سردار محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود اور سلام ہو۔ جو کہ اپنے کمالات اور تفضلات میں صدیق۔ مجاہدے اور خصلتوں میں سلیمان۔ اللہ تعالےٰ کی نعمتوں اور برکتوں میں قاسم۔ حالات اور مقالات میں صادق۔ اسرار اور تجلیات میں سلطان العارفین۔ خلق اور احسان میں ابا محسن۔ ترقیوں اور درجات میں ابا علی حسن جمال اور صفات

Marfat.com

میں یوسف - خرق عادات اور معجزوں میں عبد الخالق - جمع الجمع اور مقامات میں عارف - اپنے تمام حرکات و سکنات میں محمود - بلندی اور قرب میں اعلےٰ احسان اور بخشش میں محمد - حکموں کے جاری کرنے اور عادات میں سردار اور امیر - تمام طبقات میں بہاؤ الحق والدین - کثرت ذکر اور فتوحات میں یعقوب زماں - امورات کے سہل کرنے اور ریاضت میں عبید اللہ - ہمت اور نظرات میں ماسوائے اللہ کا زاہد - مہربانیوں اور التفات میں نیک - اپنے کمال اور جمال میں محمدؐ - اپنی ذات اور علو صفات میں باقی باللہ - مشاہدات اور مکاشفات کے حقائق میں احمد - تمام حالتوں اور کیفیتوں سے موصوف مجاہدات اور کلمۃ اللہ کی بلندی میں سیف الدین - اپنے ملکات اور ریاضات میں نور الہدےٰ - اپنی نشانیوں اور جلال کے ظاہر ہونے میں شمس الدین اپنے عروج اور کرامات کی نہایت میں عبید اللہ - اپنی امت پر رحمت عنایت اور مہربانی کے لحاظ سے رؤف ؎

هو الحبیب الذی ترجیٰ شفاعتہٗ

لکل هول من الا هوال مقتحم

کالدر فی شرفٍ والبدر فی شرف

والبحر فی کرم والدهر فی همم

ترجمہ (وہ ایسا حبیب ہے کہ ہر ایک رنج و مصیبت میں اُس کی شفاعت کی اُمید کی جاسکتی ہے - شرف میں موتی کی طرح شرافت میں بدر کی طرح بخشش میں سمندر کی مانند اور ارادوں میں زمانے کی طرح) اور اُس کی آل پاک ، نیک اصحاب اُس کی اُمت کے اولیاؤں ، اُس کی ملت کے مجددوں پر درود اور سلام چٹیل میدانوں کی ریت کے ذرّوں کی تعداد کے برابر ہو ؞

امابعد امیدوار فقیر رؤف احمد بن شعور احمد بن محمد شرف بن شیخ رضی الدین بن زین العابدین بن محمد یحیےٰ بن مجدد الف ثانی (اللہ تعالےٰ اُس کے اور اُس کے والدین کی اور اُس کے متعلقین کی خطائیں معاف کریں) محبت کے پہنچنے والے اور محبت کو پہچاننے والے مخلصوں کے

روشن ضمائر پر منکشف کرتا ہے کہ یہ رسالہ مسمےٰ بجواہر علویہ کرامت مآل، پیر و مرشد برحق، حضرت ایشاں، درویشوں کے پیشوا، اہل صفا کے رہنما، اسرار الٰہی کے مخزن، انوار تمناہی کی کان، ولایت کے حلقہ کے قطب، اندراج النہایۃ فی البدایۃ کے مرشد، خیر البشر (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی شریعت کو رواج دینے والے، تیرھویں صدی کے مجدد، فرمالدہر، وحید العصر، قطب جہان، غوث زماں ولایت کی پیشانی کی کلغی، جبۂ ہدایت کی زینت، اصفیا کے قیام اور متقیوں کے امام ہے

قطب جہاں محور زمین و زماں ناظم نظم دائرہ آسماں
کاشف انوار خدائے رحیم واقف اسرار رسول کریم
بحر سخا کان عطا و کرم قامع غم و دافع رنج و الم
مشعل بزمیکہ صفا و صفاست نور دہ انجمن اولیا است
زبدۂ ارباب طریقت اساس قدوۂ اصحاب حقیقت شناس
واسطۂ فیض بہر خاص و عام در زمن خویش بجملہ انام
مورد اسرار علوم و حکم منشاء آثار حدوث و قدم
ہادئ دیں شاہ غلام علی واقف اسرار خفی و جلی
آنکہ رسید ند براہ یقیں از نگہش مبتدع و منکرین
آنکہ بر و فخر نماید سپہر آنکہ بجود است وجودش چو مہر

فیض اور برکتوں کے منبع، تجلیات اور واردات کے اترنے کی جگہ، اور لم یزلی خزانوں کے خزانچی موسوم باسم عبد اللہ اور عبد المؤمن اور مشہور بہ حضرت شاہ غلام علی قدس اللہ سرہٗ الانوار کے احوال میں لکھا گیا ہے اور اس میں دس جوہر ہیں :-

جوہر اول - پیران سلسلہ حضرات قادریہ - نقشبندیہ - چشتیہ - سہروردیہ کبرویہ - مداریہ اور قلندریہ کے اسمائے گرامی کے ذکر میں - جن کے آنجناب مجاز تھے - اور اس میں سات موتی ہیں ❖

جوہر دوم - پیران نقشبندیہ کے حالات میں - پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم

سے لیکر آنجناب کے پیر بزرگوار تک کے حالات درج ہیں۔ اس میں آٹھ موتی ہیں +

جوہر سوم۔ آں جناب کی ولادت سے لیکر اخیر عمر تک کے احوال اور کرامات ہیں +

جوہر چہارم۔ آنجناب کے ملفوظات ہیں جس میں چند ایک یاقوت ہیں +

جوہر پنجم۔ آنجناب کے مکاشفات ہیں +

جوہر ششم۔ آنجناب کے الہامات ہیں +

جوہر ہفتم۔ آنجناب کی کرامات اور خرق عادات ہیں +

جوہر ہشتم۔ آنجناب کی تحریرات ہیں +

جوہر نہم۔ روضۂ رضوان میں آپ کے انتقال کے بیان میں +

جوہر دہم۔ آنجناب کے خلفا کے ذکر میں +

جوہر اوّل

پیران سلسلۂ حضرات قادریہ نقشبندیہ چشتیہ سہروردیہ۔ کبرویہ مداریہ اور قلندریہ کے اسمائے گرامی کے بیان میں اسمیں سات دُر ہیں

دُرِ اوّل سلسلہ عالیہ قادریہ کے بیان میں

واضح رہے کہ آنجناب کو قادریہ طریقے کی نسبت اور اجازت قیوم زماں مرزا جان جاناں سے تھی۔ اور آپ کو شیخ الشیوخ حضرت شیخ محمد عابد سے اور آپ کو دلیل الرحمان حضرت عبد الاحد سے۔ اور آپ کو اپنے والد رحمت کے خزانچی حضرت خواجہ محمد سعید سے۔ اور آپ کو اپنے والد امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی فاروقی سے۔ اور حضرت مجدد صاحب کو دو طرف سے تھی۔ ایک تو آپ نے خرقہ خلافت حضرت شاہ سکندر سے حاصل کیا تھا۔ اور اُنہوں نے اپنے جد بزرگوار حضرت شاہ کمال کیتھلی سے۔ اور اُنہوں نے حضرت سید شاہ فضیل سے۔ اور اُنہوں نے حضرت سید گدا رحمٰن اول سے۔ اور اُنہوں نے

Marfat.com

سید شمس الدین عارف سے۔ اور انہوں نے حضرت سید گدا رحمٰن ثانی سے اور انہوں نے حضرت سید شمس الدین صحرائی سے۔ اور انہوں نے حضرت سید عقیل سے۔ اور انہوں نے حضرت بہاؤ الدین سے۔ اور انہوں نے حضرت سید عبدالرزاق سے۔ اور انہوں نے مرشد ارشد رہنمائے خاص و عام اپنے والد محبوب سبحانی قطب یزدانی حضرت غوث الاعظم سید محی الدین ابو محمد عبدالقادر جیلانی الحسنی الحسینی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے *

اور دوسرے حضرت مجددؒ صاحب کو خاندان قادریہ کی اجازت اپنے والد ماجد حضرت مخدوم عالم عبدالاحد سے تھی۔ اور انہیں حضرت شیخ رکن الدین اور انہیں حضرت عبدالقدوس گنگوہی سے۔ اور انہیں حضرت درویش محمد بن قاسم اودھی سے۔ اور انہیں حضرت شیخ بڈھن بھڑائچی سے۔ اور انہیں حضرت سید اجمل بھڑائچی سے۔ اور انہیں مخدوم جہانیاں جہاں گشت حضرت جلال الدین بخاری سے۔ اور انہیں حضرت سید محمد عیسٰے سے۔ اور انہیں حضرت شیخ عبید بن فاضل سے۔ اور انہیں حضرت ابو المکارم فاضل سے اور انہیں حضرت محمد قطب الدین ابو الغیث سے۔ اور انہیں حضرت شیخ شمس الدین بن افلح سے۔ اور انہیں حضرت شمس الدین علی الحداد سے۔ اور انہیں حضرت غوث الثقلین سے۔ اور دوسرے حضرت شیخ رکن الدین کو حضرت ابراہیم چشتی سے۔ اور انہیں حضرت احمد جبلی سے۔ اور انہیں حضرت شاہ موسٰے سے۔ اور انہیں حضرت عبدالقادر سے۔ اور انہیں حضرت محمد حسین سے اور انہیں حضرت ابو الفرد سے۔ اور انہیں حضرت ابو صلح سے۔ اور انہیں حضرت سید عبدالرزاق سے۔ اور انہیں حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے *

اور حضرت غوث الاعظم کو بھی دو طرف سے حاصل تھی۔ ایک اپنے والد ماجد حضرت موسٰے جنگی دوست سے۔ اور انہیں اپنے والد سید عبداللہ جیلی سے۔ اور انہیں اپنے والد بزرگوار سید یحیٰے زاہد سے۔ اور انہیں اپنے والد سید محمد مورث سے۔ اور انہیں اپنے والد سید عبداللہ مورث سے

Marfat.com

اور انہیں اپنے والد سید موسےٰ الجون سے۔ اور انہیں اپنے والد سید عبداللہ محض سے۔ اور انہیں اپنے والد سید حسن مثنےٰ سے۔ اور انہیں اپنے والد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نواسے حضرت امام حسنؓ سے۔ اور انہیں اپنے والد حضرت سید امیرالمومنین علی مرتضےٰ رضی اللہ عنہم سے۔ اور انہیں شفیع المذنبین حضرت سرور کائنات محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے +

اور دوسرے حضرت غوث الاعظم کو اپنے مرشد شیخ ابو سعید مخدومی سے۔ اور انہیں شیخ ابوالحسن علی الهنکاری سے۔ اور انہیں شیخ ابوالفرح طرطوسی سے۔ اور انہیں شیخ عبدالواحد بن عبدالعزیز یمنی سے۔ اور انہیں شیخ عبدالعزیز یمنی سے۔ اور انہیں حضرت شیخ ابوبکر عبداللہ شبلی سے۔ اور انہیں حضرت سیدالطائفہ جنید بغدادی سے۔ اور انہیں حضرت سری سقطی سے۔ اور انہیں حضرت معروف کرخی سے +

اور انہیں دو طرفوں سے پہنچی تھی۔ ایک تو حضرت امام علی موسےٰ رضیٰ سے۔ اور انہیں حضرت امام کاظم موسےٰ سے۔ اور انہیں حضرت امام جعفر صادق سے۔ اور انہیں حضرت امام باقر سے۔ اور انہیں حضرت امام زین العابدین سے۔ اور انہیں حضرت امام حسینؓ سے۔ اور انہیں حضرت امیرالمومنین خلیفہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علی مرتضےٰ کرم اللہ وجہہٗ سے +

اور دوسرے معروف کرخی کو حضرت داؤد طائی سے پہنچی تھی اور انہیں حضرت حبیب عجمی سے۔ اور انہیں حضرت حسن بصری سے۔ اور انہیں حضرت امیرالمومنین علی المرتضےٰ سے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین +

شجرہ طریقہ قادریہ

بعد حمدِ خدا و نعت رسول — با تو گویم شنو بسمع قبول

قطبِ دوران شاہ غلام علی — یافت فیض ز لطفِ لم یزلی

از شہ میرزائے جانان جان — مظہر نور و مصدرِ عرفاں

تیرزا اخذ کردہ انعابد — نسبت قادری و شد زاہد
یافت عابد ز شاہ عبدالاحد — فیض این سلسلہ را بجد و کد
فے نمود است کسب این نسبت — از شہ دہر خازن الرحمت
خازن الرحمت از مجدد دین — بہرہ ور گشتہ از فیوض یقین
بہ مجدد ز شاہ اسکندر — خرقۂ قادری رسیدہ بہ بر
شاہ سکندر از انکہ یافت کمال — از جد خویش پاک شاہ کمال
از فضیل گدا و شمس الدین — شد ہویدا بخلق راہ یقین
بعد ایشاں گدائے رحمان است — شمس الدین پیشوائے ایشان است
شاہ عقیل است و شاہ بہاؤ الدین — عبدالوہاب و شاہ شرف الدین
شاہ عبدالرزاق و محی الدین — غوث ثقلین رکن دین متین
والد ماجدش ابو صالح — پدر اوست موسیٰ فالح
شاہ عبداللہ و شہ یحیےٰ — بعد ایشاں است موسیٰ والا
شاہ داؤد معرفت آگاہ — شاہ موسیٰ و شاہ عبداللہ
آنکہ محض است گشت حق آگاہ — زوست حسن مثنیٰ واقف راہ
حسن ثانئے از امام حسن — خرقہ یافت انور و روشن
حسن از والدش علیؑ ولی — یافت این خرقہ را علی ز نبی

صلوات و درود بے حد باد
بر نبی و صحابہ و اولاد

یہ شجرہ قادریہ جدیہ ہے جو حضرت غوث الثقلین کے آبا و اجداد کیطرف سے ہے۔ اور جو حضرت غوث الاعظم کے مرشد کی طرف سے ہے اسے شجرہ امامیہ کہتے ہیں۔ اور جو حسن بصری کی طرف سے ہے اُسے فقط مرشدانہ کہتے ہیں پہلے شجرہ قادریہ مرشدانہ امامیہ نظم میں لکھا جاتا ہے ؛

شجرہ شریف

خداوندا بحق شاہ لولاک — محمد باعث تخلیق افلاک

Marfat.com

بآں شیرِ نیستانِ ولایت — علی کرّارِ میدانِ شجاعت
بآں شاہ حسین و زین و عبّاد — بحقِ باقرِ آں خلق آزاد
بحقِ کاظم و جعفر شہ دیں — بموسےٰ و شہِ کرخی حق بیں
بسرّی و جنید و شیخ شبلی — بعبد الواحد و بو الفرح والی
بشاہِ بوالحسن آں شاہ اکمل — بحقِ آں سعید روز اوّل
بآں غوثِ دو عالم شاہ جیلاں — جنابِ عبد قادر شیخ دوراں
بحقِ عبد رزاق نیکو ذات — بشرف الدین پیرِ ذوالکرامات
بوہاب بہا والدین کامل — بآں شاہِ فضیل و شمسِ فاضل
بآں سیّد گدا ابو الفضل رہبر — بہ شمسُ الدین گدا رحمٰنِ سرور
بآں شاہ فضیلِ افضل الناس — بآں پیر کمالِ اکمل الناس
بآں شاہِ سکندر چشمۂ نور — بسرہندی شہِ معروف و مشہور
مجدد الف ثانی قطبِ دوراں — امامِ دو جہاں مقبولِ یزداں
بحقِ آں سعیدِ خازنِ نور — بشیخ عبد الاحد از فیض معمور
بشانِ عابد محبوبِ معبود — بجانِ جاں کہ شمس الدین لقب بود
بعبد اللہ قیّوم زمانہ — امامِ عارفاں شیخ یگانہ
گناہانم بہ بخش از رحمتِ خویش — بسویم کن نگاہ از رافتِ خویش
اگرچہ در دو عالم بے تمیزم — عزیزم کن عزیزم کن عزیزم
ز صہبائے محبت مست گیں دل — ز شوقِ عشقِ خود جانم بسوزاں
بدہ از خود دلِ من را تسلّی — تجلّی کن تجلّی کن تجلّی

ز رافت سوئے رافت کن نگاہے
اگر ہر دم نباشد گاہے گاہے

اور یہی شجرہ عالیہ قادریہ مرشدانہ امامیہ ہندی میں ہے :-

اے خدا واسطے پیغمبر کے — اور صدق جناب حیدر کے
بطفیلِ حسن بکربِ حسین — کہ پیغمبر کے ہیں جو نور العین
بجنابِ امام زین عباد — پیر باقر کہ دیں کی ہیں بنیاد

Marfat.com

بشہِ جعفر و بکاظمِ دیں — بعلی موسٰے و رضا حق بیں
بشہِ کرخی و بسری شاہ — بجنید و بہ شبلی حق آگاہ
بشہِ واحد ابن عبد العزیز — بابو الفرح جو ہیں اہل تمیز
بشہِ ابو الحسن امام ورائے — بہ سعید و بہ غوثِ ہر دو سرائے
محی الدیں عبد قادر جیلاں — مرشدِ عالم و امام زماں
بجناب امام راہِ یقیں — عبد رزاق اور شرف الدین
بجناب طفیل نیک آئیں — عبد وہاب اور بہاؤ الدیں
بہ عقیل بہ شمس الدیں رہبر — بگدائی، خدا کے ہیں سرور
بو الفضل شمس اور فضل کمال — بگدا و فضیل شاہ کمال
بسکندر با احمد ثانی — جو مجدد ہیں قطبِ ربانی
بہ سعید و بہ شیخ عبد احد — بہ شہ عابد و ولیِ صمد
بہ طفیلِ جناب حق آگاہ — مظہرِ جانِ جاں حبیب اللہ
با امامِ ورلے قطبِ جہاں — مرشدِ راہ حق شہ دوراں
پیرِ عالم شہِ غلام علی — عالم و عارف و تقی و ولی
کر کرم مجھ پہ اے کریم میرے — رحم کر رحم اے رحیم میرے
بخش دے میرے سب گناہوں کو — عمر بھر میں نے ہیں کئے جو جو
اپنی الفت کے جام سے کر مست — بھول جاؤں جہان کو یکدست
بادۂ شوق سے تو کر مدہوش — کہ پس از مرگ بھی میں ہوں مدہوش
اک نگاہ رحمت اور رافت کر — عشق کی راہ کی ہدایت کر

تو میرا ہو کہ بس یہی ہے کام
مُدّعا والسلام والاکرام

یہی شجرہ قادریہ مرشدانہ اتامیہ ایک اور عنوان سے منظوم ہے :-

شجرہ شریف

بحقِ احمد و حیدر حسین و عابدیں آگاہ — بہ باقر جعفر و کاظم رضا معروف سری شاہ

شبلی و عبدالعزیز و واحد حق بیں — بوالفرح و علی و بوسعید و غوث محی الدین
برزاق و بشرف الدین و تاج بہاء الدین — عقیل و شمس الدین ہم گدا بوالفضل با تمکیں
شمس الدین عارف گدا و شہ فضیل ما — کمالِ کیتھلی و شہ سکندر راحمد والا

بعبد و بعد زاں عبدالاحد بجان جاں
بعبداللہ پیرم عفو کن عصیانم اے رحماں

شجرۂ قادریہ مرشدانہ از طرف والد ماجد حضرت مجدد الف ثانی
رحمۃ اللہ تعالٰے علیہ

شجرۂ مبارک

خداوندا بحق کانِ رحمت — محمد فخرِ ایوانِ نبوت
صلوٰۃ حق بروح پاک او باد — بر اصحاب وے و ہم آلِ امجاد
بحقِ آں علیؓ شاہِ کونین — امیرِ دو جہاں قیوم دارین
بحقِ والئے بصرہ شہنشاہ — حسن فیضِ الٰہی ہادئے راہ
بحقِ آنکہ منظورِ الٰہی است — حبیبِ اعجمی نورِ الٰہی است
بحقِ شاہ دیں داؤد طائی — کہ بُد یکتا بشانِ رہنمائی
بحقِ شاہِ دیں معروف کرخی — کہ بُد غوثِ زمین و قطبِ چرخی
بحقِ سرّیِ سقطی شہِ دیں — کز و گشتہ عیاں سرّ رہِ دیں
بحقِ آں جنیدِ شاہ بغداد — کہ از قیدِ سوے اللہ بود آزاد
بحقِ شاہ عبداللہ اکبر — شہِ شبلی و قطبِ وقتِ اظہر
بحقِ آں شہِ قطب سمٰوات — بشاہ عبدالعزیز عاشقِ ذات
بحقِ عبدِ واہب سرورِ دیں — کہ بودہ گمرہاں را رہبرِ دیں
بحقِ بوالفرح بوالحسن طرطوس — کہ ذاتِ اوست فرح جانِ مایوس
بحقِ بوالحسن احسن زعالم — شہِ ہنکار و قطب جن و آدم
بحقِ بوسعید آں شاہ مخدوم — برائے ہر دو عالم بود مخدوم
بحقِ شیخ محی الدین اکمل — شہِ جیلان و غوثِ روزِ اول

Marfat.com

بحقِ شیخ محی الدین حداد — کہ روشن کرد دیں پاک زارشاد
بحقِ شیخ شمس الدین ثانی — ولیِ ایزد و قطبِ دو جہانی
بحقِ آں ابو الغیث شہنشاہ — کہ قطبِ دین بود و ہادیٔ راہ
بحقِ بو مکارم ہادیٔ دیں — کز و جملہ شود حل مشکلِ دیں
بحقِ آں عبید ابنِ فاضل — کز و گردد مرادِ جملہ حاصل
بحقِ قبلۂ دیں بو محمد — کہ بودہ ایں عبید آں نورِ سرمد
بحقِ آں شہنشاہ بخاری — جلال الدین محبِّ ذاتِ باری
بحقِ سیدِ اجمل حق آگاہ — کہ با تفصیل بود او کاشفِ راہ
بحقِ شاہِ دوراں شاہ بڈھن — کہ راہِ معرفت بر ویست روشن
بحقِ شیخ درویش محمدؒ — ولیِ رہنماے دینِ احمدؐ
بحقِ عبد قدوسِ نکو ذات — شہِ گنگوہ پیرِ ذو الکرامات
بحقِ شیخ رکن الدین پر جوش — کہ او از ما سوی اللہ بود مدہوش
بحقِ قطبِ دیں عبد الاحد پیر — کہ بود او صاحبِ حالِ فنا شیر
بحقِ والیٔ سرہند احمد — مجدد الف ثانی نور احمد
بحقِ آں سعید روز اول — امامِ اہلِ عرفاں پیرِ اکمل
بحقِ حضرتِ عبد الاحد شاہ — دلیل اللہ قطب الدین آگاہ
بحقِ آں محمد عابدِ دیں — محیطِ اتقیا و کونِ تمکیں
بحقِ آں حبیب اللہ آگاہ — جنابِ جانِ جاناں مقبول اللہ
بحقِ آں جنابِ قطب ارشاد — شہِ دیں شاہ عبد اللہ آزاد
مرا آگاہ ز سرِّ خویش گرداں — بعشقِ خود جگر را ریش گرداں
ز شربِ شوق در جامِ دلم ریز — بدہ بے تابی آرامے دلم ریز
خطاہائے مرا کن عفو غفار — گنہگارم گنہگارم گنہگار

ز رافت برمن سافت نگاہ کن
بسوئے ذاتِ خود مکشوف راہ کن

Marfat.com

دربیانِ شجرہ قادریہ مرشدانہ امامیہ از طرفِ والد حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ

خداوندا بحقِ کانِ رحمت	محمد شافعِ روزِ قیامت
بحقِ آں امیرِ جن و انساں	علی کرار و مرداں مردِ میداں
بحقِ آں امامِ اہلِ عرفاں	حسین ابن علی قیوم دوراں
بحقِ آں امامِ عابد آگاہ	کہ بُد دانائے سرّ لی مع اللہ
بحقِ آں امام باقرِ دیں	شہنشاہِ سماؤ قطبِ ارضیں
بحقِ جعفرِ صادق حق آگاہ	امام سالکانِ راہ اللہ
بحقِ موسیٰ و کاظم پراز نور	کہ از مدحش زباں شد شعلۂ نور
بحقِ آں امامِ جن و انساں	علی موسیٰ رضا بُد شاہ دوراں
بحقِ مصدرِ اسرارِ عرفاں	شہِ معروف کرخی نورِ ایماں
بحقِ سرّیِ سقطی شہنشاہ	کہ روشن بود بروے سرّ ایں راہ
بحقِ آں جنید سرورِ دیں	شہ بغداد قطبِ نیک آئیں
بحقِ خواجہ بوبکر شبلی رح	کہ ذاتش گمرہاں را بود ہادی
بحقِ آنکہ دلہا را عزیز است	شہِ عبدالعزیز باتمیز است
بحقِ آنکہ دارد منصبِ فرد	جنابِ عبدِ واحد صاحبِ درد
بحقِ بوالفرح آں عبدِ رحماں	شفائے جملہ امراضِ دل و جاں
بحقِ آں علی بوالحسن شاہ	کہ بود آگاہ ز سرّ لی مع اللہ
بحقِ آں سعید روزِ اوّل	شدہ مخدوم شاہِ قطبِ اکمل
بحقِ غوث اعظم شاہ جیلاں	امامِ عارفان و فخرِ دوراں
بحقِ عبد رزاق نکو ذات	ولیِ کاشفِ رمز و اشارات
بحقِ آں ابوصالح محمد	کہ بُد اصلح بکارِ دین احمد
بحقِ محی الدیں بونصر سرور	امیرِ ارض و شاہِ چرخِ اخضر
بحقِ آں حسن احسن عالم	جنابِ سیدِ مختار آدم

Marfat.com

بحقِ عبد قادر فیض معبود | کہ قادر بر ہدایت از خدا بود
بحق قادری آں شاہ موسیٰ | کہ بُد نور خدا دُر ّ تجلّیٰ
بحقِ احمد جیلی شہنشاہ | ولئے ایزد و مقبول درگاہ
بحقِ آں بہاؤالدین انصار | حسینی قادری از عشق سرشار
بحقِ شاہ ابراہیم پُر نور | ولیِ ایزدی معروف و مشہور
بحقِ آنکہ بود او کاشف راز | جناب شیخ رکن الدین ممتاز
بحقِ شیخ دیں عبدالاحد شاہ | کہ مخدوم جہاں بود آں حق آگاہ
بحقِ احمدِ قطب جہانی | امام دیں مجدّد الفِ ثانی
بحقِ خازنِ رحمت شہِ دیں | سعیدِ روز اوّل اہل تمکیں
بحقِ آں امام اہل عرفاں | شہ عبدالاحد مقبول رحماں
بحقِ مرشدِ ما مخزن نور | جنابِ شاہ عبداللہ مشہور
نگہ از رحمتِ خود سوے ما کُن | زدریاے قناعت آشنا کُن
مبیں بر قول و فعلِ ما کریما | بہ بیں خود را و ذاتِ خود رحیما
زسر تا پا ہمہ غرقِ گناہیم | ولے از تست امید پناہیم

کرم کُن چونکہ فضلت راہِ نور است
گنہگاریم ما و تو غفور است

دُردوم۔ در بیان سلسلہ نقشبندیہ علیہم الرحمۃ والرضوان

مخفی نہ رہے کہ ان حضرات کے حالات دوسرے کرجوہر میں بیان کئے جائینگے۔ یہاں پر فقط چند ایک منظوم شجرے لکھے جاتے ہیں *

قصیدہ شجرہ

آں آیۃ اللہ و امام دوسراے | آفتاب آسمانِ دیں محمد مصطفیٰ
یا بہارِ باغِ دیں بوبکر بنیاد وجود | ای بحر ... قرار ... [illegible]
یا ... [illegible] | کہ بُد شاہ ... [illegible]

تا تمامی تن توکل قاسم تقوے اشعار — تائب از دنیا و واقف از رموز اتقے
ثا ثناگوئی خدا جعفر شفیع ہر اثیم — ثابت اندر راہِ حق بلّرسُل کان وارِثا
ج جملہ جلوہ جامع جلال و ہم جمال — جبلِ نورآں بایزید بد ربسطام وجا
چ چراغ دیں حرم خرقان طاقی بوالحسن — چرخ بینا ماہ جاش کوثرش فتہا دجا
حا حلیم و حامئے دینِ محمد بوعلی — حمد گوئی حق خدا را خلق چوں قطب رجا
خا خداوندِ جہاں خُم خانۂ شوقِ خدا — خازنِ خیر البشر یوسف امام باسخا
د دانائے اِلٰہ جان داورِ ہر دو جہاں — دائرِ دیں عبد خالق مظہر نورِ خدا
ذ ذاتِ پاک کاشاہ و امیرِ پورگر — ذاکرِ حق شیخ عارف غیر محتاج خدا
ر رائیس و رہنمائے رہبرانِ راہِ دیں — رحمتِ رحمان شاہ محمود شاہ در دو سرائے
ز زمانِ زیب شاہ بوعلی رامیتنی — زائرِ انوار زا کی از پئے حسنِ جزا
س سردارِ جہاں باباسماسی ولی — سرورِ ہر دو سراسعے خدا از دل ربا
ش شیرِ دشتِ وحدت شاہِ دیں باصد شکوہ — شہوارِ عرصۂ عرفاں امیدِ دلکشا
ص صایم دائم بہرِ صمد صمصامِ دیں — صاحبِ صوفی بہاؤالدین پیراں راعصا
ض ضرغامِ نیستانِ معارف ضدِ شرک — ضاربِ کفار یعقوب است راضی بر رضا
ط طناب خیمۂ عرفاں عبیداللہ ولی — طاہر و طیب زِ عصیاں طرۂ فرقِ عطا
ظ ظہورِ ظاہر و باطن شہِ زاہد ولی — ظلِ ایزد ظرفِ اسرارِ حروفِ ضاد و ظا
ع عینِ نور ایزد عالمِ علمِ علیم — عابد و عامل شہِ درویش امانت راد جا
غ غوثِ وقت غواصِ محیطِ خواجگی — غایتِ رحمت غریقِ معرفت شیر و غا
فا فقیر و فخرِ دوری فیض آں بر عرش و فرش — فانی و ہالک زِ خود باقی بحق کانِ وفا
ق قرآنِ معانی قائمئے لوحِ قدیم — قابِ قربِ حق مجدد قاضی حکم بقا
ک کنزِ حق کلیم کاف و نوں کرارِ جنگ — کاملِ انساں خواجہ معصوم آئینہ عقل و ذکا
ل لعلِ کانِ وحدت شیخ سیف الدین امام — لولوے دریائے عرفاں آفتابِ ذی جلا
م معیارِ نقودِ اصفیا محسن ولی — مطلع مظہر مفخر آفتاب ارض و سما
بحق محی الدین نور سرور زِ نا — ہم دقایق بیں نور الدین نفاست را بنا
بحق آل حسن احسن عالم — جنابِ شاہ ارث ہمیر جان جاناں بے ہوا

ھا یسولائے جہان لاتناہی شاہ ہند ہادئے راہ شاہ عبداللہ وجود فیضہا
ی یا فتہ رافت بذیل یار با مطلب سال
یا رؤف بہر جملہ انبیاؤ اولیا

شجرۂ شریف در فارسی

خداوندا طفیل اسم اعظم بنور سید اولاد آدم
بہ سوز سینۂ صدیق اکبر بہ سلمان و بقاسم بار دیگر
بہ شاہ صفدر کرار حیدر کہ از نیروش و اشد باب خیبر
نہ بد فضلے بروزِ کار زارش زعزرائیل ضرب ذوالفقارش
بہ آں سرو گلستان نبوت باں شمع شبستان فتوت
حسن کز محض لطف خیرخواہی فرود آمد بہ تخت پادشاہی
باں نوبادۂ باغ رسالت باں یکتائے میدان بسالت
حسین آں سرور جمع شہیداں سپہ سالار افواج شہیداں
باں چشم و چراغ اہل بینش کہ بروے بد مدار آفرینش۔
علی ابن الحسین آں زین عباد کہ بود از غیر ذات بحت آزاد
بآں کان صفا و منبع نور کہ بود اندر بقاے عز مستور
محمد باقر آں کوہ مفاخر کہ از تحریرش گفتند باقر
بحق مجمع البحرین انوار کہ شد ادرا از صدیق و علی بار
امام صادق و مصداق جعفر کہ ایں دو منصب او باشد میسر
بحق جملہ اہل بیت اطہار کلان و خورد و مرد و زن بیکبار
کہ ہر یک کشتی بحر یقین است چو کشتی لنگر روے زمین است
بآں سرمست صہبائے محبت کہ بد غواص دریائے محبت
نفس عشق یاراں قطب بسطام کہ دریں رہ نزد چوں او کسے گام
کرد یک قطرہ از مہ تا بماہی دلش بحر یست زاسرار الٰہی
بشرب بوالحسن از جام عشقت کہ بد شایستہ تن تا زجاں

بحقِ بُوعلی آں قطب فائق — بخواجہ یوسف آں غوثِ خلائق
بعبدالخالق آں البرز تمکیں — امام پیشوا و رہبرِ دیں +
کہ پا نہ نہادہ آں فرخندہ اختر — بجز اندر قدم گاہ پیمبر +
بحقِ خواجہ عارف کانِ معنی — بحقِ خواجہ الخیر فغنی +
بہ تمکینِ عزیزاں پیرِ نساج + — کہ بر چرخِ بریں سود از شرف تاج
بحقِ خواجۂ باباسماسی — باں خورشید برجِ حق شناسی
امیرِ شاہ کلال آں پیرِ کامل + — کہ فکرِ غیر نگذشت است در دل
بحقِ پیر پیرانِ بخارا — کزو شد سنگ خارا ذرہ سارا
بہاؤالدین والدین محمّد — کہ ایں راہ ہمہ شد زو ممہد
بہ بے نقشی چو کردی سربلندش — نہادی نام شاہِ نقشبندش
زبس کز وے گرہ از کار وا شد — خطابش خواجہ مشکل کشا شد
بقطبِ حق علاؤالدین عطار — کہ از عالم کشادے فضل اسرار
باں پیرے کہ چرخ آمد سفالش — ازاں یعقوب چرخی گشت نامش
بحقِ آبروئے پیر احرار — کزو زیبِ دگر بگرفت اینکار
چہ گویم من بہ وصفِ آں گرامی — کہ در وصفش چنیں گفت است جامی
مقامِ خواجہ برتر از گمان است — بروں از حدِ تقریر و بیان است
دلش بحریست ز اسرارِ الٰہی — کزو یک قطرہ از مہ تا بماہی
بخواجہ زاہد آں پیرِ صفاکیش — بجاں بازئے مولانائے درویش
بحقِ خواجگی کاندر ہدایت — نموئے درج اسرارِ نہایت
باں مہرِ سپہرِ ارجمندی — ختامِ خواجگان نقشبندی
کہ صہبائے محبت راست ساقی — دُرِ دریائے عرفاں خواجہ باقی
بہ آں سیارِ سیرِ بے نہایت — باں سرہنگِ ارباب درایت
بہ آں ینبوعِ اسرارِ نہانی — بہ آں شہباز اوجِ لامکانی
بحقِ آں منورِ دیدۂ فاروق احمدؒ — کزو شرعِ محمدؐ شد مجدد
بحقِ آں حسن احسن عالم روشنؒ — بہ ازو سرہند شد وادئے ایمن

چراغِ محفلِ باریک بیناں | سپہ سالار فوجِ پاک دیناں
نسنجد ہر کہ داند از کمالش | نگاہِ ہیچکس با نقشِ پایش
بہر دو دیدہ آں غوثِ قیوم | سعید عروۃ الوثقیٰ و معصوم
بہ شیخ عبدالاحد آں نجم ثاقب | بہ شمس الدین حبیب اللہ ارشد
بہ پیرِ ما کہ ہست اندر زمانش | ہدایت حصر اندر آستانش
نہ شد جز بندگی آرامگاہش | ازاں شد نام عبداللہ شاہش
نگویم از کمالاتش کہ چون است | ز ہر وصفیکہ اندیشم فزون است
غریب و بیکسم بر من بہ بخشا | چو کس مشکل کشا نبود تو بکشا
درِ بکشائی از خوشنودئے خویش | براین سرگشتہ و مہجورِ دل ریش
بہر کس از کرم کردی نگاہے | دو عالم رانمے سنجد بکاہے
ز بحر کز فیوضت گشت ریزاں | ز عینِ مکرمت براین عزیزاں
برحمت رشحۂ ہم بر دلِ من | اگر ریزی شود حلِ مشکلِ من
زمن ہرگز نہ شد کارے کہ باید | گنہ زینساں کہ در گفتن نیاید
ز اعمالِ بدِ خود شرمسارم | نہ طاعت نے زبانِ عذر دارم
چو بر خود بینم از بس شرمساری | بدوزخ خوش ترم از رستگاری
بیامرزد پس از کارِ خامم | برسوائی نیرزد انتقامم
اگرچہ بس ستم بر خویش کردم | قباحتہاے از حد بیش کردم
چو مے اندیشم از دریائے جودت | خوشم با این ہمہ نقصِ وجودت

شجرۂ دیگر

بحق احمد و صدیق و سلمان قاسم و جعفر | جناب بایزید و بو الحسن بو قاسم رہبر
بہاء الدین علاء الدین یعقوب و عبید اللہ | محمد زاہد و درویش خواجہ امکنہ آگاہ
محمد باقی و معصوم شہ سیف الدیں | باں نور محمد جان جاں عبداللہ حق بیں
شرارِ عشق در جاں ریز و عقل و ہوش را سوزاں
منور کن دلِ رافت ز مہر خویشتن یا رحماں

درِ سوم - در بیان سلسلہ چشتیہ

واضح رہے کہ آنجناب کو طریقہ چشتیہ کی نسبت اور اجازت حضرت قیوم زماں میرزا جان جاناں علیہ الرحمۃ سے حاصل ہوئی تھی۔ اور انہیں حضرت شیخ الشیوخ محمد عابد سے۔ اور انہیں دلیل الرحمٰن حضرت عبد الاحد سے۔ اور انہیں خازن الرحمۃ خواجہ محمد سعید سے۔ اور انہیں حضرت مجدد الف ثانی سے۔ اور انہیں حضرت مخدوم عبد الاحد سے۔ اور انہیں حضرت شیخ رکن الدین گنگوہی سے۔ اور انہیں حضرت شیخ عبد القدوس گنگوہی سے +

اور انہیں دو طرف سے ہوئی تھی۔ چشتیہ صابریہ کی نسبت تو حضرت شیخ محمد عارف سے۔ اور انہیں حضرت عبد الحق ردولوی سے اور انہیں حضرت شیخ جلال پانی پتی سے۔ اور انہیں حضرت شیخ شمس الدین ترک پانی پتی سے۔ اور انہیں مخدوم علی احمد صابر سے۔ اور انہیں حضرت شیخ فرید شکر گنج سے +

اور چشتیہ نظامیہ کی نسبت حضرت شیخ درویش محمد بن قاسم اودھی سے اور انہیں تین طرف سے پہنچی تھی۔ ایک حضرت سعد اللہ کی طرف سے۔ اور انہیں شیخ فتح اللہ بداونی سے۔ اور انہیں حضرت صفا الدین طبیب ولہائی سے۔ اور انہیں حضرت نصیر الدین چراغ دہلوی سے اور انہیں حضرت سلطان المشائخ نظام الدین اولیا سے +

دوسرے حضرت سید بڈھن بھرائچی سے۔ اور انہیں حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت جلال الدین بخاری سے۔ اور انہیں حضرت نصیر الدین چراغ دہلوی سے۔ اور انہیں حضرت نظام الدین اولیا سے +

تیسرے حضرت بندگی میاں شیخ بن حکیم اودھی سے۔ اور انہیں حضرت سید صدر الدین اودھی سے۔ اور انہیں سید محمد گیسو دراز سے

Marfat.com

اور انہیں حضرت نصیر الدین چراغ دہلوی سے۔ اور انہیں حضرت فرید الدین گنجشکر علیہ الرحمۃ سے۔ اور انہیں حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رح سے۔ اور انہیں حضرت امام الطریقۃ خواجہ معین الدین حسن سنجری رح سے۔ اور انہیں حضرت خواجہ حاجی شریف زندنی رح سے۔ اور انہیں حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی سے۔ اور انہیں حضرت خواجہ ناصر الدین ابو یوسف چشتی رح سے۔ اور انہیں حضرت خواجہ ابو محمد چشتی سے۔ اور انہیں حضرت احمد ابدال چشتی سے۔ اور انہیں حضرت خواجہ ابو اسحاق چشتی سے۔ اور انہیں حضرت ابو ابراھیم اسحاق علو دینوری سے۔ اور انہیں حضرت امین الدین ہبیرہ بصری سے۔ اور انہیں حضرت سدید الدین خواجہ حذیفہ مرعشی سے۔ اور انہیں حضرت سلطان ابراھیم ادہم سے۔ اور انہیں خواجہ فضیل ابن عیاض سے۔ اور انہیں حضرت عبد الواحد بن زید سے۔ اور انہیں حضرت خواجہ بصری سے۔ اور انہیں حضرت امیر المومنین خلیفہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے۔ اور انہیں حضرت سید المرسلین حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے۔

دُر چہارم۔ در بیان سلسلۂ سہروردیہ

آنجناب کو طریقۂ سہروردیہ کی اجازت قطب دوراں حضرت میراں جاناں سے حاصل ہوئی تھی۔ اور انہیں حضرت شیخ الشیوخ محمد عابد سے اور انہیں حضرت شیخ عبد الاحد سے۔ اور انہیں حضرت خواجہ محمد سعید سے۔ اور انہیں حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی سے۔ اور انہیں حضرت رکن الدین سے۔ اور انہیں حضرت عبد القدوس گنگوہی سے۔ اور حضرت سید بھرائچی سے۔ اور انہیں حضرت اجمل بھرائچی سے اور انہیں حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت سے۔ اور حضرت رکن الدین رکن عالم سے۔ اور انہیں حضرت بہاؤ الدین ذکریا ملتانی سے۔

Marfat.com

اور انہیں حضرت امام الطریقت شیخ شہاب الدین سُہروردی سے ۔ اور انہیں حضرت ضیاؤ الدین ابو نجیب سہروردی سے ۔ اور انہیں حضرت وجیہ الدین عبد القاہر سُہروردی سے ۔ اور انہیں حضرت شیخ محمد بن شیخ عبد اللہ عمومیہ سے ۔ اور انہیں حضرت شیخ محمد سے ۔ اور انہیں حضرت شیخ احمد اسود دینوری سے ۔ اور انہیں حضرت ممشاد دینوری سے ۔ اور انہیں حضرت جنید بغدادی سے ۔ اور انہیں حضرت سرّی سقطی سے ۔ اور انہیں حضرت معروف کرخی سے ۔ اور انہیں حضرت داؤد طائی سے ۔ اور انہیں حضرت حبیب عجمی سے ۔ اور انہیں حضرت خواجہ بصری سے ۔ اور انہیں حضرت سید امیر المومنین خلیفہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہٗ سے ۔ اور انہیں حضرت خاتم الانبیا محمّد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ۔

دُرِ پنجم ۔ دربیان سلسلہ کبرویہ

آنجناب کو طریقۂ کبرویہ کی اجازت قیوم زمان مرزا جان جاناں سے حاصل ہوئی تھی ۔ اور انہیں شیخ الشیوخ شیخ محمّد عابد سے اور انہیں حضرت عبد الاحد سے ۔ اور انہیں حضرت خازن الرحمت خواجہ محمد سعید سے ۔ اور انہیں حضرت شیخ مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد سرہندی سے ۔ اور انہیں حضرت شیخ یعقوب چرخی کشمیری سے ۔ اور انہیں حضرت کمال حسین خواری سے ۔ اور انہیں حضرت حاجی محمد جوشانی سے ۔ اور حضرت شاہ بھدواری سے ۔ اور انہیں حضرت رشید الدین بھدواری سے ۔ اور انہیں حضرت سید امیر عبد اللہ برزش آبادی سے ۔ اور انہیں حضرت خواجہ اسحاق شہید جیلانی سے ۔ اور انہیں سید میر علی ہمدانی سے ۔ اور انہیں حضرت محمود الغزدقانی سے ۔ اور انہیں حضرت علاء الدولہ سمنانی سے ۔ اور انہیں حضرت شیخ عبد اللہ صفوانی سے ۔ اور انہیں حضرت شیخ احمد جورغانی سے ۔

Marfat.com

اور انہیں حضرت شیخ علی لالہ سے۔ اور انہیں حضرت مجد الدین بغدادی سے۔ اور انہیں حضرت امام الطریقت شیخ نجم الدین کبروی سے اور انہیں حضرت شیخ روزبہان فارس بقلی سے۔ اور انہیں حضرت عمار یاسر سے۔ اور انہیں حضرت ابوبکر نساج سے۔ اور انہیں حضرت ابوقاسم گرگانی سے۔ اور انہیں حضرت خواجہ عثمان مغربی سے اور انہیں حضرت ابو علی کاتب سے۔ اور انہیں حضرت ابو علی رودباری سے اور انہیں حضرت جنید بغدادی سے۔ اور انہیں حضرت سری سقطی سے۔ اور انہیں حضرت معروف کرخی سے۔ اور انہیں حضرت داؤد طائی سے۔ اور انہیں حضرت حبیب عجمی سے۔ اور انہیں حضرت حسن بصری سے۔ اور انہیں حضرت امیر المومنین علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے اور انہیں حضرت جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے۔

اور نیز حضرت مجدد الف ثانیؒ کو اپنے والد بزرگوار حضرت شیخ عبد الاحد سے۔ اور انہیں حضرت شیخ رکن الدین سے۔ اور انہیں حضرت عبد القدوس گنگوہی سے۔ اور انہیں حضرت درویش محمد بن قاسم اودھی سے۔ اور انہیں حضرت سید بڈھن بہرایچی سے۔ اور انہیں حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت سے۔ اور انہیں حضرت شیخ حمید الدین سمرقندی سے۔ اور انہیں حضرت شیخ شمس الدین ابی محمود بن ابراہیم فرغانی سے۔ اور انہیں حضرت شیخ احمد سے۔ اور انہیں حضرت بابا کمال جنیدی سے۔ اور انہیں حضرت شیخ نجم الدین کبروی سے۔ اور انہیں حضرت روزبہان بقلی سے۔ الی آخرہ۔

درششم۔ در بیان سلسلہ مداریہ

آنجناب کو طریقہ مداریہ کی اجازت حضرت قیوم زمان مرزا جان جاناں سے حاصل تھی۔ اور انہیں حضرت شیخ محمد عابد سے۔ اور انہیں حضرت عبد الاحد سے۔ اور انہیں خواجہ محمد سعید سے۔ اور انہیں

Marfat.com

حضرت مجدد الف ثانی سے۔ اور انہیں حضرت عبدالقدوس گنگوہی سے۔ اور انہیں حضرت درویش محمدؐ بن قاسم اودھی سے۔ اور انہیں حضرت سیّد بڈھن بھڑائچی سے۔ اور انہیں حضرت سیّد اجمل بھڑائچی سے۔ اور انہیں حضرت امام الطریقت حضرت بدیع الدین شاہ مدارؒ سے۔ اور انہیں حضرت شیخ طیفور شامی سے۔ اور انہیں حضرت عین الدین شامی سے۔ اور انہیں حضرت عبداللہ علمدار رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے۔ اور انہیں حضرت امیر المومنین خلیفہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے۔ اور انہیں حضرت خاتم النبیّٖن محمدؐ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے حاصل ہوئی تھی ❖

دُرِ ہفتم۔ دربیان سلسلہ قلندریہ

آنجناب کو سلسلہ قلندریہ کی اجازت حضرت شمس الدین حبیب اللہ مرزا جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل ہوئی تھی۔ اور انہیں حضرت شیخ محمدؐ عابد سے۔ اور انہیں حضرت خواجہ محمدؐ سعید سے۔ اور انہیں حضرت مجدد الف ثانی سے۔ اور انہیں حضرت مخدوم عبد الاحد سے۔ اور انہیں حضرت رکن الدین سے۔ اور انہیں حضرت عبدالقدوس گنگوہی سے۔ اور انہیں حضرت شیخ عبدالسلام عرف شاہ علی جونپوری سے اور انہیں حضرت شاہ محمدؐ بن قطب الدین جونپوری سے۔ اور انہیں اپنے والد بزرگوار حضرت شاہ قطب الدین ستیاولی سے۔ اور انہیں امام الطریقت حضرت نجم الدین قلندر بن حضرت نظام الدین غزنوی سے۔ اور انہیں حضرت سیّد خضر رومی سے۔ اور انہیں حضرت عبد العزیز مکی سے۔ اور انہیں حضرت سیّد ہردو سرا احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے حاصل ہوئی تھی ❖

Marfat.com

جوہر دوم

در احوال پیران نقشبندیہ

اس میں جناب نبی المختار علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لیکر جناب پیر بزرگوار تک کے حالات مندرج ہیں اور ۳۷ گوہر پر مشتمل ہے

گوہر اول

حضرت امام الانبیا امیر الاصفیا سید عالم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ واصحابہ وسلم کے احوال میں

نعت شریف

کان عرفان جہان احسان درج اصطفا — تخت رفعت بخت دولت مہر چرخ اجتبا
شاہ عالم ماہ اعظم نور انوار قدم — سر اسرار الٰہی وحبیب اللہ شمع انبیا
بدر ایمان صدر احسان صاحب فضل وکرم — روح رحمت روح راحت نوح فلک اہتدا
آیت حق فیضہا ے مطلق انسان و جاں — خلق پرور خلق گستر شافع روز جزا
شاہ اسرے ماہ اقصے آفتاب چرخ قرب — عرش منزل عیش حاصل محفل آرائے دنے
نور رحمان فیض یزدان الحت فرح جہاں — شان وشوکت آن اُبہت منبع جود و عطا
شمس رافت مہر رحمت نیر برج شرف
نجم عرفاں برجم شیطاں دافع شرک وریا

Marfat.com

آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام اسمٰعیل اور ابراہیم علیہما السلام کی اولاد سے ہیں۔ نسبت شریف کا سلسلہ حسب ذیل ہے

حضرت ابو القاسم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد المناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن عدی بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن حریمہ بن مدرک بن الیاس بن مضر بن نزار بن سعد بن عدنان بن اد بن اود بن الیسع بن الیسع بن یعرب بن یشحب بن بنت بن قیدار بن اسمٰعیل بن ابراہیم بن آذر بن ناخور بن شاروح بن راغون بن فالح بن عامر بن بہلو بن شالخ بن ارفخشد بن سام بن نوح بن الملک بن متوشلح بن اخنوخ بن برد بن یارد بن مہلائیل بن قینان بن سام بن انوش بن شیث بن آدم علیہ السلام وعلیہ وعلے جمیع الانبیاء الصلوٰۃ والسلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی والدہ آمنہ وہب بن عبد المناف بن قصی مذکور کی اولاد سے تھیں +

آنجناب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت نوشیرواں کے عہد میں عیسے علیہ السلام کے چھ سو سال بعد فجر کے وقت سوموار کے روز بارھویں ماہ ربیع الاول سال فیل کو مکہ معظمہ میں واقع ہوئی۔ بادل کے ایک ٹکڑے نے آپ کے مبارک سر پر سایہ ڈالا۔ اور آنجناب سربسجود ہوئے۔ اور پھر سر اٹھا کر فرمایا لا الٰہ الا اللہ انی رسول اللہ اور بہت سے معجزات ظہور میں آئے مثلاً فارس کی آگ کا بجھنا۔ دریا کا خشک ہونا۔ اور پانی کا جاری ہونا +

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد عبد اللہ آپ کی ولادت سے پیشتر ہی فوت ہو چکے تھے۔ اور والدہ ماجدہ کا ولادت کے سات سال بعد انتقال ہوا جب آپ کا سن شریف آٹھ سال دو مہینے کا ہوا۔ تو آپ کے دادا بزرگوار عبد المطلب بھی جہان فانی سے کوچ کر گئے۔ اور پھر آنجناب کا چچا ابو طالب آپ کی تربیت کا متکفل ہوا

Marfat.com

اور حکم الٰہی کے مطابق اسرافیل علیہ السلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ملازم ہوئے اور گیارہ سال کے بعد جبرائیل علیہ السلام کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رفاقت اور مرافقت کا فخر حاصل ہوا۔ لیکن خفیہ طور پر۔ جب وحی کے دن نزدیک آئے تو آنجناب نے غار حرا میں خلوت اختیار فرمائی۔ اور چالیسویں سال ستائیسویں ماہ رجب المرجب کو پیغمبری عطا ہوئی۔ اور اقرأ باسم ربک سے لیکر مالم یعلم تک نازل ہوا۔ اور جبرائیل علیہ السلام نے وضو اور نماز کا طریقہ سکھلایا۔

پہلے پہل ابو بکرؓ۔ علی مرتضےٰؓ اور خدیجۃ الکبرےٰ رضی اللہ عنہم ایمان لائے۔ اور بارہویں سال معراج واقع ہوا۔ اور معراج کے ایک سال بعد آپ کو ہجرت کا حکم ہوا۔ اور آپ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ہمراہ لیکر مدینہ منورہ میں تشریف لائے۔ اور وہیں سکونت اختیار فرمائی۔ اور تمام جہاد اور اشاعت دین مدینہ منورہ میں کی۔ سوموار کے روز بارھویں ربیع الاول کو صبح کے وقت تریسٹھ سال کی عمر میں آپ نے وفات پائی اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے حجرہ میں آرام کیا۔ عطر اللھم قبرہ الکریم (اے پروردگار آنجناب کی مکرم قبر کو خوشبودار کر) آپ کی تاریخ رحلت لفظ حبؐ سے نکلتی ہے۔

گوہر دوم

کاشف اسرار تحقیق حضرت جناب امیر المومنین ابوبکر صدیقؓ

رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے احوال میں

آپ کا اسم مبارک جاہلیت میں عبد الکعبہ تھا۔ اسلام قبول کرنے کے بعد سرور کائنات نے آپ کا اسم مبارک عبد اللہ رکھا اور آپ کی کنیت ابوبکر کی۔

آپ بلحاظ سلسلہ نسب ساتویں پشت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس طرح ملتے ہیں۔ ابوبکر بن قحافہ بن علیمان بن عامر بن عمر بن کعب

Marfat.com

بن تیم بن مرۃ بن کعب +

آپ کی والدہ ماجدہ سلیمی، صخر کی بیٹی ہیں۔ واقعہ فیل کے دو سال اور چار ماہ بعد سوموار یا منگلوار کو آپ پیدا ہوئے۔ چونکہ آپ معجزہ دیکھے بغیر مشرف بہ اسلام ہوئے۔ اس واسطے آپ کو صدیق کہتے ہیں۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ جب جبرائیل علیہ السلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے ہجرت کا حکم لائے۔ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرا ہمراہی کون ہے۔ جبرائیل علیہ السلام نے عرض کی کہ ابوبکر صدیق، اس روز سے آپ کا لقب صدیق ہوگیا۔ اور جو چار خصوصیتیں آپ کو حاصل ہیں۔ وہ سارے صحابہ کو بھی حاصل نہیں +

اوّل یہ کہ آپ غار میں سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یار تھے +

دوم۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یار آپ کے پیچھے نماز ادا کرتے تھے +

سوم۔ بغیر کسی وسیلہ کے آپ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مدفن میں جگہ ملی +

چہارم۔ پیغمبر ہونے سے لیکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحلت تک آپ سفر و حضر میں آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہمراہ رہے۔ اور وفات کے بعد بھی رسول خدا ہی کی ملکیت میں رہے۔ جدا نہ ہوئے +

روایت کی گئی ہے کہ ایک روز آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام مسجد میں اس طرح تشریف فرما ہوئے کہ جناب کا دایاں ہاتھ ابوبکر صدیقؓ کے کندھے پر تھا۔ اور بایاں ہاتھ عمر فاروق ؓ کے کندھے پر۔ اور فرمایا کہ "میں اسی طرح مروں گا۔ اور اسی طرح میں دفن ہونگا۔ اور اسی طرح میرا حشر ہوگا" +

اور آپ کی فضیلتوں میں سے ایک بڑی فضیلت یہ تھی کہ آپ کے والدین سب صحابی تھے۔ آپ کے فضائل میں بہت سی صحیح حدیثیں وارد ہیں:۔

چنانچہ عمر فاروق ؓ روایت فرماتے ہیں کہ جب آنحضرت علیہ الصلوٰۃ

Marfat.com

والسلام نے جیش العسرۃ میں فرمایا کہ اسلام کے لشکر کی سب لوگ مدد کریں۔ تو میرے دل میں خیال آیا کہ آج تو ضرور ابوبکر سے زیادہ میری قدر و منزلت ہو گی۔ میں آدھا مال آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں لے گیا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا کہ کیا اپنے بال بچے کے لئے بھی کچھ رکھا ہے۔ میں نے عرض کی کہ اتنا ہی رکھا ہے۔ اتنے میں حضرت ابوبکر رض جو کچھ کہ اُن کے پاس تھا سب لے گئے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ اپنے عیال و اطفال کے لئے بھی کچھ رکھا ہے۔ آپ نے عرض کی کہ اللہ اور رسول (اس کی روایت ترمذی اور ابوداؤد نے کی ہے) +

اور نیز یہ روایت کی گئی ہے کہ آپ کے پاس پھٹی پرانی گودڑی تھی وہ اپنی گردن میں ڈال لی۔ اور جہاں جہاں پھٹی ہوئی تھی وہ کھجور کی لکڑی سے ڈھانپ لی تاکہ بدن ننگا نہ ہو۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں (حضرت ابوبکر رض کے) حاضر ہونے سے پیشتر جبرائیل علیہ السلام ویسے ہی لباس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آنجناب فداہ روحی اُمّی و ابی نے پوچھا کہ یہ کیسا لباس ہے جو تم نے پہنا ہے۔ اُس نے عرض کی کہ آسمان کے تمام فرشتوں کو اللہ تعالے نے حکم کر دیا ہے کہ ایسا لباس پہنو۔ اس واسطے کہ ابوبکر صدیق رض نے ایسا لباس پہنا ہے۔ اتنے میں ابوبکر صدیق رض بھی اُسی لباس کے ساتھ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے +

اور نیز عمرو ابن العاص رض سے صحیحین میں روایت ہے کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ آپ[1] عورتوں میں سے کس کو پیار کرتے ہیں۔ تو آنجناب نے فرمایا کہ عائشہ کو۔ پھر میں نے پوچھا کہ مردوں میں سے آپ کسے محبت کرتے ہیں آنحضرت نے فرمایا کہ اُس کے والد (ابوبکر) کو +

اور ابن عمر رض سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انت صاحبی فی الغار و صاحبی فی الحوض تو غار میں اور حوض میں میرا مصاحب ہے +

[1] من النساء احب الیک قال عائشہ قلت من الرجال قال ابوھا +

اور عائشہ صدیقہ رضہ سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لا ینبغی لقوم فیھم ابوبکران یؤمھم غیرھم جن لوگوں میں حضرت ابوبکر ہوں۔ اُن کے لئے مناسب نہیں کہ غیر کو امام بنائیں ؛

اور نیز عائشہ صدیقہ رضہ سے روایت ہے کہ ایک روز ابوبکر صدیق رضہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انت عتیق من النار فیومئذ سمی عتیقاء تو بیشک آگ سے آزاد ہے، اُسی روز سے آپ کا لقب عتیق ہو گیا ؛

اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا من انا اول من انشق عن الارض ثم ابوبکر الحدیث پہلے قبر سے میں نکلونگا اور میرے بعد ابوبکر رضہ ؛

آپ ہی پہلے خلیفہ اور مسند نشین ہیں۔ آپ کی مدت خلافت دو سال تین ماہ اور سات روز تھی۔ چنانچہ کسی نے کہا ہے ؎

صدیقِ نقی دو سال و سہ ماہ بر مسندِ شرع مصطفےٰ بود

آپ کی عمر، عمر نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطابق تریسٹھ سال تھی۔ اور آپ کی وفات کی نسبت مختلف روایتیں ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ آپ نے بائیسویں جمادی الاولیٰ یا تیئیسویں جمادی الاخریٰ ہفتے کی رات مغرب اور عشا کے درمیان وفات پائی۔ اور بعض کہتے ہیں کہ نویں ربیع الاول کو۔ اور بعض کہتے ہیں کہ جمعرات کے روز ستائیسویں ذی الحجہ تیرہ ہجری (۱۳ھ) میں واقع ہوئی ؛

آپ کی قبر مبارک پیغمبر خدا کے روضہ مبارک میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر کے پیچھے اس طرح واقع ہے کہ آپ کا سر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کندھے پر ہے۔ اور چونکہ انبیا کے بعد باقی تمام خلقت سے فضیلت میں یکتا ہے۔ اس لئے ؎

از لفظ احد سال وصالش پیدا است

لفظ احد (۱۳) سے آپ کا سنِ وفات ظاہر ہوتا ہے ؛

Marfat.com

گوہر سوم

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے حالات میں

عرفان ایزدی کے میدان کے شاہسوار حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اصحاب صفہ سے ہیں۔ اور خندق میں اور بعد ازاں مشاہدہ سے حاضر ہوئے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے قول کے مطابق جن لوگوں کا بہشت مشتاق ہے ان میں سے ایک حضرت سلمان فارسی ہیں۔ اور نیز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ سلمان فارسی ہم میں سے ہے اور ہمارے اہل بیت سے ہے۔ جو آپ کی فضیلت اور شرافت کے لئے کافی دلیل ہے +

طریقت میں آپ امیرالمومنین ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور نیز جناب امیرالمومنین علی مرتضےٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے منسوب ہیں۔ آپ کی عمر ایک قول کے مطابق ۲۵۰ اور اکثر قول کے مطابق ۳۵۰ سال تھی۔ اور دسویں رجب ۳۶ھ کو آپ نے رحلت فرمائی۔ اور مدائن میں مدفون ہوئے۔ امیرالمومنین علی مرتضےٰ کرم اللہ وجہہ ایک ہی رات میں مدینہ سے بطور طی ارض (زمین کا طے کرنا) مدائن میں گئے اور آپ کو غسل دیکر اُسی رات مدینہ منورہ میں تشریف لائے +

آپ کا سن وفات لفظ لباب ۳۶ھ سے نکلتا ہے +

گوہر چہارم

شراب تحقیق کے سرمست حضرت قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حالات میں

آپ فقہائے سبعہ (سات مشہور فقیہ) سے تھے۔ اور آپ کو باطنی حالات نسبت برکتیں اور فیض سلمان فارسی سے حاصل ہوئی تھیں۔ اور انہیں کی خلافت اور اجازت

سے مشرف ہوئے تھے۔ آپ اولیائے کبار اور مقرب ابرار سے ہیں۔ آپ کی توصیف میں اتنی بات ہی کافی ہے کہ حضرت امام جعفر صادق رضہ نے باوجود اس قدر کمالات کے جو آپ کو سینہ بسینہ آبا و اجداد سے حاصل ہوئے تھے، آپ سے فائدہ اٹھایا۔ اور آپ نے مدینہ سکینہ میں ۲۴ جمادی الاولیٰ ۱۰۱ ہجری کو وفات پائی۔ آپ کے اسم مبارک کے پہلے نصف حصے (قا) سے آپ کا سن وفات معلوم ہوتا ہے ✦

گوہر پنجم

طبیب حاذق چھٹے امام حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حالات میں

آنجناب کی کنیت ابو عبداللہ اور لقب صادق ہے۔ آپ دین و مذہب کے امام اور شریعت اور طریقت کے ہادی ہیں۔ اور صاحب شوق کے رہنما۔ اصحاب ذوق کے پیشوا۔ زاہدوں کے پیشرو۔ عابدوں کے سردار۔ حقائق الٰہی اور تفسیر قرآنی کے لطائف کے مصنف۔ اور تمام علوم کے جامع ہیں۔ اور سلسلہ نقشبندیہ کے امام تھے اور اکثر طرق عالیہ کے مدار المہام تھے۔ امام اعظم ابو حنیفہ کوفی صوفی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کی صحبت سے مشرف ہو کر بیعت کی اور باطنی فیض حاصل کئے۔ چنانچہ امام صاحبؒ فرماتے ہیں لولا السنتان لھلك النعمان (اگر نعمان کی دو سال عمر نہ ہوتی تو نعمان ہلاک ہو جاتا) کہتے ہیں کہ آنجناب رضہ نے امام اعظمؒ سے پوچھا کہ عقلمند کون ہے۔ آپ نے فرمایا، جو خیر و شر میں تمیز کر سکے۔ آنجناب رضہ نے فرمایا کہ خیر و شر میں تو چوپائے بھی تمیز کر سکتے ہیں۔ بلکہ عقلمند وہ ہے کہ دو خیر اور دو شر میں تمیز کر سکے تاکہ دو نیکیوں میں سے جو اچھی ہو اسے اختیار کرے۔ اور دو شروں میں سے جو خراب ہو، اسے چھوڑ دے ✦

اور نیز آنجناب رضہ نے امام صاحبؒ سے پوچھا کہ نماز کی چابی، اس کا افتتاح اور استفتاح کیا ہے۔ امام صاحب نے فرمایا کہ نماز کی چابی وضو ہے۔ اور افتتاح تکبیر اولیٰ۔ اور استفتاح رو بقبلہ ہونا۔ اور سبحانک اللھم پڑھنا ✦

آنجناب رضہ کی تمام کرامتوں میں سے ایک یہ ہے کہ مردہ گائے زندہ ہوئی حکم الٰہی

Marfat.com

کے موافق ✦

آپ کی ولادت مدینہ سکینہ میں ۵۷ھ ہجری کو ہوئی - اور اٹھاون سال کی عمر میں ۱۱۴ھ کو رحلت فرمائی - اور جہاں پر آنجناب کے والد ماجد اور دادا بزرگوار کے مقبرے تھے وہیں مدفون ہوئے ✦

آنجناب رض کی تاریخ وفات لفظ ناصح سے نکلتی ہے ✦

آنجناب رض کا سلسلہ طریقت قاسم بن محمد بن ابوبکر سے ہے - جو سلمان فارسی کی طرف سے امیرالمومنین ابوبکر صدیق رض سے ملتا ہے - آپ کے والد ماجد کا اسم مبارک امام محمد باقر ہے ✦

گوہرِ ششم

بزرگانِ دین کے فخر حضرت امام محمد باقر رض کے احوال میں

آنجناب کی کنیت ابو عبداللہ اور ابوجعفر اور لقب باقر ہے - آپ بارہ اماموں میں سے پانچویں امام ہیں - آپ علمی دقائق اور قرآنی اشارات اور لطائف سے کما حقہٗ واقف تھے - آپ کی کرامات ظاہر آیات صحیح اور رہبر اور دلیلیں نہایت صاف تھیں - ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ جب جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نابینا ہو چکے تھے - تو آنجناب رض سے ملاقات میسر ہوئی - جابر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ تو کون ہے ؟ آپ نے فرمایا کہ مَیں محمد بن علی بن حسین رض ہوں - جابر نے کہا - اے فرزند ! آگے آ - آپ آگے بڑھے - تو جابر رض نے آپ کے ہاتھ چومے - اور پاؤں چومنے کا ارادہ کیا - لیکن آنجناب رض نے روک دیا جابر رض نے کہا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تجھے سلام کہا ہے - آنجناب رض نے فرمایا علیٰ رسول اللہ السلام و رحمۃ اللہ و برکاتہ - آپ نے جابر رض سے اس ماجرے کی تفصیل پوچھی - تو اُس نے بیان کیا کہ ایک روز میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا - تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے جابر شاید تو اُس وقت تک زندہ رہے کہ تو میرے ایک فرزند محمد بن حسین نام سے ملاقات کرے - اللہ تعالےٰ سے ایک خاص نور اور حکمت عطا کریگا - اُسے میرا سلام پہنچا دینا ✦

Marfat.com

آنجناب کی کرامات میں سے ایک یہ ہے کہ ایک بزرگ بیان کرتا ہے کہ میں نے امام باقر رضی اللہ عنہ سے پوچھا ما حق المؤمن علی اللّٰہ (اللہ تعالےٰ کا مومن پر کیا حق ہے) تو آپ نے مجھ سے مُنہ پھیر لیا۔ میں نے تین مرتبہ سوال کیا۔ تیسری مرتبہ آپ نے فرمایا کہ مومن کا حق اللہ تعالےٰ پر یہ ہے کہ اس درخت کو کہدے کہ آجا۔ تو وہ درخت آجائے۔ وہ بزرگ بیان کرتا ہے کہ جب آپ نے یہ فرمایا۔ تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ وہ درخت چلکر آپ کی طرف آرہا ہے۔ لیکن آپ نے اشارہ کیا کہ تُو اپنی جگہ قایم رہ۔ اس بات سے میری یہ غرض نہ تھی کہ تو آجائے ✦

آپ کی ولادت مدینہ سکینہ میں ۵۷ھ ہجری کو ہوئی۔ اور وفات ۱۱۴ھ ہجری کو ہوئی۔ آپ کی ولادت کی نسبت مختلف رائیں ہیں۔ بعض تو کہتے ہیں کہ آپ کی ولادت جمعہ کے روز۔ اور بعض کہتے ہیں کہ منگل کے روز ۲۔ ماہ صفر کو اور بعض کہتے ہیں کہ ۳۔ ماہ صفر کو۔ اور بعض کہتے ہیں کہ ماہ رجب کی پہلی تاریخ کو ہوئی۔ اور اسی طرح عمر کے بارے میں بھی اختلاف ہے۔ چنانچہ بعض کہتے ہیں۔ کہ آپ کی عمر ۵۷ سال ۲ ماہ ۵ دن تھی اور بعض کہتے ہیں کہ ۵۸ سال۔ اور بعض کہتے ہیں ۶۳ سال عمر نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کے موافق تھی۔ اور بعض کہتے ہیں ۷۲ سال تھی۔ اور اسی طرح تاریخ وفات کی نسبت بھی مندرجہ ذیل اختلاف رائے ہے۔ ہفتے کے روز چوتھی ماہ صفر ۱۱۴ھ۔ ۱۱۔ ماہ رجب ۱۱۴ھ ماہ شعبان ۱۱۴ھ ۱۱۵ھ ۱۲۰ھ ۱۲۷ھ۔ آپ کا مرقد بقیع میں ہے۔ آپ کی تاریخ وفات لفظ **دیو** سے نکلتی ہے۔ آپ کے والد بزرگوار کا اسم مبارک امام زین العابدین ہے ✦

گوہر ہفتم

افتخار العارفین حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے احوال میں

آپ کی کُنیت امام ابو محمد۔ ابو الحسن ابو قاسم اور ابو بکر ہے۔ اور سجاد اور زین العابدین آپ کے القاب ہیں۔ آپ کی والدہ ماجدہ یزدجرد کی بیٹی ہیں جو نوشیروان عادل کی اولاد سے ہے ✦

ایک روز ایسا اتفاق ہوا کہ آپ گھر میں نماز ادا کر رہے تھے کہ گھر میں آگ لگ گئی۔ لوگوں نے ہر چند کہا کہ یا ابن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم، آگ لگ گئی آگ لگ گئی۔ لیکن آپ نے سر سجدہ سے نہ اُٹھایا۔ نماز کے بعد آپ سے پوچھا گیا کہ کس چیز نے آپ کو آگ سے غافل رکھا۔ آپ نے فرمایا کہ آخرت کی آگ نے۔

آنجناب کی کرامتوں میں سے ایک یہ ہے کہ ایک روز مع اصحاب آپ جنگل میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک ہرنی نے آکر سر زمین پر رکھ دیا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ ہرنی کہتی ہے کہ کل میرا بچہ فلاں قریش لے گیا ہے۔ اور میں نے کل سے اسے دودھ نہیں پلایا۔ بعض حاضرین نے دل میں اس بات سے انکار کیا۔ آپ نے فرمایا کہ اس قریش کو لاؤ۔ جب وہ قریش آیا۔ تو آپ نے اُسے فرمایا کہ اس ہرنی کا بچہ جو کل تو لے گیا تھا۔ اُسے لے آ تاکہ یہ (اس کی ماں) اُسے دودھ پلائے۔ وہ قریش بچہ کو لے آیا۔ اس ہرنی نے بچے کو دودھ پلایا۔ اور آپ نے وہ بچہ قریش سے لے کر ہرنی کے حوالے کیا۔ وہ ہرنی زبان حال سے آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوئی روانہ ہوئی۔ حاضرین نے پوچھا کہ اب کیا کہ رہی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تمہارے لئے دعائے خیر کرتی ہے کہ جزاکم اللہ خیرا۔

امام حسین رضی اللہ عنہ آپ کو علی اصغر کے نام سے پکارا کرتے تھے آنجناب کی عمر ۶۰ سال تھی۔ آپ کی تاریخ کی نسبت مختلف رائیں حسب ذیل ہیں۔ جمعہ کے روز یا جمعرات کے روز ماہ جمادی الاخرے شعبان سنہ ۳۳ ہجری یا ۳۸ ہجری اور قول صحیح کے مطابق ۳۶ھ اور ایک قول کے مطابق ۳۷ ہجری کو مدینہ منورہ میں ہوئی۔ اور آپ کی وفات مدینہ سکینہ میں واقع ہوئی۔ اس کی تاریخ کی نسبت بھی حسب ذیل مختلف رائیں ہیں۔ سوموار کے روز ۱۲ محرم ۹۴ھ ۹۵ھ ۹۶ھ آپ کی تاریخ وفات عابد زاھد سے نکلتی ہے۔ آپ کے والد بزرگوار اور پیر طریقت کا اسم مبارک امام حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہ ہے۔

حایت

گوہر ۵ ششتم

قرۃ العین امیر الثقلین حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حالات میں

آپ کی کنیت ابو عبداللہ اور لقب شہید، وفی، زکی، اور سبط ہے۔ آپ چھٹے ماہ کے پیدا ہوئے۔ کوئی لڑکا یحییٰ بن ذکریا علیہم السلام کے سوا چھ مہینے کا پیدا نہیں ہوا۔ اور امام حسن رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی پیدائش سے پچاس روز بعد حضرت فاطمۃ الزہرا حاملہ ہوئیں اور جب امام حسین رضؓ پیدا ہوئے تو جبرائیل علیہ السلام نے آکر عرض کی کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم، علی کرم اللہ وجہہ آپ کے لئے ایسے ہی ہیں جیسے موسےٰ علیہ السلام کے لئے ہارون۔ ہارون کے دوسرے بیٹے کا نام شبیر تھا۔ اور یہ بھی چونکہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے دوسرے بیٹے ہیں۔ اس لئے اس کا نام شبیر رکھو۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ شبیر کو عربی زبان میں کیا کہتے ہیں؟ جبرائیل علیہ السلام نے عرض کی کہ حسین کہتے ہیں۔ اس لئے آنحضرت نے آپ کا اسم مبارک حسین رکھا۔ اور یہی معاملہ امام حسنؓ کی پیدائش کے وقت ہوا تھا۔ یعنی حکم الٰہی کے مطابق جبرائیل علیہ السلام نے آکر عرض کی تھی کہ ہارون کے پہلے فرزند کا اسم شبر ہے جس کا ترجمہ حسن ہے +

آپ کی کنیت ابو محمد اور لقب تقی اور سید ہے۔ آپ نے پچیس ۲۵ حج پاپیادہ گئے +

آپ کی کرامات میں سے ایک یہ ہے کہ آپ کی دعا سے سوکھا درخت فوراً ہرا بھرا ہو گیا اور اُس میں میوہ لگا +

آپ کی ولادت مدینہ سکینہ میں ہوئی۔ اور تاریخ ولادت آپ کی ۵ رمضان ۳ھ کو ہوئی۔ اور تاریخ وفات کی نسبت مختلف رائیں ہیں ۱۵۔ ربیع الاول۔ ۲۸ ربیع الآخر۔ ۱۱ ربیع الآخر۔ یکم محرم ۵۰ھ، ۴۹ھ کو ہوئی۔ آپ بقیع میں مدفون

Marfat.com

ہوئے۔ اور لفظ محبت سے آپ کی تاریخ وفات نکلتی ہے +

حضرت امام حسنؓ اور حسینؓ صورت و شکل میں ایک دوسرے کے مشابہ تھے جب اندھیرے میں بیٹھتے تو آپ کے چہرے اور پیشانی کی روشنی سے لوگ رستہ دیکھ لیتے۔ اور سینے سے قدم تک پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے مشابہ تھے اور حضرت امام حسنؓ سر سے لیکر قدم تک سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مشابہ تھے +

آنجناب کی کرامتوں اور فضیلتوں سے کتابیں بھری پڑی ہیں۔ اس مختصر میں گنجائش نہیں +

آپ کی ولادت مدینہ سکینہ میں ہوئی۔ اور تاریخ پیدائش کی نسبت حسب ذیل مختلف رائیں ہیں۔ ۴ھ۔ ماہ شعبان۔ ۵۔ ماہ شعبان ۳ھ۔ اور آنجناب کی عمر ستاون سال پانچ ماہ تھی۔ اور کربلا میں منگل یا جمعہ کے روز دسویں محرم ۶۱ھ کو شہید ہوئے۔ آپ کی تاریخ وفات اس مصرعہ سے نکلتی ہے ع

سر دین سا برید بیدینے

کسی نے کہا ہے کہ ایک عدد کم ہے (یعنی دین کا سر دال ہے۔ اگر دال اڑا دیں تو باقی ی ن رہ جاتا ہے۔ جن کے ساٹھ عدد ہیں اور تاریخ وفات سے ایک سال کم ہے۔ کیونکہ سن وفات ۶۱ھ ہجری ہے +

گوہر نہم

دائرہ ولایت کے مرکز حضرت امیر المومنین علی ابن ابیطالب کرم اللہ وجہہ کے حالات میں

آنجناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی اور داماد ہیں۔ آپ کی کنیت ابوتراب اور ابوالحسن ہے۔ آپ کو ابوتراب سے بڑھکر اور کوئی نام اچھا نہ معلوم ہوتا تھا۔ کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے آپ کو اس کنیت سے

مشرف کیا تھا جس کی تفصیل یہ ہے کہ ایک دن آپ فاطمۃ الزہراؓ سے ناراض ہو کر مسجد میں آکر سو گئے۔ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بات سُنی۔ تو فوراً مسجد پہنچے۔ اور آپ کو خاک میں لتھڑا ہوا مسجد کے دروازے میں سویا ہوا پاکر فرمایا۔ اے ابوتراب اُٹھ ٭

نیز آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے ہر پیغمبر کے فرزندوں کی ذرّیت کو میری پیٹھ میں رکھا ہے۔ اور میری اولاد کی ذرّیت کو علی کرم اللہ وجہہ کی پیٹھ میں ٭

اور نیز فرمایا کہ جو شخص علی کرم اللہ وجہہ کو ناراض کریگا۔ گویا وہ مجھے ناراض کریگا ٭

اور نیز فرمایا کہ بہشت تین شخصوں یعنی علیؓ۔ عمارؓ اور سلمانؓ کا مشتاق ہے ٭

کہتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک کنکر ہاتھ میں لیا وہ کنکر سُبحان اللہِ وَالحمدُ لِلّٰہِ اس طرح پڑھ رہا تھا کہ تمام لوگ اُسے سُن رہے تھے۔ پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ کنکر زمین پر پھینک دیا۔ بعد ازاں امیر المومنین ابوبکر صدیق رضؓ نے اُٹھایا۔ تو آپ کے ہاتھ میں آکر بھی تسبیح کہنے لگا اور اسی طرح عمرؓ عثمانؓ علی کرم اللہ وجہہ تینوں صاحبان نے باری باری ہاتھ میں لیا اور کنکر تسبیح کہتا رہا۔ ابوذرؓ بھی اس مجلس میں حاضر تھا۔ آنحضرت نے اُسے فرمایا کہ تو بھی کنکر اُٹھا۔ جب اس نے اُٹھایا تو کنکر نے تسبیح نہ کہی۔ اُس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ روحی فداہ امی وابی! اس کی کیا وجہ ہے کہ میرے ہاتھ میں آکر یہ تسبیح نہیں کہتا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابوذر کیا تو خلفائے راشدین کی برابری کرنا چاہتا ہے ٭

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی کرامتوں میں سے ایک یہ ہے کہ کوفہ میں دریائے فرات طغیانی پر تھا۔ تمام لوگوں نے آپ کی خدمت میں عرض کی کہ دریا طغیانی پر ہے اور اس سے جان و مال کا نقصان ہو رہا ہے۔ آپ پُل پر جاکر کھڑے ہوئے اور عصا سے اشارہ کیا۔ تو ایک گز پانی کم ہو گیا۔ پھر لوگوں نے عرض کی کہ اور بھی کم ہو

صلے اللہ علیہ وسلم کی بھی زیارت کروں۔ بلکہ میں اس کے لئے جدا احرام باندھونگا۔ چنانچہ آپ نے عراق واپس آکر دوسرے سال مدینہ منورہ کے احرام کی نیت کی۔ جب آپ مسجد کے دروازہ پر پہنچے۔ تو ایک گھڑی وہاں ٹھیر کر روئے۔ جب لوگوں نے اس کی وجہ دریافت کی۔ تو فرمایا کہ میں اپنے تئیں حیض والی عورت کی طرح پاتا ہوں۔ اور ڈرتا ہوں کہ میرے اندر آنے سے مسجد آلودہ نہ ہوجائے +

آپ فرماتے ہیں کہ میں نے تیس ۳۰ سال مجاہدہ کیا لیکن علم اور اُس کی متابعت سے بڑھ کر کسی چیز کو دشوار نہ پایا۔ اگر علما کا اختلاف نہ ہوتا۔ تو میں سب چیزوں سے باز آجاتا۔ اور اپنے دین کے حق کو نہ جانتا۔ علما کا اختلاف باعثِ رحمت الہٰی ہے مگر توحید اور تجرید میں +

اور نیز آپ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ کعبے گیا۔ تو اُسے پتھروں کا بنا ہوا مکان پایا۔ میں نے دل میں کہا کہ حج قبول نہیں ہوا کیونکہ میں نے اس قسم کے پتھر بہت سے دیکھے ہیں۔ دوسری مرتبہ جب میں گیا تو خانہ کعبہ کو بھی دیکھا اور خانہ کعبہ کے مالک کو بھی۔ پھر بھی میں نے یہی کہا کہ ابھی توحید حاصل نہیں ہوئی۔ پھر جب میں تیسری مرتبہ گیا۔ تو اللہ تعالےٰ ہی کو پایا۔ اور خانہ کعبہ کو وہاں نہ دیکھا۔ مجھے غیب سے آواز آئی کہ اے بایزید! اگر تو اپنے تئیں نہ دیکھے اور سارے جہان کو دیکھے تو تو مشرک نہیں ہوتا لیکن جب تو سارے جہان کو نہ دیکھے اور اپنے تئیں دیکھے، تو تُو مشرک ہوجائیگا پھر میں نے توبہ کی +

کہتے ہیں کہ آپ نے وفات کے وقت بارگاہ الہٰی میں یہ عرض کی الٰہی ما ذکرتك الا عن غفلۃ وما خدمتك الا عن فترۃ (اے پروردگار! میں نے تیری یاد نہیں کی لیکن غفلت سے اور تیری خدمت نہیں کی لیکن فترت سے)+

آپ کی عمر تہتر سال تھی اور ۱۵ شعبان ۲۶۱ھ ہجری یا ۲۳۴ھ ہجری کو بسطام میں وفات پائی قطعہ تاریخ ؎

حضرت بایزید بسطامی	اکرم وراہ دان سبحانی
چاول ہر دو تاریخ نوتش اے رافت	اکرم وان راست گردانی

گوہر دوازدہم

قطب ربانی حضرت شیخ ابو الحسن علی خرقانی رضی اللہ عنہ کے حالات میں

آپ اپنے زمانے کے غوث اور قبلہ تھے۔ تصوف میں آپ کا سلسلہ سُلطان العارفین سے ملتا ہے۔ لیکن بطریق روحانیت اور بلا واسطہ۔

اور بعض کہتے ہیں کہ اس طرح پر درمیان میں وسیلہ تھا کہ آپ نے ابو مظفر مولے انترک طوسی سے خرقہ ارادت حاصل کیا۔ اور انہوں نے خواجہ اعرابی یزید عقشی سے۔ اور اُنہوں نے خواجہ محمد مغربی سے اور اُنہوں نے سلطان العارفین شیخ بایزید بسطامی رضی اللہ عنہ سے۔

منقول ہے کہ سُلطان العارفین خرقان کی طرف جب منہ کرتے۔ تو فرماتے کہ یہاں سے دوست کی خوشبو آتی ہے۔

کشف المحجوب میں لکھا ہے کہ شیخ صاحب اپنے زمانہ میں یگانہ روزگار تھے۔ آپ مشائخ کے قدما اور اپنے وقت کے مشائخوں کے ممدوح تھے۔

شیخ ابو سعید فرماتے ہیں کہ آپ ہر ایک فن کے لطیف محاورات استعمال کرتے۔ جب واپس ہوئے تو فرمایا کہ مَیں نے تجھے اپنے عہد کی ولایت میں برگزیدہ کیا۔

ابو القاسم قشیری رضی اللہ عنہ سے مَیں نے سُنا کہ جب میں ولایت خرقان میں آیا۔ تو میری بہ سبب اس پیر کی حشمت کے فصاحت جاتی رہی اور میری عبادت نہ رہی۔ مَیں نے خیال کیا کہ شاید مَیں ولایت سے معزول ہو گیا ہوں۔ لیکن آپ نے فرمایا۔ دو راہیں ہیں۔ ایک راہ ضلالت اور دوسری راہ ہدایت۔ راہ ضلالت میں بندہ خدا کی طرف ہے اور راہ ہدایت میں خدا بندے کی طرف ہے۔ پس جو شخص یہ کہے کہ مَیں خدا رسیدہ ہو گیا ہوں۔ وہ نہیں ہوا۔ اور جو یہ کہے کو بھی کمانے

Marfat.com

رسیدہ بنایا گیا ہے، وہ بیشک خدا رسیدہ ہو گیا ہے۔ اس واسطے کہ پہنچنے یا نہ پہنچنے اور چھوٹنے یا نہ چھوٹنے کا کام بند نہیں ہو گیا۔ بلکہ پہچانے یا نہ پہچانے اور چھڑانے یا نہ چھڑانے کا بند ہے ٭

اور نیز یہ بھی آپ ہی نے فرمایا ہے کہ گودڑی۔ سجادہ اور رسوم اور عادات سے صوفی نہیں بنجاتا۔ بلکہ صوفی وہ شخص ہوتا ہے۔ جو ان چیزوں کا پابند نہ ہو ٭

اور نیز فرماتے ہیں کہ صوفی ایسے دن کی مانند ہے، جسے سورج کی حاجت نہ ہو۔ اور ایسی رات کی مانند ہے، جسے چاند اور ستاروں کی ضرورت نہ ہو۔ اور بہشتی وہ شخص ہے، جسے بہشت کی ضرورت نہ ہو ٭

اور نیز فرماتے ہیں کہ فنا و بقا کے بارے میں وہ شخص دعوے کر سکتا ہے۔ جو ریشم کی ایک تار سے آسمان میں لٹک سکے یا نبات کو اکھاڑ سکے یا پہاڑوں کو اکھاڑ پھینکنے کی طاقت رکھتا ہو۔ اور تمام دریاؤں کو دودھ کر سکے۔ اور انہیں جگہ سے ہلا سکے ٭

اور نیز فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وراثت کے یہ معنی ہیں کہ ہر ایک فعل میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کی جاوے۔ نہ کہ کاغذ سیاہ کئے جاویں ٭

شبلی رحمۃ اللہ علیہ نے جو یہ فرمایا ہے کہ۔ میں وہ چاہتا ہوں اور نہیں چاہتا ہوں اس کی بابت شیخ صاحبؒ فرماتے ہیں کہ یہ بھی خواہش ہے ٭

اور نیز آپ فرماتے ہیں کہ چالیس سال سے میں ایک حالت پر ہوں کہ اللہ تعالےٰ میرے دل کی طرف دیکھ رہا ہے۔ اور میرے دل میں اپنے سوا کسی کو نہیں دیکھتا مابقی فی بغیر اللہ شئ ولا فی صدری بغیرہ قرار (مجھ میں اللہ کے سوا کچھ نہیں رہا اور میرے سینے کو اس کے بغیر قرار نہیں) ٭

اور نیز یہ بھی فرمایا ہے کہ چالیس سال سے میرا نفس سرد پانی کی خواہش کر رہا ہے لیکن اب تک میں نے کھٹی دہی کے پانی تک اسے نہیں دیا ٭

اور نیز فرماتے ہیں کہ روشن دل وہ ہے جس میں خلقت نہ ہو۔ اور سب سے اچھا دل وہ ہوتا ہے، جس میں خلقت نہ ہو۔ اور سب سے اچھا کام وہ ہے جس میں

Marfat.com

مخلوق کا اندیشہ نہ ہو۔ اور سب سے حلال نعمت وہ ہے جو جائز کوشش سے حاصل کیجائے اور سب سے اچھا رفیق وہ ہوتا ہے کہ اُس کی زندگانی حق تعالےٰ کی یاد میں بسر ہو

آپ فرماتے ہیں کہ جب سے مجھے شب قدر معلوم ہوئی۔ پھر مجھ سے کبھی شب قدر خطا نہ ہوئی +

طریق دانستن شب قدر

اگر ماہ رمضان کی پہلی تاریخ اتوار ہو، تو شب قدر ۲۹ کو ہوگی۔ اور اگر سوموار ہو، تو ۲۷ کو۔ اگر بدھ ہو، تو ۱۹ کو۔ اور اگر جمعرات ہو، تو ۲۵ کو۔ اور اگر جمعہ ہو تو ۱۷ کو۔ اور اگر ہفتہ ہو، تو ۲۰ کو +

آپ سلسلہ نقشبندیہ کے امام، اور سیف قاطع (کاٹنے والی تلوار) تھے۔ جو آپ فرماتے وہی ہوجاتا۔ اور آپ کی کرامتیں ظاہرا تھیں +

آپ نے ہفتے کے روز عاشورہ یا منگل کے روز ۴۲۵ھ کو وفات پائی۔

شعر تاریخ ؎ آں شیخ بوالحسن کہ بحارِ حقائق است

رافت سن وصال او بحر حقایق است

گوہر سیزدہم

عارف ربانی قطب سبحانی شیخ ابو القاسم گرگانی رضی اللہ عنہ کے احوال میں

آپ عارف حق اور قطب وقت تھے۔ اپنے عہد میں لاثانی اور بے بدل تھے اور سب طالبوں کا اعتقاد آپ پر تھا۔ مریدوں کے واقعات کے کشف میں ظاہر نشانی تھے۔ اور علم کے فنون سے ماہر تھے +

باطنی علم میں آپ کو شیخ عثمان مغربی رہ سے نسبت تھی۔ اور انہیں بو علی کاتب رہ سے۔ اور انہیں بو علی رودباری رہ سے۔ اور انہیں جنید بغدادی رہ سے۔ اور

Marfat.com

انہیں سری سقطی سے۔ اور انہیں معروف کرخی سے۔ اور انہیں معروف سے نسبت حاصل تھی۔ ایک داؤد طائی سے۔ اور انہیں حبیب عجمی سے۔ اور انہیں حسن بصری سے اور انہیں امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سے ❖

اور دوسری نسبت وارادت معروف کرخی کی امام علی موسے رضاؑ سے ہے اور انہیں اپنے والد بزرگوار امام موسےٰ کاظم سے۔ اور انہیں اپنے والد بزرگوار امام جعفر صادق سے اور علےٰ ہذا القیاس جیسا پہلے بیان ہو چکا ہے ❖

آپ فرماتے ہیں کہ طریقت میں آدمی کو نسبت اس واسطے نہیں ہوتی کہ جب اسے طریقت میں لائیں تو یافت کا گمان اُسے آئے۔ اور جب اُسے اس سے معزول کریں تو عبادت کا اُسے خیال آئے پس نفی اور اثبات اور گم ہونا اور پالینا دونوں گمان ہیں۔ اور آدمی کبھی گمان کی قید سے رہا نہیں ہو سکتا۔ اُسے چاہئے کہ اپنے تمام کام بندگی میں کرے۔ اور تمام نسبتیں اپنے آپ سے دُور کرے نسبت کے بغیر ہی فرمانبرداری کرے ❖

آپ نے ۴۷۵ھ میں وفات پائی۔ قطعہ تاریخ

قطب زمانہ قاسم آں شاہِ گرگانی	جانِ عزیز خود داد و رفت بسوئے جاناں
تاریخ ارتحالش قطب المحققین است	ہم در مقرب حق سالِ وصالِ وے دان

گوہر چہاردہم

مقبول جناب سرمدی قطب صمدی حضرت ابو علی فارمدی طوسی علیہ الرحمۃ کے حالات میں

آپ مقتدائے وقت اور اپنے عہد کے مشائخ کے فخر تھے۔ آپ خراسان میں رہا کرتے تھے اور باطنی نسبت اور معنوی استفادہ خواجہ ابو الحسن خرقانی کی طرف سے تھا چنانچہ شجرہ طیبہ نقشبندیہ اسی طرف سے ہے۔ اور نیز شیخ ابو القاسم گرگانی علیہ الرحمۃ کی صحبت سے بھی استفادہ حاصل کیا۔ اور خلافت کے مرتبے کو پہنچے بہت سی

Marfat.com

خلقت کو اپنے باطنی فیوض سے بہرہ ور کیا۔

حضرت شاہ نقشبند کے مقامات میں لکھا ہے کہ حجت الاسلام امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ کو تربیت علم باطنی آپ ہی سے حاصل ہوئی۔ اور آپ خراسان کے مشہور مشائخ سے تھے۔

آپ کی ولادت ۴۳۴ھ ہجری میں ہوئی۔ اور ۴ ربیع الاول ۵۱۱ھ ہجری میں آپ نے وفات پائی۔ تاریخ رحلت اُس مقرب رحمان کی مصرعہ ذیل سے ہویدا ہوتی ہے ع

ازیں جہاں درگذشت نورِ حدیقہ عابداں

تاریخ از غلام محی الدین ؎

ہست تاریخ شیخ فارمدی بوعلی قطب واصل سبحاں

گوہر پانزدہم

مقرّب بارگاہ حضرت خواجہ یوسف ہمدانی رضی اللہ عنہ کے حالات میں

آپ کی کنیت ابو یعقوب تھی۔ اٹھارہ سال کی عمر تک آپنے ظاہری علوم کی تحصیل کر کے وعظ کرنا شروع کیا۔ آپ حنفی المذہب تھے۔ اور ارادت کا خرقہ شیخ بوعلی فارمدی سے پہنکر باطنی فیض اخذ کئے۔ اور خلافت کا مرتبہ حاصل کر کے ساٹھ سال سے زیادہ شیخی اور ارشاد کے سجادہ پر بیٹھے۔

آپ مقبول عوام تھے۔ اور مدت تک آپ نے کوہ آذربین خلوت اختیار کی خلوت کی اثنا میں آپ صرف جمعہ کے روز باہر نکلتے۔

آپ اپنے زمانے کے غوث اور امام تھے۔ اور پانچویں صدی کے مجدد اور صاحب حالات روشن اور کرامات ظاہرہ تھے۔ بغداد۔ اصفہان۔ عراق۔ خراسان۔ سمرقند۔ اور بخارا میں آپ لوگوں کو ہدایت کرتے رہے۔

منقول ہے کہ حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ اور ابن سقاء آپ کی زیارت کے لئے گئے۔ رستے میں انہیں ایک شخص ملا جس نے

Marfat.com

پوچھا کہ کہاں جاتے ہو۔ اُنہوں نے فرمایا کہ ہم فلاں غوثِ وقت کی ملاقات کو جاتے ہیں۔ اُس شخص نے کہا کہ چلو میں بھی آپ کے ہمراہ آزمائش کے لئے چلتا ہوں اگر وہ صاحب کشف ہوگا تو میرے دل کی بات بتا دیگا۔ تینوں آپ کی خدمت میں گئے۔ تو آپ نے حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ آپ عنقریب ہی منبر پر چڑھ کر قدمی ھذہ علیٰ رقبۃ کل ولی اللہ کہینگے۔ اور اس سقّے کو فرمایا کہ تیرا خاتمہ با ایمان ہوگا۔ اور تیسرے شخص کو فرمایا کہ کانوں تک دنیا میں غرق رہیگا۔ جس طرح آپ نے فرمایا تھا۔ ٹھیک ویسا ہی وقوع میں آیا یعنی حضرت غوث الاعظم نے وہی کہا۔ اور اس سقّے کا خاتمہ با ایمان ہوا۔ اور تیسرا شخص ایک عورت کے عشق میں مُبتلا ہو کر دنیا میں غرق ہوا۔ نزع کے وقت اس شخص سے لوگوں نے پوچھا کہ تو مسلمان تھا اور عالم تھا۔ کیا اس وقت اسلام کی بابت کچھ یاد ہے۔ اُس نے کہا کہ مجھے قرآن یاد تھا وہ تو سب بھول گیا ہے۔ مگر ایک آیت مجھے یاد ہے اور وہ یہ ہے ربما یود الذین کفروا لو کانوا مسلمین (وہ لوگ جو کفر کرتے ہیں بسا اوقات اس بات کی خواہش کرتے ہیں کہ کاشکے ہم مسلمان ہوتے) معاذ اللہ اولیا اللہ کی آزمائش اس طرح کی ہوتی ہے۔

آپ نقشبندی ہیں اور آپ کی ولادت سنہ ۴۴۰ھ ہجری میں اور وفات ۵۳۵ھ میں واقع ہوئی۔ آپ کا مزار مبارک مرو میں ہے۔ آپ کی تاریخ وفات "شجرہ طیبہ" "صاحب مدارج قدسی بود" سے نکلتی ہے۔

دوسرے قول کے موافق تاریخ وفات "کان امام العرفان" ہے چنانچہ رحلت کے وقت اپنے اصحاب میں سے چار شخصوں کو جو ارشاد کے مرتبے کو پہنچ چکے تھے۔ خلافت اور نیابت عنایت فرمائی۔ یعنی خواجہ عبد الخالق غجدوانی۔ خواجہ عبد اللہ برقی۔ خواجہ حسن اندانی۔ اور خواجہ احمد یسوری رحمۃ اللہ علیہم کو۔

آپ کی تاریخ وفات مولوی غلام محی الدین کنجاہی نے اس طرح پر کہی ہے ؎

سال تاریخ خواجۂ ہمدان
گفت دل بہ عزیز مصر جہاں

گوہر شانزدہم

خواجگان کے سردار حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رض کے احوال میں

آپ یکتائے زمانہ اور فرید دہر تھے۔ آپ کا زاد بوم اور مدفن غجدوان ہے جو ولایت بخارا میں ایک بڑا شہر ہے۔ آپ کے والد بزرگوار عبدالجمیل اتابک کی اولاد سے ایک مشہور امام ہو گذرے ہیں۔ آپ مقتدائے وقت۔ ظاہری اور باطنی علوم کے عالم اور حضرت خضر علیہ السلام کے صحبت دار اور ملک روم۔ کے رہنے والے تھے۔ اور آپ کی والدہ روم کے بادشاہوں کی اولاد سے تھیں +

جب امام عبدالجمیل رح اپنے متعلقین کو لیکر ولایت روم سے نکلے۔ تو ماورالنہر کی راہ ہوتے ہوئے بخارا پہنچے اور غجدوان میں سکونت اختیار کی +

خواجہ صاحب رح کی پیدائش سے پہلے ہی حضرت خضر علیہ السلام نے خوشخبری دیکر آپ کا اسم شریف عبدالخالق رکھوایا +

حضرت خواجہ صاحب رح غجدوان میں پیدا ہوئے اور وہیں نشو و نما پائی اوائل حال میں آپ بخارا میں تحصیل علم کرتے رہے۔ جب آپ اس آیت پر پہنچے ادعوا ربکم تضرعا و خفیہ انہ لا یحب المعتدین (اپنے رب کو خفیہ اور عاجزی سے بلاؤ۔ کیونکہ وہ حد سے بڑھ جانے والوں کو عزیز نہیں جانتا) تو استاد سے پوچھا کہ اس خفیہ کی حقیقت اور طریقہ کیا ہے۔ کیونکہ اگر ذاکر بلند آواز سے پڑھے تو اس میں اعضا حرکت کرتے ہیں۔ اور دوسرے شخص کو اس کی اطلاع ہو جاتی ہے۔ اور اگر دل میں کہے، تو چونکہ شیطان انسان کے جسم میں خون کی طرح پھرتا ہے وہ اس ذکر سے واقف ہو جاتا ہے۔ یہ سُن کر استاد صاحب چپ ہو گئے +

بعد ازاں ایک روز آپ باغ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے میں ایک بوڑھا آدمی وہاں آگیا۔ آپ نے اٹھ کر انگور کا ایک خوشہ اس کی نذر کیا۔ اس نے کہا۔

Marfat.com

کہ اے جوان! میں تجھ میں ایک بڑا بھاری کام دیکھتا ہوں۔ اگر اللہ تعالےٰ کو منظور ہے، تو تجھے کوئی اہل اللہ ملجائیگا۔ اور تجھے سکھا دیگا۔

چنانچہ حضرت خضر علیہ السلام نے آکر آپ کو وقوف عددی کی تعلیم دی حضرت خواجہ عبد الخالق رحمۃ اللہ علیہ کی روش طریقہ میں حجت ہے۔ اور مقبول عوام ہے۔ آپ ہمیشہ صدق و صفا کی راہ اور شرع اور سنت نبوی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی متابعت اور بدعت کی مخالفت میں رہے ہیں۔ اپنی درویشی کو غیروں کی نظر سے پوشیدہ رکھا ہے۔

آپ کو حضرت خضر علیہ السلام نے اپنی فرزندی میں قبول کر کے اس ذکر کی تعلیم کی تھی کہ پانی میں غوطہ لگا کر دل میں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہو۔ اس ذکر سے آپ کو بہت ترقی حاصل ہوئی۔

بعد میں جب حضرت خواجہ یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ بخارا میں آئے تو اُن کی صحبت سے آپ کامیاب ہوئے۔

کہتے ہیں کہ خضر علیہ السلام آپ کے پیر سبق تھے۔ اور خواجہ یوسف پیر صحبت اور خرقہ۔

اگرچہ خواجہ یوسف رحمۃ اللہ علیہ کا طریقہ علانیہ ذکر کا تھا۔ لیکن آپ نے خضرؑ کی تلقین کے موافق خفیہ ہی کو اپنا معمول بنایا۔

اور آپ کی بعض تحریروں میں درج ہے کہ میری عمر بائیس سال کی تھی۔ جب مجھے بزرگ ربانی خواجہ یوسف ہمدانی رح نے حضرت خضر علیہ السلام کے سپرد کیا۔ اور میری تربیت کے واسطے سفارش کی۔ اور جب تک خواجہ یوسف ہمدانی رح ماوراالنہر میں رہے، مَیں آپ کی خدمت میں رہا۔ اور فائدہ حاصل کرتا رہا۔

آپ کی ولایت کا یہ حال تھا کہ نماز کے ایک وقت میں آپ کعبے تشریف لیجاتے۔ اور پھر ملک شام میں جاتے۔ اور وہاں بہت سے لوگ آپ کے مخلص مرید ہوئے۔ اور بخارا میں آپ اپنے تئیں پوشیدہ رکھتے تھے۔

آپ نے جو وصیت نامہ اپنے فرزند معنوی خواجہ اولیا کی طرف لکھا ہے اس میں بہت سے فوائد مندرج ہیں۔ جن میں سے چند ایک یہاں درج کئے جاتے ہیں۔

Marfat.com

وہ وصیت نامہ یہ ہے کہ:-

اے بیٹا! میں تجھے وصیت کرتا ہوں کہ ہر حالت میں تو علم - ادب اور پرہیزگاری کی کوشش کرے - اور آثار سلف اور سنت نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرے اور جماعت میں حاضر باش رہے - اور فقہ اور حدیث سیکھے - اور جاہل صوفیوں سے پرہیز کرے - نماز ہمیشہ با جماعت ادا کرے، بشرطیکہ تو امام یا موذن نہ ہو - شہرت کی طلب ہرگز ہرگز نہ کرنا، کیونکہ شہرت میں آفت ہے - خاص خاص منصبوں کا مقید نہ ہونا - ہمیشہ گمنام رہنا - قبالوں میں اپنا نام نہ لکھنا - محکمہ قضا میں حاضر نہ ہونا - اور نہ کسی کا ضامن بننا - لوگوں کی وصیتوں میں دخل نہ دینا - بادشاہوں کی صحبت میں نہ رہنا - خانقاہ نہ بنانا - نہ ہی خانقاہ میں بیٹھنا - سماع بہت نہ سُننا، کیونکہ بہت سماع سے نفاق پیدا ہوتا ہے اور دل مردہ ہو جاتا ہے - سماع کا انکار بھی نہ کرنا، کیونکہ اہل سماع بہت ہیں - کم کہنا - کم کھانا - کم سونا - اور خلقت سے اس طرح بھاگنا جیسا شیر سے بھاگتے ہیں - اپنی خدمت میں حاضر باش رہنا - اور مردوں - عورتوں - بدعتیوں - دولتمندوں اور عوام سے ملکر نہ بیٹھنا - حلال کھانا - اور شبہ والی چیز سے پرہیز کرنا - اور جہاں تک ہو سکے عورت نہ کرنا - کیونکہ ایسا کرنے سے تو دُنیا کا طالب ہو جائیگا - اور دُنیا کے طلب کرنے میں دین کی تباہی ہے - اور زیادہ نہ ہنسنا اور قہقہہ مار کر ہنسنے سے پرہیز کرنا، کیونکہ ایسا کرنے سے دل مردہ ہو جاتا ہے اور لوگوں کو شفقت کی نگاہ سے دیکھنا - اور کسی کو اپنے سے حقیر نہ خیال کرنا - اور اپنے ظاہر کو آراستہ نہ کرنا، کیونکہ ظاہر کی آراستگی سے باطن کی خرابی ہوتی ہے - لوگوں سے لڑائی جھگڑا نہ کرنا - اور کسی سے کچھ نہ مانگنا - اور کسی کو اپنی خدمت کیلئے نہ کہنا - اور مال - تن اور جان سے مشائخ کی خدمت بجا لانا - اور اُن کے افعال پر انکار نہ کرنا، کیونکہ اُن کا منکر کبھی رہائی نہیں پاتا - دنیا اور اہل دنیا پر مغرور نہ ہونا - اور دل کو ہمیشہ غمگین رکھنا - اور بدن کو بیمار - اور آنکھوں کو روتی ہوئی - اور عمل کو خاص رکھنا - اور دعا میں عاجزی کرنا - اور کپڑے پرانے رکھنا - اور رفیق درویش کو بنانا اور ذکر کو اپنا سرمایہ اور مسجد کو گھر اور اللہ تعالےٰ کو اپنا غمخوار بنانا + (رشحات صفحہ ۱۵)

مندرجہ ذیل آٹھ کلمات جن پر طریقہ خواجگان کی بنا ہے - آپ ہی کے

فرمائے ہوئے ہیں :-

(۱) ہوش در دم (۲) نظر بر قدم (۳) سفر در وطن (۴) خلوت در انجمن (۵) یاد کرد (۶) بازگشت (۷) نگہداشت (۸) یادداشت ۔

ان کلمات کے علاوہ اس شریف طریقے کی اور بھی اصطلاحیں ہیں چنانچہ وقوف زمانی - وقوف قلبی ۔

ہوش در دم سے یہ مطلب ہے کہ پاس انفاس کرے تاکہ بے حضور اور بے آگاہی نہ ہو جائے ۔

نظر بر قدم یہ ہے کہ رستہ چلتے وقت بلکہ خلوت میں بیٹھے وقت بھی خیال پراگندہ نہ ہو ۔

اور جہاں پناہ خواجہ **بہاوالدین** نقشبند کی منقبت میں ہے ؎

کم زدہ بیحد بے ہوش دم — برنگذشتہ نظرش از قدم
بس کہ زخود کردہ بسرعت سفر — باز نماندہ قدمش در نظر

سفر در وطن کا یہ مطلب ہے کہ صفات بشری سے صفات ملکی برے اخلاق سے نیک اخلاق اور غفلت سے آگاہی میں جائے ۔ **رباعی**

یارب چہ خوش است بیدہاں خندیدن — بیواسطۂ چشم جہاں را دیدن
بنشین و سفر کن کہ بغایت خوب است — بے منت باگرد جہاں گردیدن

خلوت در انجمن سے یہ مراد ہے کہ ظاہر میں خلقت سے اور باطن میں حق تعالیٰ سے مشغول ہے ؎

از دروں شو آشنا و از بروں بیگانہ وش
اینچنیں زیبا روش کم مے بود اندر جہاں

رجال لا تلہیہم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ (ایسے آدمی بھی ہیں جن کو خرید و فروخت اللہ تعالےٰ کی یاد سے نہیں روک سکتی) کا اشارہ اس مقام کی طرف ہے ۔

یاد کرد سے مراد زبانی یا دلی ذکر ہے ؎

نام تو و روے وبجان من است — روح من از یاد تو روح من است

Marfat.com

بازگشت سے مراد چند بار ذکر کرنا اور دعا کرنا ہے کہ "اے پروردگار! تو ہی اور تیری رضا میرا مقصود ہے۔ تو مجھے محبّت اور معرفت عنایت کر"۔

نگہداشت کا یہ مطلب ہے۔ کہ دل کو مراقبہ اور ذکر کے وقت اور اگر ممکن ہو تو ہر وقت آیندہ اور گذشتہ خطرات سے نگاہ رکھے۔

یادداشت جناب الٰہی کی ہمیشہ آگاہی کا نام یادداشت ہے۔ اسے حضور و توجّہ الی اللہ بھی کہتے ہیں۔

وقوف زمانی سے یہ مراد ہے کہ بندہ اپنے احوال سے واقف ہو وے اگر وہ حضوری میں ہو تو شکر بجا لائے اور اگر غفلت میں ہو تو استغفار کرے۔

حضرت خواجہ مولانا یعقوب چرخی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت خواجہ بزرگ فرمایا کرتے تھے کہ قبض کی حالت میں استغفار کر اور بسط کی حالت میں شکر کر۔ انہیں دو حالتوں کا نام وقوف زمانی ہے۔

وقوف عددی سے مراد یہ ہے کہ نفی اثبات کے ذکر میں طاق عدد کا لحاظ رکھے۔ حضرت خواجہ بزرگ فرماتے ہیں کہ ذکر قلبی میں عدد کا لحاظ رکھنا متفرقہ خیالات سے دل کو نگاہ رکھنے کی خاطر ہے۔ مناسب ہے کہ ایک سانس میں تین مرتبہ یا پانچ یا سات مرتبہ کہے۔ اور طاق عدد کو لازم خیال کرے۔

خواجہ علاؤ الدین سفار رح فرماتے ہیں کہ بہت ذکر کرنا کوئی ضروری شرط نہیں۔ بلکہ بہتر تو یہ ہے کہ جو کچھ کہا جائے۔ وہ وقوف اور حضور سے کہا جائے تاکہ اس سے فائدہ حاصل ہو اور جب قلبی ذکر میں اکیس سے زیادہ عدد ہو جائیں اور اس کا اثر ظاہر نہ ہو۔ تو سمجھ لے کہ یہ بے حاصلی کی دلیل ہے۔ اور ذکر اثر اس بات کا نام ہے کہ نفی میں وجود بشریت کی نفی ہو جائے۔ اور اثبات میں الوہیت کے جذبات اور تصرفات کے آثار معلوم ہوں۔

وقوف قلبی کے دو مطلب ہیں۔ **اوّل**۔ ذاکر کا دل حق سبحانہٗ و تعالےٰ سے واقف اور آگاہ ہو۔ اس کو شہود۔ وصول۔ وجود۔ یادداشت، و حضور بھی کہتے ہیں۔ اور **دوم** یہ کہ ذاکر اپنے دل سے واقف ہو۔ تاکہ اسے ذکر کے مفہوم سے خالی نہ دے۔

Marfat.com

مانند مرغ باش تو بربیضۂ دل پاسبان کز بیضۂ دل زایدت مستی و شور و قہقہہ

حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی علیہ الرحمۃ سے بہت سے آدمیوں نے باطنی فیض حاصل کیا ہے۔ ان میں سے یہ تین شخص یعنی خواجہ عارف ریوگری۔ خواجہ احمد صدیق رح۔ خواجہ اولیائے کبیر سلیمان کرمینی، آپ کے کامل واکمل خلیفے تھے۔ ہر ایک کے حالات رشحات وغیرہ میں لکھے ہوئے ہیں +

حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۲۔ ربیع الاول ۶۱۶ھ ہجری یا ۵۱۵ھ کو غجدوان میں وفات پائی ؎

خواجۂ عالم زدنیا چوں رواں
ہاتفا از خواجہ تاریخش عیاں

گوہر ہفدہم

معارف پیغمبری کی کان حضرت محمد عارف ریوگری رض کے حالات میں

آپ یگانہ روزگار اور مقبول پروردگار تھے۔ اور حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی کے بڑوں خلیفوں میں سے تھے۔ آپ فیض باطنی انہیں سے حاصل کر کے خلافت اور ارشاد کی مسند پر جلوہ افروز ہوئے اور جہان کو سنوار کیا +

آپ کی زاد بوم اور مدفن ریوگر ہے۔ جو بخارا شریف سے اٹھارہ میل کے فاصلہ پر ہے۔ اور وہاں سے غجدوان ایک میل شرعی راہ کے فاصلہ پر ہے +

حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند قدس سرہ کی نسبت وارادت کا سلسلہ حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی کے خلیفوں میں سے آپ ہی سے ملتا ہے +

آپ کی تاریخ وفات یکم شوال ۶۱۶ھ ہجری ہے +

Marfat.com

گوہر ہشتر دہم

حضرت خواجہ محمود انجیر فغنوی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات میں

آپ خواجہ عارف کے کامل اصحاب سے ہیں۔ اور خلافت و ارشاد سے ممتاز ہیں۔ آپ کی زاد بوم انجیر فغفن ہے۔ جو ولایت بخارا میں شہر اتکن کے مضافات میں ہے۔ اور شہر سے ۹ میل کے فاصلہ پر واقع ہے ✦

آپ اتکن میں رہ کر مٹی کا کام کر کے روزی کماتے تھے۔ اور دعوت خلق کے مرتبے پر پہنچکر آپ نے مصلحت وقت کے مطابق طالبوں کو ذکر جہر شروع کرایا۔ جب حضرت خواجہ عارف مرض موت میں بیمار ہوئے۔ تو آنجناب نے فرمایا کہ اب وہ وقت آگیا ہے۔ جس کا اشارہ ہمیں غیب سے ہوا تھا۔ کہ ایک وقت ایسا آئیگا کہ طالبوں کو مصلحت حال کے موافق ذکر جہر کہنا ہو گا ✦

آنجناب کے انتقال کے بعد آپ اتکن کے دروازہ کی مسجد میں ذکر جہر میں مشغول ہوئے ✦

ایک روز خواجہ محمد پارسا کے جد اعلیٰ مولانا حافظ الدین نے اپنے اُستاد شمس الائمہ رہ کے حکم کے بموجب علمائے وقت اور اماموں کے مجمع کثیر میں آپ سے یہ سوال کیا کہ آپ ذکر جہر کس واسطے کرتے ہیں۔ خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اس واسطے کہ سویا ہوا بیدار اور غافل ہوشیار ہو جائے اور راہ پر آجائے۔ اور شریعت اور طریقت کی استقامت اختیار کرے۔ اور توبہ اور انابت کی طرف جو کہ تمام نیکیوں فضیلتوں اور سعادتوں کا اصل اصول ہے، راغب ہو تب مولانا نورالدین نے فرمایا کہ آپ کی نیت بالکل ٹھیک ہے۔ آپ کے لئے یہ شغل حلال ہے ✦

پھر آپ سے سوال کیا گیا کہ علانیہ ذکر کی کوئی ایسی حد بھی ہے جس سے

Marfat.com

حقیقت مجاز سے اور بیگانہ آشنا سے تمیز کیا جا سکتا ہے ✦

آپ نے فرمایا کہ علانیہ ذکر اُس شخص کے لئے مناسب ہے کہ اُس کی زبان جھوٹ اور لوگوں کی غیبت سے پاک ہو۔ اور اُس کا دل حرام اور شبہ سے صاف ہو۔ اور ریا اور سرود کے سُننے سے بیزار ہو۔ اور اللہ کے غیر کی طرف اس کی توجہ نہ ہو ✦

خواجہ علی رامیتنی جو آپ کے اجل خلیفوں میں سے ہیں، فرماتے ہیں کہ ایک درویش نے حضرت خضر علیہ السلام سے پوچھا کہ اس زمانے میں استقامت کی راہ پر کونسا شیخ ثابت قدم ہے۔ تاکہ میں اُس کا خادم ہو کر اس کی متابعت کروں۔ اور اس کا مقتدی بنوں۔ حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ ایسا درویش آج کل محمود انجیر فغنوی ہے ✦

کہتے ہیں کہ وہ درویش خود حضرت خواجہ علی رامیتنی تھے۔ جنہوں نے اپنے تئیں پوشیدہ رکھا ✦

ایک روز خواجہ علی رامیتنی کسی راہ جا رہے تھے کہ ایک سفید پرندہ اُڑتا ہوا آپ کے سر پر سے گذرا اور بڑی فصیح زبان میں کہا کہ اے علی! تو مردانہ بن اصحاب جو آپ کے ہمراہ تھے سُنکر بیہوش ہو گئے۔ ہوش میں آنے کے بعد اُنھوں نے پوچھا کہ یہ پرند کیسا تھا۔ خواجہ علی رامیتنی نے فرمایا کہ یہ ہمارے پیر محمود انجیر فغنوی تھے۔ اللہ تعالےٰ نے انہیں یہ کرامت دے رکھی ہے کہ ہمیشہ اس مقام پر پرواز کرتے ہیں۔ جہاں اللہ تعالےٰ موسےٰ علیہ السلام سے ہمکلام ہوا تھا۔ اور اب عبدالخالق کے پہلے خلیفہ اکمل خواجہ دہقان قلبنی کے پاس گئے ہیں۔ کیونکہ اس نے اللہ تعالےٰ سے درخواست کی تھی کہ آخری دم میرے پاس کوئی اپنا دوست بھیجنا سو اللہ تعالےٰ نے آپ کو اُس کے پاس بھیجا ہے ✦

آپ کا وصال ۱۷۔ ربیع الاول کو ہوا۔ لیکن سن معلوم نہیں ✦

Marfat.com

گوہر نوزدہم

متوجہ حق اور دنیائے دوں سے روگرداں حضرت خواجہ علی رامیتنی رح کے احوال میں

آپ کا لقب شریف عزیزاں ہے۔ آپ قطب وقت۔ شریعت اور طریقت کے مجدد اور حنفی المذہب تھے۔ اور صاحب تصرفات اور کرامات عجیبہ تھے۔ جو شخص ایک روز آپ کی صحبت میں رہتا۔ وہ حقیقت کو پہنچ جاتا اور آپ کی خدمت سے جدا ہونا نہ چاہتا تھا۔ جو مزدور آپ کے ہاں مزدوری کرتے تھے، وہ ایک ہی دن میں خدا رسیدہ ہو جاتے تھے +

جب خواجہ محمود انجیر فغنوی رحمۃ اللہ علیہ کی رحلت کا وقت نزدیک آیا تو خلافت حضرت عزیزاں کو عنایت کی۔ اور تمام اصحاب کو آپ کے سپرد کیا +

مولانا جامی علیہ الرحمۃ نفحات الانس میں لکھتے ہیں کہ میں نے بعض بزرگوں سے سنا ہے (اشارہ حضرت عزیزاں کی طرف ہے) جیسا کہ مولانا نے اپنی غزلیات میں فرمایا ہے ؎

گر نہ علمِ حال فوقِ قال بودے کے شدے
بندۂ اعیانِ بخارا خواجہ نساج را

خواجہ صاحب رح کی جائے پیدائش رامیتن ہے جو ولایت بخارا میں ایک بڑا قصبہ ہے +

شیخ علاؤ الدولہ سمنانی آپ کے ہمعصر تھے۔ اور ان دونوں صاحبان میں خط و کتابت کا سلسلہ جاری تھا۔ ایک روز شیخ صاحب نے ایک درویش کے ہاتھ آپ کی طرف ایک رقعہ لکھا کہ ان میں سے ہر ایک کا جواب لانا:-

اول یہ کہ ہم اور آپ دونو فقر کرتے ہیں۔ لوگ آپ سے تو راضی ہیں۔ اور میرا گلہ کرتے ہیں۔ اس کا کیا سبب ہے؟

Marfat.com

خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا یہ جواب دیا کہ خدمت کر کے احسان جتانے والے بہت ہیں۔ آپ خدمت کر کے احسان ماننے والے بنیں تاکہ کوئی تمہاری غیبت نہ کرے۔

دوم۔ آپ کی تربیت حضرت خضر علیہ السلام نے کی ہے۔ یہ کس طرح ہے!

خواجہ صاحب نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ کے بندے عاشق ہیں۔ اور خضر اُن کا عاشق ہے۔

سوم یہ کہ ہم سنتے ہیں کہ آپ ذکر جہر کرتے ہیں۔ اس کا کیا جواب ہے؟

خواجہ صاحب نے فرمایا کہ ہم بھی سنتے ہیں کہ آپ ذکر خفی کرتے ہیں۔ پس آپ کا ذکر بھی جہر ہو گیا۔

ایک روز علما نے آپ سے ذکر علانیہ کی بابت سوال کیا کہ تمام علما اس بات پر متفق ہیں کہ آخری دم میں اونچی آواز سے کلمہ شہادت تلقین کرنا اور کہنا چاہیئے۔

آپ نے فرمایا کہ درویشوں کے لئے ہر ایک دم آخری دم ہے ؎

غفلت از یاد حق مکن اے جاں

ہر نفس را تو دم آخر داں

شیخ بدرالدین ہمدانیؒ نے آپ سے پوچھا کہ جس ذکر کثیر کے لئے ہم مامور ہیں وَاذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيرًا وہ زبانی ذکر ہے یا دلی۔ آپ نے فرمایا کہ آیت کریمہ تُوبُوا اِلَی اللّٰهِ میں اسی کا اشارہ ہے۔ اور بشارت توبہ سے بھی اور اس قول سے بھی اگر تو نے قبول نہ کیا۔ تو امر تو قبولیت کی دلیل ہے۔

نیز آپ فرماتے ہیں کہ عمل کر کے اس کو نہ کیا ہوا خیال کرنا چاہیئے۔ اور اپنے تئیں قصور وار خیال کر کے عمل از سر نو شروع کرنا چاہیئے۔

اور نیز فرماتے تھے کہ ایک روز خضر علیہ السلام خواجہ عبدالخالق غجدوانیؒ کے پاس آئے۔ تو آپ نے جو کی روٹی لا کر خضر علیہ السلام کے سامنے رکھ دیا۔ فرمایا کہ کھاؤ یہ لقمہ حلال ہے۔ حضرت خضر علیہ السلام نے فرمائے جب کہ آپ کے ہاں فاقہ تھا

Marfat.com

خمیر کرنے والا بے طہارت تھا۔ اس واسطے میرے لئے اس کا کھانا جائز نہیں ✦

اور نیز فرماتے تھے کہ جو شخص جانشین ہو اور اللہ تعالیٰ کی طرف لوگوں کی رہنمائی کرتا ہو۔ اُسے اس شخص کی طرح ہونا چاہیئے، جو جانور پالتا ہے کہ ہر ایک پرند کا پوٹا دیکھ کر اُس کے مناسب غذا اُسے دیتا ہے۔ اسی طرح مرشد کو بھی صادقوں اور طالبوں کی تربیت اُن کی قابلیت اور استعداد کے موافق کرنی چاہیئے ✦

اور نیز فرماتے تھے کہ اگر تمام روے زمین پر خواجہ عبدالخالق رحمۃ اللہ علیہ کے فرزندوں میں سے ایک بھی ہوتا تو منصور کبھی سولی نہ چڑھایا جاتا۔ یعنی اگر خواجہ صاحب کا معنوی فرزند کوئی زندہ ہوتا۔ تو حسین منصور کو اس مقام سے پار کردیتا ✦

اور نیز فرماتے کہ ایسی زبان میں دعا کرنی چاہیئے جس نے گناہ نہ کیا ہو تاکہ قبول ہو جائے ✦

اور نیز یہ بھی فرماتے ہیں کہ جس شخص نے خواب میں آپ کے حضور یہ کہا ے

عاشقاں در دمے دو عید کنند

اس شخص کے لئے تین عیدیں ہیں۔ آپ نے اس کی تشریح یوں بیان فرمائی ہے کہ ایک یاد کرد اللہ تعالیٰ کی (۲) یاد کردوں کے مابین ہے کہ پہلے بندے کو اس بات کی توفیق عنایت کرتا ہے کہ وہ اس کی یاد کرے۔ پھر اُسے شرفِ قبول سے مشرف کرتا ہے۔ اور پھر یاد کرد کی توفیق اسے عنایت ہوتی ہے۔ پس تین عیدیں ہوئیں ✦

ایک روز شیخ فخرالدین نوری نے جو زمانہ کے بزرگ تھے۔ آپ سے پوچھا کہ اس واقعہ کا کیا سبب تھا کہ جب روز اول میں الست بربکم کا سوال ہوا۔ تو جواب میں بلیٰ کہا گیا۔ آپ نے فرمایا کہ کیا روز ابد شرعی تکالیف کے دور ہونے کا دن ہے۔ اور حقیقت کی ابتدا کا دن ہے۔ اس دن بھی ہوگا۔ شیخ صاحب نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا۔ اُس روز حق سبحانہ وتعالیٰ خود فرمائیگا للہ الواحد القہار ✦

اور وہ تمام اشعار جو حضرت عزیزاں سے منسوب ہیں ایک قطعہ اور

اول یہ نظم

ہیں قطعہ

میرا گلہ کرتے ہیں۔ اس کا کیا ہے

نفس مرغ مقید در درون است
نگہدارش کہ خوش مرغے است دمساز
زبانش بند نگسل تا نپرد
کہ نتوانی گرفتن بعد پرواز

رباعی

با ہر کہ نشینی و نشد جمع دلت
وز تو نرمید زحمت آب و گلت
از صحبت وے گر تبرا نکنی
ہرگز نکند روح عزیزاں بحلت

رباعی

بیچارہ دلم کہ عاشق روے تو بود
تا وقت صبوح دوش در کوے تو بود
چوگان سر زلف تو از حال بحال
مے بردش و ہمچناں بکوے تو بود

رباعی

چوں بدل رسد دولت دور کند
آں ذکر ترا ز زیستن فرد کند
ہر چند کہ خاصیت آتش دارد
لیکن در جہاں بر دل تو سرد کند

رباعی

خواہی کہ بحق رسی بیارام اے تن
واندر طلب دوست بیارام اے تن
خواہی کہ مدد از روح عزیزاں خواہی
پا از سر خود ساز و بیارام اے تن

آپ کے خوارق عادات بہت سے ہیں۔ ان میں سے چند ایک یہاں درج کئے جاتے ہیں:۔

چنانچہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک سید فرزند کو ترک لوگ پکڑ کر لے گئے اس نے ان کی ضیافت کی اور تو سب کھانے کے لئے چلے گئے۔ جب کھانا حاضر کیا گیا۔ اور تمام عالم اکٹھے ہوئے۔ تو آپ نے پوچھا کہ سید نہیں آیا آپ نے ابھی کھانا نہیں کھایا تھا۔ فرمانے لگے کہ میں روٹی نہیں کھاؤنگا۔ اتنے میں کیا دیکھتے ہیں کہ اس کا لڑکا دوڑتا ہوا آرہا ہے۔ سب حیران ہو گئے۔ اور اس لڑکے سے پوچھنے لگے کہ ماجرا کیا ہے۔ اس لڑکے نے کہا۔ مجھے معلوم نہیں کہ میں ترک کی قید میں تھا۔ کوئی شخص مجھے کھینچے کھینچے یہاں لے آیا ہے۔ سب تاڑ گئے کہ یہ حضرت عزیزؒ ان ہی کی کرامت ہے۔ سب نے آپ کے پاؤں پر سر رکھ دیا۔

اور نیز منقول ہے کہ آپ کے گھر میں مہمان آئے جب کہ آپ کے ہاں فاقہ تھا

Marfat.com

ایک نانبائی آپ کا مرید تھا۔ وہ کھانا لایا۔ آپ نے مہربان ہو کر اسے فرمایا کہ تو کیا چاہتا ہے۔ اس نے عرض کی کہ میں چاہتا ہوں کہ جناب سا ہو جاؤں۔ آپ اسے خلوت میں لے گئے۔ اور دعا کی۔ فوراً اس کی سیرت اور صورت ٹھیک آپ ہی کی طرح ہو گئی۔ اس کے بعد صرف چالیس روز تک وہ شخص زندہ رہا۔ کیونکہ نسبت قوی تھی۔ اور وہ اس کا متحمل نہیں ہو سکتا تھا۔ سبحان اللہ! کیا ہی قوت توجہ ہے کہ صورت تک بالکل بدل ڈالی ٭

کہتے ہیں کہ جب آپ نے غیبی حکم کے مطابق بخارا سے خوارزم کا ارادہ کیا۔ تو آپ تو شہر کے دروازے پر ٹھیرے۔ اور ایک درویش کے ہاتھ بادشاہ خوارزم کے پاس رقعہ بھیجا کہ شہر میں داخل ہونے کی اجازت دیجائے۔ جب امیروں وزیروں نے سنا۔ تو ہنسے کہ عجب سادہ لوح آدمی ہے کہ شہر میں آنے کے لئے تحریری حکم مانگتا ہے۔ آخر بادشاہ نے دستخط کر دئیے۔ اور آپ درویشوں کے ہمراہ شہر میں داخل ہو کر فقیروں کے طور پر ایک کونے میں بیٹھ گئے۔ اور خلقت کی ہدایت میں مشغول ہوئے۔ مزدوروں کو مزدوری دیکر نماز اور ذکر میں مشغول کرتے۔ مزدور ایک ہی دن میں باطنی احوال سے بامراد ہو جاتے تھے۔ جب طلبا کا عام انبوہ ہو گیا۔ تو شہر میں شور برپا ہو گیا۔ جب بادشاہ کو یہ خبر لگی۔ تو کہنے لگا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ شخص میری سلطنت کا ارادہ کرے۔ اس لئے وہ آپ کو نکالنے کے ارادہ سے آپ کے پاس آیا۔ آپ نے وہی حکم اسے دکھا دیا۔ جسے دیکھ کر وہ کھسیانا سا ہو گیا۔ اور وہ بھی آپ کا مخلص بنگیا ٭

آپ کے دو فرزند تھے۔ عالم عارف کامل خواجہ محمودؒ اور خواجہ ابراہیمؒ آپ کی عمر ایک سو تیس ۱۳۰ سال تھی۔ سوموار کے روز دو نمازوں کے مابین ۲۸۔ ذی قعدہ ۷۱۵؁ ہجری یا ۷۲۱؁ ہجری کو اس جہان فانی سے کوچ کیا۔ آپ صوفیوں کے سرگروہ اور اسرار کے سمندر تھے ٭

آپ کی قبر مبارک خوارزم میں ہے ٭

Marfat.com

گوہر بستم

بُرجِ حق شناسی کے آفتاب حضرت خواجہ بابا محمد سماسی ؒ کے حالات میں

آپ حضرت عزیزاں علیہ الرحمۃ کے افضل اور اکمل اصحاب سے ہیں۔ آپ کی جائے پیدائش سماسی ہے۔ جو رامیتن کا ایک گاؤں بخارا سے ۹ میل کے فاصلہ پر ہے۔ آپ کا مزار مبارک بھی وہیں ہے ❖

جب حضرت عزیزاں علی رامیتنی رحمۃ اللہ علیہ کا آخری وقت نزدیک آپہنچا تو سب اصحاب میں سے آپ کو منتخب کر کے خلافت اور نیابت سپرد کی۔ اور سارے مریدوں کو ان کی تابعداری کا حکم دیا ❖

حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کی طرف آپ کو خواجہ صاحب کی پیدائش سے پہلے ہی نظرِ عنایت تھی۔ چنانچہ جب کبھی آپ کا گذر قصر ہندوان کی طرف ہوتا۔ تو فرماتے کہ اس خاک سے ایک مرد کی خوشبو آتی ہے۔ جلدی ہی یہ قصر ہندوان۔ قصر عارفاں ہو جائیگا ❖

ایک روز آپ نے وہاں پہنچکر فرمایا کہ اب وہ خوشبو زیادہ ہوگئی۔ شاید وہ مرد پیدا ہو گیا ہے۔ اور واقعی حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو پیدا ہوئے تیسرا دن تھا ❖

حضرت شاہ نقشبند کے جد بزرگوار انہیں آپ کے پاس لائے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ ہمارا فرزند ہے۔ ہم نے اسے قبول کیا۔ اور اصحاب کو فرمایا کہ یہی مرد ہے جس کی خوشبو ہمیں آیا کرتی تھی۔ یہ شخص جلد مقتدائے زمانہ ہوگا ❖

پھر آپ نے سید امیر کلال رح کو فرمایا کہ میرے فرزند بہاؤالدین کی شفقت اور تربیت میں دریغ نہ کرنا اگر تو کریگا تو میں تجھے نہیں چھوڑونگا۔ حضرت امیر کلال رح نے قبول کیا ❖

Marfat.com

آپ پر جذبات اور واردات الٰہی کا غلبہ یہاں تک تھا کہ آپ ازخود رفتہ ہو جاتے۔ چنانچہ آپ کا ایک باغ تھا جب اس سے انگور توڑتے۔ تو حال اور کیفیت کے غلبہ کی وجہ سے انگور آپ کے دست مبارک سے گر پڑتے۔ اور مدت تک اسی غلبہ کی حالت میں رہتے ✤

آپ کی وفات ۱۰۔ جمادی الآخر کو وقوع میں آئی۔ لیکن سن ٹھیک معلوم نہیں ✤

گوہر بست و یکم

عارف باکمال صاحبِ وجد و حال موردِ تجلّیات جمال و جلال

حضرت سیّد امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ کے حالات میں

آپ مقتدائے روزگار اور رہنمائے اولیائے کبار تھے۔ اور صاحب خوارق اور کرامات ظاہر اور کشوف حالات روشن، اور بابا سماسی کے افضل اور اکمل خلفا سے تھے۔ آپ کو سیادت کا شرف بھی حاصل تھا۔ آپ کا مولد و مدفن سوخار میں ہے آپ کا اسم مبارک **امیر** ہے۔ اور واقعی آپ امیر الاصفیا اور امام الاتقیا تھے۔ **کلال**، دراصل کوزہ گر کو کہتے ہیں۔ آپ زراعت کیا کرتے تھے ✤

آپ کی والدہ صاحبہ رحمۃ اللہ علیہا فرماتی ہیں کہ جب تک امیر رح میرے شکم میں رہے۔ جب کبھی شبہ والے لقمہ کے کھانے کا اتفاق ہو جاتا۔ تو میرے پیٹ میں درد پیدا ہوتا۔ جب مجھے کئی بار یہ بات معلوم ہوئی۔ تو میں جان گئی کہ یہ بات اس لڑکے کی وجہ سے ہے۔ اس لئے پھر میں کھانے کے بارے میں بڑی احتیاط کیا کرتی تھی ✤

جب آپ جوان ہوئے تو کشتی لڑنا سیکھنے لگے۔ آپ کے گرداگرد لوگوں کا ہجوم ہو جایا کرتا تھا ✤

ایک روز جب کہ آپ اکھاڑے میں کشتی لڑ رہے تھے۔ تو ایک شخص نے خیال کیا کہ

Marfat.com

اس کے کیا معنی ہیں۔ ایک شریف سید زادہ کشتی لڑے۔ اور زور آزمائی کرے۔ اور اہل بدعت کا طریقہ اختیار کرے۔ اسی اثنا میں اس شخص کو نیند آ گئی۔ تو خواب میں کیا دیکھتا ہے کہ قیامت کا دن ہے۔ اور وہ کیچڑ میں سینے تک پھنس گیا ہے اور عاجز ہو گیا ہے۔ اتنے میں امیر رحمۃ اللہ علیہ آئے۔ اور اس کے دونو بازو پکڑ کر آسانی سے اسے اس کیچڑ میں سے نکال لائے۔ جب وہ شخص جاگا۔ تو امیر صاحب رح نے اُسی اکھاڑے میں اُس کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ ہم ایسے ہی دن کیلئے زور آمائی کرتے ہیں *

ایک روز محمد بابا سماسی رحمۃ اللہ علیہ اس اکھاڑے کے پاس سے گذر رہے تھے۔ تو وہاں کھڑے ہو کر دیر تک دیکھتے رہے۔ بعض اصحاب نے جو ہمراہ تھے خیال کیا کہ کیا سبب ہے کہ خواجہ صاحب ان کی طرف متوجہ ہیں۔ خواجہ صاحب نے کشف سے معلوم کر کے فرمایا کہ اس اکھاڑے میں ایک ایسا مرد ہے کہ بہت سے مرد اس کی صحبت میں کمال کے درجہ کے پہنچینگے۔ ہماری نگاہ اس پر ہے۔ اور ہم اسے شکار کیا چاہتے ہیں *

اسی اثنا میں امیر کلال کی نظر خواجہ صاحب پر پڑی تو کشش ہوئی۔ خواجہ صاحب رح جب اپنے مکان پر چلے آئے۔ تو امیر صاحب بھی اکھاڑا چھوڑ کر جو اس باختہ ہو کر خواجہ صاحب رح کے پیچھے روانہ ہوئے۔ اور ان سے طریقہ اخذ کیا۔ اور خواجہ صاحب رح نے آپ کو فرزندی میں قبول فرمایا۔ بعد ازاں کسی شخص نے آپ کو اکھاڑے یا بازار میں نہ دیکھا۔ بیس سال تک آپ متواتر خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہے ہفتے میں دو دن یعنی سوموار اور جمعرات کو سوفارے سے سماس میں جاتے۔ جن کے درمیان پندرہ میل کا فاصلہ ہے *

حضرت سید امیر کلال علیہ الرحمۃ کے چار فرزند اور چار خلیفے صاحب کمال تھے ان سے بہت سے اہل دل خلفا نے نسبت ظاہر کی۔ آپ کا انتقال گیارہ جمادی الاخری ۷۷۲ ہجری کو سوفار میں ہوا قطعہ تاریخ

کرد رحلت چوں امیرِ اولیا	ہر کسے سالش بہ سلکِ نظم سُفت
ہاتفِ غیبی بتاریخِ وصال	صاحب انوارِ عرفاں نو بگفت

گوہر بست و دوم

سلطان الاولیا برہان الاصفیا۔ قطب عصر۔ غوث دہر مرکز دائرۂ ولایت۔ مجدّد شریعت و طریقت خواجہ خواجگان پیر پیران۔ امام الطریقت۔ اور درد مند دلوں کی مرہم حضرت خواجہ بہاؤ الحق والدّین مشہور بہ شاہ نقشبند رضی اللہ عنہ کے حالات میں

آپ حسب ذیل سلسلہ کے موافق حسنی سادات سے ہیں :-
حضرت خواجہ نقشبند بن امیر سید جلال الدین بن سید برہان الدین بن سید عبداللہ بن امیر سید زین العابدین بن سید امیر قاسم بن سید شعبان بن سید برہان الدین بن سید محمود بن سیّد ایلاق بن امیر سید نقیب بن امیر سیّد خلوتی بن امیر سید محی الدین بن سید محمود بن سیّد علی اکبر بن حضرت امام عسکری بن حضرت امام تقی بن حضرت امام علی موسے رضا بن حضرت موسے کاظم بن حضرت امام جعفر صادق بن حضرت امام محمد باقر بن امام زین العابدین بن حضرت امام حسین بن حضرت امیر المومنین علے المرتضٰے رضی اللہ تعالےٰ عنہم اجمعین +

آپ کی ولادت ماہ محرم ۷۱۸ھ ہجری کو ہوئی۔ اور اکثر اولیاے اللہ نے آپ کی پیدائش سے پیشتر ہی آپ کے ظہور کی خوشخبری دی تھی +

چنانچہ حکیم ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کی پیدائش سے دو سال پہلے فرمایا کہ عنقریب ہی بخارا سے ایک محبوب الٰہی ظاہر ہو گا +

Marfat.com

اور سب وہ یہ خاندان سے خواجہ محمد اسحاق رح نے آپ کی ولادت سے تیس سال پہلے اپنے ایک طالب کو فرمایا تھا کہ تیرا حصہ خواجہ بہاؤ الدین رح کے پاس ہے۔ عنقریب ہی اس کے انوار۔ اسرار اور حالات جہان میں پھیلجائینگے۔

اور ایک اور طالب الٰہی نے کسی اولیاء اللہ کے مزار پر جا کر عرض کی کہ مجھے کسی مرشد کا پتا دیا جائے۔ تو صاحب مزار نے فرمایا کہ خواجہ بہاؤ الدین نقشبند کے ظہور کا وقت اب قریب ہے۔ تجھے وہاں سے باطنی فیض حاصل ہوگا +

حضرت خواجہ محمد باباسماسی قدس سرہٗ نے آپ کی پیدائش سے پیشتر ہی خوشخبری دی تھی۔ چنانچہ جب کبھی خواجہ صاحب کا گذر قصر ہندواں کی طرف ہوتا تو آپ فرماتے کہ عنقریب ہی یہ قصر ہندواں، قصر عارفاں بنجائیگا۔ کیونکہ اس مقام سے ایک مرد کی خوشبو میرے دماغ میں آتی ہے +

اور جب خواجہ صاحب قدس اللہ سرہٗ پیدا ہوئے۔ تو خواجہ محمد باباسماسی قدس سرہٗ نے فرمایا کہ اب وہ خوشبو زیادہ ہوگئی ہے۔ شاید وہ مرد پیدا ہوگیا ہے آپ کے جد بزرگوار آپ کو خواجہ محمد باباسماسی کے پاس لے گئے۔ خواجہ صاحب نے فرمایا کہ یہ میرا فرزند ہے۔ مجھے مدت سے ولایت کی خوشبو آرہی تھی پھر امیر کلال رح کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ میرے بیٹے بہاؤ الدین کی تربیت میں دریغ نہ کرنا حضرت سید امیر رح نے ویسا ہی کیا +

جب حضرت خواجہ صاحب قدس سرہٗ کی عمر چار سال کی ہوئی۔ تو آپ نے فرمایا کہ ہماری یہ گائے سفید پیشانی والا بچھڑا جنیگی۔ چنانچہ چند مہینے بعد ویسا ہی بچھڑا پیدا ہوا +

آپ نے ظاہر میں تو سید امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ سے تعلیم اور طریقہ حاصل کیا۔ اور حقیقت میں روحانیت اور اویسیت کا طریقہ حضرت خواجہ عبد الخالق غجدوانی علیہ الرحمۃ سے حاصل کیا۔ اور انہیں سے باطنی فیض اور برکتیں حاصل کیں حضرت سید امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو فرمایا کہ میں نے اپنے پیر بزرگوار کی وصیت کے مطابق تمہاری تربیت تو کی ہے۔ لیکن تمہاری استعداد اس سے بھی بہت اعلیٰ واقع ہوئی ہے۔ اس واسطے جن سے تمہیں باطنی فیض حاصل ہو سکے

Marfat.com

کرلو حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ یہ بات سُنکر توقف میں پڑ گئے۔ پھر حضرت سید امیر رح نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ کی مرضی ہی اسی طرح ہے +

پس حضرت خواجہ صاحب رح نے حضرت فتح شیخ اور خلیل آقا کی خدمت میں جاکر باطنی فیض حاصل کیا۔ اور بارہ سال خلیل آقا کی خدمت میں رہے۔ اور دو دفعہ انہیں کے ہمراہ حجاز کے سفر کو گئے۔ اور حضرت فتح شیخ سے بہت سی ترقیات حاصل کیں +

حضرت فتح شیخ نے فرمایا کہ طلب کی آگ اور شوق کا شعلہ جو بہاؤالدین کے سینے میں بھڑکایا گیا ہے، بخارا کی سرزمین میں شاید ہی کسی کو عطا ہوا ہو +

حضرت خواجہ صاحب قدس سرہٗ حضرت فتح شیخ کے احوال میں لکھتے ہیں، کہ جب آپ کے انتقال کا وقت نزدیک آپہنچا۔ تو آپ اس وقت بالکل صحیح و سالم تھے کہ آپ نے حکم دیا کہ قبر کھود دو۔ اور کفن لاؤ۔ اور پانی گرم کرو۔ کسی نے آپ سے یہ نہ پوچھا کہ یہ تجہیز و تکفین کس کی ہے۔ پھر آپ چند آدمیوں کے ہمراہ ذکر جہر میں مشغول ہوئے۔ اور ذکر اور شہود کی کیفیات میں ہی جاں بحق تسلیم کی +

حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ ایک روز میں نے جناب الٰہی میں عرض کی کہ اے پروردگار! اپنی محبت کے دریا میں سے جو تو نے اپنے دوستوں کو عنایت کیا ہے، اس میں سے ایک قطرہ مجھے بھی عنایت کر۔ آواز آئی کہ اے کم ہمت! تو ہم سے ایک قطرہ طلب کرتا ہے، اور ہم تجھے دریا ہی عنایت کیا چاہتے ہیں۔ یہ سُن کر میں نے اپنے رخسارے پر طمانچہ مارا۔ جس کا اثر چند روز تک رہا +

اور نیز فرمایا کہ جہاں پر بایزید کی نگاہ پہنچی ہے، اگر وہاں بہاؤالدین کا قدم نہ پہنچ جائے، تو بہاؤالدین پر خدا کی محبت خدا کرے حرام ہو +

سُبحان اللہ! کیا ہی اعلےٰ مقامات اور طاقتور جذبات تھے۔ جو آپ کو حاصل تھے۔ کسی شخص کو کم ہی ایسے مقامات اور جذبات نصیب ہوئے ہونگے ؎

سکہ کہ بر شرب دبطحا زدند   نوبت آخر بہ بخارا زدند

از خطِ آں سکّہ نہ شد بہرہ مند | جز دلِ بے نقش شہِ نقشبند
ایں گوہر پاک نہ ہر جا بود | معدنِ آں خاک بخارا بود
اوّل و آخر ہر منتہی | ز آخر او جیب تمنّا تہی

آپ کے نقشبند کے نام سے مشہور ہونے کی یہ وجہ ہے کہ آپ کے آبائے کرام میں سے کوئی قالین بنا کرتا تھا۔ اور اس میں نقش بنایا کرتا تھا +

اور دوسری یہ ہے کہ جب حضرت خواجہ بابا سماسی رح نے آپ کی تربیت سید امیر کلال رح کے سپرد کی۔ تو فرمایا کہ بہاؤالدین کا نقش باندھ۔ اس واسطے آپ نقشبند کے نام سے مشہور ہوئے +

اور بعض کہتے ہیں کہ جو شخص امیر سید کلال رح کی خدمت میں جاتا تھا۔ اسی کے دل پر فیضانِ الٰہی کا نقش بندھ جاتا۔ اس واسطے آپ کو نقشبند کہتے تھے +

اور بعض یہ کہتے ہیں کہ چونکہ طالبوں کو آپ اسم اللہ کا تصوّر صنوبری دل پر تلقین فرماتے تھے۔ اس سبب سے نقشبند کے نام سے مشہور ہوئے +

اور نیز اس واسطے کہ آپ طالب کے دل سے تھوڑی توجہ سے غیر کا نقش مٹا دیتے تھے۔ اس لئے بھی آپ اس نام سے موسوم ہوئے +

آپ کی ایک ہی توجہ سے طالبوں کے دلوں کو اللہ تعالٰے کی طرف توجہ حاصل ہو جاتی تھی۔ اور چند ہی روز میں باطنی حالات کے غلبے کی وجہ سے کڑواہٹ اور مٹھاس میں تمیز نہ کر سکتے تھے۔ آپ کی توجہ کا شہرہ سارے اسلامی شہروں میں ہو گیا۔ اور آپ کی دعا کی قبولیت نے چاروں طرف جہان میں نقارہ بجا دیا۔ اور جو کرامات اور خوارق عادات ظہور میں آئیں شاید ہی کسی اور سے ظاہر ہوئی ہوں +

کراماتِ شاہ نقشبند

ایک مرتبہ ایک لونڈی پر آپ نے توجہ کی۔ وہ بیخود ہو کر اپنے مالک کے پاس گئی۔ اسے دیکھ کر وہ بھی بیہوش ہو گیا۔ ایک ہمسائی دیکھنے کے لئے آئی، وہ بھی دیکھتے ہی بیہوش ہو گئی +

ایک شخص بیعت کی نیت سے دور کی راہ سے آرہا تھا جب دریا پر پہنچا

تو اُس نے دریا کو کہا کہ خشک ہو جا تاکہ میں گذر جاؤں۔ وہاں سے گذر کر جنگل میں ہرنوں کو دیکھا۔ تو خواہش کی کہ یہ میرے نزدیک آجائیں، چنانچہ وہ بھی نزدیک آ گئے پھر اس نے گرم طعام کی خواہش کی۔ وہ بھی موجود ہو گیا +

جب وہ خواجہ صاحب قدس سرہٗ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تو آپ نے فرمایا کہ اے فلاں! جس روز تو گھر سے نکلا تھا۔ اُسی روز سے ہماری نظر تمہاری طرف تھی۔ میں نے ہی دریا سے تجھے پار کیا۔ اور ہرنوں کو تیرے پاس لایا۔ اور گرم طعام حاضر کیا +

اور اسی روز ایک مردے کو زندہ کرنے کی کرامت ظاہر ہوئی۔ یعنی محمد زاہد کو (آپنے) فرمایا کہ مرجا۔ اور وہ مرگیا۔ اور پھر فرمایا کہ زندہ ہو جا۔ پھر وہ زندہ ہو گیا +

اور (آپنے) اپنی پوستین کو جلتی آگ میں ڈالا اور وہ نہ جلی +

بابا شیخ خسرو کو آپ نے فرمایا کہ دریا میں کود پڑ۔ وہ کود پڑا۔ لوگوں نے عرض کی کہ وہ ڈوب گیا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ باہر آجا۔ وہ باہر نکل آیا۔ اور اس کا بال تک نہیں بھیگا تھا۔ اس نے بیان کیا کہ میں حجرے میں مراقبہ کر رہا تھا +

ایک جگہ مٹی کا ڈھیر لگا ہوا تھا۔ آپ نے زنبیر (ٹوکری) کو حکم دیا چنانچہ وہ خود ہی مٹی سے پر ہو کر ہوا میں اڑی چلی آتی تھی۔ پھر آپ نے فرمایا۔ بس کر۔ تو وہ گر پڑی +

آپ فرماتے تھے کہ تیس سال گذر گئے ہیں کہ جو کچھ بہاؤ الدین کہتا ہے۔ اللہ تعالےٰ اُسے پورا کر دیتا ہے +

اور نیز آپ فرماتے تھے کہ میں نے اللہ تعالےٰ سے ایسے طریقہ کی درخواست کی تھی جو آسان اور موصل ہو۔ چنانچہ حق تعالےٰ نے وہ طریقہ عنایت کیا۔ اور وہ سنت نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی۔ بدعت سے کنارہ کشی اور ہمیشہ اللہ تعالےٰ کی طرف توجہ۔ اور خواطر کی نگہداشت کرنی ہے +

اور نیز فرماتے تھے کہ ہم نے فضیلت حاصل کی۔ ہم مرد ہیں۔ ہمارے طریقہ میں مجاہدہ نہیں۔ تعین نہیں۔ سماع نہیں اور اس میں آفت بہت ہے۔ اور محرومی نہیں۔ فقط توجہ ہی سے ایک مقام سے دوسرے مقام میں پہنچانا ہمارا طریقہ ہے۔ اور دعا سے ایک حال سے دوسرے حال میں پہنچا دینا۔ آپ ہی کا کام ہے +

Marfat.com

نقشبند اند ولے بند بہر نقشبند از بو العجبی نقش گر پیش آرند

آپ میں عجز اور نیاز اور کسر نفسی یہاں تک تھی کہ ایک روز آپ ایک کُتے کے نقشِ پا پر سرِ مبارک رکھ کر بارگاہ الٰہی میں عرض کر رہے تھے کہ اے پروردگار! تو کُتے کے اس نقشِ پا کے صدقے بہاؤ الدین پر رحم کر +

آپ سردی کا موسم پُرانے نمدے اور گرمی کا موسم پُرانے بورئیے میں بسر کرتے - اور جو کی روٹی وغیرہ سے بھوک روکتے - اور راستے میں حیوانات پر سبقت نہیں لیجاتے تھے - اور فرماتے تھے کہ ہمیں فقر اور نیستی میں لائے ہیں +

آپ فرماتے ہیں کہ اپنے اعمال کا خیال کرنا حقیقت کے پرواز کی کمی کے سبب سے ہے - عمل بہت کرنا اور اس عمل کو ناقابل اور قاصر خیال کرنا، طریقت کا فرض ہے +

اور نیز فرماتے تھے کہ جب مَیں اپنے حال کی طرف خیال کرتا تھا تو اپنے میں کوئی خوبی نہیں پاتا تھا - ایک دفعہ میرے دل میں خیال آیا کہ شاید مَیں کُتے کے پائے خانے سے بہتر ہوں - اتنے میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص دوا کے لئے اُس کی تلاش میں آیا ہے - مَیں سمجھ گیا کہ مَیں اس سے بھی بدتر ہوں +

ایک روز آپ نے ایک کتے کو روٹی پانی دیا - وہ کُتا خاک پر لوٹنے لگا - آپ نے خیال کیا کہ شاید یہ میرے لئے دعا کرتا ہے - اس لئے آپ آمین کہتے گئے - فی الواقعہ آپ کو اس سے ترقی حاصل ہوئی +

ایک مرتبہ آپ نے دیکھا کہ ایک گرگٹ آفتاب کے جمال میں مستغرق ہے اس کے روبرو آپ باادب بیٹھ گئے، اور فرمانے لگے میرے حق میں دعا کر - کہ جو شہود اللہ تعالےٰ نے تجھے آفتاب سے عنایت کیا ہے، وہی میرا خدا کے ساتھ ہو - گرگٹ واپس لوٹ کر زمین پر لوٹا - اور آسمان کی طرف منہ کیا - آپ آمین کہتے گئے - آپ کا مشاہدہ اس سے بھی اور قوی ہو گیا +

خواجہ علاؤ الدین غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں - کہ آپ کی حالت نزع میں، مَیں خواجہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا - آپ نے فرمایا کہ اے علا! کھا مَیں نے تمین لقمے لئے - اور دسترخوان لپیٹ دیا - پھر آپ نے آنکھ کھولی - تو فرمایا

Marfat.com

کر کھا۔ پھر میں نے حکم بجا آوری کے لئے چند لقمے اُٹھائے۔ اور دستر خوان اُٹھا دیا پھر آپ نے آنکھ کھول کر یہی فرمایا کہ طعام اچھی طرح کھانا چاہیئے۔ اور کام بھی اچھی طرح کرنا چاہیئے۔ یہاں تک کہ چار مرتبہ آپ نے ایسا ہی فرمایا۔ اس وقت جو اصحاب آپ کی خدمت میں حاضر تھے۔ اُنہوں نے خواہش ظاہر کی کہ خلافت و ارشاد کے لئے کسی کو مقرر کیا جائے۔

حضرت خواجہ صاحبؒ نے کشف سے معلوم کر کے فرمایا کہ مجھے اس وقت تکلیف کیوں دیتے ہو۔ یہ بات ہمارے اختیار میں نہیں۔ اللہ تعالےٰ تمہیں جس وقت اس حال سے مشرف کرنا چاہیگا۔ کر دیگا۔ وہ خود حاکم ہے حکم کریگا۔

منقول ہے کہ جب آپ کے انتقال کا وقت قریب آگیا۔ تو خواجہ علاؤ الدین عطار **سورت یٰسٓ** پڑھ رہے تھے۔ جب نصف پر پہنچے تو انوار ظاہر ہوئے۔ آپ نے دُعا کے لئے ہاتھ اُٹھائے اور دیر تک دعا کرتے رہے۔ اور پھر دونوں ہاتھ اپنے چہرے پر ملے۔ اور مشاہدہ حق میں فانی ہو گئے۔

آپ کی عمر شریف کے تہتر سال ختم ہو چکے تھے اور چوہترواں سال شروع تھا۔ کہ سوموار کی رات ۳۔ ربیع الاول ۷۹۱ھ یا ۷۸۱ھ یا ۷۸۲ھ کو آپ نے آخری سفر اختیار کیا۔ اور بخارا میں مدفون ہوئے۔

آپ کی مزار پُرانوار کی زیارت جہان کی حاجت روا اور جن و انسان کی مشکلکشا ہے۔

آپ اس اُمّت کے چراغ تھے۔ جو تاریخ وفات آپ کی لکھی گئی ہیں ان میں دو مہینے تین دن کا فرق ہے۔ آپ عجائب الکرامات تھے۔ اور متواتر آپ سے کرامتیں ظہور میں آتی تھیں۔ اور یہ قطعہ تاریخ ہے ؎

رفت شاہ نقشبنداں خواجۂ دنیا و دیں | آنکہ بودہ شاہ راہ دین و ملت ملتش
کمن و ما وائے او چوں بود قصر عارفاں | قصر عرفاں زیں سبب آمد حساب رحلتش

اور آخری قول کے موافق یہ تاریخ ہے ؎

بہاء الحق والدین طالب شاہ | امام سنت و شیخ جماعت
چو میرفت از جہاں ایں بیت میخواند | براہل فضل و ارباب بضاعت

Marfat.com

بطاعت قرب ایزدمیتواں یافت قدم درنہ چو داری استطاعت
بدیں دستور تاریخ وصالش برون آر از حروف قرب طاعت

آپ کی وفات کے بعد خرق عادات اس زمانے تک آپ کے مزار پرانوار سے ظاہر ہو رہا ہیں:-

چنانچہ کسی بادشاہ نے ایک شخص پر ناراض ہو کر اُسے منارے سے گروایا- اور وہ زمین پر صحیح وسالم آپڑا- لوگوں نے اس کا سبب پوچھا- تو اُس نے کہا کہ میں نے خواجہ صاحب کی مزار مبارک کی طرف توجہ کی تھی- مزار سے ایک ہاتھ نمودار ہوا- جس نے مجھے زمین پر بٹھادیا +

ایک شخص کے ڈاڑھی نہ تھی- اس نے خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مبارک پر دُعا کی- فوراً اُس کی ڈاڑھی نکل آئی +

ایک جاہل قاضی زیارت کے لئے آیا- اور اُس نے عرض کی کہ میں قاضی تو ہوں لیکن جاہل ہوں- وہ فوراً عالم اور فقیہ ہو گیا +

گوہر بست وسوم

سرِ دفترِ فقیران خواجہ علاؤالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ کے حالات میں

آپ حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ اول اور داماد تھے- اور بڑے عالم وفاضل اور حنفی مذہب تھے- حضرت خواجہ صاحب نقشبند کے طریقہ کی کرامات وتصرفات مثل اللہ تعالیٰ کے ساتھ دل کی توجہ ہر وقت رکھنا- اور ذکر خفی جاری رکھنا اور تخیلہ میں مرشد کی صورت حاضر رکھنا- اور خواطر کا نگاہ رکھنا- آپ ہی سے جاری ہوا تھا آپ خواجہ صاحبؒ کے ایسے ہی خلیفہ تھے، جیسے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلیفہ تھے +

آپ فرماتے تھے کہ تمام جہان کو ولایت اور حضوری کا مرتبہ حضرت خواجہ صاحبؒ کی ہی عنایت سے حاصل کرائینگے لیکن اللہ تعالیٰ کی مرضی ایسی نہیں ہے +

ایک مرتبہ معتزلہ لوگوں کی ایک جماعت نے رویت حق کا انکار کیا- آپ نے

Marfat.com

انہیں فرمایا کہ تین روز باوضو ہمارے پاس آؤ۔ جب انہوں نے ایسا کیا تو انہیں مشاہدہ اور حضوری حاصل ہوئی۔ اور رویت کے اقراری ہوئے +

ایک روز حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند قدس سرہٗ آپ کے گھر آئے۔ اور فرمایا کہ کل مجھے خوشخبری دی گئی ہے کہ جہاں تو مدفون ہو گا تیرے چاروں طرف کے ساٹھ ساٹھ مردے بخشے جائینگے۔ اور آپ کو تین میل گرداگرد کی شفاعت کا اذن تھا +

آپ نے عشاء کی نماز کے بعد بدھ کی رات بیسویں رجب المرجب ۸۰۲ھ ہجری کو رحلت فرمائی۔ آپ کی تاریخ وفات **مقرب بارگاہِ باری بود** سے نکلتی ہے +

گوہر بست و چہارم

عارف پارسا خواجہ محمدؒ پارسا رحمۃ اللہ علیہ کے احوال میں

آپ محدث، عالم، حافظ، محقق، عارف، حنفی مذہب، زمانہ کے عارفوں کے خلاصہ، محققانِ وقت کے پیشرو۔ اور حضرت نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کے دوسرے خلیفہ تھے۔ آپ صاحب تصانیف بھی تھے۔ چنانچہ تفسیر فصل الخطاب۔ تحقیقات۔ فصول ستہ وغیرہ آپ کی تصنیفات ہیں۔ آپ کا اسم شریف محمد ہے +

ایک روز آپ کے والد بزرگوار حضرت خواجہ صاحبؒ آئے۔ اور لونڈی سے پوچھا کہ دروازے پر کون ہے۔ اس نے کہا کہ پارسا منتظر کھڑا ہے۔ حضرت خواجہ صاحب رح نے باہر آ کر دیکھا۔ تو آپ کھڑے ہیں۔ فرمایا۔ تم پارسا ہو۔ اسی روز سے آپ اس لقب سے مشہور ہوئے +

آپ عشا کی نماز سے لیکر صبح تک عصا پکڑے کھڑے ہو کر حالات اور کیفیات میں غرق رہتے تھے +

مسجد بناتے وقت حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے سب کو دوپہر کو نیند لینے کے لئے اجازت دی تھی۔ باقی لوگ تو تھکے ماندے ہو کر دوپہر کو آرام کرتے لیکن آپ ہاتھ پاؤں مٹی سے آلودہ دھوپ میں مراقبہ کرتے۔ اور خواجہ صاحب رح آپ کے پاؤں پر سر رکھ کر جناب الٰہی میں دعا مانگتے کہ اے پروردگار! اس جوان پارسا

Marfat.com

کی بدولت بہاؤ الدین پر رحم کر +

ایک مرتبہ حضرت خواجہ صاحب نے حوض میں غوطہ لگا کر آپ کے مبارک پاؤں پر سر رکھ کر یہی دعا کی +

اور حضرت خواجہ صاحب فرمایا کرتے تھے کہ جو کچھ پارسا کہتا ہے، اللہ تعالےٰ وہی کرتا ہے۔ لیکن پارسا اللہ تعالےٰ کی رضا پر ہے۔ اور اس کے خلاف کچھ نہیں کہتا۔ اور قرب الٰہی کے مراتب ہمیں بارگاہ الٰہی سے حاصل ہوئے تھے۔ سب پارسا نے حاصل کئے۔ ہمارے ظہور سے مقصود محمدؐ کا ہے +

آپ کی وفات بدھ کے روز تئیسویں ۲۳ ذیقعد ۸۲۲ھ ہجری کو ہوئی۔ آپ کا مزار مبارک مدینہ سکینہ میں حضرت عباس کے مرقد منور کے قریب سفید پتھر کا بنا ہوا ہے آپ کی تاریخ وفات ان الفاظ سے نکلتی ہے۔ **اجابت داعی فرمود** +

گوہر بست و پنجم

خوبی کے قافلے کے یوسف حضرت مولانا یعقوب چرخی علیہ الرحمۃ کے حالات میں

آپ بہاو الحق والدین حضرت شاہ نقشبند قدس سرہٗ کے بزرگ اصحاب سے ہیں۔ اور ظاہری اور باطنی علوم کے عالم۔ اور معنوی تصانیف کے مالک۔ زمانے کے مقتدا ابرار کے رہنما تھے +

آپ اصل میں چرخ کے رہنے والے ہیں جو ولایت غزنی میں ایک گاؤں ہے نقشبندیہ طریقہ نے آپ سے رواج پایا اور بہائیہ نسبت شائع ہوئی۔ بعد ازاں یہ دعوے خواجہ عبید اللہ احرار کا ہے۔ اور نقشبندیہ محل کا تیسرا ستون ہے۔ آپ پانچویں صفر کو اس جہان فانی سے رحلت فرما گئے +

Marfat.com

گوہر بست و ششم

مقربوں اور ابراروں کے سر دفتر اور اولیائے کبار کے مفخر

خواجہ ناصر الدین عبید اللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ کے حالات میں

آپ قطب وقت اور سابقہ صدی کے مجدد تھے۔ اور فاروقی نسب حنفی مذہب اور نقشبندی مشرب تھے۔ آپ کو تین سال کی عمر میں حضور حق حاصل تھا۔ فرماتے تھے کہ لوگ کس طرح گناہ میں آلودہ ہو جاتے ہیں۔ اس واسطے کہ آپ جانتے تھے کہ میری طرح سب کو حضرت حق کی حضوری حاصل ہے ✦

نقشبندیہ نسبت آپ نے حضرت مولانا یعقوب چرخی کی خدمت سے حاصل کی تھی۔ اور خلافت کا مرتبہ حاصل کیا تھا۔ اور نیز دوسرے مشائخ سے بھی صحبت کا فیض حاصل کیا تھا۔ اور توحید وجودی کی نسبت اپنے آباؤ اجداد سے حاصل کی۔ آپ اعجوبہ روزگار تھے۔ آپ کی ریاضتیں اور عبادتیں بیان سے باہر ہیں۔ اور کرامات اور خرق عادات بیشمار۔ چالیس سال تک عشاء کے وضو سے صبح کی نماز ادا کی ✦

ایک روز آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ سرور کائنات فرماتے ہیں کہ مجھے اپنے کندھوں پر اٹھا کر اس پہاڑ پر لے چل۔ مَیں نے ویسا ہی کیا۔ واقعی شریعت اور طریقت کی ترقیات آپ کے وسیلے سے جہان میں پھیل گئیں۔ اور مشرق سے مغرب تک تمام جہان آپ کی نسبت سے پُر ہو گیا۔ اگر مخدوم اعظمی کی نسبت شور و حرارت سے پُر ہے، تو بھی انہیں کی طرف سے ہے۔ اور اگر ابو العلائیہ طریقہ ہے، جس میں طاقت اور زور سے چلا جاتا ہے، وہ بھی انہیں کی طرف سے ہے۔ اگر نعمت یا قوت ہے، کہ حضور اور یادداشت۔ کمال تقوے اور طہارت سے ہے۔ تو بھی انہیں کی طرف سے ہے ✦

آپ فرماتے ہیں کہ ہمیں شریعت کو رواج دینے اور بدعت کی توہین کرنے کا حکم ہوا ہے۔ اگر مَیں لوگوں کو مرید کروں تو کوئی شخص بھی دنیا میں کسی کا مرید ہونے کیلئے

Marfat.com

نہ بچے۔

آپ کی کرامتوں میں سے ایک یہ ہے کہ ایک روز جنگل میں آفتاب چھپتے وقت آپ نے سورج کی طرف توجہ کی، تو آفتاب حرکت کرنے سے تھم گیا۔ اور جب آپ گھر میں پہنچ گئے۔ تو ایک ہی دفعہ چھپ گیا اور اندھیرا چھا گیا۔

آپ کے پاس دنیاوی اسباب اور کارخانہ بہت تھا۔ چنانچہ گھوڑوں کی میخیں سونے یا چاندی کی تھیں۔ لیکن ان سے تعلق ایک بال بھر بھی نہ تھا۔ چنانچہ آپ فرماتے تھے کہ یہ میخیں مٹی میں گاڑی جاتی ہیں نہ کہ عارف کے دل میں۔ مولانا جامی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ؎

چو فقر اندر لباس شاہی آمد　　　بہ تدبیر عبید اللّٰہی آمد

آپ نے سوموار کی رات شام اور عشا کے درمیان ربیع الاول کی آخری تاریخ ۸۹۵ھ ہجری کو اس جہان فانی سے رحلت فرمائی۔ آپ کا مزار مبارک سمرقند میں ہے۔ آنجناب کی تاریخ وفات اس عبارت سے نکلتی ہے قامع قلاع بدعت بودہ۔

گوہر بست و ہفتم

جذب سبحانی ارشد جسمانی حضرت مولانا محمد زاہد رحمۃ اللہ علیہ کے احوال میں

آپ یکتائے زمانہ، ترک و تجرید میں یگانہ، اور خلوت اور تفرید میں بے نظیر تھے آپ نے خرقۂ ارادت حضرت خواجہ ناصر الدین عبید اللہ احرار ولی سے پہنا۔ اور آنجناب کی عالی توجہ سے مستفیض ہو کر خلافت اور ارشاد کا مرتبہ حاصل کیا۔ اور ایک جہان کو اپنی دست بیعت او فیض نسبت سے مالا مال اور سرسبز و شاداب فرمایا۔

آپ نے ربیع الاول کی پہلی تاریخ کو رحلت فرمائی۔

Marfat.com

گوہرِ بست و ہشتم

صوفی صفا کیش فانی از خویش حضرت خواجہ محمد درویش علیہ الرحمۃ کے حالات میں

آپ زمانہ بھر کے درویشوں کے مقتدا اور صوفیوں کے پیشوا تھے۔ ارادت اور خلافتِ باطنی کی نسبت آپ کو اپنے خالو جناب مولانا محمد زاہد سے حاصل تھی۔ جناب کے انتقال کے بعد آپ ہی نے طالبانِ طریقہ کی ہدایت اور سالکانِ حقیقت کی رہنمائی میں سرگرم رہکر نقشبندیہ حضوری کی نسبت کو رواج دیا ؎

ذاتِ پاکِ خواجۂ درویش بُود افتخارِ صوفیانِ صافیان

گوہرِ بست و نہم

عارفِ معارفِ صمدی مولانا خواجگی امکنگی علیہ الرحمۃ کے حالات میں

آپ جنوں اور انسانوں کے قطب، جہان کی جائے رجوع، صاحب آیات کرامات اور جذبات اور تصرفات کے منبع تھے۔ عالم۔ فاضل اور اولیا آپ کے مرید تھے۔ امرا اور بادشاہ عبداللہ ازبک جیسے آپ کے فیض نشان آستان کی خاک کو آنکھوں کا سرمہ بناتے ✣

آپ حنفی مذہب اور نقشبندی مشرب تھے۔ اور اصلی طریقہ کی آپ بہت رعایت کرتے۔ اور اس شریف طریقہ کی مخترعات مثلاً تہجد کی نماز با جماعت ادا کرنا یا ذکر اور استغفار جہر کرنا وغیرہ سے بالکل پرہیز کرتے۔ آپ شاہِ نقشبند رح کی پورے طور پر پیروی کرتے تھے ✣

آپ نے ارادت اور خلافت کا خرقہ اپنے والد بزرگوار مولانا محمد درویش رح سے حاصل کیا تھا۔ آنجناب کی عمر ۹۰ سال تھی۔ اور امکنہ میں ۲۲ شعبان ۱۰۰۸ ہجری کو

Marfat.com

اس غمکدہ سے کوچ کیا۔ آپ کی تاریخ وفات مرکز دائرہ قطبیت سے نکلتی ہے +

گوہر سنی ام

واقف اسرار لی مع اللہ عارف آگاہ عن سوی اللہ

حضرت خواجہ بیرنگ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کے حالات میں

آپ اصل میں سمرقندی ہیں۔ اور آپ کی جائے پیدائش کابل ہے۔ اور آپ کا سلسلہ نسب والدہ کی طرف سے حضرت شیخ عمر باغستانی سے جو کہ حضرت احرار کی جد مادری ہیں، ملتا ہے۔ آپ کے والد قاضی عبدالسلام جو سمرقند کے علمائے مقربین سے تھے۔ سمرقند سے کابل میں آئے۔ اور وہیں شادی کی۔ اور حضرت خواجہ صاحب کابل میں پیدا ہوئے +

آپ ظاہری علوم میں مولانا صادق حلوائی کے شاگرد تھے۔ اور ولایت کے کمالات آپ نے حضرت خواجہ احرار کی معنوی تربیت سے حاصل کئے۔ اور بہت سی ریاضتیں اور مجاہدے کر کے ظاہری بیعت مولانا خواجگی امکنگی سے کی۔ اور تین مہینے انہیں کی صحبت پاک میں رہکر انوار کا اقتباس کیا۔ اور قوی حالات حاصل کئے۔ اور اجازت اور خلافت کے مرتبے کو پہنچ گئے۔ پھر دہلی میں آکر طالبانِ خدا کے مرجع بنے آپ قطب وقت تھے۔ زمانہ بھر کے مشائخ مشیخت کو چھوڑ کر آپ کے مرید ہو گئے۔ آپ کے کمالات اور تاثیرات کا شہرہ سارے ہندوستان میں ہو گیا۔ لوگ کثرت سے دُور دُور سے آتے تھے۔ اور حضور نقشبندیہ کی نسبت سے حصہ لیکر جاتے تھے طالبوں کا جو مجمع آپ کی خدمت میں تھا، ہندوستان میں شاید ہی کسی دوسرے شیخ کی خدمت میں ہو۔ آپ لوگوں کو ایک ہی نگاہ سے بیتاب کر دیتے تھے۔ اور تماشائی اور بازار والے دیکھتے ہی گریبان پھاڑ کر بیہوش ہو جاتے تھے +

آپ صاحب تصانیف تھے۔ آپ کی کرامات، مقامات اور مناقب بہت ہیں۔ آپ کو تصرفات جاذبہ حاصل تھے۔ آپ کی عمر مبارک کل چالیس سال کی تھی

Marfat.com

اور دو تین سال کے عرصے ہی میں آپ کا طریقہ بے واسطہ یا با واسطہ سارے ہندوستان میں پھیل گیا۔ اور آپ کے علو مراتب کی صداقت کے لئے صرف یہی بات کافی ہے کہ جناب حضرت امام ربانی رح آپ کے خلیفہ ہیں ✤

آپ میں تواضع۔ عاجزی۔ انکسار۔ اور اپنے تئیں قصور وار خیال کرنا لازم حال تھا ✤

ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ ایک کتّا آیا، آپ اُس کی تعظیم کے لئے اُٹھے۔ حاضرین نے اس بات سے تعجب کیا۔ تو آپ نے فرمایا کہ یہ کتا اس کتے سے مشابہ ہے۔ جو پیر کی خانقاہ میں آیا کرتا تھا ✤

آپ نے ہفتے کے روز ۲۵۔ جمادی الآخری سنہ ۱۲ھ ہجری کو رحلت فرمائی اور اتوار کو مدفون ہوئے۔ آپ کا مزار پر انوار مفخر مقربین و ابرار دہلی میں رسول پروردگار صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قدم گاہ کے پاس ہی واقع ہے ✤

آپ کی تاریخ وفات سلطان ممالک طریقہ بود سے نکلتی ہے ✤

گوہر سی ویکم

عارفوں کے امام۔ عالموں کے امیر۔ اصفیا کی مسند۔ متقیوں کی حجت۔ صاحب عظمت۔ فرید العصر حبیداللہ منوّر الباطن۔ معدن المیامن۔ مخزن تیامن ٥

بہ ہندوستاں گرچہ دارد مقام	بہ بالائے ہفتم فلک پاندہ گام
نگیں گشتہ درحلقۂ اولیا	چو در انبیا خاتم الانبیا

صاحب منصب قیوم۔ مکرم بہ کرامات۔ حجت، ملت، دوستی اور محبوبیت کے جامع۔ دو ممندروں کے ملانے والے۔ دو لشکروں میں صلح کرانیوالے متکلمین کے گواہ۔ مجاہدین اور مواحدین کے متمسک۔ برہان السلف۔

Marfat.com

سلطان الخلف ۔ رسائل اور مکتوبات کے مصنف کا فہم آیات متشابہات (گویا کہ وہ ملتی جلتی نشانیاں ہیں) ہے

زعرفاں گرچہ صد دریا رواں کرد ۔ یکے گفت و دو صد دیگر نہاں کرد
اگر ظاہر کند زاسرار موئے ۔ در اندازد بہ ہفت افلاک شورے
بسے پیراں بزرگش طفل راہ اند ۔ چو من لب تشنۂ نیم نگاہ اند
بصحرائے سرہند انگیخت آں شاہ ۔ کہ ماند ارشاد رحمار راہ در راہ
مہیں فرزند فارق است چوں آب ۔ کنوں نطق از زبان وکند آب
سراپا نسخۂ اخلاق فاروق ۔ بزہر منقصت تریاق فاروق
چراغ نقشبند ہفت محفل ۔ نگاہش نقشبند غیر از دل

امام ربانی ۔ اویسی الرحمانی ۔ محرم اسرار سبع مثانی ۔ واقف رموز مقطعات قرآنی اور متشابہات فرقانی کی باریکیوں کے کاشف

محبوب سبحانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

مسئے خاتم اہل بشارت
باسم کز مسیحا شد اشارت

ابوالبرکات بدرالدین حضرت شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ الفاروقی رضی اللہ عنہ کے حالات

آپ کی نسب شریف کا سلسلہ اٹھائیسویں پشت میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے ۔ فروع و عبادت میں آپ کا مذہب حنفی تھا ۔ اور اعتقاد میں آپ مجتہد تھے ۔

آپ کی ولادت باسعادت ۹۷۱ھ ہجری کو ہوئی ۔ شیر خوارگی کے دنوں میں حضرت شاہ کمال کیتھلی قادری نے جنہیں بڑا قوی جذبہ حاصل تھا ۔ اپنی زبان مبارک آپ کے منہ میں رکھی ۔ اور فرمایا کہ یہ بچہ میری طرح بزرگ ہوگا ۔

Marfat.com

آنجناب نے تھوڑے ہی عرصہ میں قرآن شریف حفظ کر لیا۔ اور علوم ظاہری کی تحصیل آپ نے اپنے والد ماجد اور سرہند کے دیگر علما سے کی۔ اور شہر سیالکوٹ میں جا کر علم معقول کی چند ایک کتابیں مولانا کمال کشمیری سے اور حدیث کی کتابیں شیخ یعقوب کشمیری سے پڑھیں۔ اور نیز تفسیر واحدی۔ جمع مؤلفات تفسیر بیضاوی جمع مصنفات۔ منہاج الوصول۔ غایت القصوے وغیرہ اور صحیح بخاری مع مؤلفات مثلاً ثلاثیات۔ آداب مفردہ۔ خلق افعل عبادیت۔ تاریخ مشکوۃ۔ ولی الدین تبریزی شمائل ترمذی۔ جامع صغیر سیوطی۔ قصیدہ بردہ بصری۔ حدیث مسلسل کہ الراحمون یرحمھم الرحمٰن قال اللہ تبارک و تعالیٰ ارحموا فی الارض یرحمکم من فی السماء ہے، کی اجازت عالم ربانی قاضی بہلول بدخشانی سے جو آپ کے مرید تھے۔ حاصل کی اور کتب صوفیہ مثلاً تعرف۔ عوارف اور فصوص الحکم وغیرہ اپنے والد بزرگوار سے پڑھیں ✦

آپ سترہ سال کی عمر میں اپنے والد بزرگوار کے رُوبرو علوم ظاہری کے درس میں مشغول ہوئے۔ اور طریقہ کی تعلیم میں سرگرم تھے۔ لیکن دل میں نقشبندیہ نسبت کا شوق بدرجہ کمال تھا ✦

جب ۱۰۰۷ھ میں آپ کے والد بزرگوار حضرت مخدوم عبدالاحد اس جہان فانی سے رحلت فرما گئے۔ تو آپ حج کے ارادے سے دہلی آئے یہاں پہنچکر جب حضرت خواجہ محمد باقی باللہ قدس سرہٗ سے ملاقات ہوئی۔ تو اُنہوں نے فرمایا کہ حج میں دونوں جہان کی نیک بختی ہے۔ لیکن آپ ایک مہینہ یا کم از کم ایک ہفتہ ہمارے پاس ٹھیریں۔ چنانچہ حسب الارشاد آپ نے وہاں قیام کیا ✦

حضرت خواجہ صاحب علیہ الرحمۃ کے انوار صحبت اور انظار رحمت آپ کے باطن میں کارگر ہوئے۔ اور آپ نے نقشبندیہ طریقہ میں بیعت کر لی ✦

حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کی تلقین فرمائی۔ اور قلب پر توجہ کی۔ تو ہر روز بلکہ ہر گھڑی آپ کے باطن میں ترقی ظاہر ہوئی ✦

بیعت کے بعد دوسرے مہینے نسبت نقشبندیہ جس سے مراد ہمیشہ کی توجہ حضور اور آگاہی ہے۔ چھ طرفوں کے احاطہ سے حاصل ہوئی۔ اور صوفیہ علوم اور کشوف بھی ظاہر ہوئے ✦

Marfat.com

پھر آپ نے خواجہ صاحب کی خدمت میں سارا حال عرض کیا۔ تو انہوں نے فرمایا
کہ آپ اکمل آدمی ہیں۔ اس قدر جلدی ترقی کرنا اسی بات کی علامت ہے +
ان دنوں کے ایک مخلص نے آپ کی بابت لکھا ہے کہ "ایک مرد
شیخ احمد نام سرہند کا رہنے والا کثیر العمل وقوی العمل ہے۔ چند روز ہی
ایک فقیر سے اس نے نشست و برخاست کی کہ اتنے میں اس سے عجائب و غرائب
مشاہدہ کئے گئے۔ وہ شخص ایسے چراغ کی طرح ہے جس سے اہل جہان روشنی
حاصل کرتے ہیں۔ خدا کا شکر ہے کہ اس کے کامل احوال سے مجھے یقین واثق ہو گیا ہے
اس شخص کے بھائی اور اقربا بھی ہیں۔ جو سب کے سب صالح مرد ہیں۔ اور عالم ہیں
بہتوں سے اس دعاگو نے ملاقات کی اور معلوم کیا کہ قابل شخص ہیں۔ آپکے فرزند
اسرار الٰہی ہیں سب کے سب پاک ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں نیک ہی رکھے" +
نیز حضرت خواجہ صاحبؒ فرماتے تھے کہ شیخ احمد ایک ایسا آفتاب ہے
کہ ہمارے جیسے ہزاروں ستارے اس کی روشنی کے آگے ماند ہیں۔ آج ان جیسا دنیا بھر میں
کوئی نہیں پہلے چند ایک شخص ان جیسے اس امت میں ہو گذرے ہیں۔ اور اس زمانہ
میں وہ اکمل محبوب ہیں۔ اور انہیں کے وسیلے مجھے آخر کار یہ بات معلوم ہوئی کہ توحید
کا کوچہ تنگ ہے، شاہراہ اور ہی ہے +
حضرت خواجہ صاحب کے خلیفہ حسام الدین احمدؒ نے پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم
کو خواب میں دیکھا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم آپ کی مدح کر رہے ہیں۔ اور حضرت
میر محمد نعمانؒ نے واقعی دیکھا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص شیخ احمد
کا مقبول ہے وہ ہمارا مقبول ہے۔ اور جو شیخ احمد کا مردود ہے وہ ہمارا مردود ہے +
شیخ احمد جام رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ چار سو سال بعد ایک شخص احمد نام
پیدا ہو گا۔ جس کے حق میں اللہ تعالیٰ کی عنایتوں کے آثار ظاہر ہونگے۔ اور اس بات
کو ساری خلقت دیکھیگی +
یہ خوشخبری آپ ہی کی بابت دیگئی ہے۔ کیونکہ احمد جام کی وفات چھٹی صدی
میں ہوئی۔ اور آپ کا ظہور ایکہزار سات ہجری میں ہوا +
اور اسی طرح دوسرے اکابر نے بھی آپ کے ظہور کی بشارت دی ہے۔

Marfat.com

چنانچہ برکات احمدیہ اور حضرات القدس میں مفصل لکھا ہے کہ آپ تین مرتبہ سرہند سے حضرت خواجہ صاحب کی خدمت میں پہنچے +

پہلی مرتبہ آپ کو دولت کمال و تکمیل اور ترقی درجات اور قرب کے حصول کی بشارت دیگئی +

دوسری مرتبہ ارشاد اور افادہ طالبان کی اجازت دیکر خلافت کی خلعت عنایت فرمائی۔ اور اپنے بعض احباب کو تربیت کے لئے آپ کے حوالے کیا۔ اور رخصت عنایت فرمائی +

تیسری مرتبہ حضرت خواجہ صاحب دو تیروں کے فاصلہ سے آپ کے استقبال کے لئے آئے اور فرمایا کہ ہندوستان میں آنے کا جس وقت ہم نے ارادہ کیا تھا، تو استخارہ کرنے سے معلوم ہوا کہ ایک شیریں سخن طرح دار طوطی میرے ہاتھ پر آبیٹھی ہے۔ وہ طوطی آپ ہی ہیں۔ اور جس وقت میں سرہند کے قریب پہنچا تو واقعی میں نے دیکھا کہ مجھے کہتے ہیں کہ تو قطب زمان کے پاس ہی اُترا ہے۔ اور اس کا حلیہ بھی مجھے بتایا۔ شہر میں میں نے بہتیری دیکھ بھال کی لیکن ایسا شخص نہ ملا۔ خدا کا شکر ہے کہ آپ کی شکل وشمائل اس سے ملتی جلتی ہے +

اور نیز میں نے دیکھا کہ ہم نے ایک بڑی مشعل آفتاب کی سی شہر سرہند میں روشن کی ہے۔ اور اس کی روشنی سے مشرق سے لیکر مغرب تک تمام منور ہوگیا ہے اور دم بدم اس کی روشنی تیز ہوتی جاتی ہے۔ اور لوگ اس سے اپنے اپنے چراغ روشن کرتے ہیں +

اور نیز میں نے دیکھا کہ شہر سرہند کا جنگل انوار اور مشعلوں سے روشن ہے یہ سب کچھ آپ ہی کے معاملہ کا فروغ خیال کرتا ہوں۔ ہم نے یہ چند سال شیخی نہیں کی بلکہ طراری اور کھیل کی دوکان کی ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ ایسا موتی ہمارے ہاتھ آگیا +

اور نیز فرمایا کہ یہ تیرا ہی عزیز الوجود بیج تھا، جو ہم نے سمرقند اور بخارا سے لاکر ہندوستان کی سرزمین میں بویا۔ اللہ تعالےٰ کا شکر ہے کہ وہ عنایت الٰہی سے شجرۃ طیبۃ اصلہا ثابت و فرعہا فی السماء (پاک درخت ہے جسکی جڑ مضبوط ہے اور اس کی شاخ آسمان پر پہنچ گئی ہے) ظاہر ہوا +

Marfat.com

پھر حضرت خواجہ صاحب نے طالبوں کی تربیت آپ کے حوالے کی۔ اور آپ نے حضرت خواجہ صاحب کے رُوبرُو ہی حلقہ توجہ کرنے لگے۔ آپ کی توجہ سے سالوں کا کام گھڑیوں میں محسوس ہوتا تھا۔ پھر حضرات خواجگان کے ارشاد کا منصب آپ کو مسلم ہُوا ✦

کہتے ہیں کہ آپ کے ارشاد کا شہرہ تمام جہان میں پھیل گیا اور ہدایت کی شہرت تمام جہان والوں میں ہوگئی۔ اور قطبیت کا ڈھول اور غوثیت کا نقارہ آپ کے نام بجایا گیا اور آپ سے ولایت کے انوار۔ برکات۔ کرامات۔ اور خرق عادات اس قدر ظاہر ہوئے کہ تحریر و تقریر میں نہیں سما سکتے۔ اور قرب الٰہی کے مقامات کا کشف آنجناب پر اس قدر رہُوا کہ بیان نہیں ہو سکتا۔ گروہ در گروہ خلقت جو غفلت کے بھنور میں غرق تھی وہ آپ کے وسیلے شہود اور حضور کے کنارے لگی۔ اور جہان اور اہل جہان گمراہی کے راہ گم کردہ شاہراہ پر آپہنچے۔ اور دور دور کے عالم فاضل چیونٹیوں اور ٹڈیوں کی طرح آپ کی خدمت میں آتے تھے۔ اور مشائخ وقت شیخیت کو ترک کر کے آنجناب کی صحبت کا فخر حاصل کرتے تھے۔ اور زمانہ بھر کے اولیا آپ کی فرمانبرداری کو قرب الٰہی کی سربلندی خیال کرتے تھے۔ اور بادشاہ اور امرا پروانہ کی طرح غوثیت کی راہ کی مشعل کے کمال کی شمع پر گرتے تھے۔ آپ کی صحبت مبارک میں طالبان خدا کا مجمع اس قدر ہوگیا کہ ساتوں آسمانوں کے فرشتے آپ کی برکتوں اور فیوض پر رشک کرتے تھے ؎

صیتِ فیوضش شدہ زینساں بلند
غلغلہ در گنبدِ خضرا فگند

آنجناب اپنے عہد میں قبلۂ روزگار اور تمام ولایتوں کے کعبہ تھے۔ بلکہ آپ کے ظہور کے وقت سے لیکر قیامت تک مشرق سے لیکر مغرب تک اور جنوب سے لیکر شمال تک تمام جہان اور اہل جہان کو معارج ہدایت اور مدارج ولایت کا حصول آپ ہی کے توسط سے ہوگا۔ اور ان کے فیض آپ ہی کی توجہ کے منتظر ہونگے۔ اور ان کا افادہ آپ کے قصد کا منتظر ہوگا جس طرح کہ آفتاب اور اس کا ظہور ہر فرد کائنات پر فضل کے طور پر چمکتا اور ظاہر ہوتا ہے۔ اور چاند اور سورج کے علم پر موقوف نہیں۔ اور علاوہ تخلق باخلاق اللہ کے بموجب جس طرح احدی حضور کا علم حادوں کی

تمام جزئیات میں شامل ہے۔ اسی طرح احمدی علم بھی مکنونات کے دائرے کو گھیرے ہوئے ہے ۔

آپ کی مثال اس سمندر کی طرح ہے جو تمام دنیا کو گھیرے ہوئے ہے اور دنیا اُس پر قایم ہے۔ لیکن اس کا بہنا مخلص کے اخلاص اور توجہ پر موقوف ہے۔ اگر دریا کسی کو فیض پہنچانا چاہے۔ تو اس کی بخشش میں کس کو کلام ہے۔ ایک ہی لہر میں جہان کو مالامال کر سکتا ہے اور آنجناب کا معاملہ عقل و فکر سے باہر ہے ۔

آپ محبوب ذوالجلال صلے اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے ہزار سال بعد مجدد الف ثانی ہوئے ہیں۔ اور علمائے وقت نے بھی آپ کا مجدد ہونا تسلیم کیا ہے چنانچہ مولوی عبدالحکیم سیالکوٹی لکھتے ہیں کہ" آپ مجدد الف ثانی ہیں ۔

اگر کوئی شخص اس امر کی دلیل مانگے۔ تو رسالہ شواھد التجدید کا مطالعہ کرے۔ اور اس حدیث مثل امتی کمثل المطر لا یدری اولھم خیر ام اٰخرھم (میری امت کی مثال مینہ کی سی ہے جس کی بابت یہ نہیں کہینگے کہ اسکی ابتدا اچھی ہے یا انتہا) کا اشارہ بھی آنجناب کے ہی وجود کی طرف ہے ۔

پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سو سال کے بعد ایک مجدد جو ولی ہو آتا ہے۔ اور (وہ) میرے دین کو از سرنو تازہ کرتا ہے ۔

مجدد اور الف میں وہی فرق ہے جو سو ہزار میں ہے۔ ایسے موتی کے پیدا ہونے کے لئے ہزار سال چاہئیں ۔

اور مجدد وہ شخص ہوتا ہے کہ اس عرصے میں جو فیض اور برکت امت کو پہنچے وہ اسی کے وسیلے پہنچے۔ اگرچہ اوتاد۔ اقطاب۔ ابدال اور نجبا بھی ہوتے ہیں۔ اور نیز وہ دین کی تجدید کرے۔ اور نئے معارف لائے ۔

آپ کے وجود سے کفر اور بدعت کی تاریکی ایمان اور سنت کی روشنی سے بدل گئی۔ اور ایمان اور عرفان کے ارکان مضبوط اور محکم ہو گئے ۔

اور اسلامی شہروں کے خلیفوں سے معمور ہو گئے۔ جو نئے معارف حق سبحانہٗ تعالےٰ نے آپ کو عنایت فرمائے وہ ہزاروں عالموں اور فاضلوں پر آپ نے با وسیلہ یا بے وسیلہ از روئے کشف یا وجد ظاہر کئے۔ اور ان میں کسی قسم کے

Marfat.com

شک وشبہ کی گنجائش نہ رہی۔ ان کا انکار کوئی باطن کا اندھا ہی کرے تو کرے۔ اور ان معارف کو آپ سے پہلے اس امت کے کسی عالم نے بیان نہ کیا ✦

آپ کا طریقہ سنت کی تابعداری اور بدعت کو ترک کرنا ہے۔ اور خفیہ ذکر اور حضوری میں مشغول رہنا۔ جو جو آپ نے بدن پر محل بنائے ہیں ان کا مفصل حال اس مختصر میں نہیں آسکتا۔ اس خاندان کی کتابیں انہیں باتوں سے بھری پڑی ہیں۔ اور اہل نسبت کو یہ طریقہ معلوم ہے ✦

آنجناب نے واقعی دیکھا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے آپ کو علم کلام کا مجتہد بنایا۔ اور امیر المومنین علی مرتضے رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو دیکھا کہ فرماتے ہیں کہ مَیں تجھے علم سماوی سکھانے کے لئے آیا ہوں ✦

اور جب آنجناب کو کعبہ شریف کی زیارت کا شوق ہوا۔ تو کعبہ شریف میں آکر زیارت سے مشرف ہوئے ✦

جب حضرت شاہ سکندرؒ نے شاہ کمال کیتھلی کا خرقہ وصیّت کے موافق لاکر آنجناب کو پہنایا۔ تو حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی روح پاک تشریف آور ہوئی۔ اور قادریہ نسبت کی انوار نے آنجناب پر غلبہ کیا۔ آپ نے دل میں کہا کہ ہم تو حضرات نقشبندیہ کے تربیت یافتہ ہیں۔ بڑے تعجب کی بات ہے کہ یہ نسبت مجھ پر غلبہ کر رہی ہے۔ اتنے میں کیا دیکھتے ہیں کہ حضرت خواجہ نقشبند مع اپنے خلفا کے آکر امیر غوث الثقلین کے پاس آکر بیٹھ گئے ہیں۔ اور فرمایا کہ احمد ہماری ملکیت ہے۔ اور ہماری تربیت کے وسیلہ سے کمال اور تکمیل کے درجے کو پہنچا ہے۔ حضرت شاہ کمال کیتھلی نے فرمایا کہ بچپن سے ہی ہم اس پر عنایتیں کرتے آئے ہیں۔ اور ہم ہی سے اس نے فیض حاصل کیا ہے۔ ابھی یہی گفتگو ہو رہی تھی کہ مشائخ چشتیہ۔ سہروردیہ اور کبرویہ بھی تشریف لائے اور مباحثے کو دور کر کے اپنی تمام نسبتیں آپ کو عنایت فرمائیں اور خلافت اور اجازت مرحمت کی ✦

ایک روز آنجناب کو الہام ہوا کہ غفرت لک ولمن توسل بک بواسطۃ او بغیر واسطۃ الی یوم القیامۃ (مَیں نے تجھے بھی بخشا اور اس شخص کو بھی بخشا۔ جو قیامت تک باوسیلہ یا بے وسیلہ آپ سے واسطہ رکھتا ہو) اور نیز آپ کو حکم ہوا کہ

Marfat.com

یہ خوشخبری لوگوں میں ظاہر کرے ✦

آنجناب فرماتے ہیں کہ جو شخص ہمارے طریقہ میں داخل ہوگا یا داخل ہے۔ خواہ باواسطہ یا بے واسطہ سب کے سب میرے سامنے لائے گئے! وراُن کا نام۔ جائے پیدائش اور جائے سکونت سب مجھے بتائے گئے۔ اگر چاہوں تو مَیں سب کو بیان کر سکتا ہوں۔ اور ان تمام کو مجھے بخشوانا ہے ✦

نیز فرماتے ہیں کہ ایک روز مَیں نے اپنے ایک فرزند کی رُوح کو ثواب کی خاطر طعام پکایا۔ اس کے قبول ہونے کے بارے میں ششش وپنج میں تھا کہ مجھے یہ الہام ہوُا کہ انما یتقبل اللہ من المتقین (اللہ تعالےٰ متقیوں سے قبول کرتا ہے) ✦

اور نیز فرماتے ہیں کہ ایک روز ایک بڑے قد وقامت کا پرند میرے سینے سے اڑکر باہر نکل گیا ہے۔ جب مَیں نے غور کی تو معلوم ہوُا کہ یہ خناس ہے جو لوگوں کے سینوں میں رہکر وسوسے ڈالتا ہے۔ مجھے الہام ہوُا کہ جن خناس کا ذکر سورۃ ناس میں ہے۔ اس کے شر سے تجھے محفوظ کیا گیا۔ اور اسے سینے سے نکالدیا ہے! ورفی الواقعہ اس کے نکل جانے کے بعد عجب قسم کا اطمینان اور شرح صدر حاصل ہوُا ✦

اور نیز فرماتے تھے کہ چند روز میرے قصور اعمال کی دید کی یہ کیفیت رہی کہ جب کبھی نماز میں لفظ ایاک نعبد (ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں) پڑھتا۔ تو مَیں حیران ہوجاتا کہ مَیں کیا کروں اگر پڑھوں تو لم تقولون ما لا تفعلون (جو تم کرتے نہیں وہ کہتے ہی کیوں ہو) کا مصداق ہوجاتا ہے۔ اور اگر اُسے ترک کروں۔ تو واجب کی ترک ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ چند روز کے بعد مجھے یہ الہام ہوُا کہ ہم نے تیری عبادت سے شرک دور کر دیا ہے اور تیرے دین کو خالص کر دیا ہے ✦

اور نیز فرماتے تھے کہ مجھ پر یہ عنایت ہوئی ہے کہ جس نماز جنازہ میں تو شامل ہوگا وہ مردہ بخشا جائیگا ✦

اور نیز یہ الہام ہوُا کہ جس قبر پر جاکر تو اُس مردے کے لئے بخشش طلب کریگا ہم اُسے بخش دینگے ✦

اور نیز یہ الہام ہوُا کہ اگر تمہارے روضے کی ایک مٹھی بھر خاک کسی قبر میں ڈالیں تو وہ مردہ بخشا جائیگا ✦

Marfat.com

جب مٹی بھر خاک سے یہ حالت ہوتی ہے۔ تو اس شخص کی کیا کیفیت ہوگی۔ جو آپ کے مقبرہ میں مدفون ہو ✣

آنجناب کے تمام اعمال حدیثوں کے موافق تھے۔ اور اختیار اولے عمل بعزیمت بدعت سے کنارہ کشی کی سخت کوشش کرتے تھے۔ اور اپنے اصحاب کو بھی اس بات کا حکم دیتے تھے۔ اور تہجد۔ اشراق۔ ضحےٰ۔ فی الزوال۔ اور اوابین کی نمازیں ٹھیک اسی طرح جس طرح کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی گئی ہیں۔ بڑے خشوع او خضوع سے ادا کرتے تھے ✣

ان (نوافل) نمازوں میں اول اول آپ اسی مرتبہ سورہ یٰس پڑھا کرتے تھے۔ اور پھر قرآن شریف حفظ کر کے ان نفلوں میں اس قدر لمبی قرأت کرتے تھے کہ غلبات میں آدھی رات سے لیکر صبح تک ایک ہی رکعت میں کھڑے رہتے۔ اور خادم شور کرا ٹھتا کہ صبح ہوگئی ہے۔ پھر آپ دوسری رکعت چھوٹی سی ادا کر کے سلام پھیرتے پھر دوگانہ کے بعد آپ مراقبہ کرتے۔ اور مراقبہ سے فارغ ہو کر سو مرتبہ استغفار اور دوسری دعائیں اور درود پڑھتے تھے۔ اور فجر کی نماز سے لیکر اشراق کی نماز تک آپ یاروں کے ہمراہ مراقبہ کرتے۔ پھر گھر تشریف لاتے۔ اور بال بچوں کا احوال پوچھتے۔ اور پھر خلوت میں تلاوت قرآن شریف کرتے۔ نماز ضحےٰ کے بعد کھانا لایا جاتا۔ تھوڑا اپنے لئے رکھ کر باقی فقیروں کو بانٹ دیتے۔ اور پھر دعاے ماثورہ میں مشغول رہ کر خواب قیلولہ کرتے۔ اور نماز فی الزوال کے بعد نماز ظہر مستحب وقت میں ادا کر کے حافظ قرآن سے قرآن شریف سنتے۔ عصر اور عشا کی پہلی سنتوں کو بہت کم ترک کرتے تھے۔ عصر کی نماز دو مثلین کے وقت اور نماز مغرب سورج غروب ہوتے ہی۔ اور عشا کی نماز سفیدی اور سرخی غائب ہو جانے کے بعد ادا کرتے تھے۔ اور نماز عشا اکثر رات کی پہلی چوتھائی گذر جانے کے بعد۔ اور فجر کی نماز اول وقت میں بڑے آداب سے ادا کرتے تھے اور رکوع اور سجود کی تسبیحیں سات سے لیکر گیارہ تک پڑھتے تھے۔ اور تسمیع اور تحمید دونوں اکھٹے پڑھتے تھے۔ قیام لیل کے چار نفل اور وتروں کے بعد دو نفل اور بعض دفعہ وتر عشا کے بعد اور بعض دفعہ تہجد کے ساتھ ادا کرتے تھے۔ اور سوتے وقت سورہ تبارک، الم سجدہ، سورہ دخان اور ماثورہ دعائیں پڑھا کرتے تھے ✣

Marfat.com

اور نماز میں آپ کے احوال لی مع اللہ، قرۃ عینی فی الصلوٰۃ اور ارحنی یا بلال کے مصداق تھے۔ اور کیفیات جو نماز ادا کرتے وقت یا قرآن شریف سنتے وقت ہوتی تھیں۔ دوسرے وقتوں میں نہیں پائی جاتی تھیں۔ اور نماز عصر سے پہلے آپ طالب علموں کو سبق پڑھایا کرتے تھے۔ اور حلقہ باندھ کر حافظ قرآن سے قرآن شریف سُنا کرتے تھے ٭

مریض کی بیمار پرسی بھی کیا کرتے تھے۔ اور رمضان کے اخیری دس دنوں میں اعتکاف بیٹھتے تھے۔ اور ذی الحجہ کے عشرہ میں گوشہ نشینی۔ ذکر اور روزے آپ کا معمول تھا اور عاشورہ وغیرہ کی نماز باجماعت خلاف سنت جانتے تھے۔ ہر ایک کام استخارہ سے شروع کرتے۔ بیمار پرسی کیا کرتے تھے۔ قبروں پر بوسہ دینے سے منع کرتے تھے۔ اور اسے اچھا نہیں خیال کرتے تھے۔ لیکن کبھی کبھی اپنے والد بزرگوار اور پیر کی قبر پر ہاتھ پھیرا کرتے تھے۔ دعوت خاص کو آپ قبول فرماتے لیکن دعوت عام پر آپ نہیں جاتے تھے۔ اور مجلس سماع۔ سرود۔ اور مولود خوانی میں آپ نہیں جایا کرتے تھے۔ اور ذکر جہر کو ترک ادب جانتے تھے۔ اور نبوت کو ولایت سے اگرچہ اس نبی کی ولایت ہو افضل جانتے تھے۔ صحو کے غلبہ کو سُکر پر ترجیح دیتے تھے۔ اور آپ کا خیال تھا کہ صحو خالص عوام کے نصیب بھی ہوتا ہے ٭

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین کو تمام اولیا اللہ سے افضل جانتے تھے اور حنفی مذہب کو باقی مذاہب پر ترجیح دیتے تھے۔ اور ماتریدیہ کو پسند کرتے تھے۔ اور مشائخ کے طریقوں میں سے نقشبندیہ طریقے کو افضل جانتے تھے۔ اور تحصیل علوم کو سلوک صوفیہ سے مقدم خیال کرتے تھے۔ اور سفر کے لئے ہفتے یا جمعرات کے دن کو اختیار کرتے تھے۔ اگرچہ سارے دنوں کو آپ سفر کے لئے بہتر سمجھتے تھے کیونکہ حدیث میں وارد ہے کہ الایام ایام اللہ والعباد عباد اللہ (دن بھی اللہ کے ہیں اور بندے بھی اللہ کے ہیں) اور ماثورہ دعائیں مقررہ اوقات پر پڑھتے تھے ۔ رمضان میں طالب دُور دُور سے فائدہ اٹھانے کے لئے آتے تھے۔ تراویح میں آپ قرآن شریف کا ختم سُنا کرتے تھے۔ اور زکوٰۃ دینے میں آپ وقت کا انتظار یا صاحب نصاب ہونے کا انتظار نہیں کرتے تھے۔ بلکہ حساب کے موافق اس کے واجب ہونے سے پیشتر ہی اُسے خرچ

Marfat.com

کر دیتے تھے - اور ہمیشہ حج کا ارادہ رکھتے تھے ٭

آپ کا خلق ، محمدی خلق کے موافق تھا۔ تسلیم - رضا - صبر - مجاری قضا - سب نیک خصلتیں آپ میں پائی جاتی تھیں - ہر ایک شخص سے اُس کے مرتبے کے لحاظ سے سلوک کرتے تھے - اور خلق خدا پر شفقت کرنے - اُن سے بتواضع پیش آنے - اور اہل حقوق کی رعایت کرنے - اور صلہ رحم میں نہایت کوشش کرتے تھے اور سلام کہنے میں ہر شخص پر سبقت لیجاتے - تقریباً سو شخص عالم - حافظ اور پرہیزگار آپ کی خدمت میں ہوا کرتے تھے - سب کو آپ کے ہاں سے کھانا ملتا تھا ٭

آنجناب کی مجلس حضور اور آگاہی سے پُر تھی ٭

آپ کا لباس ، آستینیں پھٹی ہوئی قمیص اور سنت کے موافق دستار تھی - جمعہ اور دونوں عیدوں کے روز آپ فاخرہ لباس پہنا کرتے تھے - اور عادات میں بھی آپ سُنن نبوی کی رعایت کرتے تھے - اور ہر وقت عبادت اور طالبان حق کو فائدہ رسانی میں مشغول رہتے ٭

آپ کے کرامات اور خوارق سات سو کے قریب لوگوں نے لکھی ہیں - ان میں سے بعض یہاں پر درج کی جاتی ہیں - جس کو مشتے نمونہ از خروارے سمجھنا چاہیئے ٭

واضح رہے کہ کوئی کرامت اللہ تعالےٰ کی محبت اور محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے بڑھ کر نہیں - دلوں پر قبضہ کرنا - اور احوال الٰہی کا القا کرنا - بڑی بھاری کرامت ہے - اور ان باتوں کا آپ سے ظاہر ہونا اظہر من الشمس ہے اور ابین من الامس ہے - اور پوشیدہ چیزوں پر تصرفات اور مغیبات کی خبریں دینا - اور آپ کی توجہ سے حاجتوں کا پورا ہونا بھی بے شمار ہے - یہ سب کچھ معجزوں کا پرتو ہے - جو اولیا اللہ سے ظاہر ہوتا ہے - ہزارہا کافر آپ کے ہاتھوں مسلمان ہوئے - اور بیشمار بدکاروں نے توبہ کی اور پرہیزگار بنگئے - بہت سے طالب توفی الواقعہ آپ کی صورت شریف کی طرف توجہ رکھنے (تصور کرنے) سے ذکر میں مشغول ہوئے - اور صحبت کا شرف حاصل کیا - اور اسی توجہ اور ذکر سے ہی ذاکروں کے دل انوار الٰہی سے پُر ہو گئے - باوجود مریدوں کی کثرت کے ہر ایک کو آپ توجہ سے احوال الٰہی تک پہنچاتے تھے - اور ہر توجہ میں جدید احوال عنایت فرماتے تھے - ہر ایک کے حال کی طرف جدا جدا مشغول ہو کر ایک مقام سے

Marfat.com

دوسرے مقام تک پہنچاتے اور قوت باطنی کی کمالیت سے سالوں اور مدتوں کے کام تھوڑی ہی مدت میں سنور جاتے تھے۔ اور ظاہر ہوتے تھے +

ملا بدرالدین سرہندی رحمۃ اللہ علیہ حضرات القدس میں لکھتے ہیں کہ آنحضرت اکثر میرے احوال پوچھا کرتے تھے۔ اور جو حالت میں آپ کی خدمت میں عرض کرتا۔ وہ فوراً برطرف ہو جاتی۔ اور اس کی بجائے اس سے زیادہ قوی حالت ہو جاتی۔ اور بعض مرتبہ خود ہی فرما دیتے کہ اب تیری یہ حالت ہے۔ اور اب یہ حال تجھ پر وارد ہو گا۔ چنانچہ اسی وقت دوسری حالت وارد ہو جاتی۔ اپنے اصحاب کو تھوڑی ہی مدت میں فنا و بقاء کے شرف سے مشرف کر کے غیب سے جدھر کا حکم ہوتا، انہیں طالبوں کی ہدایت کے لئے بھیج دیتے۔ اور بعد ازاں جلدی ترقی کرنے والوں کو غائبانہ توجہ سے اپنے خاص مرتبے پر پہنچا دیتے تھے۔ یہاں تک کہ آنجناب کے فیوض سے تمام جہان پُر ہو گیا اور سب سے عمدہ آپ کے کرامات، علوم اور جدیدہ معارف ہیں۔ جو کتاب (اللہ) اور سنت کے مطابق ہیں اور جن سے آپ کے مکتوبات قدسی آیات کا تیسرا دفتر بھرا پڑا ہے۔ اور آپ کی بڑی نشانیاں آپ کے معزز فرزندوں کا وجود ہے۔ جو آپ کی حسن تربیت سے ظاہری اور باطنی اور کمالات قرب ولایت اور فیوض الٰہی کے افادہ میں علما اور اولیا کے سردار ہیں۔ اور ان کے انوار سے تاریک جہان نورانی ہو گیا ہے +

نیز آنجناب فرماتے تھے کہ اللہ تعالےٰ نے مجھے اس قدر قوت دی ہے کہ اگر میں سوکھی لکڑی پر توجہ کروں۔ تو وہ بھی منور ہو جائے۔ لیکن اس آخری زمانہ میں اللہ تعالےٰ کی مرضی ایسی نہیں +

مولانا یوسف بہت سخت مرض میں مبتلا تھے۔ آپ اس کی بیمار پرسی کے لئے گئے۔ اس نے توجہ کی بابت عرض کی۔ آپ نے مراقبہ کیا۔ اور اُسے فنا و بقا کا مرتبہ عنایت کیا۔ جب اس نے اپنی ترقی کا مشاہدہ کر لیا۔ تو فوت ہو گیا +

حضرت آدم بنوری علیہ الرحمۃ کو تین روز میں اعلےٰ مقام پر پہنچا کر فرمایا کہ تجھے ابھی فیض عنایت ہو گا۔ چنانچہ ویسا ہی ہوا کہ ایک روز حضرت آدم بنوری علیہ الرحمۃ جنگل میں تشریف فرما تھے۔ کہ ایک نور کی چادر عالم غیب سے اترتی ہوئی آپ کے روبرو آپڑی۔ جس سے آپ کے بدن مبارک میں تازہ حالات کی رفت طاری ہوئی +

Marfat.com

بنگالہ کے رہنے والے ایک درویش نے آپ سے طریقہ حاصل کیا۔ جب اس پر قوی جذبہ سے توجہ کی تو وہ ننگے سر جنگل کو چلدیا +

ایک سوداگر کی طرف آپ نے توجہ کی۔ سکر اور استغراق اس پر غالب ہوا اور دنیاوی تعلقات سے دست بردار ہو گیا۔ پھر آپ نے اس کی دستگیری کی اور اُسے صحو کی حالت میں لائے +

ایک روز صبح کے حلقے میں آپ نے فرمایا کہ ایک اصحابی کی پیشانی پر "ہو الکافر" لکھا ہوا ہے۔ اور وہ اصحابی مولانا محمد طاہر تھے۔ جو چند روز بعد جنیو پہن کر کافر ہو گئے۔ آپ نے اس بلا کے رفع کرنے کے لئے توجہ کی۔ تو لوح محفوظ میں بھی ھوالکافر ہی لکھا دیکھا۔ آپ نے بارگاہ الٰہی میں دُعا کی کہ اے پروردگار! کہ اگر اس بندے کی دُعا سے تو قضا کو مٹا دے تو تیری وسیع رحمت سے کچھ بعید نہیں۔ آپ کی دُعا قبول ہوگئی اور مولانا محمد طاہر پھر مشرف باسلام ہوئے۔ اور آپ کی صحبت پاک میں رہکر اعلےٰ مقامات حاصل کئے اور خلافت پا کر طالبوں کے مرجع بنے +

بعض اصحاب کو حضرت غوث الاعظم کی زیارت کا شوق ہوا۔ آنجناب نے توجہ فرمائی۔ تو حضرت غوث الاعظم کی روح پاک تشریف آور ہوئی۔ اور سب زیارت سے مشرف ہوئے +

ایک مجذومی (کوڑھی) نے آپ سے دعا کی التماس کی۔ آپ نے دُعا کی تو وہ اُسی وقت تندرست ہو گیا +

وہ حافظ جو ہمیشہ حلقہ میں قرآن شریف پڑھا کرتا تھا۔ سخت بیمار ہو گیا۔ آپ نے حلقہ کی حالت میں فرمایا کہ ہم نے اپنے ذمے لیا۔ وہ فوراً صحت یاب ہوا۔ اور اس میں چلنے پھرنے کی طاقت آگئی +

ایک مرتبہ آپ سفر کو جارہے تھے کہ ہوا بہت گرم چلنی شروع ہوئی۔ رفیقوں نے بارش کے لئے التماس کی۔ آنحضرت نے توجہ کی۔ تو افق سے ایک بادل نمودار ہوا اور سارے آسمان پر چھا گیا۔ اور بوندا باندی شروع ہوئی +

آپ کے مخلصوں نے ایک مرتبہ کسی دور کے شہر میں بتخانہ کو توڑا۔ تو بت پرست ہتھیار لگا لڑائی کے لئے آمادہ ہوئے۔ مخلصوں نے آنجناب کی طرف توجہ کی اور مدد مانگی

آپ نے ظاہر ہو کر فرمایا کہ خاطر جمع رکھو غیب سے سوار آکر تمہاری مدد کرینگے۔ چنانچہ غیبی سواروں نے آکر انہیں کافروں کے شر سے نجات دی ✦

آپ کے ایک درویش کو جنگل میں شیر ملا۔ اس بیچارے نے بے اختیار ہو کر آنجناب کو یاد کیا۔ آپ ہاتھ میں عصا لئے ہوئے نمودار ہوئے اور اس شیر کو سخت چوٹ لگائی جس سے وہ بھاگ گیا۔ اس درویش کے ہمراہیوں نے پوچھا کہ یہ بزرگ کون تھا اس نے کہا کہ یہ میرے پیر حضرت مجدد صاحب میری مدد کو آئے تھے ✦

ایک عزیز بہت دور سے آپ کا شہرہ سنکر آیا جب سرہند پہنچا۔ تو پہر رات گذر چکی تھی کہ ایک مسجد میں آیا۔ ایک شخص نے اسے گھر لیجا کر اس کے سامنے کھانا رکھا۔ اور آنجناب کے شان میں طعن آمیز باتیں کرنے لگا۔ اس عزیز کا دل سخت ناراض ہوا۔ اور اس نے کہا۔ یا حضرت مجدد! مَیں محض خدا کی خاطر آپ کے پاس آیا ہوں۔ اور یہ شخص مجھے اس سعادت سے محروم رکھنا چاہتا ہے۔ اور منع کرتا ہے۔ اتنے میں کیا دیکھتا ہے کہ حضرت مجدد صاحب بڑے غصے سے ہاتھ میں تلوار لئے ہوئے آموجود ہوئے ہیں اور اس منکر کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے گھر سے باہر ہو گئے ہیں۔ اس عزیز نے جب اسے مقتول پایا۔ تو ڈر کر وہاں سے نکل آیا۔ اور کسی دوسرے گھر رات بسر کی۔ صبح جب آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تو رات کا سارا ماجرا بیان کرنا چاہا۔ لیکن آپ نے فرمایا۔ ما مضیٰ باللیل لایذکر فی النہار (رات کا واقعہ دن کو بیان نہیں کرنا چاہئے) ایک گھڑی بعد اس شخص کے گھر سے رونے پیٹنے کی آواز آئی کہ کوئی شخص فلاں آدمی کو رات کے وقت قتل کر گیا ہے ✦

حضرت مجدد صاحب علیہ الرحمۃ کے ایک اصحابی کو کوئی شخص عشا کے بعد اپنے گھر لیگیا۔ اور حضرت مجدد صاحب کے حق میں نامناسب باتیں کہنے لگا۔ غیب سے ہی اس کے اعضا ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔ اور وہ اصحابی خوف زدہ ہو کر آنجناب کی خدمت میں آیا۔ کیا دیکھتا ہے کہ آپ خلاف معمول دروازے پر کھڑے ہیں۔ اس کا ہاتھ پکڑ کر آپ اس منکر کے گھر تشریف لے گئے۔ اور اندر جا کر اس مردے کو زندہ کرنے کے لئے توجہ فرمائی۔ اور ایک گھڑی بعد باہر آکر اسے راز افشا کرنے سے منع فرمایا ✦

جب آپ کے ایک مخلص نے سُنا کہ حضرت مجدد صاحبؒ کسی امیر کے گھر

Marfat.com

تشریف لے گئے ہیں۔ تو اس نے اعتراض کیا کہ امیر کے گھر جانا آنجناب کے شایان شان نہیں اتنے میں اس نے دیکھا کہ غیب کے آدمیوں نے آکر اسے جھڑکا کہ کیا تو اولیاء اللہ کا انکار کرتا ہے اور اس کا کام تمام کیا چاہتے تھے کہ اس نے بڑی عاجزی سے استغفار اور توبہ کی کہ آیندہ میں اس جرم کا مرتکب نہیں ہونگا۔ اور پھر مخلص بنگیا ✦

ایک طالب علم جو حضرت امیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ لڑائی کرنے والوں کی طرف سے دل میں کدورت رکھتا تھا حضرت مجدد صاحب کے مکتوبات شریفہ کا مطالعہ کر رہا تھا۔ اس نے ایک مکتوب میں لکھا ہوا دیکھا کہ حضرت امام مالک علیہ الرحمۃ امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہ دونوں کے منکر کے لئے یکساں سزا مقرر فرماتے ہیں۔ کیونکہ شرف صحبت میں یہ دونوں صاحب ایک سے ہیں۔ یہ لکھا ہوا دیکھکر اس طالب علم نے مارے غصے کے مکتوب کو زمین پر پھینکدیا۔ کہ کیوں ایسی روایت کا ذکر کیا گیا ہے حضرت مجدد صاحبؒ نے اس بات سے واقف ہو کر خواب میں اس کو فرمایا کہ اے نادان! کیا تو بھی ہماری تحریر کا انکار کرتا ہے۔ پھر اسے امیر صاحبؓ کے پیش کیا۔ اور فرمایا کہ خبردار! پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کا انکار دل میں نہ کرنا۔ اور نہ ہی ان کی غیبت کرنا۔ یا ہم جانتے ہیں یا اللہ تعالےٰ جانتا ہے کہ کس نیت سے یہ باہمی جھگڑے وقوع میں آئے۔ واقعات میں احتیاط ضروری ہے۔ اور فرمایا کہ ایسی تحریر پر اعتراض نہیں کرنا چاہئے ✦

ایک روز حضرت مجدد صاحبؒ مرتضےٰ خاں کی قبر پر دیر تک مراقبہ میں رہے۔ اور آپ کے چہرے پر غم کی علامات ظاہر ہوئیں۔ آخر کار مراقبہ سے سر اٹھا کر بڑی حسرت سے فرمایا کہ وہ محاسبہ میں محبوس تھا۔ ہم نے بارگاہ الٰہی میں عاجزی کی۔ اور اسے نجات ملی۔ مرتضےٰ خاں کا ایک رفیق ہمیشہ متفکر رہتا اور اسے کچھ معلوم نہ ہوتا تھا۔ اسی رات مرتضیٰ خاں نے خواب میں اسے کہا کہ میں مدتوں سے محاسبہ میں گرفتار تھا۔ آج حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی توجہ سے مجھے نجات نصیب ہوئی ہے ✦

جہانگیر بادشاہ نے جو جنونی مزاج تھا۔ ایک امیر زادے کو لاہور سے طلب کر کے ہاتھی کے پاؤں میں روندوانا چاہا۔ جب وہ امیر زادہ سرہند میں پہنچا تو اس نے حضرت مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی پناہ چاہی۔ آپ نے فرمایا کہ ہم تیری حمایت کرینگے۔ اور جس وقت

Marfat.com

تجھے بادشاہ دیکھیگا۔ تجھے خلعت عنایت کریگا۔ جب وہ بادشاہ کے پاس پہنچا۔ تو بادشاہ نے مسکرا کر اُسے خلعت عنایت کی ✣

ایک شخص مرض قولنج میں مبتلا تھا۔ اُس نے حضرت مجدد صاحب علیہ الرحمۃ سے التجا کی۔ آپ نے سحر کے وقت اس کی شفا کے لئے توجہ کر کے فرمایا کہ شفا کے آثار ظاہر ہوئے ہیں۔ کوئی شخص یہ خوشخبری اُس کے پاس لایا۔ اُس نے کہا کہ سحر کے وقت سے مجھ صحت ہوگئی ہے۔ اور آنحضرت کی توجہ سے مجھے دوبارہ زندگی نصیب ہوئی ہے۔ آپ کے اصحاب عموماً آپ کی توجہ سے صحت یاب ہوتے تھے ✣

مولانا محمد امین کئی سال سے بیمار تھا۔ اس نے آپ کی خدمت میں عرض کر بھیجی کہ مجھے صحت کے لئے آپ اپنے بدن مبارک کا کپڑا عنایت فرمائیں۔ آنحضرت نے تھوڑی دیر سوچ کر اپنا پیراہن مبارک بھیجا۔ مولانا نے اس پیراہن کے پہنتے ہی اُس مرض سے نجات پائی ✣

آپ کی عادت یہ تھی کہ صاحب حاجت کے جواب کے لئے تھوڑی دیر مراقبہ کر کے جناب الہٰی میں عرض کرتے تھے۔ تاکہ جو کچھ غیب سے ظاہر ہو اس پر عمل کیا جائے ✣

ایک شخص کسی مریض کی شفا کے لئے دعا کا خواستگار ہو کر ہدیہ لایا۔ آپ نے اس ہدیہ کے قبول کرنے میں توقف کر کے فرمایا کہ ہم اس مریض کی مغفرت چاہتے ہیں۔ وہ عزیز گھبرا کر اُٹھا اور گھر کی راہ لی۔ ابھی گھر نہیں پہنچا تھا کہ بیمار کے فوت ہونے کی خبر سُنی ✣

بادشاہ نے نواب خاں کو دکن کے صوبہ سے معزول کر کے اس پر سخت ناراضگی ظاہر کی کہ وہ خلیفہ کے دشمنوں سے آشنائی رکھتا ہے۔ اور اس نے حضرت محمد نعمان کے وسیلہ سے جو حضرت مجدد صاحب کے عمدہ خلیفوں میں سے تھے۔ آنجناب کی خدمت میں التماس کی۔ اور اسی طرح حضرت محمد نعمان نے آنجناب کی خدمت میں عرض کی۔ تو آپ نے جواب میں لکھا کہ تمہاری عرض کے اثنا میں مَیں نے جلیل القدر خان خاناں کو دیکھا ہے کہ پھر وہ اپنی اصلی جگہ پر بحال ہو جائیگا۔ آپ کے ارشاد کے مطابق بارہ روز بعد پھر وہ اسی خدمت پر مامور ہوا ✣

ایک مرتبہ ماہ رمضان میں مسجد کے صحن میں نماز تراویح ادا کر رہے تھے کہ مینہ برسنا شروع ہوا۔ اور مسجد کے اندر سخت گرمی تھی۔ آپ نے آسمان کی طرف مُنہ کر کے فرمایا کہ اگر رات کو نہ برسے تو کیا ہی اچھی نعمت ہے۔ چنانچہ اس رات سے لیکر ستائیسویں رات

Marfat.com

تک جب تک قرآن شریف ختم نہ ہُوا، رات کو مینہ نہ برسا اور بعد ازاں یکبارگی اس قدر مینہ برسا کہ گویا تصرفاً بند کیا ہُوا تھا ✣

مسجد کی دیوار گرنے کو تھی اور آپ اس کے نیچے بیٹھا کرتے تھے۔ مخلصوں نے عرض کی کہ آپ اس کے نیچے نہ بیٹھیں۔ آپ نے فرمایا کہ جب تک ہم بیٹھے ہیں یہ نہیں گریگی۔ جب تک آپ وہاں بیٹھا کئے وہ دیوار نہ گریگی۔ اور جب وہاں کا بیٹھنا موقوف کیا۔ تو پھر گری۔ گویا کہ تصرفاً اُسے قائم رکھا تھا ✣

خواجہ جمال الدین حسین استفادہ کے لئے آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ تیرا دل تو عورت کی محبت میں گرفتار ہے۔ جب تک تُو توبہ نہ کریگا تجھے کچھ فائدہ نہیں پہنچیگا۔ اُس نے عرض کی کہ واقعی میرا دل میرے چچا کی کنیز پر آیا ہُوا ہے۔ لیکن اب میں اس سے توبہ کرتا ہوں۔ آنجناب کی تربیت سے وہ محبت الٰہی میں محو ہو گیا ✣

آنجناب کا بھائی شیخ محمود رحمۃ اللہ علیہ قندھار کے سفر کو گیا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ آج مَیں نے شیخ محمود کے حال کی طرف توجہ کی ہے۔ لیکن مَیں اُسے قافلے میں نہیں پاتا اور ہر منزل و مقام سے مَیں نے اُس کی جستجو کی ہے لیکن اُس کا کوئی نشان پایا نہیں جاتا شاید وہ اس جہان سے کوچ کر گیا ہے۔ تھوڑی دیر خاموش رہکر آپنے فرمایا کہ اس کی قبر مَیں نے تو قندھار میں دیکھی ہے۔ آج اُس نے وفات پائی ہے۔ حاضرین مجلس نے وہ تاریخ نوٹ کر لی۔ بعد میں خبر آئی کہ ٹھیک اسی تاریخ شیخ محمودؒ نے رحلت کی تھی ✣

ایک درویش نے عرض کی کہ مَیں حج کا مصمم ارادہ رکھتا ہوں۔ آپ نے توجہ کر کے فرمایا کہ تو مجھے عرفات میں دکھائی نہیں دیتا۔ کئی سال اس نے حج کا ارادہ کیا۔ لیکن اپنے ارادے میں کامیاب نہ ہُوا ✣

حضرت خواجہ حسام الدین احمد رہ نے جناب کی طرف لکھا کہ مَیں بیت اللہ شریف کی زیارت کو جانا چاہتا ہوں۔ آپ نے جواب میں لکھا کہ تمہارا جانا مجھے تو معلوم نہیں ہوتا۔ فی الواقعہ اُسے جانا میسر نہ ہُوا ✣

ایک درویش نے اللہ تعالےٰ کی طلب کی۔ آ... ... ڈ کا ٹکڑا دیا

اس ٹکڑے کے کھ... قر... ... یہ وہ ... ہو گیا ✣

ایک شخص نے آپ سے عرض کی کہ مجھے لڑکے کی آرزو ہے۔ تاکہ میرا نام باقی رہے۔ آپ نے فرمایا۔ تیری عورت بانجھ ہے۔ اور کوئی عورت نکاح کر۔ تاکہ لڑکا پیدا ہو اس نے ویسا ہی کیا۔ اور ویسا ہی ہوا ۔

مولانا جمال دہلوی نے جو ایک فاضل اجل تھے۔ آپ سے پوچھا کہ متاخرین صوفی وحدت وجود کے مسئلہ میں غلو کرتے ہیں۔ آپ اس کی حقیقت کی نسبت کیا رائے رکھتے ہیں۔ آپ نے ایک لحظہ مراقبہ کر کے اس کے حال کی طرف توجہ کی۔ تو مولانا پر ایک قوی حالت نے اثر کیا۔ جس سے اس نے بے اختیار ہو کر توحید کا اقرار کیا۔ اور محبت خدا میں سرشار ہو گیا ۔

جب آپ کی عمر پچاس سال کی ہوئی۔ تو ۱۲۰۱ہجری میں آپ نے فرمایا کہ اب تک تو الہی ارادہ جمالی تربیت ہماری کر رہا تھا۔ لیکن اب چاہتا ہے کہ جلالی تربیت سے بعض مقامات میں ترقی عنایت کرے۔ ہم قضا پر راضی ہیں۔ سالہا سال سے اس نے لطف اور جمال سے ہماری تربیت کی۔ اب اگر وہ تھوڑا سا جلالی معاملہ کرنا چاہتا ہے تو اس پر راضی نہ ہونا محبت اور بندگی سے دور ہے۔ بلکہ صادق محب کو مصیبت اور بلا میں ایسی لذت حاصل ہوتی ہے کہ نعمت میں حاصل نہیں ہوتی - ان دنوں جہانگیر بادشاہ کی مزاج کچھ جنونی تھی۔ شراب پیا کرتا تھا۔ کسی کو ڈاڑھی منڈانے کا حکم دیتا تھا۔ اور کسی کو نجاست ملنے کا آنجناب کو اس نے بلا کر کہا کہ ہم نے سنا ہے کہ تم اپنے تئیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے افضل جانتے ہو۔ آپ نے فرمایا کہ یہ بناوٹی بات ہے۔ ہم نے ایسا نہیں کہا اور نہ ہی ہمارا یہ عقیدہ ہے۔ مثلاً اگر تم کسی اپنے منصب دار کو اپنے پاس بلا کر سب پر مقدم کر کے اس سے گفتگو کرو۔ تو اس سے اس کی فضیلت آپ کے حکم پر لازم نہیں آتی۔ اسی طرح راہ حق کے سلوک کے اثنا میں ادنیٰ درجہ کے لوگ اپنے مقامات سے ترقی کر کے اعلےٰ مقامات پر پہنچکر فیض حاصل کرنے کے لئے حاضر ہوتے ہیں۔ ان میں مساوات نہیں ہو جاتی۔ بادشاہ نے کہا کہ اس میں کوئی قباحت کی بات نہیں۔ پھر پوچھا کہ آپ حضرت شیخ فرید شکر گنج کو تمام اولیا سے افضل جانتے ہیں۔ آنجناب نے فرمایا کہ حضرت شیخ کی ولایت ہمارے نزدیک ثابت ہے۔ لیکن ان کی افضلیت سب پر نہیں ہو سکتی۔ چونکہ بادشاہ حضرت شیخ کی افضلیت کا عقیدہ رکھتا۔ اس لئے ناراض ہو گیا۔ پھر پوچھا کہ آپ نے سجدہ تحیۃ کرنا جائز قرار دیا ہے سجدت کو نہ برسے تو گیا ہی اچھی نعمت ہے۔ چنانچہ اس کو اسی لئے سجدے ...

آپ نے فرمایا ہمارا عمل عزیمت اور اختیار اولے ہے۔ سجدہ تحیۃ بعض کے نزدیک جائز ہے
بادشاہ چونکہ جنونی تھا۔ اس لئے آپ کو اس نے گوالیار بھجدیا۔ وہاں پر بھی بہت سی خلقت
نے آپ سے ہدایت حاصل کی۔ آپ یوسف علیہ السلام کی طرح جیل میں گرفتار تھے۔
جیساکہ حبیب رب العالمین صلے اللہ علیہ وسلم تین سال تک کافروں کے ہاتھ سے محصور
بیٹھے رہے۔ اس عرصے میں سلطنت میں بڑا بھاری فساد برپا ہوا۔ اس کا چھوٹا بیٹا اور سلطنت
کے امرا جو اس کی حرکات سے تنگ آگئے تھے نکل گئے۔ آخر کار بادشاہ کی لڑکی کو آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے خواب میں فرمایا کہ میں اس بے ادبی سے سخت ناراض ہوں۔ اگر تم
جلدی انہیں عزت سے بلاکر معافی مانگ لو تو بہتر۔ ورنہ سلطنت درہم برہم ہو جائیگی۔
بادشاہ یہ سُنکر تھرا اُٹھا۔ اور اپنے کئے سے پشیمان ہو کر آنجناب کو بڑے اعزاز و اکرام سے
بُلاکر معافی مانگی +

جب آنجناب کی عمر اکسٹھ سال کی ہوئی تو ۱۰۳۲ھ کو اجمیر شریف میں پہنچ کر
حضرت خواجہ معین الدین چشتی قدس اللہ سرہ العزیز کی روح پاک سے اپنے حال میں بہت
سے الطاف کا مشاہدہ کیا۔ وہاں سے واپس لوٹتے وقت آپ نے فرمایا کہ ہماری عمر
کل ترسیٹھ سال کی معلوم ہوتی ہے۔ اور ۱۰۳۳ھ کو جب کہ آپ کی عمر باسٹھ سال کی تھی۔
نصف شعبان شب برات کو آپ نے خلوت کی تھی۔ جب آپ خلوت سے نکلے۔
تو کسی نے کہا کہ معلوم نہیں کہ اس سال کس کا نام زندوں کے دفتر سے مٹ گیا ہے۔ آپنے
فرمایا۔ تُو تو شک کے طور پر کہتا ہے۔ لیکن اُس شخص کا کیا حال ہے جس نے بچشم خود اپنا نام
مردوں کے اعداد میں دیکھا ہو +

بعدازاں آپ نے طالبوں کی ہدایت کا کام سب اپنے فرزندوں کے سپرد
کیا۔ اور آپ نے عبادت تلاوت اور ذکر اور زیادہ کر دیا۔ اور سوائے باجماعت نماز ادا
کرنے کے آپ خلوت متبرکہ سے باہر نہ آتے۔ آپ روزے اور قیام میں مشغول رہتے۔ اور
خیرات دیتے۔ اور فی سبیل اللہ بہت خرچ کرتے۔ اور اپنے انتقال کے
قریب ہونے کو آپ بیان فرماتے۔ اور نیز فرماتے تھے کہ کیا ہی اچھا ہو اگر میری قبر غیر
مشہور غربا کی قبروں میں ہو۔ ذوالحجہ کے وسط میں آپ کو ضیق النفس اور تپ محرق لاحق
ہوا۔ اور ہر روز زیادہ ہی زیادہ ہوتا گیا +

Marfat.com

آپ فرماتے تھے کہ ان دنوں حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کو مَیں نے دیکھا ہے۔ میری حالت پر انہوں نے بہت سی عنایات کی ہیں +

۱۲۔ محرم کو آپ نے فرمایا کہ پچاس یا پینتالیس روز تک اس جہان فانی سے دار البقا میں کوچ کر جاؤنگا +

آپ دوستوں اور اقربا کو وصیت اور نصیحت کرتے تھے۔ اور سنت کی پیروی عمل بعزیمت۔ دوام ذکر۔ مراقبہ تہذیب اخلاق تحمل۔ صبر اور رضا بقضا بلکہ معاملات جلالی میں لذت حاصل کرنے۔ موت کی تیاری۔ آخرت کی مستعدی۔ ماسوے اللہ سے قطع تعلق۔ اور محبت خدا میں خلوص کی بابت تاکید فرماتے تھے۔ اور ان دنوں غشی اور بیہوشی آنحضرت پر غلبہ کرتی تھی۔ اور پہلے دنوں کی نسبت فیض۔ برکت اور انوار زیادہ تھے۔ کسی نے عرض کی کہ مرض غالب آگیا ہے +

آپ نے فرمایا کہ اس وقت استہلاک (ہلاک ہونا) اور اضمحلال (گھلنا) جو نقشبندیہ نسبت والوں کے لئے لازم ہے۔ غالب ہے۔ اور وقت کی نقدی اور حالات اور برکتوں کا وارد ہونا مجھے نہیں چھوڑتا کہ مَیں غیر حق کی طرف متوجہ ہوں +

ہفتے کے روز ۲۸ صفر ۱۰۳۴ھ کو جب کہ آپ کی عمر شریف عمر نبوی کے موافق تریسٹھ سال تھی مشاہدۂ مقصود۔ اور غلبہ ذکر اسم ذات کے سمندر کے استغراق میں اس جہان فانی سے دار البقا میں رحلت فرمائی۔ خدا ان سے راضی ہو۔ اور خدا کرے کہ آپ کی برکتوں کا ہمیں فیض پہنچے +

ملا بدر الدین حضرات القدس میں لکھتے ہیں۔ کہ مَیں آنجناب کی تجہیز و تکفین کے وقت میں حاضر تھا۔ آپ کے مبارک ہاتھوں کو عزیزوں نے دراز کیا ہوا تھا۔ آپ کو غسل دیتے وقت سب نے دیکھا کہ آپ کے دونوں مبارک ہاتھ جیسا کہ نماز کے وقت باندھتے ہیں بندھے ہوئے تھے۔ اور حاضرین کے روبرو جیسا آپ کا طریق تھا، آپ مسکراہے تو غسل کے بعد جب آپ کے دست مبارک دراز کئے گئے تو پھر آپ نے سابق کی طرح باندھ لئے +

آنحضرت علیہ الرحمۃ کا روضہ منورہ شہر سرہند میں ہے۔ اور اس میں جو قبر مغرب کی طرف ہے وہ آنجناب کی ہے۔ اور دوسری قبر جو مشرق کی طرف ہے۔ وہ آپ کے

Marfat.com

بڑے صاحبزادے حضرت محمد صادق رضی اللہ عنہ کی ہے۔ مخدوم زادہ کی قبر قریب ایک ہاتھ کے گنبد کے وسط میں تھی۔ جب آنجناب کو مخدوم زادہ کے مغرب کی طرف دفن کیا۔ تو مخدوم زادہ کی قبر ایک ہاتھ کے قریب مشرقی دیوار کی طرف ہٹ گئی +

جب آنجناب نے انتقال فرمایا۔ تو دو روز تک مطلع نہایت سُرخ رہا۔ اور اس سرخی کو بڑے لوگ دوستانِ خدا کے لئے گریہ کرنے کی علامت بیان کرتے ہیں جیسا کہ شرح الصدور میں مذکور ہے کہ بلغنی ان السمٰوات والارض یبکیان علے المومنین و بکاء السماء حمرۃ اطرافھا (مجھے اس بات کی اطلاع پہنچی کہ زمین اور آسمان مومنوں کے لئے روتے ہیں اور آسمان کا رونا یہ ہے کہ اُس کے اطراف سُرخ ہو جاتے ہیں) +

حضرت خازن الرحمۃ فرماتے ہیں کہ آنحضرت کو مَیں نے دفن کرنے کے بعد خواب میں دیکھا کہ آنجناب اللہ تعالےٰ کے انعامات عظیمہ کو جو آپ کے حق میں وفات کے بعد ظاہر ہوئے کمال بشاشت سے بیان فرما رہے ہیں اور مسکرا رہے ہیں۔ مَیں نے عرض کی کہ قبلہ! کسی شخص کو شکر کے مقام کا بھی حصہ ملا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے بھی شاکروں میں جگہ ملی ہے۔ مَیں نے عرض کی کہ قرآن شریف میں تو لکھا ہے کہ قلیل من عبادی الشکور میرے بندوں میں سے بہت تھوڑے شاکر ہیں۔ اس آیت سے کس طرح مستفید ہو سکتے ہیں۔ اور جو مستفید ہو سکتے ہیں وہ پیغمبروں کا گروہ ہے۔ آپ نے فرمایا بات تو ٹھیک اسی طرح ہے۔ لیکن مجھے خاص فضل سے اس جماعت میں داخل کیا گیا ہے +

حضرت خواجہ محمد معصوم رہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے اپنی کمال رحمت سے مجھے اس بات کا الہام کیا ہے کہ اگر تو اذن دے تو یہ دونوں فرشتے تیری قبر میں آئیں مَیں نے عرض کی کہ اے پروردگار! یہ تیری بارگاہ ہی میں رہیں۔ میرے پاس نہ آئیں۔ اللہ تعالےٰ نے اُنہیں میرے پاس نہ بھیجا۔ پھر مَیں نے پوچھا قبر کے عذاب سے کس طرح نجات ہوئی۔ آپ نے فرمایا کہ ہاں بہت خفیف سا ہوا۔ وہ شخص کہتا ہے کہ بہت خفیف بھی آپ نے تواضع کی وجہ سے کہدیا۔ ورنہ حقیقت میں وہ خفیف سا بھی نہیں ہوا +

Marfat.com

خازن الرحمۃ فرماتے ہیں کہ سحر کا وقت تھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت مجدد
صاحب اندر آئے اور میری چارپائی پر بیٹھ کر مجھے پکڑ لیا ہے۔ مَیں ڈر کر کانپنے لگا۔ آپ
فوراً میری نظر سے غائب ہو گئے۔

ایک فاضل کا بیان ہے کہ مَیں نے ظہر کی نماز کے وقت دیکھا کہ آنجناب میرے
ساتھ جماعت میں کھڑے ہیں صف میں جگہ فراخ تھی۔ آپ نے میرا ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ
ملا لیا۔ تاکہ بیچ میں فاصلہ نہ رہ جائے۔ مَیں نماز کے اخیر تک تو آپ کو دیکھتا رہا۔ مَیں حیران
تھا اور یہ خیال کر رہا تھا کہ شاید یہ وہم ہو۔ بلاشک و شبہ جس طرح حالت زندگی میں آپ موجود
تھے۔ اسی طرح اب بھی ہیں۔ جب سلام دیا تو آپ کو نہ دیکھا ؎

آمدی و آتشم بر جاں زدی   رفتی و آتش بر داماں زدی

آنحضرت کی وفات کے بعد آپ کی بہت سی کرامات ظاہر ہوئیں۔ جیسا کہ
آنجناب کے مقامات میں مفصل لکھا ہوا ہے۔

آپ کی تاریخ انتقال بہت سے عالموں اور شاعروں نے لکھی ہے۔ بعض
نے آپ کی عمر کے موافق ترسیٹھ فقرے لکھے ہیں اور ہر فقرے سے سال رحلت نکلتا
ہے۔ اور بعض نے اس طرح پر بھی لکھی ہے کہ رباعی کے منقوط حروف سے یا غیر منقوط
حروف سے۔ یا طرح طرح کے صنائع و بدائع سے تاریخ نکلتی ہے۔ جن میں چند ایک
یہاں درج کی جاتی ہیں۔

تاریخ اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَاخَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَلَاھُمْ یَحْزَنُوْنَ۔

ظل محمد   وارث الرسول   معرفت مرد

آپ کی ولادت اور عمر وصال میرے اس ایک شعر میں ہیں ؎

تاریخ کہ بود نقشبند تقوے   عمر احمدی مجدد الفیض ولاد

آپ کے فرزندان گرامی کے اسمائے مبارک حسب ذیل ہیں

حضرت خواجہ محمد صادق رحمۃ اللہ علیہ۔ حضرت خواجہ محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ۔
حضرت محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ۔ حضرت خواجہ محمد عیسٰے رحمۃ اللہ علیہ۔ حضرت خواجہ محمد فرخ
رحمۃ اللہ علیہ۔ حضرت خواجہ محمد یحیےٰ رحمۃ اللہ علیہ۔

Marfat.com

حضرت خواجہ محمد صادق رحمۃ اللہ علیہ سنہ ۱۰ ہجری کو پیدا ہوئے۔ چھوٹی عمر ہی میں ولایت کے انوار آپ کی پیشانی پر چمکتے تھے۔ آپ آٹھ سال کی عمر میں اپنے والد بزرگوار کے ہمراہ حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہٗ کی تلقین سے شرفیاب ہوئے۔ اور بلند احوال کو پہنچے۔ اور کشف صحیح آپ کو اس مرتبہ کی حاصل تھی کہ بہشتیوں اور دوزخیوں کی جوتیاں الگ الگ کر دیتے۔ نسبت جذبی کے غلبہ کی وجہ سے کبھی مجذوبوں کی طرح ننگے سر اور ننگے پاؤں پہاڑوں اور جنگلوں میں نکلجاتے +

حضرت خواجہ صاحب آپ سے خلوت میں کشف قبور اور کونیات پوچھ کر نہایت پسند فرماتے تھے +

آپ نے اٹھارہ سال کی عمر میں ظاہری علوم کی تحصیل کر کے طالب علموں کو پڑھانا شروع کر دیا تھا +

ملا بدرالدین نے مطول۔ حاشیہ میر۔ شرح عقاید۔ خیالی مطالع۔ حاشیہ میرزاہد اقلیدس آپ ہی سے پڑھی ہیں۔ اور آپ کے شاگردوں نے بھی مولویت کے درجے کو پہنچکر پڑھانا شروع کر دیا تھا +

اور آپ نے سلوک باطنی میں اپنے والد بزرگوار کے مقامات خاصہ کو حاصل کر کے بیس سال کی عمر میں خلافت کا طریقہ پا کر ظاہری اور باطنی علوم کی اشاعت کو سرگرمی سے شروع کیا۔ جو آپ کی صحبت میں جاتا۔ اس کا دل دنیاوی محبت سے سرد ہو جاتا +

آپ کے چچا مسعودؒ نے قندھار کے سفر کا ارادہ کیا۔ تو آپ نے منع کیا کہ اس سفر میں مال و جان کی ہلاکت نظر آتی ہے۔ لیکن انہوں نے آپ کی چھوٹی عمر کا خیال کر کے وہی ارادہ رکھا۔ آخر جو کچھ آپ نے فرمایا تھا۔ ٹھیک اسی طرح ہوا +

جب آپ کی عمر چوبیس سال کی ہوئی۔ تو اس ملک میں وبا پھیلی اور بہت سی خلقت طاعون کی وجہ سے فوت ہوئی۔ آپ نے وبا کے دور کرنے کے لئے توجہ فرمائی تو معلوم ہوا کہ وبا تز لقمہ چاہتی ہے۔ آپ قضا پر راضی ہوئے اور اپنے تئیں خلقت پر قربان کیا۔ سوموار کے روز نویں ربیع الاول کو روضہ جنت میں داخل ہوئے۔ آپ کی تاریخ وفات "روز دوشنبہ نہم ربیع الاول" سے نکلتی ہے۔ آپ کی وفات کے بعد وبا کی بلا ملک سے دفعہ ہو گئی +

Marfat.com

ایک بزرگ نے واقعہ میں دیکھا کہ مجھے یہ فرماتے ہیں کہ میرا نام محمد صادق لکھ کر پئیں۔ تاکہ وبا سے محفوظ رہیں۔ چنانچہ لوگوں نے ویسا ہی کیا۔ اور وبا سے محفوظ رہے یہ عمل سارے ملک میں شائع ہو گیا۔ آپ کے مزار کی خاک بھی اس وبا کے دور کرنے کے لئے مجرب تھی۔ اس بیماری والوں کا ہجوم آپ کے مزار مبارک پر رہتا تھا +

حضرت مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرا یہ فرزند خوبی میں الٰہی نشانیوں میں سے ایک نشانی تھی۔ اور الٰہی رحمتوں میں سے ایک رحمت تھی۔ اور جو کچھ فضل الٰہی چوبیس سال کی عمر میں اسے حاصل تھا، شاید ہی کسی کو ہو۔ یا مولویت کے درجے کو پہنچا۔ یا پہنچا یا ہو۔ اور آپ کی معرفت۔ عرفان۔ شہود اور کشف کے قصے بیان سے باہر ہیں +

حضرت محمد سعید اور حضرت خواجہ محمد معصوم کے احوال علیحدہ بیان کئے جائینگے۔ اور حضرت محمد فرخ حضرت مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے چوتھے فرزند تھے۔ گیارہ سال کی عمر میں آپ نے علم اور پرہیزگاری سیکھ کر آخرت کے عذاب سے ڈرنا شروع کیا۔ اور حضرت محمد عیسےٰ جو آنجناب کے پانچویں فرزند تھے۔ وہ بھی لڑکپن ہی میں صلاح وفلاح کے نور سے آراستہ تھے۔ یہ دونوں صاحب بھی وبا کے دنوں میں فوت ہو گئے۔ ان ہر دو صاحبزادوں کے خوارق بہت سے بیان کئے گئے ہیں +

اور حضرت شاہ محمد یحییٰ آنجناب کے چھوٹے فرزند تھے حضرت مجدد صاحبؒ نے آپ کا اسم مبارک اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ اسْمُهُ يَحْيَىٰ کے مطابق رکھا۔ اور حضرت شاہ سکندرؒ نے اپنی نسبت کا القا کر کے فرمایا کہ اس بچے کا لقب شاہ ہے۔ آٹھ یا نو سال کی عمر میں قرآن مجید حفظ کر لیا۔ پھر ظاہری علوم کی تحصیل کر کے حدیث کرتے تھے۔ رفع سبابہ کے اثبات میں ایک رسالہ نہایت ہی متین اور سنجیدہ لکھا ہے۔ اور ایک رسالہ اپنے والد بزرگوار کے کلام پر کے اعتراضات کے رد میں لکھا ہے۔ آپ نے حرمین الشریفین کی زیارت کر کے حضرت رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم سے بہت سی عنایات مشاہدہ کیں۔ اور مجددیہ مقامات۔ باطنی سلوک حضرت مجدد صاحب کے بھائیوں سے حاصل کر کے سنت نبوی کی پیروی اور استقامت عبادت کی کثرت اور علوم ظاہری اور باطنی کے طالبوں کے ارشاد میں اوقات بسر کرتے تھے۔ آپ نسبت جذبہ کے غلبات کے

Marfat.com

مغلوب تھے۔

اورنگ زیب بادشاہ نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کی توجہ حاصل کی اور بہت سی ملکیت آپ کی نذر کی۔ چنانچہ یہ ضرب المثل ہو گیا تھا کہ الملک للّٰہ والملک یحییٰ (ملک اللہ کا ہے اور ملکیت یحییٰ کی ہے)۔

آپ کی وفات ۲۷ جمادی الآخر ۱۰۹۶ھ کو وقوع میں آئی۔ آپ کا مزار مبارک شہر سرہند میں ہے۔

گوہر سی و دوم

ارباب تجرید و تفرید کے قبلہ خازن الرحمۃ حضرت خواجہ محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ کے حالات

بخوانم کنوں مدح آں شاہ را | کہ چشمش ندیدہ سوے اللہ را
زرحمت کہ بودہ خزائن ہزار | کلیدش باو داد پروردگار
بملکِ طریقت شہ بے نظیر | بکوے حقیقت یہ شیخ کبیر
تفحص نمودم دریں نہ ورق | بعرفاں نبردہ کسے زو سبق
سعید ازل آمدہ نام او | سعادت بود اولیں گام او
زبہر غریبانِ بے اعتبار | بود آیتِ رحمت از کردگار
چو جبریل در راہ عرفاں دلیل | نبی را حبیب و خدا را خلیل
جنابِ مجدد بگفتش بسے | ندارم گرامی تر از تو کسے
چنانت بمن بستہ آمد قوی | کہ بوبکر صدیق بُد را با نبی ص
نہ بہتر دراں بارگاہ کس ازو | نہ مہتر دریں جایگہ کس ز تو
چو زیں دائرہ رخت بیروں کشم | تو در مرکزِ گذ آری قدم
بہ محبوبیش برگزیدہ خدا | بہ فردیتش بر ستودہ قضا
امینِ زماں پردہ دارِ زمیں | بروے زمیں آسمانِ بریں

آپ ظاہری اور باطنی علوم میں زمانہ بھر کے پیشرو تھے۔ اور ماہ شوال ۱۰۰۵ھ ہجری کو پیدا ہوئے۔ مَنْ سَعِدَ فِی بَطْنِ اُمِّہٖ کے موافق لڑکپن ہی میں ولایت کے انوار

آپ کے چہرے سے چمکتے تھے +

جب آپ چار سال کی عمر میں بیمار ہوئے۔ تو حضرت مجدد صاحب رح نے آپ سے دریافت فرمایا کہ تیرا دل کس چیز کی خواہش کرتا ہے۔ تو آپ نے جواب دیا۔ کہ حضرت خواجہ صاحب کو۔ جب یہ بات جناب نے سُنی، تو فرمایا کہ محمد سعید نے رِندی کی ہے کہ مجھ سے غائبانہ طور پر نسبت لیگیا +

آپ نے سترہ سال کی عمر میں تحصیل علوم سے فراغت حاصل کر کے طالب علموں کو علم پڑھانا شروع کر دیا۔ مشکوٰۃ شریف پر حاشیہ لکھ کر حنفی مذہب کی تائید کی۔ اور نیز خیالی شرح عقائد کے حاشیہ پر کمال متانت سے حاشیہ تحریر کیا۔ اور ایک اور رسالہ رفع سبابہ کے منع کرنے کے بارے میں بھی نہایت ہی متانت سے لکھا ہے آپ مجدد۔ محدث اور اعلےٰ درجہ کے فقیہ تھے۔ نقشبندی نسبت اور باطنی مقامات کا عبور اپنے والد ماجد سے حاصل کر کے تکمیل کے درجے کو پہنچکر حضرت مجدد صاحب رح کی زندگی ہی میں طریقہ کی تعلیم اور نسبت باطنی کا القا شروع کیا +

حضرت مجدد صاحب علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ قطب کے لئے زمانے میں امام ہونا چاہئے۔ سو خواجہ محمد سعید اور خواجہ محمد معصوم دونوں امام ہوئے ہیں +

اور نیز فرماتے ہیں کہ جب میرا عبور غوث الثقلین کے مقام میں ہوا۔ تو محمد سعید میرے ہمراہ تھا۔ محمد سعید بڑے پکے عالموں میں سے ہے اور سبقت لے گیا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کا خلیل ہے۔ خُلت (دوستی) مجھ سے ہٹا کر اسے عنایت کی گئی ہے۔ محمد سعید الٰہی رحمت کا خزانچی ہے۔ قیامت کے روز رحمت کے خزانوں کی تقسیم اس کے سپرد کیجائیگی۔ اور مقام شفاعت سے اسے کافی حصہ ملیگا۔ محمد سعید نے دائرہ نفی کو ابراہیم علیہ السلام کے رنگ میں طے کیا۔ اور اب دائرہ اثبات میں وہ میرا شریک ہے عروج و نزول سے کوئی ایسا مقام مَیں نے طے نہیں کیا جس میں محمد سعید میرے ہمراہ نہ ہو۔ ایک روز مَیں نے دیکھا کہ محمد سعید کچھ گران خاطر ہے۔ مَیں نے کہا کہ چونکہ تو ہمارا ضمنی ہے۔ اس لئے کچھ غم نہ کر۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ضمنی تھے +

Marfat.com

آپ استقامت۔ تقویٰ۔ عمل بعزیمت۔ اجابت سے پرہیز کرنے۔ اور ذکر۔ نفلوں اور طاعتوں سے اپنا وقت سنوارنے میں اپنے والد بزرگوار کی طرح ممتاز تھے۔ اور کرامت کے ظہور اور اسرار کے کشف کو اگرچہ آپ چھپاتے تھے لیکن پھر بھی اس قدر ظہور میں آئے ہیں کہ مخلصوں نے کئی بڑی بڑی ضخیم کتابیں لکھی ہیں +

ایک بڑھیا عورت نے آپ سے آکر درخواست کی کہ میرے فرزند ہو آپ نے متوجہ ہو کر فرمایا کہ اللہ تعالےٰ تجھے ایک فرزند عنایت کریگا۔ چنانچہ ویسا ہی ہوُا +

ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ آپ پان تقسیم کر رہے تھے۔ سب کو بانٹ چکے۔ مگر ایک شخص کے لئے کوئی پان باقی نہ بچا۔ پلاس کے پتوں پر آپ کی نظر پڑی۔ تو وہ پان کے پتے ہو گئے +

ایک مرتبہ ایک شخص کا لڑکا قریب المرگ تھا۔ وہ روتا ہوُا آپ کی خدمت میں حاضر ہوُا۔ آپ نے متوجہ ہو کر فرمایا کہ اس کی گئی ہوئی جان واپس آگئی۔ چنانچہ ویسا ہی ہوُا +

ایک شخص کو آپنے اپنی چادر بطور تبرک عنایت کی ہوئی تھی۔ اتفاقاً اس شخص کا دل ایک عورت پر آیا۔ اور اس سے گناہ کبیرہ کا مرتکب ہوا چاہتا تھا کہ وہ چادر اس کے کندھوں سے اُتر کر دونوں کے بیچ میں آگئی۔ اور اس کے سبب سے دونوں گناہ سے بچ گئے +

آپ کا ایک مخلص بدفعلی کا مرتکب ہو رہا تھا۔ آپنے اُسے ایسا دھپڑ مارا کہ کئی سال تک اس کا نشان اُس کے چہرے پر رہا +

ایک شخص نے بہت سے مشائخ کو دیکھا تھا۔ لیکن کہیں سے اس کا مقصود حاصل نہیں ہوُا تھا۔ اور اس لئے وہ اہل باطن کا منکر ہو گیا تھا۔ جب وہ آپکے حلقے میں بیٹھا۔ تو بیتاب ہو گیا۔ اور جو کچھ وہ چاہتا تھا اُسے مِل گیا۔ اپنا سارا اسباب راہ خدا میں دیکر آپ کے آستانہ پر آ بیٹھا۔ اور باطنی کمال حاصل کر کے خلافت سے مشرف ہوُا +

آپ کا ایک جوان مخلص باغ کی سیر کرنا چاہتا تھا۔ آپ نے فرمایا یہیں پھُولوں کی سیر ہو جائیگی۔ آپ نے اپنی آستینیں اُس کے چہرے پر ڈال کر فرمایا کہ دیکھ اس نے ایک ایسا گلشن دیکھا کہ ویسا پہلے کبھی نہ دیکھا تھا۔ دوپہر تک اس کی سیر کرتا رہا

Marfat.com

جب آپ نے آستین اُٹھالی۔ تو پھر ویسا ہی رہگیا۔ یہ دیکھ کر وہ دنگ رہگیا +

بہت سے عالم اور فاضل آپ کی توجہ سے حرمین شریفین کی زیارت سے مشرف ہوئے ہیں +

آپ نے الٰہی عنایتوں اور نبوی بشارتوں کو اپنے بارہ میں بہت پایا ہے چنانچہ ان میں سے بعض کا ذکر عبدالاحد نے ایک الگ سالہ میں لکھا ہے +

آپ کی وفات ۲۸۔ جمادی الاخری ۱۰۸۰ھ ہجری کو شاہ جہان آباد میں واقع ہوئی۔ وہاں سے آپ کا تابوت مبارک سرہند لایا گیا۔ حضرت خواجہ محمد معصوم رح کو پہلے ہی الہام ہوگیا تھا کہ تیرے بھائی کا تابوت آرہا ہے۔ اس کے لئے قبر تیار کر۔ خواجہ محمد معصوم رح قبر کی تیاری ہی کر رہے تھے کہ قاصد نے اس واقعہ کی اطلاع کی۔ بعد ازاں تابوت آیا۔ اور والد بزرگوار کے مقبرہ میں دفن کیا گیا +

تاریخ مصرع رفت قطب زماں سعید ازل + اور قیل ادخلوھا بسلام آمنین دونوں آنجناب کی تاریخیں ہیں +

شیخ سعید الدین رح فرماتے ہیں کہ جب آپ کا تابوت مبارک دہلی سے سرہند لایا گیا۔ تو راہ میں مَیں محافظ تھا۔ اور بیقراری کے سبب ہر گھڑی آپ کے روے مبارک سے چادر اُٹھا کر دیدار کرتا تھا۔ ایک دفعہ جب مَیں نے چادر اُٹھائی۔ تو کیا دیکھتا ہوں کہ آپ وہاں موجود نہیں۔ مَیں نے پالکی میں ہاتھ ڈالا۔ تو چادر میں کچھ نہ پایا۔ مَیں گھبرایا اور اپنے دل میں سوچنے لگا کہ شاید آپ کا بدن مبارک بہشت میں چلا گیا ہے لیکن اس معاملہ میں بہت نادم تھا۔ ایک گھڑی بعد کیا دیکھتا ہوں کہ آپ پھر چادر کے نیچے موجود ہیں +

منقول ہے کہ آپ کی وفات کے اسّی سال بعد بارش کے سبب آپ کی قبر شریف میں کچھ خلل واقع ہوا۔ تمام حاضرین نے دیکھا کہ کفن میں کسی قسم کی تبدیلی واقع نہیں ہوئی۔ جس طرح دفن کیا تھا ویسے کا ویسا ہی ہے۔ اور آپ سوے ہوئے تھے۔ اور قبر سے خوشبو آرہی تھی۔ آپ کی ڈاڑھی اور مونچھوں پر غسل کے پانی کا اثر اسی طرح موجود تھا +

Marfat.com

گوہر سی و سوم

مقبول بارگاہ الٰہی حضرت خواجہ عبد الاحد عرف دلیل الرحمٰن کے حالات

آپ کی ولادت باسعادت شہر سرہند میں ۱۰۸۰ھ ہجری کو ہوئی۔ آپ خازن الرحمۃ خواجہ محمد سعید کے پانچویں فرزند ارجمند ہیں۔ اور زمانہ کے پیشوا اور یکتا ہیں۔ آپ کا تخلص "وحدت" اور لقب "شاہ گل" ہے +

علوم ظاہری اور باطنی میں بے بدل تھے۔ اور اپنے والد ماجد کے مرید تھے۔ لیکن باطنی سلوک اپنے چچا بزرگوار حضرت ایشاں عروۃ الوثقےٰ خواجہ محمد معصوم کی خدمت میں تمام کیا تھا۔ اور حضرت حجۃ اللہ خواجہ محمد نقشبند بن محمد معصوم کی صحبت سے بھی فیض حاصل کیا تھا۔ اور اپنے والد بزرگوار کے ہمراہ حرمین شریفین کی زیارت سے بھی مشرف ہوئے تھے +

آپ صاحب تصنیف بھی تھے۔ چنانچہ شواہد التجدید۔ کحل الجواہر۔ جنات الثمانیہ اور مکاشفات الحرمین الشریفین، رسالے تصنیف کئے ہیں۔ آپ میں تیزی بچپن ہی سے تھی +

منقول ہے کہ آپ ابھی بچے ہی تھے کہ حضرت خواجہ محمد معصومؒ گھر سے اعتکاف کے واسطے ماہ رمضان کے پچھلے عشرہ کو جا رہے تھے کہ مسجد کے آدمی اُن کے استقبال کے لئے آئے۔ اور راہ ہی میں قدمبوسی حاصل کی۔ اور آپ بھی مسجد سے دوڑ آئے۔ حضرت خواجہ محمد معصوم رہ نے فرمایا کہ تم نے اتنی تکلیف کیوں کی؟ مسجد ہی میں بیٹھتے۔ مَیں بھی تو وہیں نماز اور اعتکاف کے لئے آ رہا تھا۔ وہیں ملاقات ہو جاتی۔ آپ نے عرض کی کہ حضرت سلامت استقبال قبلہ نماز کی شرط ہے۔ یہ سُنکر حضرت خواجہ صاحب مسکرائے +

آنجناب سے کرامات اور خوارق بہت سے ظہور میں آئے۔ آپ کا مخلص خواجہ محمد محسنؒ بیان کرتا ہے کہ ایک مرتبہ آپ کے پاس بہت سے تربوز بطور ہدیہ آئے۔ ان میں سے ایک بہت بڑا تھا۔ میرے دل میں خیال گذرا کہ یہ مجھے عنایت فرمائیں تو بہتر ہے۔ بانٹتے وقت

Marfat.com

وقت آپ نے مسکرا کر وہی تربوز مجھے عنایت فرمایا۔ میں دل میں نادم ہوا +

آپ کا وصال شاہجہان آباد میں ۲۷۔ ذی الحجہ ۱۱۲۷ھ کو ہوا۔ آپ کا تابوت شریف سرہند میں لایا گیا۔ اور بڑی مسجد کے حجرے میں جو مسجد سے الگ تھا۔ دفن کیا گیا +

گوہر سی و چہارم

عابدوں اور زاہدوں کی جائے فخر اور جہان کے قطب حضرت شیخ محمد عابد زاہد کے حالات

آپ ترک و تجرید میں یگانۂ روزگار اور خلوت اور تفرید میں یکتائے زمانہ تھے۔ اور شروع سے لیکر اخیر تک حضرت شیخ عبدالاحد سے نسبت کو مکمل کیا تھا۔ خلافت کے شرف سے مشرف ہو کر فیض الٰہی کے القا اور کثرت عبادت میں مصروف ہوئے۔ آپ (نماز) تہجد میں ساٹھ مرتبہ سورۂ یٰسین پڑھا کرتے تھے۔ اور رات کے تیسرے حصے سے لیکر قیام کرتے۔ اور ایک ہزار مرتبہ نفی اثبات اور بیس ہزار مرتبہ تہلیل لسانی اور دو مرتبہ قرآن شریف اور کلمات طیبات اور نوافل کا ورد آپ کا معمول تھا۔ نفع رساں علم کا سبق بھی دیتے تھے اور باقی وقت مریدوں کی تربیت اور مخلصوں کی توجہ میں صرف کرتے تھے۔ سو آدمی سے زیادہ نے آپ سے فیض حاصل کیا۔ اور زہد اور ورع کے کمال کے سبب آپ نے گوشت دودھ اور گھی ترک کر دیا تھا۔ آپ کے پاس مویشی بہت تھے۔ اور تیس سال آپ نے گوشت گھی اور دہی نہیں کھائی۔ عموماً ریحان کے پتے گھکران سے روٹی کھایا کرتے تھے۔ اگر کبھی دودھ کی خواہش ہوتی۔ تو جن کا دودھ پیا چاہتے، پہلے اس کی نسبت یہ تحقیق کر لیتے کہ اس کے ماں باپ لوٹ اور چوری کا مال تو نہیں۔ پھر چالیس روز تک اُسے حلال چارہ کھلا کر پھر اس کا دودھ پیتے +

حرمین شریفین کی زیارت سے مشرف ہو کر الٰہی اور نبوی عنایتیں مشاہدہ کیں آپ فرماتے تھے کہ پہلے دل کو بیقراری تھی۔ ان عنایتوں سے تسلی حاصل ہوئی +

ایک روز آپ نے مسجد میں ایک پیرزادے کو دیکھا۔ جو نسبت سے خالی تھا اور مریدوں کی رہنمائی کرتا تھا۔ آپ نے اُس کی طرف توجہ فرمائی اور بے اطلاع اُسے فنا اور بقا کے کمال کو پہنچا دیا +

Marfat.com

ایک روز آپ قبرستان میں گئے۔ تو فرمایا کہ یہاں کے مردے فیض حق کی التماس کرتے ہیں۔ پھر آپ نے توجہ فرمائی تو وہاں کے مردے نسبت عالیہ میں مستغرق ہو گئے۔

آپ کی عادت شریف یہ تھی کہ جس شخص کو نسبت سے خالی دیکھتے۔ اس کے حال کی طرف توجہ کر کے اسے نسبت سے پُر کر دیتے۔ خصوصاً جمعہ کے دن جب کہ مسلمان جمع ہوتے۔ تو آپ بے اطلاع سب پر توجہ فرماتے کہ اگر یہاں معلوم نہ کر سکیں۔ تو قبر میں اس کا فیض اُٹھائیں۔

آپ حضرت مرزا صاحب کے پیر اور قبلہ تھے۔ حضرت مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ مجھے آپ ہی کی طفیل تمام مجددیہ مقامات کا عبور حاصل ہوا۔ اور اس طریقہ کی کوئی باریک بات مجھ سے پوشیدہ نہ رہی۔ پھر مجھے مقامات کی سیر از سرِ نو مرادی سیر کے طور پر کرائی کہ وہاں پر علم کا دخل ہی نہیں۔ وہ محض آپ ہی کی شریف توجہات سے میسّر ہوئی۔ جس وقت حقیقت محمدی کی توجہ فرمائی۔ تو مَیں نے دیکھا کہ میری بجائے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں اور مَیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقابل بیٹھا ہوں۔ پھر مَیں نے دیکھا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مقابل ہیں۔ پھر جب میں نے دیکھا۔ تو معلوم ہوا کہ دونو جگہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی تشریف فرما ہیں۔

آپ کی وفات ۱۸۔ رمضان المبارک کو ہوئی۔ آپ کا مزار مبارک شہر دہلی کے محلہ سبز منڈی میں ہے۔

گوہر سی و پنجم

قطب شام و روم حاوی جمیع علوم قیوم زماں حضرت ایشاں عروۃ الوثقےٰ

حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ کے حالات میں

کنوں گویم از قدوۂ اولیا — امام زماں وارثِ انبیا
چو معصوم بود از خطا و خطر — بسفتند در نام او ایں گہر
ز عصمت کہ گویم کہ در نام اوست — ز فطرت چہ خوانم کہ در دام اوست

Marfat.com

جہاں را بذا تش کہ در سر بود | چہ نسبت عرض را بجوہر بود
سرشتند از نورِ حق خاک او | بود چوں نبیؐ طینتِ پاک او
نبی نیست لیکن برنگ نبیؐ | بجوشد ز کوشش ہزاراں ولی
مجدد ز توصیفِ او لب کشاد | بفرمود کاے پور عرفاں نژاد
ہر انچہ نہادم تو بر داشتی | تو یک نقطہ زیں لوح نگذاشتی
تو آخر چو من قطبِ دوراں توئی | زمن ایں بشارت بیاد آوری

آپ زمانے کے قطب اور جہان بھر کے قیوم تھے۔ آنحضرت کی ولادت باسعادت ۱۰۰۹ھ کو ہوئی +

آپ تین سال کی عمر میں کلام توحید سے متکلم ہو کر فرماتے تھے۔ کہ زمین میں ہوں آسمان مَیں ہوں۔ یہ مَیں ہوں۔ وہ مَیں ہوں۔ دیوار حق ہے۔ درخت حق ہیں +

ایک مہینے میں آپ نے قرآن شریف حفظ کر کے سولہ سال کی عمر تک تمام علوم کو حاصل کر لیا تھا۔ اور پڑھانے میں مشغول ہو گئے +

اور گیارہ سال کی عمر میں آپ نے اپنے والد بزرگوار سے ذکر اور مراقبہ کا طریقہ سیکھ کر اس پر مواظبت شروع کی۔ اور آپ سنت کی پیروی۔ عمل بعزیمت۔ رخصت سے پرہیز کرتے۔ شریعت اور طریقت پر قایم رہتے۔ اور پرہیزگاری اور تقوے میں حضرت مجدد صاحب کے قدم بقدم چلتے تھے۔ حلقہ کے بعد آپ علوم دینی کی تعلیم فرماتے۔ اور کبھی ظہر اور عصر کا دوگانہ لمبی قرأت سے ادا کرتے تھے۔ اور کبھی خلوت میں بیٹھتے تھے +

حضرت مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ محمد معصوم مجبوبوں میں سے ہے۔ اور اسے ولایت محمدی کی نسبت کی استعداد کی لذات حاصل ہیں +

آپ ساعت بساعت مقامات عالیہ میں ترقی کرتے تھے +

اور نیز حضرت مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نسبتوں کے حاصل کرنے میں محمد معصوم کی حالت شرح وقایہ والے کی سی ہے کہ جو کچھ اس کا جد بزرگوار تالیف کرتا تھا، وہ یاد کر لیتا تھا +

الغرض آپ نے اپنے والد بزرگوار کے تمام نئے مقامات پر پہنچکر اور خلافت

Marfat.com

کے شرف سے مشرف ہو کر جہان کو اپنے فیض اور برکتوں سے پُر کیا۔ اور حضرت مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے جذبہ اور سلوک کے مقامات سینکڑوں عالموں اور فاضلوں کو دکھلائے۔ اور انہیں رواج دیا +

آپ طریقہ مجددیہ کے رواج دینے والے اور کمالات احمدیہ کی تکمیل کرنے والے تھے۔ بعض طالبوں کو سات روز کے اندر فنا قلبی کے درجے تک پہنچا دیتے +

حضرت مجدد صاحب علیہ الرحمۃ نے آپ کو بشارت دی اور فرمایا۔ کہ قیومیت (قیوم ہونا) کی خلعت مجھ سے اُتر کر اس فرزند کو عنایت ہوئی ہے +

اور نیز فرمایا کہ تجھ میں بطور صلبیت نصیبہ پایا جاتا ہے اور تیری طینت کے خمیر میں حبیب اللہ کی طینت کے بقیہ میں سے تھوڑا سا حصہ ملا ہوا ہے۔ اور یہ ذاتی محبوبیت جو تجھ میں پائی جاتی ہے، یہ اُسی دوست سے ہے +

اور موت کے دنوں میں آپ فرماتے تھے کہ مجھے مقامات عالیہ میں عروج حاصل ہوا۔ تو ہم نے دونوں بھائیوں کو ہر عروج میں اپنے ہمراہ پایا۔ واقعی آپ کا وجود اپنے والد بزرگوار کے وجود مبارک کی طرح اسرار الٰہی کی ایک نشانی تھی۔ اور انوار لامتناہی سے منور آفتاب تھا ؎

چراغ ہفت محفل خواجہ معصوم ... منور از فروغش ہند تا روم

ردائے ماہیت شرع است بر دوش ... چو صبح از پاکئے باطن قصب پوش

بہ بزمش جز صفائی دل نگنجد ... فروغ شمع در عالم نگنجد

دو عالم گرد خور دراوش راہش ... کہ شاید زیر پا افتد نگاہش

و لے آں شمع بزم بادشاہی ... نپرواز دبایں مشت گیاہی

دراں ساعت کہ ماندہ دیدہ برہم ... فشاند برق برکشت دو عالم

رود جائیکہ جا آنجا نگنجد ... نظر بیکار ماند پا نگنجد

نباشد بیش ازیں تاب بیانم ... چہ گویم چوں حقیقت را ندانم

آپ کے تین جلد مکتوبات دقائق معارف اور اسرار و غوامض سے پُر ہیں۔ ان میں سے چند ایک فقرے تبرکاً یہاں درج کئے جاتے ہیں:۔

Marfat.com

وہ بات جس کے ہم در پے ہیں۔ وہ جذبہ اور سلوک سے دُور ہے۔ اور جہان سے باہر۔ اور فنا اور بقا۔ غلبات اور ظہورات۔ دخول و خروج۔ قُرب و بُعد۔ توحید و اتحاد شہود و مشاہدات۔ لفظ و معنی علم و جہل۔ کثرت و وحدت۔ اسم و رسم۔ قید و اطلاق۔ شیون و اعتبارات۔ موہوبات و متخیلات اور افعالی تجلیات سے پرے ہے۔ اور صفات و ذات تعالےٰ و تقدس اصل ہیں سایہ کی صورت اس دوست سے راہ میں ہے پس وہ پاک اور بلند و رائے الورٰے ہے۔ نہ قرب کی جانب میں ہے نہ بعد کی جانب میں۔ جو کچھ کیا جائے۔ اس سے بھی زیادہ نزدیک ہے۔ بلکہ انسان کی ذات کی نسبت انسان کے زیادہ نزدیک ہے۔ اور یہ جانب بُعد سے پرے ہے۔ اور وہم کی جولانگاہ ہے۔ اور عقل و ادراک اور وہم و خیال کی آنکھ سے دُور ہے۔ کیونکہ وہم اور فہم خود اسے زیادہ نزدیک تصور نہیں کرسکتے۔ وہ پاک پروردگار وجود میں زیادہ قریب اور وجدین زیادہ دُور ہے۔ یہ کمالات انبیا علیہم السلام کے کمالات ہیں۔ کیونکہ اولیا اللہ کی ولایات کے کمالات مراقبہ پر منحصر ہیں۔ اور انانیت کو رفع کرتے ہیں۔ جو ولایت کا انتہائی درجہ ہے۔ اور اقربیت کا معاملہ چونکہ بہت نازک ہے اس لئے اس سے درگذر کرنا چاہیے

قدر رے نے شناسی بخدا تا نہ چشی

اور جلد اول کا سترھواں مکتوب حضرت میر محمد نعمان رحمۃ اللہ علیہ کی طرف لکھا ہے۔ اسے میں یہاں بجنسہ نقل کرتا ہوں۔ ذرا گوش ہوش سے سُنیگا اور دیکھیگا کہ اس میں آنجناب نے کیا کیا اسرار اور معارف بیان فرمائے ہیں۔ اور باوجود اپنے قصور اعمال کی دید اور اپنے تئیں متہم کرنے کے اپنے مخصوص ارادے اور نیتیں ظاہر فرمائی ہیں۔ اور وہ مکتوب حسب ذیل ہے :۔

مکتوب خدام سیّدی سندی مجھ مہجور سے سلام مسنون قبول فرمائیں

مَیں اپنی بے توفیقی اور بے حاصلی کو کیا ظاہر کروں۔ جو کام پروردگار کو مقبول ہے، وہ اس گنہگار کے حق میں عنقائے روزگار ہے۔ اور وہ عمل جو کردگار کی نظر کے لائق ہے اس کا ظہور اس مغرور سے دُور از کار ہے۔ میرے کام کا ماحاصل خودکامی اور ہوس روائی ہے اور زمانہ کی مجلس خودستائی اور ظاہر آرائی کی وجہ ہے۔ اور میری طاعت حرص و ہوا کی طاعت ہے۔ اور میری عبادت ریا سے پُر ہے۔ میرا کلام نفسانی غرض کے سوا نہیں۔ اور میں

Marfat.com

چُپ رہنا بغیر وسوسہ شیطانی کے نہیں - میرا استغفار طمع آمیز ہے - اور میری عاجزی کبر انگیز ہے - میری ہمت نعمتوں اور لذتوں کے حاصل کرنے، اور اپنے نزدیکیوں پر فوقیت لیجانے اور شہوت کی تابعداری کرنا ہے - اگرچہ مَیں زبان سے استغفار کرتا ہوں، لیکن میرا اندر گناہوں سے پُر ہے - اور اگر آنکھیں بند کرکے حبس دم کیا ہے، تو اس واسطے کہ مَیں نامحرموں بہت سی سرآنکھوں پر منظور رہیں - اگر ذکر اور ورد میں مشغول ہوتا ہوں، تو صاحب الورد ملعون کا مورد بنتا ہوں - اور اگر بے ورد اور ذکر رہتا ہوں، تو تارک الورد ملعون کا مصداق بنتا ہوں - مختصر یہ کہ مَیں دنیا کا طالب اور عقبےٰ کا تارک ہوں - اور اپنے آقا سے کھوٹا اور نہی مخول والا معاملہ کرتا ہوں ؎

کس نخند با کس بیگانگاں آنچہ تو با حضرتِ حق میکنی

ظاہر میں تو مَیں محبّت کا دعوےٰ کرتا ہوں، لیکن میرا معاملہ فرنگستان کے کافر کا سا ہے اب خیال کرنا چاہئے کہ اس قسم کے دعوئے میں کیا بھلائی ہوسکتی ہے اور اس قسم کے معاملہ کا کیا عوض ہوسکتا ہے - کسی اور کو اس سیاہ کار سے نسبت نہیں - جھوٹے معاملے کو تمام گناہوں سے کیا مساوات ؎

میخوارہ و خود پرست فاسق بودن بر کام ہوا نفس عاشق بودن
در کوے خرابات موافق بودن بہ زانکہ بخرقہ در منافق بودن

اس تکلیف دینے اور التماس کے لکھنے سے میری یہ غرض ہے کہ چونکہ عزیز دحبیب اس شرمندہ کا کو محض حسن ظن سے نیک اطوار خیال کئے بیٹھے ہیں - اور پیروی کر رہے ہیں - اب ان سطروں کو ملاحظہ کرکے جب میرے واقعی حال سے واقف ہوں تو جو خیالات مجھ آوارہ کی نسبت ان کے دلوں میں ہیں - انہیں دور کردیں - اور مندرجہ بالا سطور کے موافق تصور کریں - اور میری آشنائی سے ڈریں ؎ صد مرحلہ بگریز اے اہل جہاں +

چونکہ ان اشخاص سے جو میری نسبت گمان رکھتے ہیں، اصلی خیالات کا چھپانا داخل خیانت تھا - اس لئے مَیں نے اپنی حقیقت کو پورا پورا ظاہر کردیا ہے - تاکہ دوست اس سے آگاہ ہوجاویں - اور چند سادہ دلوں کو اس کی اطلاع دیدیں - تاکہ صرف نام ہی سنکر از خود رفتہ نہ ہوجائیں - اور نہ لوگوں کو از خود رفتہ کریں ؎

شیریں شلے بہت گشتہ مشو آوازِ دہل خوش است از دور

نہیں تو جس شخص کا معاملہ یہاں تک پہنچ گیا ہو، اُسے قلم پکڑنے اور سخن پردازی سے کیا مناسبت ہے

گر عاقلی و حدیثِ خود کم کنی ۔ قفل در گفتگوے محکم کنی

ماتم زدۂ چند فراہم کنی ۔ بر گفتہ بگریی و ماتم کنی

اس نیاز نامہ کی تحریر کے بعد میرے دل میں خیال آیا کہ اپنی حقیقت بیان کرنے کے بعد اگر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا کچھ ذکر جو اپنے بارہ میں مشاہدہ کی ہیں، اس خط میں درج نہ کیا۔ تو ایسا نہ ہو کہ ناشکری میں داخل ہو۔ اس واسطے واما بنعمة ربك فحدث کے بموجب ان میں سے بھی تھوڑی سی ظاہر کرتا ہوں ۔

میرے مخدوم! باوجود اس خواری اور تباہ کاری کے مجھے اس قدر معلوم ہے کہ اپنی پیشگاہ سے اس خاک راہ میں کچھ معنی رکھتے ہیں۔ اور کچھ بطور ودیعت رکھا گیا ہے۔ جو اللہ کا خاص منظور نظر ہے۔ یہ خفی عنائتیں اسی واقعہ کے بارے میں ہیں۔ اس سے زیادہ میں اور کچھ نہیں لکھتا اور نہ اس کی تفصیل بیان کرتا ہوں۔ کیونکہ بات کرنے والے اس کے کہنے کی تاب اور سننے والے کو اس کے سننے کی ہوس نہیں۔ اسی وجہ سے مجھو ابتدا میں ان معنوں کے ظہور سے پیشتر اپنے آپ میں حقیقی جذب اور کشش اور محبت اور عشق معلوم ہوتا تھا۔ اور طبیعت خلقت سے متنفر تھی۔ اور خلوت اور جنگل کی طرف مائل تھی۔ اور میں اپنے دل میں کہتا تھا ہے

بہ شاہی چنیں میلِ دلم چیست ۔ وزیں تنہا نشستن حاصلم چیست

اور اس محبت اور عشق کی بابت مجھے کچھ معلوم نہ تھا کہ یہ کس کوچے کا عشق ہے۔ اور یہ کس طرف کوشش ہو رہی ہے ہے

مید ید بہ چشم خود غبارے ۔ در دیدہ نہفتہ خار خارے

گہ گہ گرو دامنِ چیست ۔ وان غنچہ ز خارِ گلشن کیست

در جیب گلش کہ این خسک ریخت ۔ واز چشم دلش کہ این نمک ریخت

آتش کہ در سقفِ خانہ در زد ۔ وین فتنہ ز دامنِ کہ سر زد

این تلوہ چیست در شکیبش ۔ جادوے کہ مید ہد فریبش

شورے است ز عشق در سر ۔ تیغے است نہاں در بگوہر

از جنبش غمزہ ہاے خونی   دادِ دلِ نگرانیئے دردی
جانے بسرِ خیال میداشت   چشمے براہِ شمال میداشت
سرِ مست نظارہ سُو بسُو بود   ہم دیدہ از دِ براہِ او بود
ہم گوش تمیزش پرِ آواز   کز قافلہ رسد صداے آواز

مَیں اس حالت میں مغلوب تھا اور ارادہ یہ تھا کہ یہ عشق کسی سفلی معشوق پر جماؤں لیکن نہیں جمتا تھا۔ یہ ایک جنون آمیز سودا اور آتشِ انگیز شوق تھا۔ اور یہ کچھ معلوم نہ تھا کہ اس جنون کو بھڑکانے والا کون ہے۔ مَیں اپنے کام کی نسبت خود حیران تھا اور زبانِ حال سے یہ پڑھتا تھا ؎

دارد نزکہ مُو بمُو یم آزار   واز ناخُنِ کیست جُنبشِ تار
تنہا مرا خلد کزاں سُو   دارد خلّہ بہر بُنِ مُو
در دیدۂ من کہ مے زند برق   آں شعلہ کیست دشنہ برفرق
از سوز کہ ایں شرار برخاست   واز راہ کہ ایں غبار برخاست
بر ہر مژہ ام جدا نگار یست   در ہم نگہم جدا بہار یست
آں کیست کہ در درونِ سینہ   بشکست ہزار آبگینہ
ایں باد ز دامنِ کہ برخاست   ویں دود ز خرمنِ کہ برخاست
ایں مرغ کہ مے پرد بریں بام   وایں بوسہ کہ مے دہد بہ پیغام
ایں عشق ندانم از کجا خاست   واز ہر رگ و ریشہ ام بلا خاست
آں روز کہ خاکِ من سرشتند   سودائے جنوں بسر نوشتند
از طرۂ بینی فگندہ دام است   لیکن نشناسمش کدام است
تا عشق کہ شد مساعدِ من   واندر کفِ کیست ساعدِ من
از خندۂ کیست نو بہارم   واز نازِ کیئے کہ خارخارم
ایں عشق ز عاشقاں عجب نیست   معشوق شناسئی ادب نیست
اے عشق خوش آمدی چنیں چیست   در دل بنشیں کہ منزل کیست
بنشیں بنشیں بنشیمن از تست   جان و خرد و دل و تن از تست
روز از تو شبِ سیہ مرا بس   تخت از تو خاکِ رہ مرا بس

بے دیر تحفہ جاں بنشیں ۔ بکشا کمر از میاں بنشیں
بنشیں و زعشق جوش بنشاں ۔ وا زخوں جوش و خروش بنشاں
از آمدنت چو گل شگفتم ۔ دامن دامن بہار رفتم
گل کرد بہار بختم امروز ۔ بر تخت شہی نشستم امروز

اب ہم اصلی بات بیان کرتے ہیں، اس کے بعد کہ یہ چھپے ہوئے معنی مدت و راز کے بعد چمک اُٹھے ۔ اور پیشتر اس کے کہ کامل طور پر ظہور میں آتے ۔ مجھے معلوم ہوا کہ یہ سب کچھ اس محبت کے متعلق تھا ۔ اور یہ کشش اور جذبہ کس طرف تھا ۔ ایک ایسا محبوب ظاہر ہوا ۔ جو حسن و خوبی اور محبوبیت اور مرغوبیت میں لاثانی تھا ۔ بلکہ اس کی نزاکتِ منزل اس قسم کی ہے کہ حسن و جمال کا اطلاق اس کی چار دیواری پر بھی ہو سکتا ہے ۔ اور اس سے ہر ایک کمال اور جمال حاصل ہو سکتا ہے ۔ جہاں کہیں کوئی کمال ہے، وہ اسی کمال کا اثر ہے ۔ اور جہاں کہیں حسن و جمال منظور ہے، وہ اسی کے حسن و جمال کا کرشمہ ہے ۔ اب مجھے یقین ہو گیا کہ واقعی وہی محبوب بننے کے لائق ہے ۔ اور مطلوب بنانے کے شایاں ہے ۔ اس لئے مَیں نے سب سے منہ پھیر لیا ۔ اور عنایت کی باگ اسی طرف پھیری ۔ اور ہمت کی کمر اس کی خدمت میں مضبوط باندھ لی ۔ جب مَیں یہ معلوم کر چکا تو معلوم ہوا کہ وہاں باگ کا پھیرنا کسی کام نہیں آتا ۔ اور یہ خدمت اُس مقدس بارگاہ کے شایاں نہیں ۔ اور کوئی کوشش اور سعی اُس کے فضل بغیر باریاب نہیں ہو سکتی ۔ صرف اُس کی سابقہ عنایت ہی درکار ہے اور اسی کی کشش کارگر ہے ۔ باقی سب ہیچ ہے ۔ اس لئے مَیں سب چیزوں سے عاجز رہ گیا ۔ اور معاملہ اس کے سپرد کر دیا ۔ کسی نے کیا اچھا کہا ہے ؎

مرا اگر توسنِ دل نیست در راہ ۔ کمندِ زلف او ہم نیست کوتاہ

اس کی عنایت ازلی آن پہنچی اور اپنی مہربانی سے اس پس ماندہ کی نوازش فرمائی ۔ اور سابقہ فضل و کرم سے اس خاک پر گرے ہوئے کو اپنی مقدس چار دیواری کے گرد جگہ دی وہ چھپا ہوا اور پوشیدہ اس بارگاہ پر نور میں ظاہر اور ہویدا ہے ۔ اور بڑی آب و تاب سے اُمید کے گلشن کے صحن میں رقص کرتا ہے ۔ اور ہمیشہ خوش کرتا ہے ۔ بڑے ناز سے ساغر دیتا ہے ۔ اور بڑے نیاز سے قدم اُٹھاتا ہے ۔ اور بڑی خوشی خرمی اور خندہ پیشانی سے اس سے بغلگیر ہوئے ۔ اور باوجود بندگی کے نہ زائل ہونے والی شراب کا مست ہے ۔

Marfat.com

اور یہ گیت گاتا ہے ؎

ہم از دباز گردی باز نوروز — کہ من بوئے گل خود دارم امروز
مدہ پیش شب از ماہ بادہ اکنوں — کہ مشہور خود شادیم اکنوں
گرا ول مے بردبا گریہ آئیم — کنوں خوش میرود دوبارہ خواہیم

اگر وہ خود اپنے آپ پر ہی عاشق ہو کر عاشقی کرے ۔ تو مناسب ہے ۔ کیونکہ اسکی نوازش خود محبوب نے فرمائی ہے ۔ اور اگر اپنے حسن پر خود شیفتہ ہو جائے ۔ تو لائق ہے ۔ کیونکہ وہ مطلوب کا منظور ہے ✤

اے عزیز! اُس لف کو جو خوشبو سے معطر ہے ۔ اس ناپاک بدن سے کیا نسبت، اور اس علوی معنی کو اس سفلی وجود سے جو پس ماندہ ۔ آوارہ ۔ بیچارہ ۔ یار سے جدا اور دشمنوں کی ولایت میں گرفتار ہے ۔ کیا مناسبت! یہ عنصری وجود ہے جو حیرت اور حسرت کے جنگل میں پریشان اور مارا مارا پھرتا ہے ۔ اس کے بال بکھرے ہوئے ہیں ۔ اور چھ طرفوں سے ہوا اُس کے چہرے پر طمانچے مارتی ہے ۔ اور وہ حواس خمسہ کی گرد کو پکڑتا ہے ؎

ہم یار زدہ طمانچہ بر روئے — ہم خاک فشردہ پنجہ در موئے

کار اور اذکار سے رہا ہوا ۔ شوق اور سرگرمی سے ناکارہ ۔ بدمزگی اور دل مردگی کو نے میں گمنام ۔ ہمت کی باگ ہاتھ سے چھوٹے ہوئے ۔ کمر ہمت کھولے ہوئے حیرانی کی وجہ سے کسی چیز پر نہیں جمتا ۔ اور مارے ڈر کے کسی دروازے سے بھیک بھی نہیں مانگ سکتا گو یہ ساری باتیں تھیں ۔ تاہم اُس نے دلیری کی ۔ اور اس دوری کی منزلوں کو طے کرنا منظور کر لیا ۔ بعد المشرقین کا فاصلہ بیچ میں آ گیا ؎

از باد صبا دلم چو بوئے تو گرفت — بگذاشت مرا و جستجوئے تو گرفت
اکنوں ز من خستہ نے آرد یاد — بوئے تو گرفتہ بود خوئے تو گرفت

تو وہ محبت کے جڑاؤ تخت پر بیٹھا ہوا ۔ اور یہ وجود سیاہ خاک میں گرا ہوا ۔ وہ خوشی خوشی بازو پھیلائے ہوئے ۔ اور یہ حیرت اور حسرت سے زخمی سینے والا ۔ یہ زاری اور نیاز کرتا ہے ۔ اور وہ سو طرح کا ناز اور بے داہی کرتا ہے ۔ یہ ہزار دل آہوں اور دردوں سے اس کا راز ڈھونڈتا ہے اور سخت بے سروسامانی سے اپنے دل میں کہتا ہے ۔ اور یہ سفلی وجود بابت جہ علوی معنی بیان کرتا ہے ؎

Marfat.com

من بے تو بخاکِ راہ مژہ باز | تو خواب گزیں بہ بستر ناز
من بے تو زخوان دیدہ گل بار | تو خندہ زناں بہ صحنِ گلزار
من بے تو بخوں کشیدہ داماں | تو رفتہ بطعم گل خراماں
من بے تو بخاکِ غصہ پامال | تو رقص کناں ببانگِ خلخال
من بے تو چو رشتہ تابِ درّیاب | تو رشتہ گسل چو دُر نایاب
من بے تو بسوز و دل گدازی | تو عاشقِ خود بحسن بازی
من بے تو گرفتہ ترکِ ہستی | تو کردہ بخویش و نانہ ہستی

تنبیہ اے عزیز! کوئی شخص کتاب کے شروع کو اس کے اخیر کا تناقض اور متدافع نہیں لکھتا۔ اس واسطے کہ جو چیز ممکن کی طرف منسوب ہے۔ وہ محض اس واسطے کہ ممکن ہے از روئے اعتبار قابل طعن ہے۔ وہ کس طرح درگاہ الٰہی کے لائق ہو سکتی ہے۔ یہاں معاملہ فضل الٰہی سے ہے۔ اگر اس قسم کے ناکارہ کی نوازش فرمائے۔ تو عین اس کی بندہ نوازی ہے۔ ورنہ بندہ اور اُس کے افعال ایسے ہی ہیں۔ جیسے کہ اوپر بیان ہو چکا ہے۔ اس کی بخشش اور عنایت نیک کاموں پر موقوف نہیں۔ جو کچھ میں نے اوپر بیان کیا ہے وہ واردات الٰہی میں سے ایک وارد ہے۔ اور جب یہ وُرود غالب ہوتی ہے۔ تو انسان کو اپنے تمام اعمال اور عبادات قابل طعن اور لعن معلوم ہوتے ہیں۔ اور اُن کی اصلی حقیقت معلوم ہو جاتی ہے۔ اور جو کچھ کتاب کے آخر میں لکھا ہے۔ وہ بھی ایک واردات ہے۔ ان میں کسی قسم کا تناقض یا تدافع نہیں۔ پہلے اسے مغلوب دیکھا اور بعد ازاں خود اس دید کا مغلوب ہو گیا۔ ایک بزرگ نے شروع میں لکھا کہ میری بائیں طرف کا فرشتہ ہمیشہ کام میں مشغول ہے (یعنی مجھ سے بد اعمالیاں بکثرت ظاہر ہوتی ہیں) اور دائیں طرف والے کو لکھنے کیلئے کوئی نیکی ہی نہیں ملتی۔ یہ کارخانہ صرف عارف کی دید میں ہے۔ اور یہ دیدار نشا ہے۔ اور اس سے معاملات وابستہ ہیں جن میں سے کچھ تھوڑا سا لکھا جائیگا۔ چونکہ قاصد جلدی کر رہا ہے۔ اس لئے اس کو مفصل طور پر میں بیان نہیں کر سکتا۔ وہی بزرگ ایک اور جگہ اپنی دید کے موافق لکھتا ہے کہ مجھے اپنے کاتبین دکھائی دیتے ہیں۔ پہلے جو حالت دائیں والے کی تھی اب وہ بائیں والے کی ہے (یعنی بائیں والے کو کوئی بُرائی نہیں ملتی تاکہ وہ لکھے "کاتبا یدا یہ شمالہ یمین"

(اُن کے کرانا کاتبین میں سے ان کا بایاں بھی دایاں ہے) اس واسطے کہ بائیں طرف والا عدم کی مقتضیات سے ہے۔ اور جب دائیں والے کا عدم اور عارف کے شرارے زائل ہوتے ہیں، اس کے حق میں ظاہر کرتا ہے۔ اور تخلق باخلاق اللہ کے بموجب بایاں دائیں کا سا بنجاتا ہے۔ اور یہ بات جو ہم نے کہی ہے کہ اس دید کا خاص نشا ہے اور اس سے ایک خاص معاملہ وابستہ ہے ؎

واضح رہے کہ جو کچھ اس جناب مقدس سے منسوب ہے۔ وہ خیر اور کمال ہے اور خیر و کمال کے لئے کوئی آئینہ ہونا چاہیئے۔ تاکہ اس خیر اور کمال کا ظہور ہو سکے کسی شے کے تقابل کا آئینہ نہیں ہوتا۔ اور خیر اور کمال کا تقابل شر اور نقص ہیں۔ جو ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ اور یہ بھی ظاہر ہے کہ جس قدر آئینہ کامل ہوگا اسی قدر اس میں عکس بھی اچھا دکھائی دیگا۔ پس جس قدر عارف کی دید زیادہ ہوگی۔ اُسی قدر خیر اور کمال کا ظہور بھی اس میں زیادہ ہوگا۔ اس واسطے کہ ممکن بذات خود شر و نقص کا منشا ہے۔ کیونکہ خود اللہ تعالےٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے۔ ما اصابك من حسنة فمن الله وما اصابك من سيئة فمن نفسك (جو بھلائی تجھے پہنچے وہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہے۔ اور جو تجھے بُرائی پہنچے وہ تیرے نفس کی طرف سے ہے) خیریت کے ظہور کے لئے دید کافی ہے۔ چنانچہ من تواضع لله رفعه الله (جو اللہ تعالےٰ کی خاطر تواضع کرتا ہے اللہ تعالےٰ اُسے بلند مرتبہ عنایت کرتا ہے) حاصل یہ کہ جو خیر و کلام اور حسن و جمال روئے زمین پر ظاہر ہے۔ سب مستفاد اور مستعار ہے۔ صرف واجب الوجود کو مرتبہ حاصل ہے۔ ممکن الوجود کی ذات بمنزلہ عدم ہے، جو کچھ بھی نہیں۔ اور ہیچ سے ہیچ کے سوا کیا ہو سکتا ہے ؎

از تست طلسم ایں خزانہ — من ہیچ میم درمیانہ
از شیشہ تست ایں مے ناب — من خاک بلب درآتش و آب
ہم گنج ز تست ہم تو گنجور — مسند ہستی فشاندم از دور
معنی تو دہی چنیں شگرفم — من جلد کتاب صوت و حرفم
من در رہ خاک آستانم — تو بے طلبی بر آسمانم
از مورچہ تست فیض ایں جوش — من مہر بلب نہادہ خاموش

از جوش و خروش خود چہ گویم ایں بادہ قوی و من سبویم

ربنا لا تواخذنا ان نسینا او اخطانا۔ الحمد للہ اولاً و آخراً والصلوٰۃ و السلام علیٰ الا تمام اکملان علےٰ رسولہ سیدنا محمد و علیٰ آلہ الاطہار و اصحابہ الاخیار و علی جمیع الانبیاء والمرسلین و علیٰ اہل طاعتہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین (اے پروردگار جو کچھ ہم سے بھول چوک ہوئی ہے اس کی بابت مواخذہ نہ کر۔ اول و آخر میں اللہ تعالےٰ کا شکر ہے۔ اے بہت رحم کرنیوالے تیری رحمت سے تیرے رسول ہمارے سردار محمد اور اُس کی آل پاک۔ نیک اصحاب اور تمام انبیا۔ مرسلین اور تمام اہل طاعت پر سلام اور درود ہو) +

یہ خط حاجی حرمین شیخ حسین لیکر خدمت میں حاضر ہوتا ہے۔ اُمید ہے کہ توجہات سے بہرہ ور ہوگا ؎

ایں دم کہ تراست بادہ در جوش از خشک لباں مکن فراموش

اسی طرح خدا کرے کہ باقی یار بھی صحبت پاک سے مستفیض ہوں۔ اور پژمردگی دشمنوں کے نصیب ہو ؎

از گرمئے مجلس است بس دُور تو ساقئے و اہل بزم خورم

والسلام علیکم و علےٰ سائر من اتبع الہدےٰ +

آپ کی کرامات اور خوارق بیشمار ہیں۔ آنجناب کا ایک خلیفہ خواجہ محمد صدیق نام سفر میں تھا کہ اونٹ کی مہار ہاتھ سے چھٹ گئی اور گر پڑا۔ لیکن ایک پاؤں رکاب میں اٹک گیا۔ آنجناب تشریف لائے۔ اور اسے پھر سوار کیا +

خواجہ محمد صدیق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ مَیں دریا میں گر پڑا لیکن مجھے تیرنا نہیں آتا۔ اس لئے مَیں نے چند غوطے کھائے۔ جب آنجناب کی طرف توجہ کی۔ تو فی الفور آپ تشریف فرما ہوئے۔ اور مجھے دریا سے نکالا +

آنجناب کے خلیفہ محمد حسن۔ و بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ جب آنجناب نے کلمہ طیبہ کے یہ معنی بیان فرمائے۔ کہ سوائے ذات پاک کے اور کوئی مقصود نہیں۔ تو مجھے خیال آیا کہ اس میں ہیچ (کوئی) کا لفظ زائد ہے۔ میرے خیال پر مطلع ہو کر فرمایا کہ غیر نفی میں نکرہ عموم کے لئے مفید ہے +

Marfat.com

ایک مرتبہ مخالف ہوا چلنی شروع ہوئی۔ تو جتنے آدمی کشتی میں سوار تھے سب کو جان کے لالے پڑ گئے۔ محمد حسن بھی کشتی میں سوار تھے۔ آپ نے آنجناب کی طرف توجہ کی۔ تو کیا دیکھتے ہیں کہ آنجناب نے آکر فرمایا کہ تم سلامت پہنچ جاؤ گے۔ بعد میں ویسا ہی ہوا ✦

ایک جادوگر جوگی سرہند میں آیا۔ جو آگ کو جادو سے باندھ کر اس میں بیٹھ کر بت پرستی کرتا تھا۔ عام لوگ اسے اہل کمال خیال کر کے اس کے معتقد ہو گئے آنجناب نے حکم دیا کہ بہت سی آگ جلاؤ۔ جب آگ جلائی گئی۔ تو آپ نے یہ آیت قلنا یا نار کونی برداً وسلاماً علیٰ ابراهیم (ہم نے کہا کہ اے آگ! تو ابراہیم کے لئے سرد اور سلامتی بخش ہو جا) پڑھ کر پھونکی۔ اور اپنے ایک مرید کو فرمایا کہ اس میں بیٹھ کر عبادت الٰہی میں مشغول ہو۔ جب وہ اس میں بیٹھا، تو آگ گلزار بن گئی ✦

۹۔ ربیع الاول کو فرشتے نے سرہند کے ہر ایک دروازے پر یہ آواز دی کہ کل قیوم وقت اس صحرائے فانی سے دار البقا میں کوچ کرنے والے ہیں۔ جس کو آنجناب کے جمال باکمال کا اشتیاق ہو، وہ جلدی جا کر دیکھ لے اور سعادت دارین حاصل کر لے ؎

غنیمتے شمر اے شمع وصل پروانہ
کہ ایں معاملہ تا صبح دم نخواہد ماند

کہتے ہیں کہ لاہور اور پشاور میں بھی مخلصوں کو یہی آواز پہنچی۔ اور دُور کے شہر والوں کو جنہیں اس بات کی اطلاع نہ تھی، اس رات یہی آواز سنائی دی انہوں نے یہ بات لکھ رکھی کہ یہ آواز جس نے شور برپا کیا ہے۔ اس کا نتیجہ ضرور ظاہر ہوگا۔ اسی کے مطابق آنجناب کے وصال کی خبر انہوں نے سُن لی، تب انہیں حقیقت معلوم ہوئی اسی روز آنجناب تمام ممکنات کو ماتم کی خلعت پہنا کر ۹۔ ربیع الاول ۱۰۷۹ھ کو السلام علیکم کہہ کر جان بحق تسلیم ہوئے۔ اس روز شدت سے زلزلہ آیا۔ جس سے مقدس حویلی کے شیشے چند گز کے فاصلے پر مارے غم کے جا پڑے ؎

مپندار ی کہ جاں را رائگاں داد
فروغ روئے جاناں دید و جاں داد

آنجناب کی تاریخ وفات ناصر علی نے اس طرح کہی ہے ؎

Marfat.com

چراغِ خاندانِ نقشبنداں — فروغِ دینِ احمد خواجہ معصوم
بسوئے گلشنِ جنت قدم زد — ازیں ویراں باطل و گشتہ بوم
طلب کردم ز دل سال وصالش — ندا آمد ز عالم رفت معصوم

بادشاہ نے یہ تاریخ کہی ع

رفتہ زجہاں امام معصوم

ایک نے یہ تاریخ کہی ہے :-

"حضرت روح الشریعت بجنت خوابید"

ایک اَور نے تاریخ وفات یہ کہی ہے :-

"نقشبند ثانی بود"

اَور ایک صاحب نے یہ کہی ہے :-

"الموت جسر یوصل الحبیب الی الحبیب"

جیسا کہ مجدد صاحب کی تاریخ وفات بھی اسی طرح ہے "الموت جسر یوصل الحبیب الی الحبیب"۔

اور نیز حسب ذیل فقروں سے بھی آپ کی تاریخ وفات نکلتی ہے "خدیو ولات بود"۔ "نصف نہم ماہ ربیع الاول بود"۔ "مکنونات اللہ تقیوم شدند"۔ "خلیفہ حق برد پشت پناہ اولیا و امرد"۔ "نشیمن جنت از وے منور شد"۔

گوہر سی و ششم

واصل مرتبہ حق الیقین حضرت شیخ سیف الدین رحمۃ اللہ علیہ کے حالات

آپ کی ولادت باسعادت شہر سرہند میں ۱۰۴۹ھ کو ہوئی حضرت خازن الرحمۃ نے دیکھا کہ ایک فرشتہ بچہ کے پاس یہ آیت پڑھ رہا ہے۔ والسلام علیہ یوم ولد و یوم یموت و یوم یبعث حیا (اور سلام ہے اُس پر جس دن وہ پیدا ہوا اور جس دن وہ مریگا اور جس دن وہ قبر سے اُٹھیگا) بعدازاں جب تعلیم حاصل کرنے کی عمر ہوئی تو تھوڑی مدت میں مکتب میں قرآن مجید ختم کر لیا۔ باطنی نسبت لڑکپن کے زمانے ہی میں

Marfat.com

اپنے والد ماجد خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کی۔ ابھی گیارہ سالہ تھے کہ خواجہ صاحب
نے فنائے قلب اور ولایت صغرے عنایت فرمائی۔ اور بالغ ہونے سے پیشتر ہی
فنائے نفس اور ولایت کبرے بھی دیدی۔ کمال اور تکمیل کا درجہ حاصل کر کے عین جوانی
کے عالم میں احکام شرعی کے اجرا میں مشغول ہوئے۔ جس سے دین اور مذہب کو بڑی
ترقی نصیب ہوئی۔ واقعی آپ کے عہد میں مذہب و ملت کو وہ رونق حاصل ہوئی کہ بدعت
کا نام و نشان تک نہ رہا۔ اور جب خواجہ صاحبؒ نے آپ کو بادشاہ کی التماس کے بموجب
شاہجہان آباد بھیجا۔ تو وہاں پہنچکر قلعہ کے دروازے پر آپ نے دونوں طرف تصویریں
بنی ہوئی دیکھیں۔ اور فرمایا کہ میں اندر نہیں جاؤنگا۔ کیونکہ رحمت کا فرشتہ اس راہ نہیں
آتا۔ جب بادشاہ نے یہ خبر سنی۔ تو ان تصویروں کے مٹا دینے کا حکم دیا۔ پھر آنجناب
قلعہ میں داخل ہوئے۔ اور امر معروف اور نہی منکر بجالائے +

بادشاہ نے یہ سارا حال خواجہ صاحب کی خدمت میں لکھ بھیجا۔ خواجہ صاحب نے
جواب میں لکھا کہ امر معروف اور نہی منکر جو فقیر زادے کا طریقہ ہے۔ اس کے لئے میں
شکر گذار اور رضامند ہوں۔ اور اللہ تعالے جلشانہٗ کا شکر بجالاتا ہوں کہ باوجود بقدر
رعب داب شاہی کے تم نے سچی بات کو مان لیا۔ اور ایک ادنٰے سے آدمی کا کہنا
مان لیا۔ فبشر عبادی الذین یستمعون القول فیتبعون حسنۃ اولٰئک
الذین ھدٰھم اللہ واولٰئک ھم اولی الالباب (میرے ان بندوں کو
خوشخبری دے جو بات کو سنتے ہیں۔ اور نیکی کی پیروی کرتے ہیں انہیں لوگوں کو اللہ تعالٰے
ہدایت کرتا ہے اور یہی لوگ عقلمند ہیں) وصلے اللہ تعالے علے خیر خلقہ محمد و آلہٖ اجمعین +

جتنا عرصہ آپ شاہجہان آباد میں رہے۔ آپ کا ارشاد اس قدر شہرہ آفاق
ہوا کہ شہزادہ محمد اعظم جو پورے اخلاص سے مرید نہیں ہوا تھا۔ ایک روز آپ کے
دروازے سے بڑے جاہ و جلال سے گذرا۔ تو اس کی پگڑی سر سے گر پڑی۔ جب
بادشاہ نے یہ خبر سنی تو اللہ تعالے کا شکر بجالایا کہ ہمارے عہد مبارک میں ایسا
اہل کمال شیخ ہے +

ایک روز بادشاہ نے آپ سے حیات بخش باغ کی سیر کے لئے جو قلعہ کے
اندر تھا التماس کی۔ جب آپ کی نگاہ سنہری مچھلیوں پر جن کی آنکھیں جواہر سے اور یاقوت

کی بنی ہوئی تھیں پڑی۔ تو وہاں بیٹھنا پسند نہ کیا۔ بادشاہ نے تمام مچھلیاں توڑ ڈالیں اور کہا کہ اگرچہ ان کے توڑنے میں ہمارا روپے کا نقصان ہے۔ لیکن آپ کی پاسخاطر زیادہ فائدہ بخش ہے۔

اس قسم کے بہت سے کام آپ سے ظہور میں آئے۔ اور اپنے معارف جو آپ نے اپنے والد ماجد کی طرف لکھے ہیں۔ ان میں سے ایک یہاں نقل کیا جاتا ہے:۔

عرضداشت! کمترین درویشان محمد سیف الدین پراگندہ احوالوں کے عرض کرنے کی جرأت کر کے گستاخی کرتا ہے۔ اور معافی کی امید پر اپنی حد سے تجاوز کر کے عرض کرتا ہے۔ قبلہ گاہا! جس قدر میں مباحات کے دائرہ سے قدم باہر رکھنا چاہتا تھا یا چاہتا ہوں، بن نہیں آتا۔ اس قدر شبہات اور مکروہات کا مرتکب ہوں کہ بیان نہیں ہو سکتے۔ اپنے ارادے سے اس کے حق عمل کرنا عنقا ہے۔ اور اتباع اولے سے نہایت دور پڑا ہوں۔ لیکن پھر بھی اللہ تعالےٰ کا شکر ہے کہ باوجود اس خرابی اور تباہ کاری کے آپ کی درگاہ کے کتوں کی محبت میں ثابت قدم ہوں۔ اور اس عالی دہلیز پر فدا ہونے اور اعتقاد رکھنے میں ممتاز ہوں۔ اور اس سے بڑھ کر اور کوئی عمدہ سرمایہ میرے پاس نہیں۔ اسی واسطے میں سابقہ اور حال کی باتوں کو عرض کرتا ہوں ؎

تو مرا دل دہ دلبری بہ بیں　　　زود بخویش خواہ شیریں بہ بیں

حضرت سلامت! اس سے چند سال پیشتر جناب نے اس ناکارہ بندے کو مختلف حقائق اور نسبت ملاحت سے بہرہ مند کر کے مستعد کیا تھا۔ اور یہ ناچیز بھی جو کچھ اس دولت عظمےٰ سے حاصل کرتا تھا۔ جناب کی خدمت میں عرض کرتا تھا۔ کبھی کبھی یہ نسبت غلبہ کر کے مجھے ایسا زیر بار کیا کرتی تھی کہ وجدی اتحاد بلکہ ہستی کا معاملہ بھی مجھے جیلہ معلوم ہوتا تھا۔ اور میں اپنے بدن میں ایک قسم کا بوجھ محسوس کرتا تھا۔ اب بھی نہیں عجیب اسرار حقیقت میں غور و خوض کرتا ہوں۔ اور جس قدر دور دور جاتا ہوں یہی معلوم ہوتا ہے کہ ابھی کچھ نہیں گیا۔ مختلف طریقوں پر ظہور میں آتا ہے۔ اور ہر مرتبہ نئی فنا و بقا خیال کرتا ہوں ؎

نہ حسنش غایتے دارد نہ سعدی را سخن پایاں
بمیرد تشنہ مستسقی و دریا ہمچناں باقی است

Marfat.com

اپنے مسکن اور جائے رہائش کے لئے کسی خاص مقام کو مقرر کرنا معلوم نہیں۔ اور اپنے تئیں اس مقررہ مقام کو گھیرنے والا پاتا ہوں۔ اور اسی راہ سے عجیب و غریب چیزیں اپنے آپ میں خیال کرتا ہوں۔ اور مجھ پر بھاری بادل کی طرح انوار و برکات برستے ہیں۔ اور ایسے اسرار ظاہر ہوتے ہیں، جن کا چھپا رکھنا لازم ہے۔ اور بعض وقت تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا مروارید اور زیور نثار کئے جا رہے ہیں۔ اور اس نسبت میں مَیں اس قدر مشغول ہوں کہ دوسری نسبتیں سب چھپ گئی ہیں۔ اور نیز اس درویش کو آنجناب نے کئی مرتبہ مقدس مرتبہ سے، واسطے کی ترقی فیض اور برکتوں کا حاصل کرنا عنایت فرمایا ہے۔ اور یہی رفع اور واسطہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حقیقت کے ساتھ کمال اتحاد کی علامت ہے۔ اور اس قسم کا اتحاد بہت کم شخصوں کے نصیب ہوتا ہے۔ جیسا کہ آنجناب کے مکتوبات سے ظاہر ہوتا ہے۔ لیکن از روے اصالت اس قسم کے شخص کے حق لازم ہے یا نہیں۔ امیدوار ہوں کہ بندے کو جواب سے سرفراز کرینگے۔

جب آپ سرہند واپس تشریف لائے۔ تو پھر حضرت قیوم زماں کی خدمت سے جدا نہ ہوئے۔ اور اعلے بشارتوں سے سرفراز ہوئے۔

خواجہ صاحب کے انتقال کے بعد آپ ہی خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا عرس بغیر کسی کے شرکت کے کرتے رہے۔ اور خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی جانشینی کے اطوار واحوال پورے پورے بجا لاتے رہے۔

خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کے حق میں فرمایا تھا کہ عبدالاحد شیریں کلامی سے موصوف اور سیف الدین رعب و داب اور عزت میں مشہور ہوگا لیکن قبولیت آپ ہی کو نصیب ہوئی۔ ؎

بقبولی کسے را دسترس نیست   قبول خاطر اندر دست کس نیست

جب حضرت حجۃ اللہ حجاز کے سفر کو روانہ ہوئے تو آپ ایک منزل تک ہمراہ گئے۔ وداع ہوتے وقت حضرت حجۃ اللہ کو فرمایا کہ آپ کی عمر تو ابھی بہت باقی ہے لیکن مجھے زندگی کی کوئی امید باقی نہیں۔ امید ہے کہ آنجناب میرے فرزندوں پر شفقت فرمائینگے۔ چنانچہ ویسا ہی ہوا کہ پھر آپ کو بھائی کی ملاقات نصیب نہ ہوئی۔ اور حضرت حجۃ اللہ آپ کی وفات کے بعد نو سال تک زندہ رہے۔ جو جو کرامات اور خرق عادات

آپ سے ظاہر ہوئے۔ وہ مخلصوں نے لکھے ہیں :۔

آپ کا ایک مرید صوفی مانیدہ محمد نام کابل سے عراق کی طرف جا رہا تھا کہ اثنائے راہ میں ایک رافضی اُسے ملا۔ جس نے شیخوں کو گالی دیں۔ صوفی نے طیش میں آکر اُسے قتل کر دیا۔ لیکن بعد میں وہ ڈرا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اس کے ہمراہی آکر مجھے تنگ کریں۔ ابھی اسی خیال میں تھا کہ اچانک ایک برقعہ پوش سوار نمودار ہوا۔ اور اُس نے عصا سے اس رافضی کی طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ کسی قسم کا اندیشہ نہ کر۔ کیونکہ میں نے اسے گدھے کی صورت میں تبدیل کر دیا ہے۔ صوفی نے جب رافضی کو دیکھا۔ تو گدھے کی شکل کا پایا۔ پھر اُس نے سوار سے دیدار کی التماس کی۔ جب اس سوار نے برقعہ اُٹھایا۔ تو کیا دیکھتا ہے کہ آپ حضرت شیخ **سیف الدین** ہیں۔ پس جب اس رافضی کے ہمراہی آئے تو اُنہوں نے گھوڑے کو خالی پا کر جوش و خروش کیا۔ لیکن جب اُس کی لاش کو گدھے کی صورت میں دیکھا تو شرمندہ ہو کر اُسے دفن کر دیا اور کچھ نہ کہا +

جناب کی عادت تھی کہ آدھی رات کے وقت تن تنہا حضرت **مجدد الف ثانی** رحمۃ اللہ علیہ کے روضہ مقدس میں بڑے شوق سے جاتے اور روضہ کے گرد طواف کرتے اور کہتے "میں آپ کی درگاہ کا کتا ہوں" اور یہ شعر پڑھتے ؎

من کیستم کہ با تو دم بندگی زنم چندیں سگان کوئے تو ہستند یکیم

اور نیز آپ ظہر اور عصر کے درمیان حدیث کا درس فرمایا کرتے تھے۔ ایک روز حدیث کا ذکر بہت کم کیا۔ تو حاضرین نے خواہش ظاہر کی کہ اور کیا جائے۔ آپ نے فرمایا کہ اب اَور محمد عظیم سے سُننا۔ چنانچہ ویسا ہی ہوا کہ پھر حدیث کا پڑھنا میسر نہ ہوا۔ اور ۲۰۔ جمادی الآخرے ۱۰۹۶ھ کو اس دار پُر ملال سے روضۂ وصال میں تشریف فرما ہوئے۔

آپ کی عمر شریف سینتالیس سال تھی۔ آپ کی تاریخ وصال یہ ہے :۔

"ہے ہے ستونِ دیں افتاد"

آپ کی قبر شریف سرہند میں ایک علٰحدہ مقام پر ہے +

Marfat.com

گوہر سی و ہفتم

امام الاتقیا فخر الاصفیا معرض از دنیائے دنی سیّد نور محمدؐ بدوانی رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ کے احوال

آپ حضرت سیف الدین علیہ الرحمۃ کے خلیفہ تھے۔ اور ایسے صاحب استغراق قویہ تھے کہ پندرہ سال تک آپ کو نماز کے وقت کے سوائے بلند احوال اعلےٰ مقامات۔ صحیح وجدان اور صریح کشف سے افاقہ نہ ہوتا تھا۔ لطائف کا ذکر جناب کی ادنےٰ توجہ سے حاصل ہوجاتا تھا۔ علم اصول اور علم فرع میں آپ کو کامل مہارت تھی۔ اور ہمیشہ سنت کی پیروی اور بدعت کی ترک میں سرگرم رہے۔ اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے احوال کی کتاب ہمیشہ اپنے پاس رکھتے اور نبوی عادات اور عبادات میں اپنی عمر بسر کیا کرتے تھے چونکہ دو خوراکوں کا جمع کرنا خلاف (سنت) ہے۔ اس لئے لڑکے کو روغن اور لڑکی کو شکر دیا کرتے تھے کہ ان کو بھی اکٹھا نہیں کرنا چاہئے۔

نیز باوضو اپنے ہاتھ سے روٹی پکا کر عین بھوک کے وقت پانی سے بھگو کر تناول فرماتے۔ احوال کے غلبات کی وجہ سے آپ کو مٹھاس اور کڑواہٹ کی تمیز نہ ہوتی۔ باوجود اس استغراق کے ایک مرتبہ خلاف سُنت دایاں پاؤں پہلے ٹٹی میں رکھا۔ تو تین روز تک باطنی قبض رہی۔ بعدازاں آپ نے استغفار کی۔ تو پھر پہلی حالت میسر ہوئی۔ آپ حضرت قطب جہان مرزا جان جاناں کے پہلے پیر تھے۔

حضرت مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ جو عمل ہم کرتے تھے۔ آپ اس کے نور اور اس کی تاریکی کو معلوم کر لیتے تھے۔ اور فرماتے تھے کہ تم نے یہ عمل کیا ہے۔ چنانچہ ایک روز رستے میں میری ملاقات ایک شرابی سے ہوئی۔ آپ نے توجہ سے وہ تاریکی معلوم کر کے زائل کر دی۔

اور اسی طرح ایک روز میری نظر بیجا پڑی۔ تو آپ نے فرمایا کہ تیری نظر نے زنا کیا ہے۔ پھر توجہ سے اس تاریکی کو دور کیا۔

Marfat.com

ایک شخص نے بھنگ کی دکان آپ کے مکان کے پاس ہیں کھولی۔ تو آپ نے فرمایا کہ بھنگ کی تاریکی کے عکس سے میرا دل میلا ہو گیا ہے۔ مَیں نے کوتوال کو کہکر وہ دکان وہاں سے اُٹھوا دی۔ تو پھر آپ نے فرمایا کہ اس کام سے میرا دل اور بھی مکدر ہو گیا ہے۔ کیونکہ اس شخص کو تکلیف پہنچی ہے، اسے لاؤ۔ جب مَیں اسے بُلا لایا۔ تو آپ نے اُس سے معافی مانگی اور کچھ روپیہ دیکر فرمایا کہ شریعت کے موافق کوئی پیشہ اختیار کر۔ اس شخص نے اس پیشے سے توبہ کی اور مخلص بنگیا۔ بعدازاں آپ نے فرمایا کہ اب دل صاف ہوا ہے۔

نیز فرماتے تھے کہ درود ہزارہ کے انوار پتوں کی طرح الگ الگ نظر آتے ہیں

آنجناب دنیا اور اہل دُنیا سے سخت متنفر تھے۔ جب کبھی کسی کتاب کی ضرورت ہوتی اور لوگوں سے طلب کرتے۔ تو اسے ہاتھ میں نہ لیتے۔ اور فرماتے کہ اس میں اہل دنیا کی تاریکی لپیٹی ہوئی ہے۔ چند روز کے بعد جب آپ کے باطنی فیض سے وہ تاریکی زائل ہو جاتی تو پھر مطالعہ شروع کرتے۔

آپ سے بہت سی کرامات اور خرق عادات ظہور میں آئے۔ چنانچہ:۔

ایک عورت نے عرض کی کہ میری لڑکی کو جن لے گئے ہیں۔ آپ دعا کریں آپنے مراقبہ کر کے فرمایا۔ کہ انشاء اللہ تعالےٰ شام کے وقت آجائیگی۔ چنانچہ ویسا ہی ہوا۔ جب آپ سے مراقبہ کی وجہ پوچھی گئی۔ تو آپ نے فرمایا۔ مراقبہ مَیں نے جناب الٰہی میں عرض کی تھی کہ اگر میری توجہ سے وہ آجائے تو مَیں کروں۔ ورنہ نہ کروں۔ تو مجھے ایسا معلوم ہوا کہ کر۔ تیری توجہ مؤثر ہوگی۔

آپ کا ایک قریبی مخلص کسی گناہ کا مرتکب ہوا۔ تو آپ نے حاضر ہو کر اُسے جھڑکا۔ جس سے وہ گناہ سے بچ گیا۔ اور صاحب حالات شریفہ ہو گیا۔

دو عورتیں آپ کی خدمت میں طریقہ حاصل کرنے کے لئے آئیں۔ ان میں سے ایک کو تو تلقین فرمائی اور وہ صاحب حالات شریفہ ہو گئی۔ اور دوسری کو فرمایا کہ تو بدعقیدے سے دل کو صاف کر تاکہ فیض الٰہی کے قابل ہو جائے۔

اول بروب خانہ دگر مہماں طلب
آئینہ شو وصال پری طلعتاں طلب

نیز فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص باطنی نسبت والوں سے منسوب ہوتا ہے اُس میں

انبیاء کا باطنی نور سرایت کرتا ہے +

حضرت مکرم خاں جو حضرت شاہ نقشبند کی اولاد سے تھے۔ اور حضرت ایشاں عروۃ الوثقٰے خواجہ محمد معصوم کے خلیفہ تھے۔ ان کے طعام میں حد درجہ کی فضول خرچی تھی۔ چنانچہ ان کی گائیں بجائے گھاس کے پھول کھایا کرتی تھیں جس سے ان کا دودھ اور گھی خوشبودار ہوتا تھا۔ آپ کی باطنی برکت سے وہ فضول خرچی جاتی رہی۔ اور تاریکی نور سے بدل گئی۔ اگر کبھی کبھی تبرک کے طور پر آپ طعام بھیجتے۔ تو اُس کے کھانے سے اس قدر نور باطنی حاصل ہوتا کہ گویا دو رکعت نماز ادا کی ہے +

ایک مرتبہ اورنگ زیب بادشاہ نے آپ سے پوچھا کہ آپ کی عمر کتنے سال کی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جس قدر اپنے مرشد کی خدمت میں بسر ہوئی ہے۔ عمر وہی ہے باقی تمام کاٹتے ہی کاٹتے ہیں ؎

اوقات ہماں بود کہ با یار بسر رفت

باقی ہمہ بے حاصلی و ہمہ بے خبری بود

انتقال کے وقت نواب مکرم خاں نے حضرت احرار رحمۃ اللہ علیہ کی کلاہ سر پر رکھی۔ اور فرمایا کہ میرے پیر خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ کی کلاہ لاؤ۔ حضرت خواجہ محمد معصوم رح کی کلاہ سر پر رکھ کر آپ نے رحلت فرمائی +

آنجناب کی صحبت مبارک میں صبر، توکل، رضا، تسلیم، حضور، نسبت اور یادداشت بہائیہ ہزار در ہزار حاصل ہوتی تھی +

حضرت میرزا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہزار سے زیادہ شاغل، ذاکر اور صاحب حضوری اور آگاہی آنجناب سے ہوئے ہیں۔ اور بعض حضرت مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی نسبتہائے عالیہ سے ہوئے ہیں۔ جیسے حضرت سید حشمت، اور حضرت محمد باقی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین +

حضرت گلشن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم بازار میں تھے کہ سارا بازار نورانی ہوگیا۔ کیا دیکھتے ہیں کہ سید صاحب سوار ہو کر اس راہ سے گذر رہے ہیں۔ اور آپ کے نور نے سارے بازار کو روشن کر دیا ہے۔ جب ہم آپ کے نور خانہ میں پہنچے۔ تو دیکھا کہ آپ کی ہر ایک چیز انوار اور کیفیتوں سے لبریز ہے +

Marfat.com

حضرت مرزا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ افسوس حضرت عزیزاں نے حضرت سید صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو نہیں دیکھا ہے اگر دیکھ لیتے۔ تو اللہ تعالےٰ کی قدرت کاملہ پر ایمان لاتے کہ ایسے ایسے اکابر بھی پیدا کئے ہیں ÷

عقاید، اعمال، احوال، مقامات، تاثیرات صحبت، توجہ، لمعان حضور شہود اور استقامت جو کرامت سے بڑھ کر ہیں، سب کے سب آپ کے کتاب اور سنت کے موافق تھے ÷

آنجناب نے ۱۱۔ ذیقعدہ ۱۱۳۵ھ کو وفات پائی۔ آپ کا مزار پرانوار دہلی میں حضرت نظام الدین اولیا رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کے قریب مکرم خاں کے باغ میں ہے ÷

گوہر سی و ہشتم

مجددیہ طریق کے قیوم سنت نبوی کے زندہ کرنے والے قطب جہان حضرت شمس الدین حبیب اللہ مرزا جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ کے حالات

آپ اولیا، کی جائے فخر اور برگزیدہ اصفیا۔ عالی نسب و حسب والے تھے۔ لڑکپن ہی میں آپ کا حافظہ اور ذہن اعلےٰ درجے کے تھے۔ اور قسم قسم کی عبادتوں اور علوم کے حاصل کرنے میں مشغول تھے۔ درسی علوم اپنے والد بزرگوار سے تحصیل کئے۔ اور حدیث کی سند امام المحدثین حاجی محمد افضل سے کی اور انہوں نے عبدالاحد سے اور انہوں نے خازن الرحمۃ سے اور انہوں نے حضرت مجدد رضی اللہ عنہ سے ÷

اور قرآنی علوم اور قرأت کی تجوید شیخ القرائے قاری غلام رسول سے سیکھی۔ اور قاری صاحب نے آپ سے طریقہ اخذ کیا ÷

آپ کے والد ماجد پہلے بادشاہی منصب دار تھے۔ بعد میں منصب چھوڑ کر قلندری نسبت اختیار کی۔ اور کمال توکل اور ترک منصب میں سرگرم رہے ÷

جب آپ ۱۶ سال کے ہوئے تو آپ کے والد بزرگوار سے گذر گئے۔ عزیزوں نے چاہا کہ آپ کو فرخ شاہ بادشاہ کے ہاں ملازمت دلا دیجائے۔ اسی رات

Marfat.com

آپ نے خواب میں دیکھا کہ کسی بزرگ نے اپنا کلاہ آپکے سر پر رکھ دی۔ جس سے آپکا دل دنیا کی طرف سے سرد ہو گیا۔ اور اٹھارہ سال کی عمر میں سید نور محمد بدوانی سے دست بیعت خاندان نقشبندیہ میں کی۔ اور آنجناب کی توجہ سے آپ عالی مقامات کو پہنچے۔ اور طریقہ کی تعلیم اور خلافت کی اجازت حاصل کی۔ اور چار سال تک آنجناب کی خدمت میں رہکر آپ نے فائدہ اُٹھایا۔ اور جب آنجناب کا انتقال ہو گیا تو پھر چھ سال تک مُبارک پر بذریعہ مراقبہ فائدہ اُٹھایا۔ اور باطنی نسبت میں بہت لمبی چوڑی ترقیات حاصل کیں۔ پھر جناب سید صاحب نے واقعی طور پر کر فرمایا کہ کسی زندہ شخص سے فائدہ اُٹھاؤ۔ مزاروں سے فائدہ اُٹھانا کوئی طریقہ نہیں۔ جو شخص سنت نبوی کا تابع ہو۔ اور احمدیہ نسبت کا صاحب ہو۔ اس کی خدمت میں جاکر سلوک مجددی پُورا کرو +

پس حسب اجازت آپ شاہ صاحب گلشن رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں آئے۔ جو حضرت شیخ عبدالاحد بن خان الرحمۃ خواجہ محمد سعید کے خلیفہ تھے۔ اور صاحب ورجات مقامات اور عالم۔ حافظ اور مجید کلام۔ حاجی الحرمین۔ تارک۔ صابر۔ متوکل اور قانع تھے چار روز کے بعد کھانے کا خیال آتا۔ تو گرے پڑے پتوں کو اُٹھا کر دھو کر کھالیتے۔ اور تیس سال کی پُرانی گودڑی کندھے پر رکھا کرتے تھے۔ اور جنید وقت۔ شبلیٔ زمانہ۔ ترک و تجرید میں یکتائے زمانہ اور خلوت اور تفرید میں یگانہ روزگار تھے۔ کبھی سماع سُنا کرتے تھے۔ اور کبھی نماز باجماعت ادا کرتے +

شاہ گلشن نے فرمایا کہ آپ کو شیخ وقت ہونا ہے اور میں ان قیود سے بری ہُوا ہوں۔ مجھے معذور رکھیں۔ اس لئے آپ حضرت عارف سریع السیر قبلۂ عالم خواجہ محمد زبیر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوں +

اور جناب قبلہ عالم قطب ارشاد تھے۔ اور کثرت سے لوگ جناب کی طرف رجوع کرتے تھے۔ اور عبادت نفلوں۔ طاعات شرعیہ۔ اور طالبوں کو طریقہ کی فیض رسانی سے کسی وقت فرصت نہ تھی۔ چنانچہ دس سیپارے صرف نماز اوابین میں پڑھا کرتے تھے۔ مردوں اور عورتوں کے حالات کی طرف توجہ کرنے کے بعد آدھی رات کو سوتے پھر تہجد کی نماز ادا کر کے مراقبہ کرتے۔ اور فجر کی نماز ادا کر کے اشراق تک نسبت باطنی میں مشغول رہتے۔ پھر قرآن مجید کی تلاوت کر کے دوپہر کے قریب خواب قیلولہ کرتے۔ پھر

چالیس مرتبہ سورہ یٰس اور کئی ہزار کلمات ورد کرتے ✦

حضرت خواجہ ناصر حضرت شاہ گلشن سے فائدہ اُٹھانے کے بعد طریقت کی تکمیل اور کمالیت کو پہنچے ہیں ✦

حضرت خواجہ ضیاء اللہ نے اپنا تمام مال تجارت خواجہ محمد زبیر رحمۃ اللہ علیہ کے دروازے پر راہ خدا میں دیدیا۔ اور لُنگی باندھ بوریا لپیٹ لیا۔ اور خواجہ صاحب کی توجہ سے کامیاب ہوگیا۔ اور اجازت اور خلافت حاصل کرلی ✦

قبلۂ عالم حضرت خواجہ محمد زبیر رحمۃ اللہ علیہ مرزا صاحب پہ بہت عنایت اور مہربانی کیا کرتے تھے۔ اور فرمایا کرتے تھے کہ تم ہم میں سے ہو۔ تمہاری نسبت اچھی ہے کیونکہ حضرت سیّد سے پہنچی ہے۔ اس میں مشغول ہونا چاہیئے۔ یہی نسبت درجات قرب کے حاصل کرنے کے لئے کافی ہے۔ تمہارا مرتبہ دور ہے۔ ہر روز آنے کی تکلیف نہ کرو۔ اور فیض کا حاصل کرنا صحبت پر منحصر ہے ✦

پس آنجناب نے استفادہ کے لئے اپنے اُستاد حضرت حاجی محمد افضل رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کی۔ اور جناب حاجی صاحب اپنے وقت میں محدثین کے امام تھے۔ اور دس سال حضرت حجۃ اللہ خواجہ نقشبند سے اور بارہ سال حضرت دلیل الرحمٰن عبد الاحد سے استفادہ کرکے مجددیہ عالیہ نسبت کو پہنچکر حضرت حجۃ اللہ سے خلافت حاصل کی۔ اور نسبتوں سے جہان کو پُر کردیا۔ اور دو بار حرمین الشریفین کی زیارت سے مشرف ہوئے اور عنایات نبویہ سے مستفید ہوئے ✦

حضرت شاہ ولی اللہ نے حدیث کی سند پہلے حضرت حاجی محمد افضلؒ سے کی۔ اور پھر مدینہ منورہ میں جاکر مولانا طاہر سے حاصل کی ✦

آپ کے خلیفہ شیخ محمد اعظم صحیح کشف اور صحیح وجدان رکھتے تھے۔ انہوں نے حضرت قبلۂ عالم کی وفات کے بعد سمجھا کہ شاید ارشاد کا منصب مجھے ہی ملگیا ہے لیکن حضرت حاجی صاحب نے ارشاد فرمایا کہ ہمارے نزدیک یہ عالی منصب حضرت جان جاناں کو ملا ہے ✦

الغرض حاجی صاحب نے جواب میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو کشف معاملات عطا فرمایا ہے۔ اور مجھے نہیں۔ ہم میں کبھی موافقت نہیں ہوگی۔ کسی اور بزرگ سے

Marfat.com

جا کر فائدہ اٹھائیں +

حضرت مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ اگرچہ جناب حاجی صاحب نے میری باطنی نسبت کی تربیت کو اپنے ذمے نہ لیا۔ مگر تاہم آپ کی مبارک صحبت سے مجھے بہت کچھ فائدہ ہوا۔ اور آپ میرے پیر صحبت تھے۔ اس لئے حضرت مرزا صاحب حضرت حافظ سعد اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ جو حضرت محمد صدیق ابن حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ تھے۔ اور جب تیس سال تک استفادہ کر چکے۔ تو حضرت حافظ صاحب نے فرمایا کہ مَیں نے واقعہ میں دیکھا کہ اولیائے کرام ایک بزرگ کی زیارت کے لئے آ رہے ہیں۔ جب مَیں نے پوچھا کہ کون بزرگ ہیں۔ تو لوگوں نے کہا کہ شیخ احمد نقشبندی ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اس کی جدید فیض اور نئی نسبت سے نوازش فرمائی ہے۔ اس لئے اولیا اللہ اس کی زیارت کے لئے آئے ہیں +

پس اس واقعہ سے میرا دل اس طریقے کی طرف بہت راغب ہو گیا۔ مَیں حضرت محمد صدیق کی خدمت میں اس طریقہ کی نسبت کا فائدہ حاصل کرنے کے لئے حاضر ہوا۔ اور تیس سال تک آپ کی توجہ سے انوار کا اقتباس کرتا رہا۔ اور خانقاہ کا پانی سر پر اٹھا کر لاتا رہا۔ جس سے میرے سر کے بال گھس گئے +

ایک مرتبہ گرمی کے موسم میں مجھے احمد آباد بھیجا۔ مَیں مارے گرمی کے ناکارہ ہو گیا لیکن حضرت پیر مرشد کے یمن سے ایک جہان میرا خادم ہو گیا۔ اور میری دلی آنکھیں روشن ہو گئیں +

کسی شخص نے آپ کی خدمت میں عرض کی کہ سید حسن رسول نما کی توجہ سے حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت حاصل ہو جایا کرتی تھی۔ آپ نے فرمایا کہ اگر مَیں توجہ کروں۔ تو دو مرتبہ زیارت حاصل ہوتی ہے +

آپ کے مرید غازی الدین خاں عماد الملک کے باپ نواب فیروز جنگ احراری نے اس بات کی التماس کی۔ آپ نے قبول فرمائی۔ اور وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا۔ پھر اس نے سو روپیہ اور نیاز مقرر کی اور پیش کی۔ آپ نے فرمایا دوسرا سو کہاں ہے۔ اس نے کہا کہ مَیں نے حضرت بی بی صاحبہ کے لئے رکھا ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا توجہ ہماری اور نیاز دوسروں کو، اس کے کیا معنی۔ پس اس نے دوسرا روپیہ

بھی آپ کی نذر کیا ٭

نواب خان فیروز جنگ نے جو حافظ سعد اللہ کا مرید تھا۔ جناب مرزا صاحب سے بھی فائدہ اُٹھایا۔ اور تہجد میں دس سیپارے پڑھا کرتا تھا۔ اور اشراق کے بعد محمد شاہ کے دربار میں جایا کرتا تھا۔ اور چاشت کی نماز ادا کر کے صحیح بخاری کے سبق میں مشغول ہوا کرتا تھا اور سارے مال کی زکوٰۃ دیا کرتا تھا۔ جس شخص کو نوکری سے برطرف کرتا تھا۔ گھڑی گھڑی کی تنخواہ کا حساب فیصل کر دیا کرتا تھا ٭

الغرض حافظ صاحب نے مرزا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں استخارہ کیا۔ تو الہام ہوا کہ فہو المراد۔ پس حافظ صاحب مرزا صاحب رح کی خدمت میں فائدہ اُٹھانے کے لئے دس سال تک آتے رہے۔ پھر حضرت مرزا صاحب نے فرمایا کہ مجھ کو عرض نسبت میں فائدہ ہوا، لیکن طول اور بلندی میں کچھ فائدہ نہ ہوا۔ آپ نے کمزوری اور بڑھاپے کے سبب توجہ کم کی۔ اور اس طریقہ میں ترقی مرشد کی توجہ پر منحصر ہے۔ اس لئے آنجناب شیخ الشیوخ حضرت شیخ محمد عابد کی خدمت میں جو حضرت عبد الاحد کے خلیفہ تھے۔ اور جن کا حال پہلے گذر چکا ہے حاضر ہوئے۔ اور نسبت احمدیہ اول سے لیکر اخیر تک کمال کو پہنچائی۔ مجددیہ مقامات میں سے کوئی ایسا نہ تھا جو باقی رہگیا ہو۔ سب آپ نے حاصل کئے۔ اور آنجناب کے خلیفہ بنکر مسند ارشاد پر جلوہ افروز ہوئے۔ اور جہان کو اس عالیشان خاندان کی نسبت سے پُر کیا ٭

حضرت شاہ ولی اللہ محدث آپ کو خاص اور عام طور پر طریقہ صوفیہ کے قایم رکھنے والا لکھتے ہیں ٭

حضرت حاجی محمد فاخر محدث الہ آبادی نے واقعہ میں دیکھا کہ حضرت حبیب رب العالمین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سواری کا گھوڑا آپ کو مرحمت ہوا ٭

ایک روز دو شخصوں نے آپ کی غیبت کی کہ آپ غیر شرع آدمیوں کو مقامات کی خوشخبری دیتے ہیں۔ آپ نے خادم کو بھیجکر اُنہیں بُلایا۔ اور فرمایا کہ تم نے میری غیبت کی اُنھوں نے کہا۔ بیشک۔ ہم نے تعجب کے طور پر کہا تھا کہ غیر شرع آدمیوں کے لئے مقامات کا عبور خلاف عقل ہے۔ آپ نے فرمایا جس کو مقرر کیا جاتا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی رُوح پاک آکر خوشخبری دیتی ہے۔ اُنھوں نے کہا کہ کیا واقعی ایسا ہوتا ہے۔ پس اُن دونوں

Marfat.com

نے مراقبہ کیا۔ تو دیکھا کہ حضرت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح مبارک تشریف آور ہوئی ہے اور فرماتی ہے کہ جو کچھ انہوں نے کہا ہے درست ہے ٭

آنجناب کے خلیفہ حضرت سید محمد احسان نے حضرت محمد محسن کے مزار پر جاکر جو حضرت سید نور محمد بدوانی کے پیر صحبت تھے ، پوچھا کہ حضرت مرزا صاحب کی بشارات کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے۔ آپ نے قبر مبارک سے نکلکر فرمایا کہ بالکل صحیح ہیں ٭

ایک مرتبہ آپ کے پیر حضرت شیخ الشیوخ نے آپ سے ایک بزرگ کا حال پوچھا آپ نے اپنے وجدان کے موافق عرض کی۔ تو حضرت شیخ الشیوخ نے فرمایا کہ تمہارا کشف غلط ہے۔ پھر دو تین روز کے بعد فرمایا کہ تمہارا کشف بالکل صحیح ہے میں ہی غلطی پر تھا ٭

ایک روز حضرت شیخ الشیوخ نے فرمایا کہ تمام معلومات اور بشارات صحیح ہیں۔ اگر کہو تو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مُہر لگی ہوئی دکھادوں۔ مختصر یہ کہ آپ صاحب کشف صحیح اور وجدان صریح تھے ٭

مرزا صاحب کے حالات میں ہمارے پیر و مرشد قدس سرہ نے ایک کتاب مسمی بہ مقامات مظهری لکھی ہے۔ اس کتاب میں سے یہ احوال مکمل طور پر لکھے گئے ہیں۔ اگر کسی کو شوق ہو۔ تو اس کتاب کا مطالعہ کرے ٭

مرزا صاحب نے قریباً دو سو آدمیوں کو اس طریقہ کی تعلیم کی اجازت دی ہے۔ اور بیس آدمیوں سے زیادہ کو مجددیہ اعلےٰ مقامات پر پہنچایا ہے لیکن ان سب میں ہمارے پیر و مرشد سب سے افضل ہیں۔ کیونکہ مرزا صاحب کے بعد قطبیت کا درجہ انہیں ہی ملا۔ اور اس دعوے کی دلیل یہ ہے کہ ہمارے پیر و مرشد کا ارشاد ایسا پھیلا کہ کوئی ولایت ایسی نہ رہی جس میں آنجناب کے خلیفہ نہ ہوں۔ تمام اسلامی شہر آپ کے باطنی فیض سے پُر ہو گئے۔ جیسا کہ آئندہ آنجناب کے حالات میں ذکر کیا جائیگا ٭

حضرت مرزا صاحب کی تجرید اور ترک اس درجہ کی تھی کہ ایک مرتبہ نواب قمرالدین محمد شاہ کا پیغام لایا کہ اللہ تعالےٰ نے مجھے ملک عطا کیا ہے۔ اس میں سے آپ بھی قبول فرمائیں۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ ساتوں ولایتوں کی نسبت فرماتا ہے قل متاع الدنیا قلیل (کہدے کہ دنیاوی اسباب تھوڑا ہے) تمہارے پاس تو ساتواں حصہ ہے اس کی مقدار ہی کیا ہے۔ جس سے فقیر آلودہ کرے ٭

اسی طرح ایک امیر آپ کے پاس تین ہزار اور تین روپے بطور نذرانہ لایا لیکن آپ نے قبول نہ فرمایا۔ اس نے عرض کی کہ محتاجوں کو بانٹ دیں۔ آپ نے فرمایا کہ بانٹنے کا خیال ہی کس کو ہے +

نیز غازی الدین خاں عماد الملک کے باپ نواب خاں فیروز جنگ نے خانقاہ۔ مسجد۔ کنواں اور روزینہ پیش کیا۔ آپ نے رو کر دیا اور فرمایا کہ ہمیں اس کی ضرورت ہی نہیں +

آپ درختوں کے پتے کھایا کرتے تھے۔ اور پرانا بوریا پہنا کرتے تھے +

آپ فرماتے ہیں کہ جب میں نے شیخ الشیوخ حضرت شیخ محمد عابد صاحب کی خدمت میں طریقہ قادریہ کی بیعت اور اجازت کے لئے عرض کی۔ تو آپ نے فرمایا کہ مراقبہ کرو۔ جب میں نے مراقبہ کیا تو دیکھا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم مع اصحاب کرام اور اولیائے عظام تشریف فرما ہیں۔ اور حضرت شیخ نے میرے لئے طریقہ قادریہ کی اجازت کی درخواست کی ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتے ہیں کہ سید عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ سے کہو۔ بس حضرت غوث الثقلین کی جناب میں حاضر ہوا۔ اور سر اٹھا کر حضرت غوث الثقلین کا آداب بجالایا۔ تو آپ نے فرمایا کہ تمہیں اجازت مل گئی +

نیز فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے فی الواقع دیکھا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم میرے ہمراہ سوئے ہوئے ہیں۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے سانس کا اثر مجھے پہنچ رہا ہے۔ اس واقعہ کے اثر سے میں نور ہی نور ہو گیا۔ چند روز تک مجھے کھانے پینے کی ضرورت نہ ہوئی۔ میں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم آپ حضرت مجدد صاحبؒ کے بارے میں کیا فرماتے ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا میری امت میں سے ان کے سوا کس کو ایسے علوم اور معارف آتے ہیں۔ جو کچھ ہو سکے ان کے کلام میں سے پڑھو۔ چنانچہ میں نے جلد ثانی کا پہلا مکتوب پڑھا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سنکر بہت خوش ہوئے۔ اور شاباش دی +

ایک مرتبہ میں نے خواب میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ہاتھی پر سوار دیکھا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے نیچے اتر کر فرمایا کہ آؤ ہم تم پیشانی برابر کریں +

جب حضرت مرزا صاحب کی عمر تہتر سال کی ہوئی۔ تو فرمایا کہ اب انتقال کا وقت قریب ہے۔ خدا کی راہ میں شہید ہونے کا اجر ملتا ہے۔ اب میں بوڑھا اور کمزور ہو گیا ہوں

مجھ میں مجاہدہ کی طاقت نہیں رہی۔ اور جہاد کی شرطیں یسر نہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ سب چیز پر قادر ہے۔ چنانچہ محرم کی ساتویں رات کو چند رافضی نجف خاں کے عہد میں آپ کے در دولت پر آئے۔ اور پوچھا کہ کیا تمہارا ہی نام مرزا جانجاناں ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ہاں پس اُنہوں نے گولی ماری جو دل کے قریب لگی۔ آپ بیہوش ہو کر گر پڑے۔ اور دسویں محرم کو شام کی نماز کے قریب آپ کا انتقال ہو گیا ✤

آپ کی تاریخ انتقال یہ ہے "عاش حمیدا مات شہیداً" ✤

آپ کا مزار پُر انوار شاہ جہان آباد میں ہے۔ عالم جوانی میں آپ نے یہ شعر کہا تھا۔ جو ٹھیک طور پر ظہور میں آیا ؎

بلوح تربت من یافتند از غیب تحریرے
کہ ایں مقتول را جز بیگناہی نیست تقصیرے

گوہر سی و نہم

نیک انجام حضرت ابتیاں۔ درویشوں کے قبلہ خلیفہ خدا نائب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

بلاغ ہدایت کے چراغ۔ ولایت کے دیئے۔ رہروان طریقت کے رہنما سالکوں کے پیشوا۔ علوم الٰہی کے عالم۔ ناختم ہونیوالے معارف کے عارف انوار صفا کی جائے طلوع۔ اسرار وفا کے نکلنے کی جگہ۔ محبوبیت کے قافلہ کے یوسف عارفوں کے عزیز۔ برج اتقیا کے آفتاب ہدایت کی ڈبیہ۔ تجرید و تفرید کے اسرار کے واقف۔ نحن اقرب الیہ من حبل الورید کے انوار و اسرار کے کاشف دنیا اور آخرت کو ترک کرنے والے۔ رضائے مولےٰ کی تابعداری کرنیوالے گناہوں اور تاریکی کی تکلیفوں کو رفع کرنے والے۔ مذہب اور ایمان کی تکلیفوں کو دور کرنے والے طریقت کے مقاموں سے واقف حقیقت کے معارفوں کے عارف۔ دردوں کے زخموں کے طبیب حضرت بیچون کے حبیب۔ لامکان کے کرہ ہوائی کے پرندے۔ از اولیاء اللہ لاخوف علیہم ولا ہم یحزنون

کے طواف کرنے والے۔ فلھم اجوھم غیر ممنون ۔ کے لشکروں کے سردار۔ اسرار ماہیت کے بھنور۔ ناختم ہونیوالے اسرار کی چمک ۔ انی انا اللہ فاعبدانی کے نغمات کے مست ۔ کلمات ان اولیاء اللہ لایموتون کی دلیل ۔ جبروتیہ سلطنت کے حکمراں ۔ لاہوتی خزانوں سے فیض پہنچانے والے ۔ جہاد اکبر کے میدان کے بہادر۔ نفس اکبر کو تاراج کرنے والے ۔ اور حقیقت کے آئینے ہویت کے خزانے ۔ احسان کی جائے صدور۔ خداشناسی کے مظہر۔ اولیائی تحت قبائی لایعرفھم غیری کے علم بردار۔ الفقر فخری والفقر منی کے چادر پوش ۔ مجاہدین کے امام ۔ تارکوں کے امیر۔ ہدایت کے رنگوں سے رنگنے والے ۔ فقیروں کو رنگنے والے ۔ ان اللہ بکل شئ محیط کے بھنور کا جال رکھنے والے مفرد اور مرکب کے اسراروں کے جاننے والے ۔ علم کے مظہر ۔ حلم کی جائے ظہور ۔ خوارق عادات کے مخزن ۔ کشف و کرامات کی کان ۔ حلم کے پہاڑ ۔ جلیل سبحان کے خلیل ۔ خداشناسی کی دلیل ۔ آسمان کی سی عظمت والے ۔ فرشتے کی سی خصلت والے ۔ لامکان والے ۔ یقین کی سیر والے ۔ قرآن کے حافظ ۔ عالم شہود ۔ دانائی کی آنکھوں کے نور ۔ پیدائش کی آنکھ کی پتلی ۔ انبیا کے وارث ۔ کبریا کے مقبول ۔ ولایت کے اسرار کو کشف کرنے والے ۔ کرامت کے انوار سے واقف ۔ حقائق انبیا کے راز داں ۔ اور ناختم ہونے والے فیوض اور برکات کی جائے نزول ۔

قصیدہ متضمن بہ صفت الشیخ

عارف یزداں کاشف عرفاں نور ہدے منظور رضا
بحر سخاوت کان عدالت شان صفا و خان وفا
دافع ظلمت قامع بدعت رافع سنت شافع حشر
آمر شرع و صاحب ورع و تقا و جبل زہدا
لجۂ احساں گوہر ایماں مظہر و مصدر علم و حلم
لُولُوئے جود و غرق سجود و خاشع مولے در ہمہ جا

ہادیٔ دین و مہرِ یقین و رہبرِ انساں سرِ رجاں
غوثِ جہاں قیومِ زماں شاکر بعطا صابر بہ بلا
تابعِ سبحان مُقبلِ رحماں کاشفِ سرّ و واقفِ راز
اہلِ ہدایت اہلِ ولایت اہلِ سخاوت اہلِ عطا
مظہرِ نور و نورِ حضور دُور ز خود نزدیک بحق
عابد و عامل عارف و کامل اکمل افضل از فضلا
لعلِ شرافت مظہرِ رافت رحمت حق در خلق نمود
یُمنِ دو عالم مفخرِ آدم شاہِ عطا و ماہ لقا

ولایت کے دائرہ کے مرکز۔ اندراج نہایت فی البدایت کے کاشف۔ ذوقانی کلمات کے واقف۔ مفسرین کے بادشاہ۔ عابدوں کی برہان۔ ارباب تحقیق کے برگزیدہ۔ محققوں کے پیشوا۔ شریعت کے رواج دینے والے۔ یکتائے زمانہ۔ قطب جہاں یگانۂ روزگار۔ غوثِ زماں۔ ولایت کی پیشانی کی کلغی۔ ہدایت کے ماتھے کی روشنی۔ رہنمائی کے آسمان کے آفتاب۔ پیشوائی کی پیشانی کے چاند۔ صوفیوں کے سردار۔ متقیوں کے امیر۔ پوشیدہ اور ظاہر اسرار سے واقف۔ اور ہر ایک ولی اور متقی کو عاجز کر دینے والے

مولانا و مرشدنا عبداللہ دہلوی المعروف بہ حضرت شاہ غلام علی قدس سرہ العزیز

کے حالات

آپ کی ولادت باسعادت ۱۱۵۶ھ کو ہوئی کہ حسب ذیل رباعی سے ظاہر ہے

چو نجم چرخِ ہُدیٰ حضرت غلام علی — شدہ ظہور فگن در جہاں جہاں بشگفت
سن ولادت شریفش چو جُست ہاتفِ دل — مہِ سپہر ہدایت شدہ طلوع بشگفت

آپ سادات علوی ہیں اور نسب میں خلیفہ رسول اللہ علیہ وسلم حضرت امیر المومنین علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے ملتے ہیں۔ آپکے والد ماجد کبرائے عصر تھے۔ اور مجاہدہ اور ریاضت کرنے والے تھے۔ کریلوں کو ابالکر کھاتے۔ اور جنگل میں جاکر ذکر جہر کیا کرتے۔ اور قادری خاندان میں بیعت کی تھی۔ اور چشتیہ اور شطاریہ نسبت بھی حاصل کی ہوئی تھی۔ آپنے چالیس روز

Marfat.com

تک نیند نہ لی۔ سارا دن بھوکے رہتے۔ اور رات کو بہت ہی تھوڑا کھاتے۔ اور روزہ کی نیت کر لیتے۔ تاکہ نفس میں غرور نہ آ جائے۔

آنجناب کی پیدائش سے پہلے آپ کے والد بزرگوار، اسد اللہ الغالب امیر المومنین علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ امیر المومنین رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تمہارے ہاں ایک لڑکا ہوگا۔ اُس کو ہمارا ہمنام بنانا۔

جب آپ پیدا ہوئے تو آپ کا اسم شریف "علی" رکھا گیا۔

آپ کی والدہ صاحبہ نے ایک بزرگ کو خواب میں دیکھا۔ جس نے فرمایا کہ اپنے لڑکے کا نام عبد القادر رکھنا۔ پس آپ کی والدہ صاحبہ نے آپ کا نام عبد القادر رکھا۔

آپ کے بزرگوار چچا نے جو مرد بزرگ تھے۔ اور جنہوں نے ایک مہینہ میں قرآن شریف حفظ کر لیا تھا۔ آپ کا اسم مبارک عبد اللہ رکھا۔

آنجناب وٹالہ کے رہنے والے ہیں جو امرت سر کے نزدیک ملک پنجاب میں واقع ہے۔

آپ کے والد ماجد تنہا اپنے پیر و مرشد کے پاس دہلی آئے۔ جب آپ کچھ بڑے ہوئے۔ تو آپ کے والد بزرگوار نے اپنے پیر شاہ ناصر الدین قادری سے طریقہ اخذ کرنے کی بابت آپ کو بلا بھیجا۔

شاہ ناصر الدین قادری دہلی کے محلہ جیش پورہ میں رہا کرتے تھے۔ اور نہایت تارک الدنیا۔ مجاہدہ کرنے والے عمر رسیدہ اور حضرت خضر علیہ السلام کے ہم صحبت تھے۔

آنجناب ۱۱۶۸ھ کو دہلی پہنچے اور آپ کی عمر اُس وقت اٹھارہ سال کی تھی۔ قضائے الٰہی سے اسی روز حضرت شاہ ناصر الدین قادری انتقال فرما گئے۔

آنجناب کے والد بزرگوار نے فرمایا کہ میں نے تو تمہیں اپنے پیر کی خدمت سے مشرف ہونے کے لئے بلایا تھا۔ لیکن اللہ کی مرضی ایسی تھی۔ اب جہاں اپنا فائدہ دیکھو۔ اور باطنی کشائش معلوم کرو، بیعت کرو۔ اس لئے ۱۱۷۲ھ کو جب کہ آپ کی عمر بائیس سال کی تھی، ہادیٔ توفیق نے حضرت قیوم زماں غوث دوراں مرزا جانجاناں علیہ الرحمۃ والرضوان کے آستانہ فیض نشانہ پر پہنچایا۔

ازبرائے سجدۂ عشق آستانے یافتند ۔۔۔ سر زمینے بود منظور آسمانے یافتند

آپ نے حضرت مرزا صاحب سے بیعت کی درخواست کی۔ تو مرزا صاحب نے فرمایا کہ جہاں ذوق۔ شوق اور کیفیات میسر آسکیں، وہاں بیعت کرو۔ یہاں تو بغیر نمک کے پتھر کھانا ہے۔ آپ نے عرض کی مجھے یہی منظور ہے۔ مرزا صاحب نے فرمایا کہ پھر مبارک ہے بیعت کریں ✦

آپ اپنے احوال میں لکھتے ہیں کہ تفسیر اور حدیث شریف کا علم حاصل کر کے جناب کے دست بیعت ہوا۔ اور نیز آپ سے نقشبندیہ مجددیہ طریقے کی تلقین حاصل کر کے آنجناب کی صحبت میں رہا۔ اور پندرہ سال تک ذکر کے حلقے اور مراقبے کی سعادت حاصل کی۔ اس عالیشان خاندان کی نسبت حاصل کرنے کے بعد مجھے اجازت عنایت فرمائی۔ پہلے مجھے اس بات اندیشہ تھا کہ جناب تو حضرت غوث الاعظمؒ کے طریقہ میں ہے۔ اور میں چاہتا ہوں کہ حضرت خواجہ نقشبندؒ کی خدمت میں حاضر ہوں۔ آنجناب نے فرمایا کہ جاؤ کوئی مضائقہ نہیں ✦

نیز آپ لکھتے ہیں کہ اوائل حال میں مجھے آمدنی کا کچھ ذریعہ تھا۔ میں اسے چھوڑ کر قرآن۔ حدیث اور ذکر و مراقبہ کے شغل میں مشغول ہو گیا۔ صبر۔ قناعت اور توکل سے مجھے سخت تکلیف ہوئی ایک پرانا بوریا اور اینٹ کا سرہانہ تھا۔ بہت کمزوری کے سبب ایک مرتبہ میں نے حجرے کا دروازہ بند کر لیا اور ٹھان لی کہ یہی میری قبر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر رحمت کی۔ اور ایک شخص کے ہاتھ مجھے فتوح بھیجی۔ آپ نے پچاس سال خلوت گزیں ہو کر اور خلقت کی آمد و رفت بند کر کے اہل ذکر کی خدمت میں بسر کئے ✦

واضح رہے کہ جب آپ نے ظاہری تعلقات کو چھوڑ دیا۔ اور توکل کر بیٹھے۔ تو بہت سختی اٹھائی۔ اور بھوکے رہے۔ آخر کار ایک دن حجرے کا دروازہ بند کر کے بیٹھ گئے کہ خواہ میں بھوکا مر جاؤں، لیکن حجرے کا دروازہ نہیں کھولنے کا۔ پس مولانا روم علیہ الرحمۃ کے اس مصرعہ کے مطابق ؎

او بدوزد خرقۂ درویش را

تائید الٰہی آن پہنچی۔ اور ایک شخص نے آکر کہا کہ دروازہ کھولو۔ آپ نے فرمایا کہ میں نہیں کھولونگا پھر اُس نے کہا کہ آپ سے کچھ کام ہے۔ کھولو۔ آپ نے فرمایا میں ہرگز نہیں کھولونگا۔ اس شخص نے کواڑ کے شگاف میں سے ایک روپیہ اندر پھینک دیا۔ اس وزن سے

Marfat.com

فتوح کا دروازہ کھُل گیا۔ اور باطنی سلوک جو اس خاندان عالیشان نقشبندیہ مجددیہ میں ہے
لطیفہ قلب سے لیکر دائرہ عبودیت تک اپنے پیر بزرگوار کی خدمت میں کمال کو پہنچایا۔ اور
اور ولایت شائستہ۔ کمالات ثلاثہ اور حقائق انبیا علیہم السلام وغیرہ کا کوئی مقام باقی نہ چھوڑا
اور مرشد کے حضور میں ہی مریدوں کے ارشاد اور تلقین میں سرگرم تھے۔ اور اپنے پیر بزرگوار
کے انتقال کے بعد مسند خلافت پر بیٹھکر خلق اللہ کو فیض اور برکتوں سے معمور کیا۔ اور
مجددیہ مقامات کو رواج دیا۔ کوئی ولایت ایسی نہ رہی جس میں آپ کے خلیفے نہ پائے جاتے
ہوں۔ طالبوں کا جو مجمع آپ کی خدمت میں تھا، پہلے بزرگوں میں سے کسی کو کم نصیب ہُوا
ہوگا۔ زمانہ بھر کے عالم اور صالح مرد دُور دُور سے آپ کا فیض سُنکر بکثرت آتے تھے۔ اور
مشائخ وقت مشیخیت کو ترک کر کے آپ کے مُرید اور مخلص بنتے تھے۔ اور دو سَو کے قریب
درویش اور کبھی کبھی اس سے بھی زیادہ آپ کی خانقاہ اور مسجد میں گرد نواح سے اپنے وطنوں
کو چھوڑ کر آتے تھے۔ اور ان کی تمام ضروریات لباس خوراک وغیرہ آپ ہی مہیا کرتے۔
مختلف ولایتوں کے اکثر عالموں نے آپ کی فی الواقعہ زیارت کی تھی۔ اور سرور کائنات
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منزلوں کو طے کرنے کی اجازت حاصل کر کے آپ کے فیض اور
برکت سے مشرف ہوئے تھے۔ اور باطنی نسبت حاصل کی تھی۔ اور طریقہ کی خلافت اور
اجازت حاصل کر کے اپنے وطن کو چلے گئے تھے۔ مثلاً فخر الاولیا مولانا رومی رح سید احمد
کروی رح۔ سید اسماعیل مدنی رح وغیرہ وغیرہ۔ اور بہت سے لوگ بزرگوں کے نشان بتانے
سے آکر بیعت سے مشرف ہو کر مقامات عالیہ کو پہنچے۔ جیساکہ مولوی محمد جان وغیرہ۔ اور
بعض خواب ہی میں آپ کی شکل وشمائل دیکھ کر مخلص مرید بنگئے تھے۔ انشاء اللہ تعالے
ان میں سے بعض کے حالات آپ کے خلفا کے فصل میں بیان کئے جائینگے۔

آنجناب کی القائے نسبت کی قوت اس درجہ کی تھی کہ جس کا بیان نہیں ہو سکتا۔
جو شخص عالی مقام کے لئے توجہ کی درخواست کرتا۔ نام لیتے ہی اُسے ایسا معلوم ہوتا کہ
گویا وہ اس مقام کو پہنچ گیا ہے۔ اور مستغرق ہو جاتا ؎

قبل از آنکہ کنی بردم القائے مقام
از خیالِ تو شود کشف مقام عالی

اور باوجود ان کمالات کے تواضع انکسار اور افتقار اس درجے کا تھا کہ زبان اُس کے بیان سے

قاصر ہے +

ایک روز آپ نے فرمایا کہ جو کتا ہمارے گھر آیا کرتا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ اے پروردگار میں کون ہوں کہ تیرے مقربوں کے لئے نجات کا وسیلہ بنوں۔ تو میرے گناہوں کو اس کتے کی طفیل جو تیری مخلوق ہے۔ معاف کر۔ اور مجھ پر نظر عنایت کر +

اور نیز فرماتے تھے کہ جو طریقہ کے طلب کرنے کے لئے ہمارے پاس آتا ہے ہم خیال میں اپنے سر کو اس کے پاؤں پر رکھتے ہیں۔ اور اس کے وسیلے قرب حق ڈھونڈتے ہیں +

ایک روز ایک شخص بغداد سے آپ کا شہرہ سنکر حاضر خدمت ہوا۔ تو آپ نے فرمایا کہ یہ محض اللہ تعالٰے کی عیب پوشی اور غفور الرحیم کی جرم بخشی ہے کہ میرے عیبوں کی پردہ پوشی کرتا ہے وگرنہ میری حالت تو اس شعر کے مطابق ہے ؎

نہ تدریس و نہ طاؤس نہ انم کہ چرا
خُہد صیاد کند نے بال و نے پر است

آپ محدث مفسر قرآن تھے۔ حدیث کی سند دو طرف سے تھی۔ ایک امام المحدثین حاجی محمد افضل رحمۃ اللہ علیہ سے جو حضرت مرزا صاحب قدس اللہ سرہٗ کے اُستاد اور پیر صحبت تھے۔ اور انہوں نے حضرت دلیل الرحمان عبد الاحد رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کی تھی۔ دوسرے اپنے پیر اور والد بزرگوار خازن الرحمۃ خواجہ محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ سے اور انہوں نے اپنے والد اور مرشد امام ربانی مجدد الف ثانی قدسنا اللہ بسرہٗ السامی سے ؎

تا ختم رسُل بازنہ استند زسند وے
خوانم چو استادی ارباب کرم

تلاوتِ قرآن سے پہلے آپ خلوت میں رہتے۔ جوانی میں دس سیپارے آپ کا معمول تھا۔ لیکن آخر عمر میں بسبب کمزوری اور بڑھاپے کے جتنا ہو سکتا پڑھتے +

صبح کی نماز اول وقت میں لمبی قرأت اور لمبی قنوط سے ادا کرتے۔ اور پھر طالبوں کو توجہ دیتے۔ اور ذکر کے حلقے میں اشراق تک مشغول رہتے۔ اور پھر تفسیر اور حدیث کا درس فرماتے۔ پھر انوار الٰہی کے القا میں زوال تک سرگرم رہتے۔ اور زوال کے قریب کچھ تھوڑا سا کھانا کھا کر خواب قیلولہ کرتے۔ اور پھر ضروری تحریرات میں مشغول ہوتے۔ پھر

Marfat.com

ظہر کی نماز ادا کر کے حدیث اور تفسیر کا کچھ درس فرماتے۔ عصر کی نماز اول وقت میں ادا کر کے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات کا ذکر کرتے۔ اور شام کی نماز تک حلقہ اور مراقبہ کرتے۔ اور شام کے بعد خاص مریدوں کی طرف توجہ فرماتے۔ پھر تھوڑا سا کھانا کھا کر اور نماز سے فارغ ہو کر ساری رات ذکر اور مراقبہ میں بیٹھ کر گذار دیتے۔ اگر نیند غلبہ کرتی۔ تو تھوڑا سا لیٹ جاتے۔ چار پائی پر شاید ہی لیٹے ہوں۔ اور شاید ہی کبھی پاؤں پھیلائے ہوں۔ اور شاید ہی کبھی آرام کیا ہو۔ عموماً آپ احتیاط کے طور پر بیٹھا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ آپ کا انتقال بھی جلسہ ہی کی حالت میں ہوا۔ باوجود اتنی فتوحات اور سینکڑوں روپیہ کے جو خانقاہ میں فقیروں پر خرچ کیا کرتے تھے، خاص اپنی ذات کے لئے کچھ نہ خرچ کرتے لباس ہمیشہ میلا اور موٹا پہنا کرتے۔ اگر کہیں سے نفیس لباس بطور فتوح آ جاتا۔ تو اُسے بازار بیچکر اس کے عوض زیادہ لباس خرید لیتے۔ اور فقیروں کو اسے دیتے۔ اور اسی طرح اگر کوئی نفیس چیز آ جاتی تو اُسے اور چیزوں سے بدل لیتے۔ اور فقیروں کو بانٹ دیتے۔ اور ان میں سے ایک اپنے لئے رکھ لیتے۔ اور فرماتے کہ نفیس سے تو صرف ایک آدمی کا کام چلتا ہے۔ لیکن اس نفیس کے عوض گھٹیا کئی آ سکتی ہیں۔ جس سے کئی آدمیوں کا کام نکلتا ہے۔ تو پھر یہ بہتر ہوا۔ یا وہ +

غرض دنیا سے اس حدیث کے مُطابق رُوگردانی۔ اللہ تعالےٰ کی طرف توجہ کرنا۔ اور ضروریات پر اکتفا کرنا۔ آپ کی عادت وخصلت تھی۔ حدیث یہ ہے جو ترمذی میں ام المومنین حضرت عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی گئی ہے۔ آپ فرماتی ہیں

قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا عایشۃ ان اردت اللحوق لی فکیف سبلک من الدنیا کزاد الراکب وایاک ومجالسۃ الاغنیاء ولا تستخلفی ثوبا حتی ترقیہ +

یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے عایشہ اگر تو دونوں جہان میں میرے ساتھ اتصال اور پیوستگی چاہتی ہے۔ تو تجھے اس دنیا سے سوار کے توشے کے برابر ہی کافی ہے +

اس میں قناعت کی رغبت دلائی گئی ہے۔ اور سوار کی خصوصیت اس واسطے رکھی گئی ہے کہ یہ جلدی منزل پر پہنچ جاتا ہے۔ اس لئے تھوڑے توشے پر قناعت کرنا

Marfat.com

ہے۔ برخلاف پیادہ کے جو سفر کو دیر میں کرتا ہے اور لے ...
اور دولتمند دل کی ہمنشینی سے دور رہ۔ اور اپنے لباس کو جب تک کہ وہ بال ...
نہ ہو جائے پرانا خیال نہ کر ؎

اتصال جناب پیغمبر ۔۔۔ گر بخواہی با غنیا منگر
جامہ کہنہ را بکن پیوند ۔۔۔ پس بسازش چو اہل فقر بہ بر

نیز صحیحین میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی گئی ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

اخرجت الینا عایشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ملبدًا و ازارًا غلیظًا فقالت قبض روح رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی ھذین ؛

یعنی حضرت عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہمارے پاس پھٹی ہوئی چادر اور موٹا تہ بند لائیں۔ اور فرمایا کہ انہیں دو کپڑوں میں پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح مبارک قبض کی گئی تھی ؎

ردائے سبلا و ازار غلیظ ۔۔۔ لباس شہ دو سرا آمدہ
وگر جوئی سروری دو جہاں ۔۔۔ ہمیں ثوب بس مرا فتا آمدہ

آپ کی سخاوت اس درجہ کی تھی کہ جو کچھ آتا سب بخشدیتے۔ اور کل کی روزی کا فکر نہ کرتے۔ اور اپنے پاس کچھ نہ رکھتے۔ صدقہ عموماً پوشیدہ دیا کرتے تھے۔ چنانچہ بارہا توجہ کے حلقے میں جہاں سب لوگ موجود ہوتے، مصلے کے نیچے سے روپیہ پیسہ نکالکر حاجتمند کو دیدیتے ؛

آنجناب پر حیا اس درجہ غالب تھی کہ غیر کی شکل دیکھنا تو بجائے خود اپنا چہرہ بھی کبھی آئینے میں نہ دیکھا ؛

نذرانے کا تمام روپیہ مصلے کے نیچے رکھتے۔ آنجناب کے روبرو لوگ بطور سرقہ مصلے کے نیچے ہاتھ ڈالتے اور آپ جان بوجھ کر چشم پوشی کرتے۔ اور دوسری طرف متوجہ ہو جاتے۔ گویا کہ آپ نے دیکھا ہی نہیں۔ اور اکثر لوگ آپ کی کتاب۔ چھری اور قلمتراش وغیرہ چرا کر پھر وقت ضرورت آپکے پاس بھیجدیتے۔ گو آپ کو معلوم تو ہو جاتا کہ یہ چیزیں ہماری ہیں لیکن بسبب حیا کے کچھ نہ کہتے اور خرید لیتے۔ اور اگر کوئی مخلص کہتا

Marfat.com

ظہر کی نماز ادا کر کے حدیث ا... تن ہی۔ تو آپ ناراض ہو کر اُسے فرماتے کہ کیا ہم شکل چیزیں حضرت ... یرہ ریگر نے دونوں ایک ہی شکل کی تیار کی ہوں +

الغرض آپ بمصداق الحیاء شعبۃ من الایمان سراپا مظہر حیا تھے۔ اور مومنوں کے بارے میں شفقت اور مہربانی یہاں تک فرمایا کرتے کہ انہیں ہمیشہ اپنی دعا میں شریک بنایا کرتے، خصوصًا اپنے مریدوں اور مخلصوں کے لئے تبرک اوقات میں دست بدعا ہوا کرتے۔ صبح کے وقت سب کو اپنے باطن میں لیکر اپنی برکتوں اور فیضوں میں شریک کیا کرتے تھے۔ اور فرمایا کرتے تھے کہ مَیں بطور مرغی کے انڈوں پر بیٹھا ہُوا ہوں۔ اور ان کی نگہبانی کر رہا ہوں۔ اپنے تمام مریدوں کو اپنے باطنی تصرف میں رکھتا ہوں۔ اور اُن کیلئے دُعا کرتا ہوں کہ جو فیض الٰہی مجھ پر ہے، ان پر بھی ہو۔ واقعی آپ اخلاق اللہ سے متخلق تھے اور حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نائب تھے ؎

مرشداں را باید اے افت خلق ایں رافت ایں شفقت ایں

ترک و تجرید میں آپ یہاں تک تھے کہ بادشاہ وقت اور امیروں نے بہتیری تو التماس کی کہ ہم خانقاہ کے خرچ کے لئے کچھ روپیہ مقرر کردیں۔ لیکن آپنے قبول نہ کیا۔ اور یہ قطعہ پڑھتے تھے ؎

خاک نشینے در رحمانیم بہ کہ زملک سلیمانیم
ہست چہل سال کہ ندپوشمش کہنہ نہ شد جامۂ عریانیم

نواب امیر الدولہ کی مدت سے یہ خواہش تھی کہ خانقاہ کے خرچ کے لئے کچھ مقرر کرے۔ ایک روز اُس نے اپنے امیروں وزیروں کو آنجناب کی خدمت میں بھیجا۔ اور اپنی خواہش ظاہر کی۔ آپ نے مجھے (مؤلف کتاب) حکم دیا کہ یہ شعر لکھو ؎

ما آبروے فقر قناعت نمے بریم
با میر خاں بگو کہ روزی مقدر است

آپ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالےٰ کے وعدے ہی ہماری جاگیر ہیں۔ اور واقعی آپ کو اس پر یقین کامل تھا۔ اور ٹھیک اسی کے مطابق ظہور میں آتا تھا کہیں سے ایک کوڑی کی بھی مقررہ آمدنی نہ تھی۔ حالانکہ فقیروں کا جو مجمع آپکے ہاں تھا۔ ہندوستان میں اور کہیں نہ تھا۔ ان سب کا خرچ بخوبی چلتا۔ اکثر قرض لیکر خرچ چلایا جاتا۔ اور مہینہ ختم

Marfat.com

ہونے پر غیب سے روپیہ آجاتا۔ تو قرض ادا کیا جاتا +

آنجناب کا مقولہ تھا کہ دو چیزیں ٹوٹی ہوئی رکھنی چاہئیں۔ اور دو درست سلامت۔ ہاتھ اور پاؤں ٹوٹے ہوئے اور یقین اور دین درست +

عمر کے آخری حصہ میں بہ سبب بڑھاپے کے آپ بہت کمزور ہو گئے تھے۔ لیکن تاہم یہ شعر پڑھتے تھے ؎

ہر چند پیر خستہ دل و ناتوان شدم — ہر گہ کہ یاد روئے تو آید جوان شدم

تو بڑی قوت سے توجہ فرماتے۔ اور سالوں کا کام ایک ہی توجہ میں کر دیتے +

آپ تھے تو حنفی مذہب لیکن اکثر حدیث پر عمل کیا کرتے تھے۔ آپ جناب سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایسے عاشق تھے کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم مبارک آپ کی زبان سے نکلتا تو مضطرب ہو جاتے۔ اور اہل محفل پر بھی اس وقت ایک عجیب کیفیت طاری ہو جاتی +

حدیث کا درس فرماتے وقت آپ بالکل آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف متوجہ ہوتے۔ اور جس وقت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا جاء رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پڑھتے آپ کا چہرہ گلاب کے پھول کی طرح ہو جاتا۔ اور مارے سرور کے حرکت کرتے۔ اور بڑے عشق و نیاز سے مشغول ہوتے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت اس طرح بیان فرمایا کرتے تھے کہ حاضرین کو خیال ہو جاتا کہ واقعی پیغمبر خدا صلے اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مجلس میں تشریف فرما ہیں +

نیز فرماتے ہیں کہ مشائخ چشتیہ کی گزک[1] جو محبت کی شراب کی سرمست ہیں سرود اور سماع ہے جو دل میں قسم قسم کے شوق پیدا کرتی ہے۔ اور حجاب کا پردہ یار کے چہرے سے دور کرتی ہے۔ اور ہماری گزک جو سلسلہ نقشبندیہ کے وسیلہ جو ہیں۔ جو دوستی کے جام کے بادہ نوش ہیں، حدیث اور درود ہے جس سے دل کو طرح طرح کے ذوق حال ہوتے ہیں۔ اور یار کے چہرے سے نقاب اور برقعہ دور کرتی ہے۔ وہ اس طرح ہیں ہم اس طرح ہیں +

جب اسم الٰہی آپ کی زبان پر آتا۔ تو آہ آہ کہکر ہاتھ اوپر اٹھاتے۔ اور کبھی دونوں ہاتھ کھول کر ملاتے۔ جیسے کوئی کسی کو بغل میں لیتا ہے۔ اور یہ شعر پڑھتے ؎

[1] وہ چیز جو شراب کے ساتھ کھائی جاتی ہے۔ مثلاً کباب وغیرہ وغیرہ

نظم کی نیاز اد اکر کے حدیث آنا دیگراند سوختہ جان و دانا دیگراند

حضرت ہم غرضیکہ آپ خدا اور رسول کے عاشق تھے۔ اور عشق ہی میں عمر بسر کر کے اس پُر غم جہان سے دار البقا کی طرف کوچ کیا +

جوہر چہارم

دربیان ملفوظات آنحضرت علیہ الرحمۃ

یاقوت - آپ فرماتے ہیں کہ لفظ فقیر میں ف سے مراد فاقہ - ق سے مراد قناعت - یا سے مراد یاد الٰہی - اور ر سے مراد ریاضت ہے - جو شخص یہ سب بجالائے - اُسے ف سے فضل خدا - ق سے قرب مولا - ی سے یاری اور رحمت حق ملجاتی ہے - نہیں تو ف سے فضیحت (رسوائی) ق سے قہر - ی سے یاس (ناامیدی) اور ر سے رسوائی حاصل ہوتی ہے - معاذ اللہ +

یاقوت - آپ فرماتے ہیں کہ میرے پیر و مرشد سلب امراض کے لئے حسب ذیل طور پر توجہ فرمایا کرتے تھے - مریض کے سامنے بیٹھکر اپنے اور مریض کے مابین پانی کا پیالہ یا چادر یا کوئی اور چیز رکھ کر مریض سے سلب امراض کر کے پیٹھ پیچھے ڈالدیتے تھے +

یاقوت - فرماتے ہیں کہ کشف کے حاصل ہونے کے لئے ہم اس طرح توجہ کرتے ہیں کہ سالک کے دل کے نور کو اُس کی آنکھ کی پُتلی میں القا کرتے ہیں +

یاقوت - فرماتے ہیں کہ اس طریقہ شریفہ میں جہالت کے دُور کرنے کے لئے بھی توجہ کرتے ہیں - جس سے ادراک حاصل ہو جاتا ہے +

یاقوت - فرماتے ہیں کہ ساری جماعت کو توجہ دینے کا یہ طریق ہے کہ ہم خیال میں ساری جماعت کے دلوں کو جمع کر کے جناب الٰہی میں دعا مانگتے ہیں کہ اے پروردگار! ان سب کو اپنے اپنے مقام میں فیض عنایت کر - اور دل کی طرف ہم توجہ کرتے ہیں تو عنایت الٰہی سے جماعت کے دلوں کو عروج حاصل ہوتا ہے +

یاقوت - فرماتے ہیں کہ جو ذوق - شوق - کشف اور کرامات کا طالب ہے

Marfat.com

وہ اللہ تعالےٰ کا طالب نہیں +

یاقوت - فرماتے ہیں کہ طالب کو ہر وقت اللہ تعالےٰ کی طرف متوجہ رہنا چاہیئے اور ہر گھڑی اور ہر ایک نیک کام میں انوار - اسرار - فیوض اور برکات میں تمیز کرنی چاہیئے مثلاً جب نماز پڑھے - تو معلوم کرے کہ انوار - اسرار اور برکات کس طرح آئے ہیں - اور زبانی کلمہ پڑھنے سے کیا حالات ظاہر ہوئے ہیں - اور حدیث کے مطالعہ سے کیا فیض حاصل ہوا ہے - اسی طرح مضر باتوں کا بھی خیال کرنا چاہیئے - مثلاً یہ کہ حرام کا لقمہ یا شبہ کے لقمے سے کیا تاریکی ظاہر ہوئی ہے - اور کس طرح باطن میں پہنچی ہے - اور جھوٹ سے کیسی کدورت واقع ہوتی ہے +

یاقوت - آپ فرماتے ہیں کہ وصل کے کمالات ننگا ہوتا ہے - اس مقام پر پہنچکر سالک کے نصیب سوائے ناامیدی اور بے نصیبی کے اور کچھ نہیں ہوتا - ہر چند کہ وہ قابل وصول ہے - لیکن حاصل نہیں ہوتا +

یاقوت - آپ فرماتے ہیں کہ قلب کی نسبت بڑے بڑے قطروں والے مینہ کی سی ہے - اور لطیفہ نفس کی نسبت بارش کی مانند حقیقت یہ ہے کہ جوں جوں سالک کا معاملہ ترقی پکڑتا ہے وہ نازک ہوتا جاتا ہے اور شبنم کی طرح ظاہر ہوتا ہے +

یاقوت - آپ فرماتے ہیں کہ ولایت میں حضرات مضر ہیں - اور کمالات میں خطرہ اچھا نہیں - امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بابت جو روایت ہے کہ آپنے فرمایا تھا "اخبر الحبش وانا فی الصلوٰۃ" (بحالتِ نماز میں ملک حبش کی خبر دے سکتا ہوں) اس میں آپ کا حضور ان خیالات کی نفی کرتا تھا - جیسا کہ آفتاب کے مشاہدہ کو خطرات قلبی مانع نہیں ہوسکتے - یہی حضوری کا کمال ہے +

یاقوت - آپ فرماتے ہیں کہ کھانا دو قسم کا ہے - ایک جس میں نفس کی رضامندی ہو - دوسرے جو نفس کا حق ہو - نفس کی رضامندی لطیف کھانے میں ہے - اور نفس کا حق اس قدر طعام ہے جو سنت اور فرض ادا کرنے کے لئے طاقت دیسکے +

یاقوت - آپ فرماتے ہیں کہ طریقہ نقشبندیہ چار چیزوں سے مراد ہے - خطرات کا نہ ہونا - ہمیشہ کی حضوری - جذبات اور واردات +

یاقوت - آپ فرماتے ہیں کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام کمالات کے

Marfat.com

ظہر کی نماز ادا کر کے حدیث ...
...رت صلے اللہ علیہ آلہ وسلم کا ہر ایک کمال خاص وقت ۔ خاص زمانے ۔ خاص خاص شخصوں پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت میں ظاہر ہوا ۔ مثلاً وہ کمال جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بدن مبارک سے ظاہر ہوا ۔ جیسے بھوکا رہنا ۔ جہاد کرنا وغیرہ ۔ یہ اصحاب کرام میں ظاہر ہوا ✢

اور وہ کمال جو سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قلب مبارک میں تھا ۔ جیسے ذوق ۔ شوق ۔ استغراق ۔ بیخودی ۔ آہ ۔ نعرہ اور اسرار توحید ۔ یہ جنید بغدادی رح کے زمانے سے اُمت کے اولیا میں ظاہر ہوا ✢

اور وہ کمال جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لطیفہ نفس میں تھا ۔ جس سے مراد باطنی نسبت میں اسے ہلاک کرنا اور کمزور کرنا ہے ۔ وہ نقشبندیوں میں دردمندوں کی مرہم حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے وقت میں ظاہر ہوا ✢

اور وہ کمال جو اسم شریف محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ہے ۔ وہ ہزار سال بعد حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کو مکشوف ہوا ۔ غرض جو کمال ہے وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کمال کا پرتو ہے ✢

یاقوت ۔ آپ فرماتے ہیں کہ جس طرح مومنوں پر حلال کی طلب فرض ہے ۔ اسی طرح عارفوں پر حلال کی ترک فرض ہے ✢

یاقوت ۔ آپ فرماتے ہیں کہ جو شخص حرص و ہوا کی متابعت میں ہے ۔ وہ خدا کا بندہ کب ہو سکتا ہے ۔ اے عزیز! تجھے واضح رہے کہ جس خیال میں تو لگا ہوا ہے اسی کا تو بندہ ہے ✢

یاقوت ۔ آپ فرماتے ہیں کہ بلا اور غم میں مبتلا و غمگین کرنا وصل میں بیچارے عاشق کا ۔ صدق میں ناز میں معشوق کا ۔ امتحان کرنا ہے ۔ اور یہ شعر زبان مبارک سے فرمایا کرتے تھے ؎

نیست بے موجب پے آزار ما　　امتحاں میخواہد از ما یار ما

یاقوت ۔ آپ فرماتے ہیں کہ بھوک کی رات درویشوں کے معراج کی رات ہے ✢

یاقوت - آپ فرماتے ہیں کہ صوفی دنیا اور آخرت کو ترک کر کے ہمیشہ اللہ تعالےٰ کی طرف متوجہ رہتا ہے - اور غیر اللہ سے اسے کوئی سروکار نہیں ہوتا ؎

بلبت عاشق ز ملتہا جدا است — عاشقاں را مذہب و ملت خداست

یاقوت - آپ فرماتے ہیں کہ دعا کے وقت انوار اور برکات فائض ہوتے ہیں - لیکن ان میں فرق کرنا مختلف ہے - بعض بزرگوں کا قول ہے کہ دونوں ہاتھوں کا بوجھل معلوم ہونا دعا کے قبول ہونے کی علامت ہے - لیکن ہم اس طرح تمیز کرتے ہیں کہ اگر دعا کے وقت دل کو خوشی اور کشایش حاصل ہو - تو وہ دعا کے قبول ہونے کی علامت ہے - نہیں تو وہ دعا کے انوار ہیں +

یاقوت - آپ فرماتے ہیں کہ بیعت کی تین قسمیں ہیں - ایک پیران عظام سے وسیلہ ڈھونڈنے کے لئے - دوسرے گناہوں کے لئے بیعت کرنا - تیسرے باطنی ترقی حاصل کرنے کے لئے +

یاقوت - آپ فرماتے ہیں کہ خدائی کی خودی دور کر دے - یعنی جب تک تو اپنی خودی کی بیخکنی نہ کریگا - تو اللہ تعالےٰ سے نہیں ملیگا ؎

تا ز خودی خود نہ رہی بخدا نہ رہی — با خودی کفر و بیخودی دین است

یاقوت - آپ فرماتے ہیں کہ آدمی چار قسم کے ہوتے ہیں - نامرد - مرد - جوانمرد - فرد - دنیا کے طالب نامرد - آخرت کے طالب مرد - آخرت اور لقائے الٰہی کے طالب جوانمرد - اور صرف مولا کے طالب فرد ہیں +

یاقوت - آپ فرماتے ہیں کہ خطرات چار قسم کے ہوتے ہیں - یعنی شیطانی ملکی - نفسانی - حقانی - شیطانی خطرات بائیں طرف سے آیا کرتے ہیں - ملکی خطرات دائیں طرف سے - نفسانی خطرات دماغ سے - اور حقانی فوق الفوق سے دل پر نازل ہوتے ہیں +

یاقوت - آپ فرماتے ہیں کہ نبوت کے سوا ہر ایک کمال جس کا وقوع انسان میں ناممکن ہے - حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے وجود میں پایا جاتا تھا - کیونکہ نبوت خاتم النبیین پر ختم ہو چکی تھی ؎

ہر لطافت کہ نہاں بود پس پردۂ غیب
ہمہ در صورت خوئے تو عیاں ساختہ اند

Marfat.com

یاقوت ۔ آپ فرماتے ہیں کہ جو شخص پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے نسبت پیدا کرنی چاہے ۔ اُسے چاہئے کہ عشا کی نماز کے بعد اپنے خیال میں آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے دست مبارک اپنے ہاتھ میں لیکر کہے :۔

یارسول اللہ بایعتک علی خمس شہادۃ ان لا الہ الا اللہ واقام الصلوٰۃ وایتاء الزکوٰۃ وصوم رمضان وحج البیت ان استطعت الیہ سبیلا ۔

(یارسول اللہ ! مَیں نے پانچ شہادتوں سے آپ سے بیعت کی ۔ اوّل کہ اللہ تعالے کے سوا اور کوئی معبود نہیں ۔ دوسرے نماز کو قایم کرنے ۔ تیسرے زکوٰۃ کو دینے ۔ چوتھے رمضان کے روزے رکھنے ۔ پانچویں بیت اللہ کا حج بشرطیکہ مجھے اس کی توفیق ہو) چند راتیں اسی طرح عمل کرتا رہے ۔

اور اگر کسی بزرگ سے نسبت پیدا کرنی چاہے ۔ تو ہر روز خلوت میں بیٹھکر دوگانہ ادا کرے ۔ اور اس بزرگ کی رُوح پاک پر فاتحہ پڑھے اور اسی کی طرف متوجہ ہو کر بیٹھے ۔

یاقوت ۔ آپ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالے نے مجھے اس قدر ادراک عنایت فرمایا ہے ۔ کہ میرا تمام بدن قلب کی مانند ہے ۔ خواہ کہیں سے کوئی شخص آئے ۔ سامنے سے یا پیچھے سے یا دائیں سے یا بائیں سے ۔ مجھے اُس کے باطن کا حال معلوم ہو جاتا ہے ۔

یاقوت ۔ آپ فرماتے ہیں کہ اولیاء اللہ تین قسم کے ہوتے ہیں صاحب کشف صاحب ادراک ۔ صاحب جہل ۔

یاقوت ۔ آپ فرماتے ہیں کہ تین کتابیں ایسی ہیں ، جن کا نظیر نہیں ۔ کلام اللہ بخاری ۔ اور مثنوی مولانا روم ۔

یاقوت ۔ آپ فرماتے ہیں کہ جو کمال حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کو حاصل ہے ۔ اُمت محمدی میں کسی کو کم نصیب ہوا ہے ۔ اگر سارے اولیاء اللہ وجودی توجہ فرمائیں ۔ تو بھی وجود کے تنگ کوچہ سے شاہ راہ میں جاکر بھول جائیں ۔

یاقوت ۔ آپ فرماتے ہیں کہ سعدی شیرازی سہروردیہ خاندان کا طالب تھا بڑا عقلمند آدمی تھا ۔ اس نے ان دو شعروں میں سارا علم سلوک بیان کر دیا ہے ؎

مرا پیر دانائے مرشد شہاب — دو اندرز میگفت بر روئے آب
یکے آنکہ بر خویشتن بیں مباش — دگر آنکہ بر غیر بد بیں مباش

یاقوت - آپ فرماتے ہیں کہ جو شخص ہم سے ملنے والا ہے اُسے مناسب ہے۔
کہ ہمارے جیسا لباس پہنے اور ہمارا رویہ اختیار کرے ؎

یا مرد با یار ازرق پیرہن | یا بکش بر خانماں انگشت نیل
یا مکن با پیلباناں دوستی | یا بنا کن خانۂ بر قدرِ پیل

یاقوت - آپ فرماتے ہیں کہ درویش کو اس طرح زندگی بسر کرنی چاہیے جیسے
شیخ ابن یمین نے نظم کی ہے ؎

نانِ جوین و خرقۂ پشمین و آبِ شور | سیپارۂ کلام و حدیثِ پیغمبری
ہم نسخۂ دو چار ز علمیکہ نافع است | در دین نہ لغو بوعلی و ترّہات عنصری
تاریک کلبہ کہ پئے روشنئے آں | بیہودہ منت نبرد شمعِ خاوری
بایکدو آشنا نیرزد بہ نیم جو | در پیشِ چشمِ ہمت مُلکِ سنجری
این آں سعادت است کہ حسرت بروبرد | جویائے تختِ قیصر و مُلکِ سکندری

اور نیز یہ شعر جلالی کے پڑھا کرتے تھے ؎

لنگکے زیر لنگکے بالا | نے غمِ دزد و نے غمِ کالا
کوزکے بوریا و پوستگی | دلکے پر ز درد و دوستگی
ایں قدر بس بود جلالی را | زندگی مست لاابالی را

یاقوت - آپ فرماتے ہیں کہ اذکار اور مراقبات اس لئے کرتے ہیں کہ جس
چیز کے ملنے کا وعدہ قیامت کو ہے۔ وہ آج مل جائے۔ نہ اس واسطے کہ وہ دوزخ سے
ڈرتے ہیں یا بہشت کی اُمید رکھتے ہیں۔ چونکہ وہ عشق کی آگ سے پیدا کئے گئے ہیں۔
اس واسطے بہشت کی اُنہیں پروا نہیں +

یاقوت - آپ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالے کے بعض دوستوں کی رُوح فرشتہ
قبض کرکے بہشتی ریشمی کپڑے میں لپیٹ کر آسمان کی طرف لیجانی چاہتا ہے۔ لیکن وہ روح
اس سے پہلے ہی اُس کے ہاتھ سے چھٹ کر جناب الٰہی میں پہنچ جاتی ہے۔ اور بعض ارواح
کے قبض کرنے میں فرشتے کو بھی دخل نہیں۔ وہ خاص دست قدرت سے مقبوض ہوتی
ہے ؎

در کوئے عاشقاں جاں جاناں دہند | کانجا ملک الموت نگنجد ہرگز

Marfat.com

یاقوت - آپ فرماتے ہیں کہ عقل کی دو قسمیں ہیں - ایک نورانی - دوسری مظلم (تاریک) نورانی وہ جو نصیحت کرنے والے کے نصیحت کئے بغیر خود بخود منع کی ہوئی باتوں سے متنفر ہو جائے اور جائز باتوں کی طرف راغب ہو - اور مظلم وہ ہے جو واعظوں کی پند و نصیحت اور مرشدوں کی ہدایت سے سیدھے راہ پر آئے +

یاقوت - آپ فرماتے ہیں کہ طالب کو ایک لمحہ بھی مطلوب کی یاد سے غافل نہیں رہنا چاہیئے ؎

این شربت عاشقی است خسرو　　بے خونِ جگر چشیدن نتواں

یاقوت - آپ فرماتے ہیں کہ تجرید سے مراد ظاہری تعلقات کا قطع کرنا - اور تفرید سے مراد باطنی تعلقات کا قطع کرنا ہے +

یاقوت - آپ فرماتے ہیں کہ حب الدنیا راس کل خطیئۃ (دنیا کی محبت تمام خطاؤں کا سر ہے) اور گناہوں کا سر کفر ہے - پس دُنیا کی محبت کفر ہوئی - یہ اچھے دل لوگوں کا مقولہ ہے ؎

اہل دنیا کافرانِ مطلق اند　　روز و شب در بق بق و در زق زق اند

یاقوت - آپ فرماتے ہیں - عین زوال اس بات کا نام ہے کہ انا (میں) نہ کہہ سکے - خواجہ ناصر الدین عبد اللہ نے جہاں پر فرمایا ہے - وہاں پر اسی بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ انا الحق کہنا آسان ہے - لیکن انا (میں) کو دور کرنا مشکل ہے - اور زوال کی علامت یہ ہے کہ اپنی صفات میں سے کسی ایک کی طرف خیال کرے +

یاقوت - آپ فرماتے ہیں کہ صوفی کو ظاہر ہونے سے پرہیز ہونی چاہیئے اور خلوت کی طرف راغب ہونا چاہیئے ؎

فقر چہ بگزید ہر کو عاقل است　　زانکہ در خلوت صفاہائے دل است

یاقوت - مندرجہ ذیل شعر کے معنوں میں سالک کو ابتدا میں حضور قلبی کے احوال از حق ہوتے ہیں - پس اس وقت اسے فرضوں اور مؤکدہ سنتوں پر اکتفا کر کے اسی میں مشغول رہنا چاہیئے - تلاوت اور نفل ایمانات سے ہیں - انا کو ترک کر دے تاکہ حضوری میں فتور واقع نہ ہو ؎

صید تو بمنقار دتا بر کند از بال　　ہر برمی دکہ شیفتۂ دام تو باشد

یاقوت - آپ فرماتے ہیں کہ نماز تمام عبادات کی جامع اور تمام طاعتوں پر وہی جو دیدار کی دولت سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کو معراج کی رات حاصل ہوئی - وہی دنیا میں آکر نماز میں حاصل ہوئی - اس کی تائید اس قول سے ہوتی ہے الصلوٰۃ معراج المؤمنین (نماز ہی مومنوں کا معراج ہے) اور اس دعوے کی دلیل یہ ہے کہ خیر اقرب مایکون العبد من فی الصلوٰۃ (سب سے اچھا نزدیک بندہ اللہ تعالےٰ کا نماز میں ہوتا ہے) آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تابعین کو کمال تابعداری اور اخلاص کے سبب جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس دولت عظمےٰ کا کامل حصہ عطا فرمایا ہے +

یاقوت - آپ فرماتے ہیں کہ طریقہ مجددیہ میں فیض کے چار دریا ہیں - دو نقشبندی نسبت کے، ایک قادری کا اور ایک چشتیہ اور سہروردیہ کا - یعنی نقشبندیہ نسبت سب پر غالب ہے - اس سے کم قادریہ اور اس سے کم چشتیہ اور سہروردیہ ہیں +

یاقوت - آپ فرماتے ہیں کہ طریقت کا کفر اس بات کا نام ہے کہ امتیاز اٹھ جائے - اور غیریت نہ رہے - اور سوائے اس ذات پاک کے اور کچھ نظر نہ آئے - منصور حلاج فرماتے ہیں کفرت بدین اللہ والکفر واجب لدیّ وعند المسلمین قبیح (میں نے اللہ تعالےٰ کے دین میں کفر کیا - اور کفر میرے نزدیک واجب ہے - لیکن مسلمانوں کے نزدیک برا ہے) +

یاقوت - آپ فرماتے ہیں کہ ایمان کی تین قسمیں ہیں :-

اول عام جیسے مومنوں کا ایمان غیب پر - بن دیکھے راغب ہیں +

دوم خاص مومنوں کا ایمان، جسے ایمان شہودی بھی کہتے ہیں - اگرچہ انہیں دنیا میں رویت نہیں ہوتی - لیکن پھر بھی رویت کی طرح ہے +

سوم اخص الخاص، جو شہود کے مرتبے سے بھی بلند ہے - ایسے لوگ وصال کی کمالیت کو بھی پہنچ گئے ہیں - ان کا ایمان بھی غیبی ایمان کے رنگ میں ہو گیا ہے - کیونکہ کمال اتصال میں مشاہدہ کی گنجائش نہیں رہتی، جیسے کوئی شخص اپنا ہاتھ پیٹھ پیچھے رکھے، تو غیب ہے - اور سامنے لاکر دیکھے، تو مشاہدہ ہے - لیکن جب آنکھ کی پتلی کے ساتھ ملا دے - تو پھر غیب ہو جاتا ہے - پس مرتبہ وصل میں بھی غیب تحقیق ہو گیا - اور یہی وجہ ہے، اخص الخواص عوام کے رنگ میں ہوتے ہیں - انما انا بشر مثلکم

Marfat.com

(میں بھی تم جیسا انسان ہی ہوں) انہیں معنوں کی طرف اشارہ ہے +

یاقوت - آپ فرماتے ہیں کہ ہر شخص جہان بھر کا مخدوم بننا چاہتا ہے۔ اپنے پیرو مرشد کی خدمت اختیار کرنی چاہیئے ؏

ہر کہ خدمت کرد او مخدوم شد

خدمت ہی ہے کہ ادنےٰ مرتبہ سے اعلےٰ مرتبہ کو پہنچا دیتی ہے اور خاک کی پستی سے فلک الافلاک کی بلندی تک ترقی بخشتی ہے ؏

خدمت ترا بکنگرۂ کبریا کشد

یاقوت - آپ فرماتے ہیں کہ میرا بڑھاپے کا زمانہ آگیا ہے۔ اور کمزوری اور ضعف قوت پر غالب آگیا ہے۔ اس لئے اذکار میں کم مشغول ہوا جاتا ہے۔ اس سے پیشتر میں جامع مسجد میں فقط حوض کا پانی پیکر دو سیپارے کلام اللہ پڑھا کرتا تھا۔ اور دس ہزار مرتبہ نفی اثبات کرتا تھا۔ اور نسبت اس قدر زور سے ظاہر ہوتی تھی کہ ساری جامع مسجد مجھے نور سے بھری ہوئی دکھائی دیتی تھی۔ اور جس کوچے سے میرا گذر ہوتا۔ وہ برکتوں سے پُر ہوجاتا۔ اور جس مزار پر میں جاتا۔ صاحب مزار کی نسبت معدوم ہوجاتی اور میری نسبت غالب آجاتی۔ تب میں اپنی نسبت کا خیال نہ کرکے اس بزرگ کا آداب بجا لاتا +

یاقوت - آپ فرماتے ہیں کہ میں اپنے تئیں بانسری کی طرح خیال کرتا ہوں۔ جو کچھ مجھ سے ظاہر ہوتا ہے۔ وہ حقیقت میں اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہے ؎

او بجز بانئے و ما جز او نئیم	او دمے با ما و ما بے او نئیم
نئے کہ ہر دم نغمہ آرائی کند	فی الحقیقت از دمِ نائی کند

اور نیز فرماتے ہیں کہ ؎

زنا توانئے خود ایں قدر خبر دارم
کہ از خلش نتوانم کہ دیدہ بردارم

جوہر پنجم

آنجناب علیہ الرحمۃ کے مکاشفات

مکاشفہ - ایک روز پیغمبر صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے شوق میں اس قدر آہ وزاری کی کہ خاک پر لوٹنے کی نوبت آگئی - اس عمل میں جو ظاہر میں منع ہے - دل میں بھی تاریکی سی آگئی - اتفاقاً اونگھ جو آئی تو کیا دیکھتا ہوں کہ میو روح اللہ رحمۃ اللہ علیہ جو میرے پیر و مرشد رحمۃ اللہ علیہ کے مخلص تھے، آکر مجھے فرماتے ہیں کہ جناب سید الانبیاء صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم آپ کے منتظر ہیں - میں بھی بڑے شوق سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا - آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اٹھ کر میرے گلے ملے - میں نے دیکھا کہ گلے ملتے تک تو آنحضرتؐ کی شکل و صورت تھی - لیکن بعد میں وہ شکل حضرت سید میو کلاں کی سی ہو گئی ✦

مکاشفہ - ایک روز میں عشا کی نماز کے پہلے ہی سو گیا - تو کیا دیکھتا ہوں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم تشریف لائے ہیں - اور مجھے عشا سے پہلے سو جانے سے منع فرماتے ہیں - بلکہ آپ نے ایسا کرنے والے کے لئے خوف بھی دلایا ✦

مکاشفہ - ایک مرتبہ میں نے جناب سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کو واقعی دیکھا - اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا من رانی فقد رای الحق (جس نے مجھے دیکھا گویا اُس نے خدا کو دیکھا) آپ ہی کی حدیث ہے - آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک یہ میری ہی حدیث ہے ✦

مکاشفہ - میں ہمیشہ تسبیح و تحمید پڑھ کر اس کا ثواب سید المرسلین کی روح پاک کو بخشا کرتا تھا - ایک مرتبہ بھول کر مجھ سے ترک ہو گئی - تو کیا دیکھتا ہوں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم تشریف لائے ہیں اور فرماتے ہیں کہ دوزخ کی آگ سے ڈر - جس کے دل میں ہماری محبت ہے وہ دوزخ کی آگ میں نہیں ڈالا جائیگا ✦

مکاشفہ - ایک مرتبہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو دیکھا کہ تشریف لاکر

Marfat.com

فرماتے ہیں کہ تمہارا نام عبد اللہ بھی ہے اور عبد المومن بھی ✦

مکاشفہ - ایک مرتبہ میں نے دیکھا کہ میرے چہرے کا گوشت دو انگل کے قریب حضرت سلطان المشائخ کے گوشت مبارک کا سا ہو گیا ہے - اور بدنما معلوم ہوتا ہے ✦

مکاشفہ - میں نے دیکھا کہ ایک شخص حضرت نظام الدین اولیا رحمۃ اللہ علیہ کا پیراہن لا کر کہتا ہے کہ کیا تو اسے پہچان سکتا ہے - میں نے کہا - اے شخص میرے پیر حضرت مرزا صاحب ہی ہیں - اور میں نے اس میں بہت مبالغہ کیا ✦

مکاشفہ - ایک روز میں نے ایک تو سلطان المشائخ کو اور دوسرے حضرت مرزا صاحب کو دیکھا - کسی نے حضرت سلطان المشائخ کی قبر کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ یہ تیرے پیر کی قبر ہے - لیکن میں نے حضرت مرزا صاحب رح کے مزار پر انوار کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ میرے پیر کی قبر یہ ہے ✦

مکاشفہ - ایک روز میں نے دیکھا کہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ تشریف لا کر فرماتے ہیں کہ تو ہمارا خلیفہ ہے - میں تواضع سے پیش آیا ✦

مکاشفہ - ایک مرتبہ میں نے دیکھا کہ حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند رضی اللہ تعالے عنہ تشریف لائے ہیں اور میرے لباس میں آ گئے ہیں ✦

مکاشفہ - ایک مرتبہ میں نے دیکھا کہ ایک بزرگ میرے پاس آ کر بیٹھ گئے ہیں - میں نے ان سے نام دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ بہاؤ الدین مبارک ✦

مکاشفہ - ایک مرتبہ میں نے دیکھا کہ کسی شخص نے مجھے خلعت عنایت فرمائی ہے - اور نیز فرمایا ہے کہ یہ خلعت حضرت غوث الثقلین نے تجھے عنایت کی ہے - جس کے پہننے سے میرے باطنی احوال میں ایک خاص قسم کی کیفیت آ گئی اور روشنی پیدا ہوئی ✦

مکاشفہ - ایک مرتبہ میں مراقبہ کر رہا تھا تو آواز آئی کہ سب پیر تجھ سے خوش ہیں - اور غوث الاعظم ان سب سے بڑھ کر تجھ پر راضی ہیں ✦

مکاشفہ - ایک روز میں نے خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر انوار پر حاضر ہو کر عرض کی کہ آپ توجہ فرمائیں - میں نے دیکھا کہ فی الواقعہ حضرت خواجہ صاحب مزار سے باہر تشریف لا کر میرے لئے دعا کر رہے ہیں - اور مجھ پر توجہ فرما رہے ہیں - گرمی کا موسم تھا - اور دھوپ بہت تیز پڑ رہی تھی - اس لئے میں بہت تھوڑی دیر بیٹھ کر اٹھ کھڑا ہوا

Marfat.com

اب تک میرے دل میں حسرت ہے کہ کیوں دیر تک نہ بیٹھا رہا۔ اس توجہ کا اثر مجھ میں ایسا ہوا کہ بیان نہیں ہو سکتا +

مکاشفہ - ایک روز میں نے حضرت قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پُرانوار پر حاضر ہو کر عرض کی کہ شیئاً للہ شیئاً للہ۔ تو دیکھا کہ ایک حوض صاف پانی کا بھرا ہوا ہے جس کے کنارے سے مجھ کو بشارت دیگئی کہ تیرا سینہ مجددی انوار سے اس قدر بھرا ہوا ہے کہ اس میں کسی اور نور کی گنجائش نہیں +

مکاشفہ - ایک روز مجھے حضرت سلطان المشائخ رہ کے روضہ منورہ پر کہا گیا، کہ احمدی تمام کمالات تجھے حاصل ہیں۔ میں نے عرض کی کہ آپ اپنی نسبت مجھے عطا فرمائیں۔ آپ نے توجہ کی۔ اور مجھے اپنی نسبت سے محظوظ فرمایا۔ میں نے اُس کے آثار اپنے آپ میں دیکھ لئے۔ اور مشاہدہ کر لیا کہ آپ کا منور چہرہ میری صورت کا ہو گیا۔ اور میری شکل آپ کی سی ہو گئی +

مکاشفہ - ایک مرتبہ میں نے دیکھا کہ میں حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بیٹھا ہوں۔ اور چاہتا ہوں کہ حضرت شاہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں جاؤں۔ حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ جاؤ کیا مضائقہ ہے۔ میں خوشحال ہو کر حضرت خواجہ صاحب کی خدمت سے مشرف ہوا +

مکاشفہ - ایک مرتبہ بلند سیر نے عارف اور قبلۂ عالم خواجہ محمد زبیر رحمۃ اللہ علیہ کے عرس شریف میں آنجناب نے ارشاد فرمایا کہ عبادت کثرت سے کرو کہ اس راہ میں عبادت کرنی چاہئے تاکہ تصرف کا دروازہ کھل جاوے +

مکاشفہ - ایک دن میرا دماغ ایسا معطر ہوا کہ میں مدہوش ہو گیا۔ اور تمام مکان بھی خوشبودار ہو گیا۔ اس وقت میں نے آنکھ کھولکر اوپر کی طرف دیکھا۔ تو معلوم ہوا کہ میرے سر پر کوئی منور چیز جلوہ نما ہے۔ اور اس کے پاس ہی ایک بزرگ ہے۔ جس سے نور کی کرنیں نکل رہی ہیں۔ اور جو فیض اور برکات کے زیور سے آراستہ ہے۔ میں حیران ہوا کہ یہ کون ہے۔ لیکن مجھے اس کی حقیقت سے آگاہ نہ کیا گیا۔ اور نہ اس کے نام و نشان کی مجھے اطلاع ہوئی۔ پھر میرے دل میں خیال آیا کہ یا تو حضرت محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پُرفتوح ہے یا حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کی روح مبارک ہے +

Marfat.com

مکاشفہ - ایک روز خانقاہ کے درویشوں میں لفظی نزاع واقع ہوئی - تو میں نے دیکھا کہ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کی رُوح مبارک تشریف لائی ہے - آپ فرماتے ہیں کہ جو شخص خانقاہ پر قبضہ کرے - اُسے باہر نکالدو +

مکاشفہ - ایک مرتبہ مَیں خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پُر انوار پر گیا ہوا تھا - مَیں نے دیکھا کہ خواجہ صاحب نے مزار سے نکلکر سارے حلقے کا احاطہ کرلیا ہے +

مکاشفہ - ایک مرتبہ مَیں نے ظاہری آنکھوں سے دیکھا کہ جناب حضرت سیدۃ النساء بتول زہرا رضی اللہ عنہا میرے مکان میں تشریف فرما ہوئی ہیں اور فرماتی ہیں کہ مَیں تیری خاطر زندہ ہوئی ہوں +

مکاشفہ - ایک روز مَیں نے کسی کے گھر کا کھانا کھایا تھا - تو میرے پیرو مرشد نے فرمایا کہ ہر کس و ناکس کے گھر کا کھانا نہیں کھانا چاہئیے - کھانے میں بڑی احتیاط کرنی چاہئیے اور یہ درویش کے لئے بڑی ضروری بات ہے +

مکاشفہ - ایک روز مَیں حضرت سلطان المشائخ کی قبر مبارک پر گیا ہُوا تھا آپ مزار سے باہر نکل آئے - مَیں اپنے دل میں کہا کہ میرے بدن پر آپ توجہ فرمائیں - ابھی بدن کا لفظ پُورا بھی نہیں کہنے پایا تھا کہ صرف ب اور د کہا تھا کہ بڑی طاقت سے توجہ فرمائی +

جوہر ششم

آنجناب علیہ الرحمۃ کے الہامات

آپ فرماتے ہیں کہ اکثر اوقات مجھے غیب سے آواز آتی ہے - اور کبھی فرشتوں کے وسیلے - اور کبھی مجھے پیران کرام کی آواز سنائی دیتی ہے - اور کبھی جناب حضرت سیدالابرار صلے اللہ علیہ وسلم سے آواز آتی ہے +

الہام - ایک روز مَیں نے مکان کی فراخی کے لئے دُعا کی - تو آواز آئی کہ

Marfat.com

جب تک تیرا بال بچہ نہ ہوگا تجھے وسیع مکان کی کیا ضرورت ہے۔ فی الحال تجھے رہنے کیلئے یہی کافی ہے۔

الہام۔ میں نے اللہ تعالیٰ سے ہمسایہ کا مکان لینے کے لئے دعا کی۔ تو مجھے معلوم ہوا کہ تو ہمسایے کو کیوں تکلیف دیتا ہے۔ اور مکان سے باہر نکالتا ہے۔

الہام۔ مجھے زبانی معلوم ہوا کہ تجھ سے طریقہ جاری ہوتا ہے۔

الہام۔ ایک روز میں حرمین شریفین کی زیارت کے ارادہ کے لئے ذرا ہی اٹھا تھا کہ مجھے الہام ہوا کہ تیرا یہیں رہنا بہتر ہے۔ کیونکہ خلقت کے لئے تو باعث شفقت ہے۔

الہام۔ ایک روز میں نے کہا یا حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ۔ آواز آئی کہ یا ارحم الراحمین شیئاً للہ۔

الہام۔ ایک بار مجھے الہام ہوا کہ حضرت نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے خلیفوں کو دکن بھیجا ہے۔ تم اپنے خلیفوں کو کابل اور بخارا بھیجو۔

الہام۔ ایک رات میں نے کہا۔ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم۔ آواز آئی۔ لبیک۔ میں حاضر ہوں۔

الہام۔ ایک مرتبہ مجھے رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خوشخبری دی کہ تو عبدالمومن ہے۔

جوہر ہفتم

آنجناب علیہ الرحمۃ کی کرامات اور خرق عادات کا بیان

سالکان الٰہی اور فیض نامتناہی کے طالبوں پر مخفی اور پوشیدہ نہیں ہے کہ کوئی کرامت یا خرق عادت اللہ تعالیٰ کی محبت اور حضرت سید الانبیا علیہ و علے آلہ الصلوٰۃ والبرکات کی تابعداری کے برابر نہیں۔ اور یہ دونوں باتیں جناب میں مرتبہ کمال کو پہنچی ہوئی تھیں۔ اور سب سے بڑی کرامت اور افضل خرق عادت یہ ہے کہ طالبوں

کے باطن میں تصرف کیا جائے۔ اور فیض اور برکتوں کا ان کے باطن میں القا کیا جائے۔ تو میں جناب سے اس قدر ظہور میں آئی ہیں کہ اگر لکھی جائیں، تو ان کے لئے ایک دفتر چاہئیے۔ آپ ارادتمندوں کے دلوں کو ذاکر بنایا۔ اور سینکڑوں کو جذبات اور واردات الٰہ اور بہتیروں کو اعلٰے مقامات اور حالات تک پہنچایا۔ پوشیدہ چیزوں پر تصرف کرنا۔ اور غیب کی خبر دینا یہ دونوں الہام الٰہی سے کئے۔ اور لوگوں کی حاجتیں اور مشکلات آپ کی دعا سے حل ہوئیں۔ اور اکثر لوگوں کے کام محض آپ کی دعا سے سر انجام پائے۔ اور اُن کی عقدہ کشائی ہوتی۔ بارہا آپ کے فرمان کے مطابق ظہور میں آیا۔ واقعی آپ اس شعر مصداق تھے ؎

گفتۂ او گفتۂ اللہ بود | گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

آنجناب کا کرامت نشان کلام سراسر الہام تھا۔ اولیاء اللہ کے خوارق پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزے کا پرتو ہیں۔ بہت سے لوگوں نے آپ کو خواب دیکھ کر آپ سے طریقہ اخذ کیا۔ اور حضوری سے شرفیاب ہوئے۔ اور عالی مقامات پہنچ کر اپنے وطنوں کو چلے گئے۔ باوجود طالبوں کی کثرت کے ہر ایک کی طرف متوجہ ایک مقام سے دوسرے مقام میں اور ایک حال سے دوسرے حال میں پہنچاتے تھے اور آپ کی توجہ سے سالوں کے کام دنوں میں مکمل ہو جایا کرتے تھے۔ بہت سے گ اور زناکار آپ کی توجہ کرنے سے توبہ کر کے سیدھے راہ پر آئے۔ اور بعض کافر معمولی توجہ سے مشرف بہ اسلام ہوئے۔

کرامت۔ ایک روز ایک برہمن کا لڑکا جو نہایت حسین اور خوب صورت آپ کی مجلس شریف میں آیا۔ سب اہل مجلس اُس کی طرف متوجہ ہوئے۔ آپ نے اس پر توجہ فرمائی۔ تو اس نے فوراً جنیؤ توڑ ڈالا۔ اور مشرف بہ اسلام ہوا۔ اور ا کی خلعت پہنکر کلمہ شہادت کے زیور سے آراستہ ہوا۔ اور حُسن کو اسلامی نور جلا دیگر اُٹھا ؎

بنشیں بگدایاں کہ ہر کس بنشست | باایں طائفہ شاہے شدہ برخاست

کرامت۔ مولوی کرامت اللہ صاحب جو آپ کے خادم تھے۔ ایک پسلی کی درد سے سخت لاچار ہوئے۔ آنجناب نے اپنا دست مبارک پسلی پر رکھا۔ اور دُ

تو مولوی صاحب کو فوراً آرام ہوگیا +

کرامت - ایک دفعہ آپ نے چلتی کشتی پر توجہ فرمائی - تو وہ ٹھیر گئی +

کرامت - آنجناب کے بڑے دوست میاں احمد یار فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں تجارت کے لئے جا رہا تھا کہ اثنائے راہ میں جنگل میں میں نے آنجناب کو دیکھا کہ تشریف لاکر میری بہلی کے پاس کھڑے ہو کر مجھے فرماتے ہیں کہ بہلی کو تیز کر لو - اور دوڑاؤ - اور اس قافلے سے جدا ہو جاؤ - کیونکہ ڈاکو اس قافلے کو لوٹ لینگے - یہ بات فرما کر نظر سے غائب ہو گئے - میں بہلی دوڑا کر قافلے سے الگ ہو گیا - قضائے الٰہی سے سارے قافلے کو لٹیروں نے لوٹ لیا - اور میں خیر و عافیت سے منزل مقصود پر پہنچ گیا +

کرامت - آپ کے مخلص میاں زلف شاہ اوائل حال میں جب کہ آپ کی خدمت سے مشرف نہ ہوئے تھے - آنجناب کا نام سنکر اپنے وطن سے بیعت کا ارادہ کرکے روانہ ہوئے - راستے میں ایک بیابان میں رستہ بھول گئے - اتفاقاً ایک بزرگ نے میاں زلف شاہ کا ہاتھ پکڑ کر سیدھی راہ پر لا کھڑا کیا - میاں زلف شاہ نے اس بزرگ سے نام پوچھا - تو آپ نے فرمایا کہ میں وہی شخص ہوں جس کی توجہ اور بیعت کے لئے تو جا رہا ہے - دو مرتبہ زلف شاہ کے ساتھ ایسا واقع پیش آیا +

کرامت - ایک مرتبہ آنجناب کے چند خلیفے دُور کی راہ آپ کی خدمت آرہے تھے - اثنائے راہ میں اُنہوں نے کہا کہ آنجناب کا معمول ہے کہ آپ کی قدمبوسی کرتے وقت کچھ بطور تبرک عنایت فرمایا کرتے ہیں - ایک نے کہا مجھے اس مرتبہ مصلے کی خواہش ہے - دُوسرے نے کہا - میں کلاہ چاہتا ہوں - تیسرے نے کہا - میں عصا چاہتا ہوں جب آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے - تو آپ نے ہر ایک کو اُن کے حسب منشاء چیزیں عنایت فرمائیں - اور ایسے واقعات آنجناب سے بارہا ظہور میں آئے - اور خطرات قلبی کے موافق ارشاد فرمایا کرتے تھے +

کرامت - ایک روز آنجناب حکیم نامدار خاں کی بیمار پرسی کے لئے تشریف لے گئے تھے - اور میں بھی ہمراہ تھا - وہ مریض جانکنی کی حالت میں آنکھیں بند کئے بیہوش پڑا تھا - اُس کے رشتہ داروں نے آپ سے سلب مرض کے لئے التماس کی - آنحضرت نے ایک لحظہ اُس کی طرف توجہ فرمائی - تو اُس نے ہوش میں آکر آنکھیں کھولیں - اور صحت سی

Marfat.com

باتیں عرض کیں۔ جونہی کہ آپ نے گھر سے قدم باہر رکھا، اُسی وقت مرگیا +

کرامت - ایک سوداگر کابل سے ہندوستان آرہا تھا۔ دریائے اٹک میں اس کا اونٹ مع اسباب غرق ہوگیا۔ اُس نے کہا۔ اگر (اونٹ) مع اسباب سلامت بچ نکلے۔ تو مَیں ایک روٹی آپ کی نیاز دونگا۔ حکم الٰہی سے وہ دریا سے سلامت نکل آیا۔ جب وہ سوداگر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور واقعہ بیان کیا۔ تو آپ نے پوچھا کہ کیا تو نے نیاز دی تھی +

کرامت - میاں احمد یار صاحب کے چچا کو بادشاہ نے روپیوں کے عوض قید کردیا اس لئے میاں احمد یار صاحب روتے ہوئے آنجناب کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آنجناب نے فرمایا کہ تم تھوڑے سے آدمی جمع ہوکر قلعہ میں جاؤ۔ اور اُسے چھڑالاؤ۔ میاں احمد یار نے عرض کی کہ قلعہ کے دروازے پر چوکی بیٹھی ہے۔ اور پلٹن کے سپاہی نگہبانی کررہے ہیں۔ ہم کس طرح آجا سکتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ تمہیں اس سے کیا واسطہ، تم میرے کہنے کے مطابق کرو جب وہ گئے تو پہرہ والوں میں سے کسی نے انہیں نہ دیکھا کہ کون آدمی ہیں اور کہاں جارہے ہیں آخر اُسے قید سے چھڑالائے اور کسی نے بھی نہ روکا +

کرامت - مولوی فضل امام کا لڑکا بیمار ہوا۔ اس نے خواب میں دیکھا کہ آنجناب تشریف لائے ہیں۔ اور کوئی چیز پلائی ہے۔ جب صبح ہوئی۔ تو اُسے شفا حاصل ہوگئی اور آنجناب کی خدمت میں کچھ روپے لیکر حاضر ہوا۔ آپ نے پوچھا۔ یہ کیا ہے؟ اُس نے عرض کی کہ شکرانہ ہے +

کرامت - ایک شخص نے آکر آپ کی خدمت میں عرض کی کہ میرا لڑکا دو مہینے سے گم ہے۔ آپ توجہ [illegible] آپ نے فرمایا کہ تیرا بیٹا تو تیرے گھر میں ہے وہ شخص بہت حیران ہوا کہ مَیں ابھی تو گھر سے آرہا ہوں۔ اس وقت تو نہیں تھا۔ آنجناب نے فرمایا کہ گھر میں ہے۔ غرض آپ کے فرمان کے مطابق جب وہ گھر پہنچا۔ تو لڑکے کو بیٹھا پایا +

کرامت - ایک عورت نے آکر عرض کی کہ میرا لڑکا سپاہ میں نوکر تھا۔ نوکری چھوڑ لنگوٹی باندھ ملنگ ہوگیا ہے۔ اور بھنگ پیتا ہے۔ آنجناب نے فرمایا کہ بیٹھ جا جب وہ بیٹھ گئی تو ذکر کے تمام لطیفے اُس کے جاری ہوگئے۔ پھر اُس کے بیٹے کی طرف توجہ کی۔

Marfat.com

تو وہ بھی ملنگ پن چھوڑ کر راہ راست پر آگیا +

کرامت ۔ غریب اللہ نام سقا آپ کے زیر سایہ آپ کا ہمسایہ تھا ۔ ایک روز مارے تپ کے اس کی حالت نزع کی سی ہوگئی ۔ آخر اس کے رشتہ داروں نے آنجناب سے التماس کی ۔ آپ تشریف لے گئے ۔ اور توجہ فرمائی ۔ وہ عنایت الہٰی سے بالکل تندرست ہوگیا +

جوہر ہشتم

آنجناب کی تحریرات کے بارے میں

اس رسالے کا نام ایضاح الطریقۃ ہے جس میں حضرات مجددیہ رحمہم اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین کے خاندان میں بیعت اور ارادت کرنے کا بیان ہے

حمد و صلوٰۃ کے بعد فقیر عبداللہ عرف بہ غلام علی عفی عنہ عرض پرداز ہے کہ میری بائیس سال کی تھی کہ مجھ پر عنایت الہٰی کی ہدایت ہوئی ۔ اور مجھے فرید زماں وحید دوراں مطلع انوار ۔ منبع اسرار ۔ محی السنۃ نبویہ ۔ قیم الطریقۃ الاحمدیہ شمس الدین حبیب اللہ مرزا جانجاناں قدس اللہ سرہ العزیز کی خدمت میں پہنچایا ۔ اور میں آنجناب کی ارادت اور بیعت سے مستفید اور مشرف ہوا ۔ اور آنجناب نے خاندان قادریہ میں میری بیعت کی +

اگرچہ آنجناب نقشبندیہ مجددیہ کا القا اور افادہ فرمایا کرتے تھے ، یہ نسبت آنجناب نے سید السادات سید نور محمد بدایونی رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کی ۔ اور انہوں نے شیخ سیف الدین رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ خلف الصدق عروۃ الوثقےٰ شیخ محمد معصوم قدس سرہ سے حاصل کی تھی ۔ لیکن طریقہ قادریہ کی اجازت جناب کو حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کی روح پرفتوح سے حاصل تھی +

آپ فرماتے ہیں حضرت سید کے انتقال کے بعد میں نے شیخ الشیوخ حضرت محمد عابد رحمۃ اللہ علیہ سے فائدہ اٹھایا ۔ اور خازن الرحمۃ حضرت محمد سعید قدس سرہ کے سجادہ نشین ہدایت فرما دلیل الرحمان حضرت شیخ عبدالاحد کے خلیفہ تھے +

Marfat.com

آپ فرماتے ہیں کہ مَیں نے حضرت شیخ کی خدمت میں خاندان قادریہ کی اجازت کے لئے عرض کی، تو آپ نے قبول فرمائی۔ اور مجھ پر توجہ فرمائی جس سے مجھے غیبت واقع ہوئی۔ اس غیبت میں مَیں رسُول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار سے مشرف ہُوا۔ اور دیکھا کہ شیخ صاحب مجھے اجازت دینے کے لئے رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کر رہے ہیں۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ حضرت غوث الثقلین کی خدمت میں عرض کرو۔ پھر شیخ صاحب نے حضرت غوث الثقلین کی خدمت میں عرض کی تو قبول ہو گئی۔ اور اپنے خادم کو تبرک عطا کرنے کے لئے خرقہ کی اجازت دی۔ خادم نے ایک بیش قیمت ریشمی کپڑا لا کر میری گردن پر رکھ دیا۔ میرے باطن میں عجیب برکت اور کیفیت طاری ہوئی جو ٹھیک بیان نہیں ہو سکتی ✦

اس واقعہ کے بعد حضرت شیخ قدس سرہٗ کے حکم سے غیبت میں مجھے افاقہ ہُوا۔ تو حضرت شیخ صاحب نے مجھے مبارکباد دی۔ اور فرمایا کہ قادریہ نسبت کے انوار اس خاندان میں مشائخ کرام سے بطور ورثہ چلے آتے ہیں۔ اس اجازت کے حاصل کر لینے سے زیادہ ہو گئے ہیں ✦

آپ فرماتے ہیں کہ حضرت خواجہ قطب الدین قدس سرہٗ کی جناب سے چشتیہ نسبت بھی مجھے حاصل ہوئی ہے۔ اور اس نسبت شریفہ کی کیفیت کبھی کبھی نمودار ہوتی ہے۔ اور شوق اور سوزش جو اس خاندان کے لئے لازم ہے، کبھی کبھی دل کو ہلاتی ہے۔ اس وقت دل سماع کی طرف مائل ہوتا ہے اور رونا آتا ہے ؎

بر سر بازار صرافانِ عشق

زیرِ ہر دکانِ دکانے دیگر است

آنجناب میں نقشبندی۔ مجددی۔ قادری۔ چشتی۔ تمام نسبتیں پائی جاتی تھیں۔ لیکن مجددیہ بزرگ آپ پر غالب تھے۔ اور خاندان نقشبندیہ کے آداب اور اس طریقہ شریفہ کے اشغال اور اذکار کو ملحوظ رکھا کرتے تھے۔ اور بہت سی خلقت آپ کے فیوض اور برکات سے بہرہ مند ہوئی۔ یہاں تک کہ آپ کے خلیفے اور آپ کے خلیفوں کے خلیفے لوگوں کو راہ حق کی رہنمائی کرتے ہیں ✦

مَیں نے بھی آنجناب سے باطنی ذکر او شغل حاصل کیا۔ اور اسی طریقہ پر کاربند ہو کر

الا اللہ کی ضرب دل پر لگائے۔ اس طرز پر کہ اس ذکر کا اثر پانچوں لطیفوں پر پہنچے۔ اور محمد رسول اللہ سانس چھوڑتے وقت خیال میں کہے ٭

اس ذکر میں بھی معنوں کا خیال رکھنا ضروری شرط ہے۔ اور وہ معنی یہ ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ کی ذات کے سوا کوئی مقصود نہیں ہے۔ چونکہ لفظ کے لئے معنی ضروری ہوا کرتے ہیں۔ اس لئے کوئی لفظ بغیر معنوں کے خیال نہیں کیا جا سکتا۔ اور نیز اس ذکر میں نفی کے وقت اپنے وجود اور تمام مخلوقات کی نفی کرنی چاہئے۔ اور اثبات کے وقت ذات حق کا اثبات ملحوظ رکھنا چاہئے۔ اگرچہ نفی تمام مقصودات کے متعلق ہے لیکن اس کا لحاظ ضروری امر ہے ٭

نیز مندرجہ بالا دونوں ذکروں میں ایک ضروری شرط یہ ہے کہ ذکر کر چکنے کے بعد دلی زبان سے کمال خاکساری اور نیازمندی کے ساتھ مناجات اور التجا کرے کہ :-

اے پروردگار! توہی میرا مقصود ہے۔ توہی میری رضا ہے۔ میں نے دنیا اور عاقبت کو چھوڑا۔ دونوں جملوں کو ملا کر کہے۔ اور اسے لازم جانے کہ میں نے تیری معرفت اور محبت کی خاطر دنیا اور آخرت کو ترک کیا۔ تو مجھے اپنی محبت اور معرفت عنایت کر ٭ اور نیز اس میں قلبی توجہ بھی ضروری شرط ہے ٭

واضح ہے کہ دل کی صنوبری شکل کا تصور اسم ذات کے نقش کے ساتھ کرلے اس توجہ کا نام وقوف قلبی ہے۔ اور یہ توجہ ضرب کے قایم مقام ہے۔ جو دوسرے طریقوں کے ذکر میں جاری ہے ٭

ایک اور شرط یہ بھی ہے کہ ذات الٰہی کی طرف توجہ رکھے اور اوپر کی طرف دیکھے۔ اور فیض کے لئے متوجہ اور منتظر رہے۔ اوپر کی طرف کا مقرر کرنا صرف پاس ادب کے لئے ہے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ سب چیزوں سے اعلےٰ ہے اور اوپر۔ بلکہ وقوف قلبی اور ذات الٰہی کی طرف توجہ کرنا۔ اس طریقہ عالیہ کے ارکان ہیں۔ اس واسطے کہ دو ارکان کے بغیر نسبت حضور کا حاصل ہونا محال ہے ٭

ایک اور شرط یہ ہے کہ دل کو خطرات اور وسوسوں سے محفوظ رکھا جائے جس وقت کوئی خطرہ یا وسوسہ دل میں آنے لگے۔ اور اسی وقت اس کی روک تمام کرنی چاہئے۔ تاکہ خطرات غلبہ نہ پائیں۔ اسی کو نگہداشت کہتے ہیں ٭

Marfat.com

سانس کا بند کرنا اور روکنا ضروری شرط تو نہیں۔ لیکن ذکر کرتے وقت مفید ضرور ہے۔ اس سے حرارت قلبی۔ شوق قلبی۔ نفی خواطر۔ ذوق اور محبت حاصل ہوتے ہیں اور ممکن ہے کہ یہ کشف کے حاصل ہونے کا سبب ہو۔ نفی اور اثبات کے ذکر میں طاق عدد کا لحاظ ضرور رکھنا چاہئے۔ اسی کو وقوف عددی کہتے ہیں۔ اور یہ علم لدنی کا پہلا سبق ہے۔ اس واسطے کہ کیفیتیں۔ اسرار کا کھلنا۔ اور ان کا دریافت کرنا۔ سب اسی ذکر سے حاصل ہوتے ہیں۔ اور یہ ذکر یعنی نفی اثبات خضر علیہ السلام سے حبس دم کے ساتھ آتا ہے پس اگر ایک دم میں اکیس مرتبہ نفی اثبات کرنے سے فائدہ معلوم نہ ہو۔ تو سمجھ لے کہ عمل میں غلطی واقع ہوئی ہے۔ پھر نئے سرے سے شروع کرے۔ اور سب شرائط کا خیال رکھے۔

دوسرا طریقہ مراقبہ ہے۔ مراقبہ کے معنی ہیں۔ دل کو خطرات سے محفوظ رکھنا۔ اور اس سے ذکر اور مرشد کے وسیلے بغیر فیض الٰہی حاصل ہوتا ہے۔ لازم ہے کہ ہر وقت بڑی عاجزی اور نیاز سے اللہ تعالےٰ کی طرف متوجہ رہے۔ یہاں تک کہ خطرات اور وسوسوں کے بغیر اللہ تعالےٰ کی طرف متوجہ رہنے کا ملکہ پیدا ہو جائے اور اس توجہ میں ذات باریتعالےٰ کا لحاظ رکھنا ذکر کی اعلےٰ قسم ہے اور یہی سارے ذکروں کا مقصود ہے۔ اسی کو حضور اسم کہتے ہیں۔ اور یہی حصول مطلب کا وسیلہ ہے۔

کہتے ہیں کہ جذب کے لئے مراقبہ نفی اثبات کی نسبت اچھا ہے۔ ہمیشہ مراقبہ میں رہنے سے وزارت کے مرتبے کو پہنچ سکتے ہیں۔ مراقبہ سے ملک ملکوت اور خواطر پر تصرف حاصل ہو سکتا ہے۔ لیکن مراقبے کا ملکہ ذکر کی کثرت اور صاحب جمعیت لوگوں کی صحبت کے بغیر مشکل ہے۔

تیسرا طریقہ۔ صاحب کمال کی صحبت سے فائدہ اٹھانا چاہئے جس کی توجہ اور اخلاص سے دل غفلت سے پاک ہو جائے۔ اور اس کی محبت کے جذبہ سے مشاہدہ الٰہی کے انوار دل پر چمکیں۔ ایسے شخص کے حضور میں بڑے ادب اور حیا سے بیٹھے۔ اور غیبت میں اس کے تصور میں فیضیاب ہوئے۔ داناؤں کا قول ہے کہ حکم کا ماننا تمام آداب سے بڑھ کر ہے۔ اور کوئی بے ادب خدا رسیدہ نہیں ہو سکتا۔ من ضیع الرب الادنیٰ لم یصل الی الرب الاعلےٰ۔ جس نے ادنےٰ رب کو ضائع کیا۔ وہ کبھی اعلےٰ رب کو نہیں پہنچ سکتا۔

Marfat.com

بزرگوں کا قول ہے کہ یہ طریقہ یعنی طریقہ صحبت ذکر اور مراقبہ کے طریقہ سے نہایت آسان اور سہل الحصول ہے۔ اور اس کو ذکر رابطہ کہتے ہیں +
پیر وہ شخص ہے جس کا ظاہر سنت نبوی کی پیروی سے آراستہ ہو۔ اور اس کا باطن ماسوے اللہ سے صاف۔ اور اس کی ہمت سے دل جناب الٰہی کی طرف متوجہ ہو جاتا ہو۔ لیکن تاثیر کا ظاہر ہونا کوشش اور اخلاص پر منحصر ہے۔ اور آہستہ آہستہ تاثیر زیادہ ہوتی ہے ؎

با ہر کہ نشستی و نشد جمع دلت	ور تو نرہید زحمت آب و گلت
زنہار ز صحبتش گریزاں میباش	ور نکند روح عزیزاں بحلت

تحصیل اور تاثیر ہونے کے لئے ضروری شرط دلجمعی اور جناب الٰہی میں توجہ کا ہونا ہے۔ اور بتدریج دل جذبہ حاصل ہوتا ہے۔ جو پردوں کے پھٹنے کی علامت ہے گرمی اور حرارت کا ظاہر ہونا اگرچہ مفید اور ذوق کو بڑھانے والا ہے۔ لیکن شروع شروع میں یہ نہیں ہوتا +

واضح رہے کہ اس طریقہ شریفہ میں سب سے مفید اور معمولی بات یہ ہے کہ جب طالب دل کو مشغول کرنا چاہے۔ تو چند مرتبہ اپنے گناہوں سے توبہ کر کے موت کو حاضر سمجھے پھر اُس درویش کی صورت جس سے طریقہ اخذ کیا ہو اپنے دل کے قریب باادب بٹھائے تاکہ دلجمعی اور کیفیت پیدا ہو۔ پھر مع شرائط ذکر، ذکر میں مشغول ہو۔ پہلے اسم ذات جس سے حرارت اور شوق حاصل ہوتا ہے۔ پھر نفی اثبات۔ اگر دل پر نقش ہو جائے تو دم کو روکے بغیر ذکر کرے۔ اور ذکر یا مراقبہ کرتے وقت ذات حق کی طرف متوجہ رہے کیونکہ بے توجہ کا ذکر یا مراقبہ محض وسوسہ ہے +

زبانی لا الٰہ الا اللہ کہنا اگرچہ حضوری ملکہ حاصل ہونے کی ضروری شرط تو نہیں۔ تاہم مفید ضرور ہے۔ اس ذکر کو بھی کثرت سے کرنا چاہئے۔ کیونکہ دل کو بغیر ذکر کے نہیں رہنے دینا چاہئے۔ کسی وقت دل کو اللہ تعالےٰ کی طرف توجہ کرنے اور ذکر سے خالی نہ رہنے دے۔ لوگوں سے ملاقات کرتے وقت اور مجلس میں بھی ذکر الٰہی کرتا رہے بیشک فیض الٰہی اچانک آتے ہیں۔ لیکن واقف دل پر آیا کرتے ہیں ؎

یک چشم زدن غافل ازاں ماہ نباشی	شاید کہ نگاہے کند آگاہ نباشی

Marfat.com

اس حالت کو انجمن کہتے ہیں +

الصُّوفی کَائِنٌ بَائِنٌ (صوفی وہ ہے جو محبّت الٰہی میں موجود اور ماسوی اللہ سے بچا ہے) +

واضح رہے کہ ماسوے اللہ تعلق پیدا کرنا باطن میں فیض کے لئے سد راہ ہوتا ہے۔ اس لئے کلمہ لَا سے اس کی نفی کرنی چاہیئے۔ مثلاً حسد کے دُور کرنے کے لئے لَا اِلٰہَ یعنی مجھ میں حسد نہیں ہے اِلَّا اللہ مگر اللہ کی محبت۔ اسی لحاظ سے کمال عجز و نیاز کے ساتھ بارگاہِ الٰہی میں کثرت سے نفی اور اثبات کرے۔ یہاں تک کہ وہ بُری خصلت اس سے دُور ہو جائے۔ اسی طریق پر سب بُری خصلتوں کا قلع و قمع کرے۔ تاکہ تزکیہ اور تصفیہ حاصل ہو۔ اس قسم کی مشق وہ ذکر ہے۔ جس سے ظن دُور ہو جاتا ہے۔ اور فنا و بقا حاصل ہوتی ہے۔ یہ ذکر ہی ہے جو خدا سے ملاتا ہے ؎

ذکر کن ذکر تا ترا جان است   پاکئے دل ز ذکر رحمان است

واذکروا اللہ لعلکم تفلحون (اللہ تعالےٰ کو یاد کرو تاکہ تمہاری بہتری ہو) جب کیفیت حاصل ہو جائے تو اس کیفیت کو محفوظ رکھنے کی کوشش کرے۔ اور جب وہ کیفیت جاتی رہے۔ تو بار بار ذکر کرے۔ یہاں تک کہ وہی کیفیت اور حضوری کا ملکہ حاصل ہو جائے۔ جس وقت قبولیت الٰہی کا جذبہ ہوگا۔ تو فیض کی نسیم اور رحمانی خوشبودار ہوائیں چلینگی۔ اور کبھی کبھی فیض الٰہی کی واردات اچانک طور پر دلربائی کرینگی۔ اور نیستی نمودار ہوگی۔ جب یہ اثر اور کیفیت ظاہر ہو۔ تو سمجھ لے کہ ہمیشہ کی حضوری اور فنا کے حاصل ہونے کی اُمید ہے ؎

وصل اعدام گر توانی کرد   کار مردانِ مردانی کرد

ہمیشہ کی حضوری حاصل ہونے سے طالب کو ذکر کی حقیقت معلوم ہو جاتی ہے۔ اس سے پیشتر اس ذکر کی صورت معلوم ہوتی ہے نہ کہ حقیقت۔ اس حالت کو صوفیوں کی اصطلاح میں **اندراج نہایت در بدایت** کہتے ہیں +

طالب کو یہ بات اس طریقے میں ذکر اور شغل سے حاصل ہوتی ہے۔ دوسرے طریقوں میں اس حالت کا حاصل ہونا مرشد کی توجہ پر منحصر ہے۔ کسی کو دیر سے کسی کو جلدی حاصل ہو جاتی ہے۔ قدما اس طریقہ عالیہ کے لطائف سے مراد حضوری کا غلبہ لیا کرتے تھے۔ اگر

Marfat.com

حقانیت وجدانی حاصل ہوتی ہے۔ جو لطائف عشرہ کی تکمیل اور تنویر کے بعد حاصل ہوتی ہے
لئے اور تمام بدن کو عروج۔ نزول اور انجذاب نصیب ہوتا ہے ؎

ایں کار دولت است کرا رسد

کمالات رسالت اور کمالات اولوالعزم کے بارے میں کچھ نہیں لکھا گیا ✦

کعبہ کی حقیقت سے مراد ذات الٰہی کے کبریائی عظیم پردوں کا ظہور ہے
اور ان قرآن کی حقیقت سے حضرت ذات حق کی بیچونی کی وسعت کا مبدا مراد ہے۔
آنجناب (نماز) کی حقیقت حضرت حق کی کمال بیچونی ہے ✦

حضرت مجدد صاحب قدس سرہ فرماتے ہیں کہ معبودیت صرفہ جو حقیقت نماز
ان میں ظاہر ہوتی ہے۔ یہ فقط ذات کی بیچونی ہوتی ہے۔ یہ مقبولوں کے نصیب ہوتی ہے
امر اوّل ہے پھر یعنی قیومیت کے دائرے میں داخل ہوتے ہیں۔ اور اس ذات سے بہرہ ور
ہوتے ہیں جس سے تمام حقائق کا جمع ہونا ممکن ہے۔ اس میں عابد ہونے کے تمام مقامات
چار و کسی سیر۔ چیزوں کا سلوک اور ان کے حقائق درجہ تکمیل کو پہنچتے ہیں۔ بعد ازاں معبودیت
صرفہ حاصل ہوتی ہے۔ یہاں پر قدمی سیر منع ہے اور نظری سیر جائز ہے ✦

خلت (دوستی) کا مقام ابراہیمی حقیقت ہے۔ یہ مقام بہت ہی عجیب اور
کی طرف ... ہے۔ تمام انبیا اس مقام میں حضرت ابراہیم خلیل علیہ السلام کے تابع ہیں۔ یہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ابراہیم علیہ السلام کی متابعت کے لئے مامور ہیں۔ اسی واسطے
آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی برکات مطلوبہ اور نماز کو ابراہیم علیہ السلام کی
نماز سے تشبیہ دیتے ہیں۔ اور اسی واسطے اللھم صل علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد
کما صلیت علیٰ ابراھیم وعلیٰ آل ابراھیم انک حمید مجید کہتے ہیں ✦

خیر و برکت عالیہ کو اس مقام محبت صرفہ ذاتیہ کا مرکز کہتے ہیں۔ یہ
موسیٰ علیہ السلام کی حقیقت ہے۔ بہت سے پیغمبر اس کی متابعت سے اس مرتبے
کو پہنچے ہیں۔ اور قرب و معیت سے ممتاز ہیں۔ یہ مرکز کشفی نظر کی تحقیق سے دائرہ
عظیم دکھائی دیتا ہے۔ محبت اور محبوبیت کا دائرہ حقیقت محمدی سے ملا ہوا ہے ✦
اسم مبارک محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے میم کی طرف محبت اور محبوبیت
کا اشارہ فرماتے ہیں۔ اور نیز اس مرکز کو جب غور سے دیکھا جائے۔ تو ایک رفیع الشان دائرے

Marfat.com

کی صورت نظر آتا ہے۔ اس دائرہ عظیمہ کا مرکز حقیقت احمدی ہے۔ اسم مبارک احمدؐ کے میم ان معنوں کی طرف اشارہ ہے۔

واضح رہے کہ یہ نہیں ہو سکتا کہ عظمت اور کبریا اور یہ وسعت اور درجوں کی محبت حضرت ذات کے نفس میں ہو۔ کیونکہ ان مراتب کا حاصل کرنا تجلیات ذاتیہ دائمیہ کے حاصل کرنے کے بعد جو کہ کمالات نبوت میں حاصل ہوتی ہیں پیش آتا ہے۔ باعظمت و وسعت ہونا۔ اور محب اور محبوب بننا اضافت غیر پر موقوف ہیں۔ بلکہ محض وجود اور اعتبارات ہے، حضرت ذات الٰہی کا امر بھی محبت کا مقتضی ہے۔ محبت کے اقتضا میں ظلال کی سیر کرتے ہوئے صفات پیدا ہوتی ہیں۔ ذوق اور شوق قلبی ہوتا ہے۔ اور جو محبت فضل الٰہی سے ان مقامات میں حاصل ہوتی ہے۔ وہ کمال اطمینان۔ وسعت۔ بیرنگی باطن۔ اور ارادت اور محبوب کے انعام کا موجب ہوتی ہے جس طرح ان مقامات والوں کا وجدان اور شہادت ان معنوں کا مصداق ہوتے ہیں۔ اسی طرح مقامات سافلہ کے کمال میں بھی یہ معنے حاصل ہو جاتے ہیں۔ خارق قطعہ اور خاصہ اس مقام کا کیا ہو گا۔ بلکہ انصاف تو یہ ہے کہ جس مقام کو ایسے آثار خاصہ جو کسی دوسرے کو حاصل نہ ہوں۔ اور سب کو جو اس مقام میں شامل ہوں، اس مقام کے حصول کی دلیل ٹھیرانا ٹھیک نہیں۔ اس کی امید بھی نہ رکھنی چاہیے۔ اگر اضافی صفات سے ہو۔ تو اس سے ولایت کبریٰ کے پہلے درجے میں گذر کر رجعت قہقری لازم آتی ہے۔ اس فقرے پر ذرا غور کرنی چاہیئے۔

حقیقت محمدی اور حقیقت احمدی حضرت ذات حق کے زیادہ نزدیک ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم محبوبوں کے سردار ہوئے۔ اور سرور کائنات کے تابعین خیر الامم کہلائے۔

اے پروردگار! تو اپنی اور اس کی محبت۔ تابعداری اور شفاعت اور اپنی رضا اور اس کی رضامندی ہمیں عطا کر۔

یہ یقینی بات ہے کہ قدمی سیر وہاں ناممکن ہے۔ صرف نظری سیر ہو سکتی ہے۔

واضح رہے کہ حضرت مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک پہلا تعین تعین حبی ہے۔ اور اس تعین احب کا مرکز بلحاظ محبوبیت ذاتیہ احمدی حقیقت ہے۔

اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تعینؔ روحی بلحاظ محبوبیت اور محبت حقیقت محمدی سے ملا ہوا ہے +

اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تعین جدؔ بلحاظ محبیت حقیقت موسوی ہے +

اور تعینؔ موسوی اور اس مرکز کا محیط جو دائرے کی طرح ہے صورت مثالی میں خُلّت ہے اور یہی ابراہیمی حقیقت ہے +

دوسرا تعینؔ وجودی ہے۔ اور یہ تعینؔ پہلے تعینؔ کا سایہ ہے۔ ابراہیمی تعین مبدأ ہے۔ جس سے ہر پیغمبر اور رسول کو حصہ ملا ہے۔ اگر امتوں میں سے کسی شخص کو انبیا علیہم السلام کی تابعداری کی برکت سے اس تعینِ وجودی سے کچھ حصہ ملجائے۔ تو اس تعین کے ایک نقطہ سے اس کا مبدا تعین ہونا جائز ہے۔ بلکہ تمام ملائکہ علیین کے لئے تمام مبادی تعینات اسی تعین وجودی میں ہیں +

اور امیرالمومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی حقیقت کہ وہ مبدا تعین ہیں بلاوسیلہ حقیقت محمدی کا سایہ ہے۔ اس طرح پر کہ جو کچھ اس حقیقت میں موجود ہے۔ وہی بطریق تابعداری اور وراثت اس سائے میں موجود ہے +

یہی وجہ ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ضمنیت کبریٰ حاصل تھی کہ کمال محبت اور معیت کے سبب حبیب خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ضمن میں مقامات قرب کی سیر کیا کرتے تھے۔ ماصبَّ اللہ فی صدری الاصَبَّہٗ فی صدر ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (جس چیز کی محبت اللہ تعالےٰ نے میرے دل میں رکھی، اسی کی محبت ابی بکرؓ کے دل میں رکھی) +

یہ اعلےٰ مرتبہ حضرت شیخ الشیوخ حضرت محمد عابد قدس اللہ سرہٗ کو بذریعہ تابعداری اور بطور وراثت ملا تھا۔ اور حضرت شیخ نے ہمارے حضرت کو اپنی ضمنیت سے ممتاز فرمایا تھا۔ چنانچہ ایک روز حضرت شیخ قدس سرہٗ نے فرمایا کہ آج رات اللہ تعالےٰ نے مجھ کو تازہ نسبت سے سرفراز فرمایا ہے +

ہمارے حضرت رحمۃ اللہ نے عرض کی کہ فلاں وقت سے یہ نعمت عنایت ہوئی ہے + حضرت شیخ صاحب نے فرمایا۔ بیشک تمہیں ہماری ضمنیت حاصل ہے۔ تمہیں بھی

Marfat.com

اس نسبت سے سرافراز فرمایا ہے۔ سبحان اللہ کیا ہی قبولیت۔ کشف اور ادراک ہے *
حقائق انبیا کے مقامات اور حالات میں پیغمبر صلے اللہ علیہ آلہ وسلم کی رُوح مُبارک پر درود بھیجنے سے ترقی حاصل ہوتی ہے۔ وہ دُرُود یہ ہے۔ اللّٰھم علی سیّدنا محمد حبیبك وابراھیم خلیلك وبارك وسلّم اس درود کو اُس درود کے ساتھ جو تشہد میں ہے، ملاکر تین ہزار مرتبہ ورد مقرر کرے۔ ان مقامات میں انوار نسبت اور ان اکابروں کے ارواح طیّبہ ظاہر ہوتے ہیں۔ اور ایمانیات میں قوت زیادہ ہوتی ہے *

واضح رہے کہ یہ تینوں ولایتیں اور یہ تینوں کمالات اور ساتوں حقائق اور دوسرے مقامات جن کا بہت تھوڑا سا حال گویا دریا میں سے قطرے کا ذکر ان اوراق میں کیا گیا ہے۔ اس شریف خاندان کے تمام متوسلوں کو حاصل نہیں ہوتے۔ بعض تو ولایت قلبی بلکہ دائرہ امکان تک رہ جاتے ہیں۔ بعض کو ولایت کبریٰ حاصل ہوتی ہے۔ اور بہت کم کو کمالاتِ ثلاثہ حاصل ہوتے ہیں۔ اور خال خال حقائق سبعہ وغیرہ سے فائز ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان عزیزوں کے حالات اور تاثیرات میں فرق ہوتا ہے۔ کیونکہ ہر مقام کے حالات اور علوم جُدا جُدا ہیں۔ جیسا کہ نمونے کے طور پر پیشتر بیان ہو چکا ہے۔ عموماً ولایت میں اور خصوصاً ولایت قلبیہ میں تاثیر اور حالاتِ ذوق شوق اور حرارت سے ظاہر ہوتے ہیں۔ اور کمالات نبوت اور حقائق سبعہ میں جمعیت باصفا اور بے رنگ لطافت پیدا ہوتی ہے۔ کیونکہ اس مقام میں تجلیاتِ ذاتیہ اسما و صفات کے پردے کے بغیر ظاہر ہوتی ہیں۔ جیسا کہ ان مقامات والوں سے پوشیدہ نہیں *

ان مقامات و معارف کا مفصّل حال حضرت مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات میں لکھا ہوا ہے۔ بالفعل کسی کو ان کمالات ثلاثہ اور حقائق سبعہ کے بارے میں گفتگو کرنے کی استعداد نہیں۔ ان بزرگوں کی لیاقت ان مقامات کی نسبت بہت بلند تھی ؎

نہ ہر کہ سر تبراشد قلندری داند　　نہ ہر کہ آئینہ سازد سکندری داند

اس خاندان کی معمولی بشارت اس کے علامات اور آثار کی تحقیق کے بغیر سالک کے باطن یا خارج میں سُننے کے قابل یا قابل اعتبار نہیں ؏ مگر نوشے بخواب اندر شتر شد *

Marfat.com

یہ بات جو مشہور ہے کہ احوال کا علم ہونا ضروری نہیں۔ اس سے مراد احوال کی تفصیل یا احوال کی کشف کا علم ہے۔ اور اگر بالفرض حالات کے وارد ہونے سے تغیر باطن کا عدم ہو، تو بیخطرگی۔ ہمیشہ کی نگرانی۔ فنائے ہوا۔ فنائے ارادت اور فنائے انا ضرور ہے۔

ہمارے حضرت قدس اللہ سرہٗ فرماتے تھے کہ عنقریب ہی تمام مقامات مجددیہ کی تسلیک کی راہ بند ہو جائیگی۔ اس سے مراد آپ کے انتقال کا قریب ہونا تھا۔ اور فرماتے تھے کہ معلوم نہیں کہ روئے زمین پر کسی کو مقامات کی تسلیک کی پوری پوری قوت ہو۔

محمد احسان نے روضۃ القیومیہ میں جس میں حضرت مجددیہ قدس اللہ اسرارہم کے مناقب بیان کئے ہیں۔ اس بات کو بھی نقل کیا ہے:۔

پس ولایتوں کے جذبات اور کیفیات۔ اور کمالاتِ نبوت۔ اور دوسرے مقامات کی وسعتیں۔ اور بیرنگیاں، حصول مقامات کے لئے کافی سچے گواہ ہیں۔ وہم وخیال سے کیا ظاہر ہو سکتا ہے۔ بشارات حقیقت سے مغرور بنانے اور لوگوں کو غیبت میں ڈالنے سے کیا فائدہ۔ ظاہر کو سنت کی پیروی سے آراستہ کرنا۔ اور باطن کو جناب الٰہی میں ہمیشہ توجہ رکھنے سے منور رکھنا چاہئے۔

درویشی کیا ہے؟ ایک طرح پر زندگی بسر کرنا۔ اور ایک ہی طرف دیکھنا ہو

تا ز قید خود پرستیہا دمے آسودمے
ہمچو مظہر کاش راہے با خدا بیمودمے

وجودی توحید کے اسرار۔ احاطہ اور سریان۔ صاحب فنا لوگوں کو عبودیت کے وظائف کثرت ذکر۔ اور حضرات مشائخ کی تربیت سے جذبہ۔ سکر۔ مستی۔ غلبہ محبت اور تجلی کا جو مقام حاصل ہوا ہے۔ وہ پیش آتا ہے۔ لیکن وہ توحید جو محض مراقبہ سریان یعنی تمام وجود وہی ہے۔ اور وہی موجود ہے کا خیال آتا ہے۔ یہ قوت واہمہ کے غلبہ کے سوا اور کچھ نہیں۔ یہ اعتبار کے احاطے سے گرا ہوا ہے۔

اہل فنائے نفس کی توحید شہودی اور علوم جو فنائے قلب حاصل کر لینے کے بعد انوار حق کے غلبات میں یکیں کے مٹانے اور تابعداری سے ہلاک ہوتے ہیں ظاہر ہوتی ہے۔ اور باقی مقامات مجددیہ اور کمالات نبوت میں جہاں ہمیشہ کی تجلی ذاتی

Marfat.com

اور صحو اور ہوشیاری ہے۔ وہاں پر حقائق اور معارف شریعتوں کے علوم ہیں ۔

پس وجودی توحید والے جہاں اللہ تعالےٰ سے اتحادی اور عینی نسبت قایم کرتے ہیں۔ اور شہودی توحید والے ظلیت کی نسبت قایم کرتے ہیں۔ اور وہ لوگ جو ان دونوں مقامات کو طے کر چکے ہیں۔ اور بطور تابعداری اور وراثت کمالات نبوی کو پہنچ چکے ہیں مقصود حقیقی کو تمام نسبتوں سے مبرا خیال کرتے ہیں۔ ہاں یہ مخلوق اور مصنوعی چیز ہے۔ مٹی اور رب الارباب میں کیا نسبت ہو سکتی ہے۔ یہ معرفت ذوقی اور وجدانی ہے نہ کہ تقلیدی۔ لیکن اس قسم کے علوم کا ظہور ہر سالک کو میسر نہیں ہوتا۔ یہ محض فضل الٰہی ہے۔ جسے چاہے عطا کرے۔ ممکن ہے کہ سالک ولایات اور کمالات نبوت کو پہنچ جائے۔ اور پھر بھی اس پر اس بات کا کچھ علم نہ کھلے ۔

نہ سلطاں خریدار ہر بندہ ایست نہ در زیر ہر ژندہ ہر زندہ ایست

لیکن سیر و سلوک کا حاصل ہونا اور تہذیب اخلاق۔ اور احکام شرعیہ کے ادا کرنے میں تکلیف کا دور کرنا۔ یا اور حالات اسرار اور توحید کے منکشف ہوئے بغیر میسر آ سکتے ہیں ۔

حضرت مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے نسبت نقشبندیہ کے سیر و سلوک کو پسند فرمایا۔ کیونکہ یہ تشرع کے نور سے زیادہ تر آراستہ ہے۔ اور نسبت احراریہ کو بھی پسند فرمایا۔ جو کہ خواجہ احرار کو اپنے آباؤ اجداد سے ملی۔ اور جو توحید وجودی کے اسرار کا منشا ہے۔ اس میں لغزش قدم پیش آتی ہے۔ اور آج کل جو بہت سے سالکوں کو ذوقی اور وجدان سے کامل حصہ نصیب نہیں۔ ممکن ہے کہ یہ نبوی زمانہ سے دور اور قرب قیامت اور لیاقت کے فتور کے سبب ہو ۔

پس جو کچھ بزرگان دین نے فرمایا ہے وہ سب کچھ حق ہے۔ جو کچھ کسی کو پیش آیا ہے۔ بیان کیا ہے۔ باہمی فرق صرف اختلاف مقامات الٰہیہ کے سبب سے ہے۔ معاذ اللہ! اگر یہ جھوٹ ہو، یا اس میں جھوٹ کو دخل بھی ہو، صدیقوں کو کون جھوٹا کہہ سکتا ہے۔ توحید شہودی والوں کو وجودی غلطی جیسا کہ وہ کہتے ہیں کہ زعمت الطائفۃ ان التوحید شہودی لا وجودی مما وصلوا الی الحقیقۃ الکلام ایک طائفے کا خیال ہے کہ توحید شہودی ہوتی ہے نہ کہ وجودی۔ اس سبب سے کہ انہوں نے کلام کی حقیقت کو پا لیا ہے ۔

Marfat.com

یہ معارف مقامی کے عدم ظہور کے سبب سے ہے کہ جہاں پر توحید شہودی کے علوم منکشف ہوتے ہیں۔ مگران صوفیوں کو روشن نص اور کشف کمال سے تابعین کے سُکر اور شطح اور مشرب انبیا یعنی صحو اور ہوشیاری سے کافی حصہ ملا ہوا ہے +

یہ ظاہر ہے۔ کیا تجھے یہ بھی معلوم ہے کہ صحابہ کرام تمام اولیائے عظام سے افضل ہیں۔ ہمہ اوست کہنے والے ہیں عبارات کو نوش کرنا غلبہ حال کی وجہ سے ہے۔ اسی طرح معارف متخیلہ کی تطبیق قوت تاویل سے مراد ہے۔ تاکہ اختلاف درمیان سے جاتا رہے۔ نہیں تو مختلف مقامات کی مختلف مقتضیات کس طرح ہو سکتی ہیں۔ اگر عبارات کو تاویل سے ملادیں۔ تو مختلف مقامات کے ذوق اور حالات کب ایک ہو سکتے ہیں +

اگر تو یہ کہے کہ جاڑے اور گرمی کی ہوا، بلحاظ ہوا ہونے کے ایک ہے۔ تاہم ہوا کی سردی اور گرمی کبھی متحد نہیں ہو سکتی +

اسی طرح ہر ایک مقام کے علوم اور معارف جُدا جُدا ہیں۔ اور ہر مرتبہ کے فیض اور انوار الگ الگ +

پس یہ ساری تطبیق (مطابق کرنا) گفتگو کرنے کے ملکہ کی وجہ سے ہے نہ کہ غلبۂ حال کی واردات کی وجہ سے۔ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ بزرگوں کے سخن کو لکھنا یا بیان کرنا مجھ بے سرو سامان کے لائق نہیں ؎

حرفِ درویشاں بدزدد مردِ دُوں
تا بخواند ہر سلیمے زاں فسوں

لیکن چونکہ مجھے احوال کی خواہش تھی۔ اس لئے عزیزوں کے کلام سے کچھ چُن لیا گیا ؎

لعل اللہ یرزقنی صلاحا
(شاید پروردگار مجھے صلاحیت نصیب کرے) ؎

گرندارم از شکر جز نام بہر
زاں بسے خوشتر کہ اندر کام زہر

اگر کوئی طالب آئے تو اس کے حق میں حدیث شریف کے بموجب استخارہ کا بار بار کرنا مع شہادت قبول ضرور ہے۔ اس ہیں فیض میں ایک دوسرے کے اشتراک کے سوا اور کچھ منظور نہیں۔ تاکہ یہ مفید ہو سکے۔ توبہ استغفار کے بعد اسم ذات کی تلقین فرمائیں۔ اور توجہ کریں۔ اس کے دل کو اپنے دل کے مقابل رکھ کر الفائے ذکر کی ہمت کریں۔ تاکہ اس کا

Marfat.com

دل ذاکر ہو جائے۔ اور اس میں حرکت پیدا ہو۔ جس کا دل متاثر نہ ہو اور محض وقوف قلبی میں مشغول رہتا ہو۔ اسی طرح اپنے ہر لطیفے کو اُس کے لطیفے کے مقابل رکھ کر القائے ذکر کی توجہ کرے۔ ہر ایک لطیفہ پر جُدا جُدا چند روز توجہ کرے۔ یہاں تک کہ سارے لطیفے ذکر الٰہی کریں۔ بعد ازاں نفی اثبات کا ذکر اور مراقبہ احدیت ارشاد فرمائیں۔ اور ہمیشہ اس کے دل پر انوار نسبت کے القا کی توجہ جو بزرگوں سے حاصل ہوئے ہیں، کریں۔ اور اوپر کی طرف جذبہ کریں انشاء اللہ تعالیٰ چند روز میں سالک کا دل نورانی ہو جائیگا۔ اسی ضمن میں دوسرے لطائف بھی انوار سے منور ہو جائینگے۔ نور قلب کا رنگ زرد۔ نور روح کا سُرخ۔ نور سر کا سفید۔ نور خفی کا سیاہ۔ نور اخفےٰ کا سبز ہوتا ہے۔ اور لطیفہ نفس کا نور بیرنگ ہوتا ہے۔ اِن رنگوں کا عکس اس میں پڑتا ہے۔ انوار کا دیکھنا مقصود نہیں، کیا بیرونی کچھ کم ہیں کہ اندرونی انوار کو دیکھنے کی کوئی کوشش کرے۔ یہ واقعات، منامات اور مبشرات سے بڑھ کر نہیں۔

چو غلام آفتابم ہمہ ز آفتاب گویم
نہ شبم نہ شب پرستم کہ حدیث خواب گویم

سب سے بڑا واقعہ اللہ تعالےٰ کی رویت اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہے۔ اگر وہم و دغدغہ سے خالی ہو۔ تو یہ بات انوار ذکر روشنی یا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت یا حسب مناسب یا مرشد کی رضامندی یا نسبت باطنی یا کثرت درود یا بعض اسماء کے پڑھنے یا سنت کے زندہ کرنے یا بدعت کو ترک کرنے یا سادات کی خدمت کرنے یا علم حدیث کا شغل رکھنے سے حاصل ہو سکتی ہے۔

مندرجہ بالا باتوں کے بجا لانے سے اگر اس بات کا تصور کرلے کہ مَیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہو گیا ہوں۔ تو حقیقت میں ایسا نہیں ہوتا۔ بلکہ یہ تو دریا میں سے نمی کی طرح ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت مختلف صورتوں میں ہوتی ہے۔ اگر مدینہ منورہ کی صورت موجود ہے۔ اور اس کے صاحب شمائل کو دیکھا ہے، تو البتہ بڑی سعادت ہے۔ اور باطنی ترقی اور توفیق کی زیادتی کا موجب ہے۔ نہیں تو وہم و خیال ہی ہے۔

اسی طرح پر دوسرے مشائخ کبار رحمہم اللہ کی ارواح کی زیارت کو قیاس کر لو۔

اسی طور پر کشف اکونیات کی صحبت میں بہت کم ہوتی ہے۔ یا تو اپنے عقیدے

Marfat.com

اور قوت متخیلہ کے ذریعے وہ خبر جو لوگوں میں قرار پا گئی ہے یا القائے شیطانی اور ہوائے نفسانی سے زید کی صورت عمرو کے معاملہ میں اس کے خیالات کے آئینے میں منعکس ہو جاتی ہے اور وہ یہ خیال کرتا ہے کہ میں نے آج عالم مثال کی صورت دیکھی ہے۔ اور کبھی کبھی مقررہ شرط کے مطابق امر واقعی بھی معلوم ہو جاتا ہے۔ اس واسطے غلطی بھی واقع ہو جاتی ہے۔ اگر ایسا ہو جائے۔ تو رضا اور تسلیم کی راہ اختیار کر کے جناب باری کی طرف متوجہ ہونا چاہیے۔ اور ادھر ادھر خیال نہیں لگانا چاہیے۔ اور اپنے تمام کام اللہ تعالےٰ کے سپرد کر دینے چاہئیں کیونکہ اللہ تعالےٰ اپنے بندوں کو دیکھتا ہے۔ اور جان توڑ کر اس بات کی کوشش کرنی چاہیے کہ مقصود ہاتھ آ جائے۔ اور وہ شہود جو پیدائش سے پہلے تھا۔ اور جسے جسمانی تاریکی میں گم کیا ہے، اُسے ڈھونڈ لیا جائے۔ جس شخص کو اللہ تعالےٰ کشف عنایت کرتا ہے وہ بصیرت کی آنکھوں سے انوار و سیر الٰہی کا مشاہدہ کرتا ہے۔ نہیں تو جمعیت خاطر۔ توجہ قلب اور مبداء فیاض کی نگرانی میں ہو کر ترقی حاصل کرتا ہے۔ اور چند مدت میں لطیفہ قلب منور ہو کر قالب سے باہر نکل آتا ہے۔ صاحب وجدان کو لطائف کی جذب اور کشش معلوم ہو جاتی ہے۔ کیونکہ سلوک سے مراد چلنا ہے۔ اور چلنا سانس کا ہے +

جب لطیفہ قلب قالب سے باہر آتا ہے۔ کسی کو قلب کے سبب اوپر کی راہ کھل جاتی ہے۔ اور کسی کو سر پر منارہ کی طرح نور کا گنبد کھڑا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ کبھی اُسے حالت عروج ہوتی ہے۔ جس میں دل کو اوپر کی طرف کھینچتے ہیں۔ اور کبھی حالت نزول ہوتی ہے۔ جس میں قلب گویا نیچے کی طرف جا رہا ہے۔ یہاں تک کہ لطیفہ قلب اپنے اصل کے ساتھ جسے قلب اور حقیقت جامع انسانی کہتے ہیں۔ اور وہ عرش عظیم کے اوپر ہے ملجاتا ہے۔ یہاں پر پہنچکر یہ خیال نہ کرنا کہ اب قلب کو فنا حاصل ہو گئی ہے۔ بلکہ یہ کشفی پردہ ہے۔ یہاں تک تو صرف دائرہ امکان کا نصف اور آسمانی سیر ختم ہوتی ہے۔ اور عالم امر کی سیر جو لامکانیت سے موصوف ہے۔ ابھی آگے ہے +

دائرہ امکان کے ختم کر لینے کے بعد ولایت صغرےٰ کی سیر میں قلب کو صورت فنا اور اصول لطائف میں ولایت کبرےٰ اور فنائے نفس خیال کرتا ہے +

ظاہر ہے کہ اس کے مستفیدوں کو ان کیفیتوں۔ جذبات اور دوسرے حالات پر پہنچنا جو ولایت صغرےٰ میں پیش آتے ہیں، اس ولایت میں پہنچنے کے لئے ضروری شرط

ہے۔ ان کے بغیر ولایت کبرے کا درجہ حاصل کر لینے سے کیا فائدہ۔ محض اپنی عمر کو ضائع کیا۔ ولایت کے فنا کو کہاں۔ اللہ تعالےٰ اُن کی مراد اپنے فضل عظیم سے برلائے۔ اور انہیں صاحب تحقیق لوگوں کے درجے کو پہنچائے۔ آمین +

جب عنایت الٰہی کے جذبے اور مشائخ کی توجہ سے دائرہ امکان کی دونوں قوسیں ختم ہو جائیں تو سیر کی تمامیئت کی دریافت کشف صحیح پر موقوف ہے۔ اور اس کی علامت سوتے جاگتے ہمیشہ کی حضوری کی حالت کا حاصل ہوتا ہے۔ یہ مع اور ولایت کبرےٰ کی سیر کی کیفیتوں کے پیش آتی ہیں۔ اس وقت قوی جذبات اور حالات اور اسرار حاصل ہوتے ہیں۔ اور ولایت کبرےٰ میں جس کا نور آفتاب کے مشابہ ہے۔ دوپہر کے وقت اجازت مطلقہ عنایت فرماتے ہیں +

فنا وبقا کی حقیقت حاصل ہو جانے کے بعد جس دل کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالےٰ اسے سرانجام کرتا ہے۔ پس اللہ تعالےٰ سے توبہ کے لئے اس شخص کی حالت پر جو شریعت پر قائم نہیں توجہ کر کے دُعا کریں۔ تاکہ وہ ملکہ صلاحیت جو تمہارے نفس کو فضل الٰہی سے حاصل ہوا ہے۔ اس کے نفس کو بھی حاصل ہو جائے۔ اور اسی طرح چند مرتبہ توجہ کریں۔ یا اپنے خیال میں اپنے تئیں وہی گنہگار شخص خیال کر کے چند روز توبہ اور استغفار کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ وہ شریعت پر ثابت قدم ہو جائیگا +

مشکلات کے حل کرنے کے لئے جو مقصود ہے۔ اسے ملحوظ رکھ کر دعا کریں تاکہ مطلوب حاصل ہو جائے۔ اور مریض کو تندرست خیال کر کے توجہ فرمائیں۔ یا مرض کے دور کرنے کے لئے توجہ فرمائیں۔ یہاں تک کہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے وہ شفا حاصل کرے +

جس شخص کو بے خطرہ اور صفا دل حاصل ہے۔ اس کے لئے غیر کے باطن کو خطرات سے پاک کرنا کوئی بڑی بات نہیں۔ اگر اپنے دل کے مقابل اس کا دل رکھ کر وجدان کی طرف متوجہ ہووے، تو جو خطرہ دل میں آئے۔ وہ اسی کے باطن کا خطرہ ہے +

باطنی خطرات کئی قسم کے ہوتے ہیں جو دل کی بائیں طرف سے اُٹھتا ہے۔ وہ عمل کو بگاڑتا۔ اور گناہ کرنے پر جرات کرتا۔ اور مغفرت الٰہی پر غرور کرتا ہے، وہ شیطانی خطرہ ہے۔ اور دل کی دائیں طرف سے، اس کا طاعت۔ ذکر اور نیک کام کی طرف مائل ہونا ملکی خطرہ ہے۔ اور دل کے اوپر کی طرف سے، اپنے آپ کو آراستہ کرنے اور جا فزاہ نیک

کا خطرہ، خطرہ نفسانی ہوتا ہے۔ اور سب سے اوپر کی طرف سے جس سے خیالات متحرک ہو جاتے ہیں اور مقامات اور حالات کی ترک ہوتی ہے۔ وہ رحمانی خطرہ ہے +

امور غیبی کے دریافت کرنے کے لئے عالم مثال اور ملاء اعلیٰ کا مطالعہ کریں یہاں تک کہ غیبت یا خواب میں کوئی چیز واضح ہو جائے۔ لیکن بار بار توجہ کرنے کے بعد حکم لگائیں۔ اہل اللہ کو حاصل کرنے کے لئے اپنے دل کو اس حالت سے جو اس میں ہو خالی تصور کر کے اس بزرگوار کے دل کے سامنے رکھے۔ تو جو حالت دل میں اس وقت پیدا ہوگی۔ وہ اس بزرگ کے احوال شریفہ کا انعکاس ہوگا۔ عموماً خاندان چشتیہ سے حرارت اور شوق۔ بزرگان قادریہ سے صفا اور لمعان۔ اور اکابر نقشبندیہ سے بے خودی اور اطمینان معلوم ہوتا ہے۔ بزرگانِ سہروردیہ کا حال نقشبندیہ کے حالات کے مشابہ ہے +

اہل اللہ کی نسبت کا فیض یا تو سورج کے نور کی طرح سوراخ سے نمایاں ہوتا ہے یا بادل کی طرح ہوتا ہے۔ جو آسمان کو گھیرے ہوئے ہو۔ یا نسیم سحری کی طرح یا مینہ کی طرح یا بھوں (ابروں) کی طرح یا باریک چادر کی طرح ہوتا ہے۔ جس سے تمام بدن ڈھکا ہوا ہوتا ہے اور شبنم کی طرح لطیف معلوم ہوتا ہے +

اہل ادراک کو ارباب قلب کے حالات سے دلی ذوق و شوق۔ اور محبت کی حرارت حاصل ہوتی ہے۔ اور ولایت کبریٰ والوں کی نسبت سے لطیفہ نفس کو اطمینان۔ استہلاک اور اضمحلال حاصل ہوتا ہے۔ بلکہ تمام بدن کو گھیر لیتا ہے۔ کمالات نبوت اور مقامات مجددیہ والوں کی نسبت سے لطافت۔ بیرنگی اور بڑی وسعت تمام لطائف کو گھیر لیتی ہے۔ بلکہ اس کے ادراک سے یہ بعید نہیں کہ نزدیکی بھی لے سے دُور دکھلائی دینے لگے۔ اسی واسطے اس خاندان شریف کی نسبت کی لطافت اور بیرنگی سے منہ پھیر کر جس نسبت میں ذوق اور شوق ہو۔ اور مقام قلب و افعالی تجلیات سے نکلتی ہو۔ متوجہ ہو جاتے ہیں۔ لیکن انہیں یہ معلوم نہیں کہ یہ لطافت ہے کہاں سے۔ حالانکہ اس طریقہ کی راہ کو وسط میں بڑے عجیب و غریب ذوق اور شوق پیش آتے ہیں۔ اور اس طریقہ شریفہ کے حالات بطور ہمیشگی رہتے ہیں۔ اور اس طریقہ کی نسبت سے اسماء و صفات کے پردے کے بغیر ذاتی اور دائمی تجلی کا مقام حاصل ہوتا ہے۔ اور وہ نہایت لطیف اور بیرنگ ہوتا ہے۔ جس کو حاصل کرنے کے لئے ادراک کا ہاتھ نہیں پہنچ سکتا۔ اسی واسطے کوتاہ بیں نا پہنچنے والے کہتے ہیں کہ ان کی

Marfat.com

صحبت میں بائی اور صفائی جمعیت حاصل ہے۔ہاں جس شخص کو اس طریقہ میں اسماء و صفات کے ظلال یا تجلی صفاتی کا مرتبہ حاصل ہے۔البتہ اُس کی توجہ کی تاثیر سے کیفیت حاصل ہوتی ہے لوگ خیال کرتے ہیں کہ ان کا باطن قوی ہے، ایسا نہیں ہوتا۔ بلکہ تجلی ذاتی کے مرتبہ کو پہنچے ہوئے فیض اور برکتوں کے پہنچانے میں بڑے عظیم الشان ہوتے ہیں۔ اور مستفید ان سے تھوڑے ہی عرصے میں شوق۔ حضور اور حرارت حاصل کر لیتے ہیں۔ ھوالذی جعل لکم من الشجر الاخضر نارا (وہ ذات ہے جس نے تمہارے لئے سبز درخت سے آگ بنائی)۔

در نیابد حال پختہ ہیچ خام پس سخن کوتاہ باید والسلام

دوسرے طریقوں میں ذکر جہر کی کثرت۔ حبس دم۔ اذکار اور شغلوں سے قلبی حرارت۔ شوق اور ذوق ظاہر ہوتا ہے۔ جو کیفیتیں نقشبندیہ جذبے اور حصول فنا کے مقام میں حاصل ہوتی ہیں ان کی دو قسمیں ہیں۔ اور دونوں قسم کے حالات میں فرق ہے۔ یہاں پر پہنچکر نسبت باطنی کی وسعت۔ حضور ئے دوام۔ اور انوار اور برکات کی کثرت حاصل ہوتی ہے۔ اور حالی توحید وہم کے غالب ہونے کے بغیر ظاہر ہوتی ہے۔ یہاں پر صرف قلبی حرارت اور تپش ہوتی ہے جس سے بعض عارضے لاحق ہو جاتے ہیں۔ اگر توحید کی حالت ہے۔ تو وہ قوت واہمہ کے غلبہ اور مراقبہ توحید سے ہے۔ لیکن اگر یہ نسبت شریفہ فنا اور بقا کو پہنچ جائے۔ تو راہ خدا کے طالبوں کے دلوں کو زندہ کرنے کے حق میں اکسیر اعظم ہے ع

تا یار کرا باشد و میلش بکہ باشد

واضح رہے کہ مراقبہ سے عموماً جس سے مراد یہ ہے کہ خطرات سے دل کی نگہبانی کی جائے۔ اور فیض الٰہی کا انتظار کیا جائے۔ باطنی نسبت میں گہرائی اور قوت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور تہلیل کی کثرت سے جس سے مراد اپنے وجود اور تمام موجودات کی نفی اور اللہ تعالےٰ کی ہستی کا اثبات ہے۔ مقررہ شرائط کے ساتھ بڑی قوی فنا اور ہستی حاصل ہوتی ہے۔ اور قرآن مجید کی تلاوت سے نورانیت اور صفائی۔ اور استغفار۔ نماز۔ اور عاجزی اور نیاز کی کثرت اور درود اور مناجات کی کثرت سے عجیب واقعات ظاہر ہوتے ہیں اگر تو اپنی فنائیت کی نسبت سے متوجہ بارگاہ الٰہی ہو، تو تجھ پر ایک خاص حالت وارد ہوگی۔ اور اگر بقا کی نسبت سے متوجہ ہوگا، تو اور ہی لطف حاصل ہوگا۔ بسط کے وقت اگر بال بھر بھی تبدیلی واقع ہو جائے۔ تو تُو خدا کا شکر بجا لا۔ اور اسے تھوڑا خیال کر۔ اور قبض کے وقت

Marfat.com

اول تو سرد پانی سے اگر نہ ہو سکے تو گرم ہی سے دوگانہ نماز اور استغفار کرے۔ اگر پھر بھی قبض نہ جائے تو غسل کرے۔ یا وضو پر وضو کرے۔ اور عاجزی اور نیاز کرے۔ یا قرآن مجید کی تلاوت مع ترتیل یا موت کی یاد یا پرانی قبروں کی زیارت۔ خیر اور صدقے کے موقعوں کی حضوری۔ اور مرشد کی طرف توجہ کرنا دافع قبض ہیں۔ حرام لقمہ کھانے سے اس کے تحلیل ہونے تک تین روز تک قبض رہتی ہے۔ اس لئے چھوٹے چھوٹے گناہوں سے توبہ کرکے وضو کرکے نماز ادا کرے۔ **ھوالقابض** کی تجلی ارادہ الٰہی پر موقوف ہے۔ تو اپنی طرف سے کوشش کر۔ اور کشش الٰہی کی اُمید رکھ ؎

عاشق کہ شد کہ یار بحالش نظر نہ کرد
اے خواجہ درد نیست ولیکن طبیب ہست

فرماتے ہیں کہ جسے بغیر بُری روزی کے کسی پر قناعت۔ ہمیشہ کے ذکر میں مشغول رہنے اور کا ضبط اوقات اور وظائف عبودیت حاصل نہیں۔ اور اللہ تعالےٰ سے، اللہ تعالےٰ کے سوائے اور کچھ مانگتا ہے۔ وہ راہ خدا میں ناقص ہے ✦

اور حضرت خواجہ بزرگ امام الطریقہ **خواجہ نقشبند** قدس اللہ سرہٗ اپنے طریقے کے وظائف اور اوراد کو جو کچھ حدیث شریف میں ثابت ہو چکا ہے۔ اسی پر متصور سمجھتے تھے۔ پس اس طریقے والے کے لئے سنت نبوی کی پیروی لازمی ہے۔ صبح کے وقت ماثورہ دعائیں پڑھنی چاہئیں:۔

دس مرتبہ درود۔ دس مرتبہ استغفار۔ دس مرتبہ آعوذ باللہ من الشیطان الرجیم اور آیۃ الکرسی ایک مرتبہ۔ اور سورہ اخلاص اور معوذتین تین تین بار۔ اور تین مرتبہ سبحان اللہ وبحمدہٖ شام کے وقت اور سوتے وقت بھی پڑھے ✦

فاتحہ کے بعد مشائخ کے ارواح مقدسہ کی طرف رجوع کرکے ذکر اور مراقبہ میں مشغول ہو جائے۔ اشراق کے وقت دوگانہ ادا کرے۔ اور دوگانہ استخارہ کا ادا کرے (اور کہے اے پروردگار! میں تجھ سے استخارہ کرتا ہوں کہ دن اور رات میں جو کچھ میرے حق میں بہتر ہے وہی میرے پیش آئے۔ اور مجھے قضا کی برائی سے محفوظ رکھ۔ اور قضا پر راضی رہنے کی توفیق عنایت کر۔ بعد ازاں کتاب کے پڑھنے اور دوسرے ضروری امور میں مشغول ہو جائے چاشت کی چار رکعت نماز جسے صلوٰۃ الاوابین کہتے ہیں۔ اور یہی نماز ضحےٰ ہے۔ انہ کان للاوابین

غفوراً (بیشک وہ اوابین کو بخشنے والا ہے) دوپہر کی نیند کے بعد جو کہ رات کے قیام کی موید ہے۔ زوال کے وقت چار رکعت لمبی قنوت سے پڑھے۔ پھر شام کی سنتوں کے بعد چھ رکعت نماز صلوٰۃ الاوابین پڑھے جو کہ لوگوں میں مشہور ہے۔ اور بہتر بھی یہی ہے۔ اگر یہ ہو سکے تو رات کے تین حصے کر لے۔ پہلے اور آخری حصے کو یاد الٰہی میں صرف کرے اور بیچ کا حصہ اپنے نفس کے آرام کے لئے استعمال کرے۔ نہیں تو رات کا چوتھا حصہ کافی ہے +

تہجد کی نماز مغلوب النوم (نیند ماتا) کے لئے سونے سے پیشتر جائز ہے اور بے توفیق کے لئے چاشت کے وقت اس کا تدارک لازم ہے۔ بارہ رکعت دس رکعت یا آٹھ رکعت جتنا ہو سکے ادا کرے۔ اور قرأت سورہ یٰسین معمول ہے۔ اگر سورہ یٰسین نہ ہو سکے تو سورہ اخلاص ہی پڑھ لے۔ اور سحر کے وقت دعا۔ استغفار۔ ذکر اور مراقبہ کرے۔ عموماً رات کا تیسرا حصہ لیکر جاگے۔ اور اذکار سے فارغ ہو کر تھوڑا سا سو جائے اسے خواب مشاہدہ کہتے ہیں +

صبح کی نماز اول وقت میں جب کہ ابھی تارے چمک رہے ہوں ادا کرے۔ اور اُن وردوں کا جن کا ذکر احادیث شریف میں وارد ہے۔ اور ثابت ہوا ہے، وظیفہ کرے۔ قرآن مجید کی تلاوت حافظ قرآن مجید کے لئے تہجد میں بہتر ہے۔ اور غیر حافظ کو نماز اشراق یا نماز ظہر کے بعد ترتیل سے کرنی چاہیئے۔ اور ایک سپارے سے کچھ زیادہ کرنی چاہیئے۔ اگر ذوق اور شوق مطلوب ہو تو متوسط آواز سے ذرا اونچی پڑھے +

سو مرتبہ کلمہ تمجید۔ سو مرتبہ کلمہ توحید۔ سو مرتبہ درود۔ نماز عشا کے بعد پڑھے۔ ورنہ جس وقت یسّر ہو سکے۔ ہزار بار معمول ہے۔ استغفار جس قدر ہو سکے "رب اغفرلی وارحمنی وتب علیّ انک انت التواب الرحیم" سو مرتبہ اور رب اغفرلی وارحم واھدنی سبیل الاقوم اللھم اغفرلی ولوالدیہ ولمن توالد وللمؤمنین والمومنات پچیس مرتبہ پڑھے +

واضح رہے کہ یہ نمازیں، تلاوت اور ورد حضوری قلب کے بغیر صحیح نہیں۔ اس واسطے بزرگوں نے فرمایا ہے کہ سالک فرض اور سنت موکدہ ادا کرنے کے بعد ذکر اور مراقبہ کے سوائے اور کسی چیز میں مشغول نہ ہووے تاکہ اسے حضوری ملکہ حاصل ہو جائے۔ اور

Marfat.com

فنائے نفس اور تہذیب اخلاق سے مشرف ہو۔ پھر ہر ایک وِرد اور امورِ معاش کا ہر کام اور درس تدریس کرا ہے۔ لیکن ان میں پرداخت۔ وقوف قلبی اور یاد داشت کو لازم رکھے لیکن دقیق علوم میں مشغول ہونا مضر ہے۔ علومِ دین کا شغل نسبت باطنی کے لئے ممد ہے خاصکر حدیث کا علم۔ کیونکہ اس میں تفسیر۔ فقہ اور تصوّف کے سب علوم پائے جاتے ہیں لیکن اس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مقدس و پاکیزہ روحانیت کی طرف توجہ کا ہونا ضروری شرط ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کلام کا حفظِ ادب، لازمی ہے۔ +

اب حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی قدس اللہ سرہٗ السامی کے کلام مبارک سے چند کلمات نقل کئے جاتے ہیں، جن پر عمل کرنا ہر سالک کے لئے لازم ہے اللہ تعالےٰ اپنے فضل وکرم سے اس کاتب کو (اور پڑھنے والے کو) ان کے عمل کی توفیق عنایت فرمائے۔ وہ حسب ذیل ہیں:۔ (رشحات ص ۱۸)

اے بیٹا! مَیں تجھے نصیحت کرتا ہوں کہ ہر حالت میں ادب اور پرہیزگاری میں رہنا۔ تاکہ تو آثار سلف کی پیروی کر سکے سُنّت وجماعت کا حاضر باش رہے۔ حدیث پڑھے۔ جاہل صوفیوں سے کنارہ کرے۔ نماز باجماعت ادا کرے۔ بشرطیکہ تو امام اور موذن نہ ہو۔ شہرت کی طلب بالکل نہ کرنا کیونکہ شہرت بڑی مصیبت ہے۔ کسی منصب پر مقید نہ ہونا بلکہ گمنام ہونا۔ قبالوں میں اپنا نام نہ لکھنا۔ محکمہ قضا میں نہ آنا۔ کسی کا ضامن نہ بننا۔ لوگوں کی وصیتوں میں دخل نہ دینا۔ بادشاہوں اور اُس کے ہمنشینوں سے الگ رہنا۔ خانقاہ نہ بنانا۔ خانقاہ میں نہ بیٹھنا۔ زیادہ سماع نہ کرنا کیونکہ سماع سے نفاق پیدا ہوتا ہے۔ اور سماع زیادہ کرنے سے دل مرجاتا ہے۔ نیز سماع کا انکار بھی نہ کرنا کیونکہ بہت لوگ صاحب سماع ہوتے ہیں۔ کم کھانا۔ کم سونا۔ کم کہنا اور خلقت سے ایسا بھاگنا جیسے لوگ شیر سے بھاگتے ہیں۔ خلوت میں بیٹھے رہنا۔ مردوں۔ عورتوں۔ بدعتیوں۔ دولتمندوں اور عام لوگوں سے میل جول نہ کرنا۔ حلال کھانا۔ شبہ سے پرہیز کرنا۔ جہاں تک ہو سکے شادی نہ کرنا۔ کیونکہ ایسا کرنے سے تو دنیا کا طالب ہوجائیگا اور دنیا کو طلب کرتے ہوئے تیرا دین برباد ہوجائیگا۔ زیادہ نہ ہنسنا اور قہقہہ سے بالکل پرہیز کرنا۔ کیونکہ ہنسنے سے دل مرجاتا ہے +

Marfat.com

تجھے مناسب ہے کہ ہر ایک کو شفقت کی نگاہ سے دیکھے۔ اور کسی کو حقیر نہ خیال کرے۔ اور اپنے ظاہر کو آراستہ نہ کرے، کیونکہ ظاہری آرائش سے باطنی خرابی ہوتی ہے۔ لوگوں سے لڑائی جھگڑا نہ کر۔ اور نہ کسی سے کچھ مانگ۔ اور نہ کسی کو کوئی خدمت سپرد کر۔ اور مال تن اور جان سے مشائخ کی خدمت بجالا۔ اُن کے افعال کا انکار نہ کر۔ کیونکہ اُن کا منکر کبھی خلاصی نہیں پا سکتا۔ دُنیا اور اہل دنیا پر مغرور نہ ہو۔ یہ مناسب ہے کہ تیرا دل ہر وقت غمگین۔ اور تیرا بدن بیمار۔ اور تیری آنکھ رونے والی۔ اور تیرا عمل خالص۔ اور تیری دعا عاجزی سے۔ اور تیرا کپڑا پرانا۔ اور تیرا رفیق درویش۔ اور تیرا سرمایہ فقہ۔ اور تیرا گھر مسجد اور تیرا غمخوار حق سبحانہٗ تعالےٰ ہو۔

احوال حضرت مجدد الف ثانی امام ربانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ

واضح ہے کہ امام ربانی مجدد الف ثانی صاحب طریقہ حضرت شیخ احمد فاروقی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے طریقہ چشتیہ اپنے والد بزرگوار سے حاصل کیا۔ اور اس سلسلہ عالیہ کے ارواح طیّبہ سے فیض۔ اجازت اور خلافت حاصل کی۔ اور پھر شاہ کمال قادری قدس اللہ سرہٗ کے منظور نظر بنے۔ جنہوں نے وہ خرقہ جو شاہ سکندر علیہ الرحمۃ سے حاصل کیا تھا۔ اور اس بارے میں تاکید بھی ہوئی تھی، آپ کو پہنایا۔ اور آپ نے خاندان قادریہ کے اکابر کی ارواح مقدسہ اور حضرت غوث الثقلین کی رُوح پُر فتوح سے فیض برکتیں۔ اجازت اور خلافت حاصل کی۔

آپ کو طریقہ کبرویہ کی اجازت مولانا یعقوب جرفی رحمۃ اللہ علیہ سے جن کے کمالات کشمیر میں مشہور ہیں، حاصل تھی۔

آپ کو نقشبندیہ حضرات کی نسبت خواجہ آفاق باقی باللہ قدس سرہٗ سے حاصل ہوئی۔ اور یہی نسبت آپ پر غالب تھی۔ اور اسی طریقہ کے ذکر شغل وضع اور آداب آپ کے معمول تھے۔

چونکہ آپ کو چاروں طریقوں کی اجازت حاصل تھی۔ اس لئے یہاں پر چاروں شجروں کا ذکر کردینا ضروری ہے۔ تاکہ اس سلسلہ عالیہ کے متوسلوں کیلئے برکت اور یمن کا موجب ہو۔

Marfat.com

ان چاروں طریقوں کے فیض اخذ کرنے کے علاوہ آپ کو جناب الٰہی سے وہ وہ انعامات اور عطایا جلیلہ ملے کہ جن کے کمالات کے ادراک سے عقل بھی حیران ہے۔

حضرت خواجہ قدس سرہٗ آپ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ آپ جیسا آسمان کے تلے کوئی نہیں۔ اور اس امت میں آپ جیسے معدودے چند ہیں۔ آپ کے معلومات اور مکشوفات سب صحیح ہیں۔ اور اس قابل ہیں کہ انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کی نظر میں آئیں حضرت خواجہ قدس سرہٗ کے مکتوبات سے آنجناب کا کمال ظاہر ہوتا ہے۔

مُلّا بدرالدین نے حضرات القدس میں۔ محمد ہاشم نے برکات احمدیہ میں محمد احسان نے روضۃ القیومیہ میں۔ اور نیز دوسرے عزیزوں نے آنجناب کے مقامات۔ کرامات۔ طاعات اور عبادات لکھے ہیں۔ لا یحبہ الا المومن اتقی ولا یبغضہ الا منافق مومن اسے محبت کرتا ہے اور منافق اسے بغض رکھتا ہے۔

محمد ہاشم کشمی برکات احمدیہ میں لکھتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت خواجہ قدس سرہٗ نے اپنے اصحاب کو آپ سے استفادہ کے لئے ترغیب دیکر سرہند بھیجا۔ ان میں سے ایک نے اس امر کے ماننے سے انکار کیا۔ اس شخص نے خواب میں دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آنجناب کی مدح میں خطبہ پڑھ رہے ہیں۔ اور فرماتے ہیں کہ جو میاں شیخ احمد کا مقبول ہے، وہ ہمارا بھی مقبول ہے۔ اور جو میاں شیخ احمد کا مردود ہے، وہ ہمارا بھی مردود ہے۔

شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ، خاتمہ رسالت میں آنجناب کے کلام شریف پر سوالات کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ مجھ کو آپ کے بارے میں اس آیت شریفہ کا القا ہوا وَاِنْ یَّکُ کَاذِبًا فَعَلَیْہِ کَذِبُہٗ وَاِنْ یَّکُ صَادِقًا یُّصِبْکُمْ بَعْضُ الَّذِیْ یَعِدُکُمْ (تو اس کے جھوٹ کا وبال اُسی پر (پڑیگا) اور اگر سچا ہوا تو جس جس (عذاب) کا تم سے وعدہ کرتا ہے اُن میں سے کوئی نہ کوئی (تو) تم پر (ضرور) آنازل ہوگا) سورۃ المومن پارہ ۲۴

مخفی نہیں کہ یہ آیت کریمہ فرعون اور فرعونیوں کے لئے حضرت موسےٰ علیہ السلام کی حقیقت کے رفع کے بارے میں تھی۔

سبحان اللہ! آپ موسوی مشرب تھے۔ اگرچہ شیخ عبدالحق نے اس وقت تو مارے غضب کے اس آیہ کریمہ سے شبہے کو رفع نہ کیا۔ لیکن چند مدت بعد آپ کے کمالات کا مقر ہوا جیسا کہ

Marfat.com

اس خط سے ظاہر ہوتا ہے۔ جو شیخ صاحب نے مرزا حسام الدین کے نام بھیجا۔ جو حضرت خواجہ باقی باللہ کے بڑے خلیفوں میں سے تھے۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت شیخ صاحب اپنے اظہار سے باز آ گئے ہیں۔ اور فرماتے ہیں کہ ایسے عزیزوں کے حق میں بدظن نہیں ہونا چاہئے۔ اور اُس کا یہ خیال کہ عربی لفظ کا ترجمہ رہ گیا ہے محض تعصب کی وجہ سے ہے۔ اور معارف کے دقائق سے اسے مس تک نہیں ہاں صاحب نظر کے کلام میں غور و خوض اس شخص کے لئے مناسب ہے۔ جس کی بصیرت کی آنکھ روشن ہو۔ اور حقائق کی باریک باتوں کے معلوم کرنے میں اس کی کشفی نظر رسا ہو +

باوجود ان تمام باتوں کے مولانا محمد بیگ نے آپکے کلام پر کے اعتراضات کے رفع کرنے کے لئے مکہ معظمہ میں ایک رسالہ مرتب کر کے اس پر چاروں مذہبوں کے مفتیوں کی مُہریں لگوائی تھیں۔ جو اس وقت یہاں موجود ہے +

آپکے دوسرے مخلصوں نے بھی راہِ خدا کے سلوک میں بہت کچھ لکھا ہے آنجناب نے بھی خود اعتراضات کا رد فرمایا ہے۔ اہل انصاف کے نزدیک آنحضرت کا عجیب کلام ہی خود کافی اور شافی ہے +

آپ فرماتے ہیں کہ ہمارا کلام سکر اور صحو سے خالی اور عام کے نصیب ہے +

آپ فرماتے ہیں کہ وہ کشوف اور معارف جو کتاب اور سنت کے خلاف ہوں مقبول نہیں +

داناؤں کے نزدیک آپکے کلام پر کے تمام اعتراضات کا جواب صرف یہی تین کلمات ہیں۔ اور مفصل جواب آپ کے مکتوبات میں دیئے ہوئے ہیں۔ آپکے مکتوبات میں دیکھنے چاہئیں۔ لیکن متقدمین کے معارف کی تثلیث کی تقریر کے بعد عجیب معارف اور جدید مقامات کے تحریر کرنے سے ان اکابروں کا کوئی نقصان نہیں ہو جاتا۔ جس طرح کہ محمدی ملت کے ظہور سے پہلی ملتوں کو کوئی نقصان لاحق نہیں ہوا۔ اور شافعی مذہب سے جو امام مالک کے شاگرد کا بنایا ہوا ہے۔ امام مالک کے مذہب میں کوئی قصور نہیں ہوا +

آپ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالٰے کی معرفت اُس شخص پر حرام ہے جو اپنے تئیں فرنگی کافر سے بہتر جانے۔ پھر اس شخص کی کیا حالت ہوگی، جو اپنے تئیں اکابر دین سے اچھا خیال کرے +

آپ فرماتے ہیں کہ میں اکابر دین کا ادنٰے خوشہ چین ہوں۔ میں اُن کی نعمتوں کی ریزے

Marfat.com

اُٹھانے والا ہوں - یہ نعمتیں انہیں ہی حاصل تھیں - انہوں نے مجھے اپنے کرم اور احسان سے فائدہ بخشا - اس لئے مجھ پر ان اکابر قدس اللہ اسرارہم کے حقوق لازم ہیں +

آپ فرماتے ہیں کہ یہ علوم اور معارف ان اکابر کو وحدت وجود - احاطہ اور سریان ذاتی وغیرہ وسط راہ میں پیش آئے ہونگے - اور ان مقامات میں ترقی کی ہوگی +

اگر اولیاء کرام کے کلام کی تو پیروی کرے تو تجھے معلوم ہو جائے کہ ان عزیزوں سے کیسی کیسی بلند باتیں زبان پر آئی ہیں :-

ایک بزرگ فرماتے ہیں سبحانی ما اعظم شانی - لوائی ارفع من لوائی احمدی (میں پاک ہوں، کیا ہی میری شان ہے - میرا جھنڈا محمدی جھنڈے سے زیادہ بلند ہے) +

اور ایک بزرگ فرماتے ہیں قدمی ھٰذہٖ علےٰ رقبۃ کل ولی اللہ (میرا قدم تمام اولیا کی گردن پر ہے) +

اور ایک بزرگ فرماتے ہیں قدمی علےٰ جبۃ کل ولی اللہ (میرا قدم تمام اولیا کے جبوں پر ہے) +

ان سب میں حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہ بالاتفاق تمام اولیاء کرام سے افضل ہیں +

اور ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ جب میں نے مقام قرب میں ایک قدم اپنے قدم سے آگے دیکھا تو مجھے غیرت آئی کہ مجھ سے کون شخص سبقت لے گیا ہے - آواز آئی کہ یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا قدم مبارک ہے - تب میرے دل کو تسلی ہوئی +

اور ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ میں مقام قرب میں ایسے دریا سے پار ہوا ہوں کہ تمام انبیا اس دریا کی اس طرف ہیں +

اور حضرت شیخ محی الدین رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے آپ کو ختم ولایت لکھا ہے +

حضرت مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اختم رسالت کو ختم ولایت سے فائدہ پہنچتا ہے - پس جو توجیہ ان اکابر کے تابعین ایسے کلمات کی بابت کرتے ہیں - وہ یا تو حال کے غلبہ کی وجہ سے تھی - یا وہ مامور ہی اسی طرح تھے کہ ان مقدمات کو ظاہر کریں - یا نعمت الٰہی کا تذکرہ کرنا چاہتے تھے - یا طالبانِ راہ کی ترغیب کے لئے انہوں نے ایسا کیا - یا صرف

یہ ظاہری عبارت ہو۔ اور اس کے معنی مقصود کو پہنچ جانے میں مدد کرتے ہوں۔ انصاف کی رو سے یہی توجیہ ان اعتراضات کا کافی ثبوت ہے، جو اہل ظاہر نے حضرت مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے کلام پر کئے۔ فلا تکن من الممترین (تو شک نہ کر) جو علوم او معارف کتاب اور سنت کے موافق ہیں، اپنے بعض غیر معمول میں تاویل یا تفویض کرنی چاہیئے۔ اور اعتراض نہیں کرنا چاہیئے۔ اس گروہ کا منکر سخت خطرے میں ہے ✦

حضرت عبد اللہ انصاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ انکار نہ کر کیونکہ انکار بُرا ہے۔ انکار وہی شخص کرتا ہے جو اس کام سے محروم ہے۔ اللہ تعالےٰ ہمیں تمہیں اپنے دوستوں کی محبت عنایت فرمائے۔ المرء مع من احب (مرد اُسی کے ساتھ ہوتا ہے جس سے وہ محبت کرتا ہے) ✦

واضح رہے کہ شجرہ علیہ نقشبندیہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ حسب ذیل ہے:-

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الٰہی بحرمت شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم ✦

الٰہی بحرمت خلیفہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ ✦

الٰہی بحرمت صاحب رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سلمان فارسی رضی اللہ تعالےٰ عنہ ✦

الٰہی بحرمت حضرت امام قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ✦

الٰہی بحرمت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالےٰ عنہ ✦

الٰہی بحرمت حضرت سلطان العارفین سلطان بایزید بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ✦

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ ✦

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابو علی فارمدی رضی اللہ تعالےٰ عنہ ✦

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ یوسف ہمدانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ ✦

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ جہان سرحلقہ خواجگان حضرت خواجہ عبد الخالق غجدوانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ ✦

Marfat.com

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ مولانا عارف زیوگری رضی اللہ تعالےٰ عنہ +

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمود الخیر فغنوی رضی اللہ تعالےٰ عنہ +

الٰہی بحرمت حضرت عزیزاں خواجہ علی رامیتنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ +

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمد باباسماسی رضی اللہ تعالےٰ عنہ +

الٰہی بحرمت حضرت سیدامیر کلال رضی اللہ تعالےٰ عنہ +

الٰہی بحرمت امام الطریقۃ حضرت خواجہ بہاوالدین نقشبند رضی اللہ تعالےٰ عنہ +

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ علاؤالدین عطار رضی اللہ تعالےٰ عنہ +

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ناصرالدین خواجہ عبید اللہ احرار رضی اللہ تعالےٰ عنہ +

الٰہی بحرمت مولانا محمد زاھد رضی اللہ تعالےٰ عنہ +

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ مولانا درویش محمد رضی اللہ تعالےٰ عنہ +

الٰہی بحرمت حضرت مولانا خواجہ امکنگی رضی اللہ تعالےٰ عنہ +

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ باقی باللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ +

الٰہی بحرمت امام الطریقت حضرت مجدد الف ثانی بدرالدین شیخ احمد فاروقی رضی اللہ تعالےٰ عنہ +

الٰہی بحرمت حضرت عروۃ الوثقیٰ شیخ محمد معصوم رضی اللہ تعالےٰ عنہ +

الٰہی بحرمت شیخ سیف الدین رضی اللہ تعالےٰ عنہ +

الٰہی بحرمت حضرت حافظ محمد محسن رضی اللہ تعالےٰ عنہ +

الٰہی بحرمت سید السادات حضرت سید نور محمد بداونی رضی اللہ تعالےٰ عنہ +

الٰہی بحرمت پیر دستگیر مرشد برحق شمس الدین حبیب اللہ مرزا جانجاناں رضی اللہ تعالےٰ عنہ +

الٰہی بحرمت فقیر عبد اللہ معروف بہ غلام علی عفی عنہ کو توبہ نصوحی پر استقامت عنایت کر۔ اور اپنی محبت اور معرفت سے حصہ عنایت کر۔ اور ہر جگہ معافی اور نگہبانی کر۔ آمین ثم آمین ؎

شنیدم کہ در روز امید و بیم
بداں را بہ نیکاں بہ بخشد کریم

سال
سے باعث
مھمد احسینی مو منا

آنجناب کو شیخ الشیوخ شیخ محمد عابد سے اجازت حاصل ہے۔ اور آپ کو دلیل الرحمان شیخ عبدالاحد سے۔ اور آپ کو حضرت خازن الرحمۃ شیخ محمد سعید سے اور آپ کو امام الطریقت حضرت مجدد الف ثانی قدس اللہ سرہ سے +

اس طریقۂ عالیہ کی نسبت بلحاظ اہل بیت کے اماموں کے حسب ذیل ہے۔ جسے سلسلۃ الذہب بھی کہتے ہیں :-

الٰہی بحرمت شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم +

الٰہی بحرمت امیر المومنین علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ +

الٰہی بحرمت امیر المومنین امام حسن رضی اللہ تعالےٰ عنہ +

الٰہی بحرمت امیر المومنین امام حسین شہید کربلا رضی اللہ تعالےٰ عنہ +

الٰہی بحرمت حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالےٰ عنہ +

الٰہی بحرمت حضرت امام محمد باقر رضی اللہ تعالےٰ عنہ +

الٰہی بحرمت حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالےٰ عنہ +

الٰہی بحرمت حضرت امام علی موسیٰ کاظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ +

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ معروف کرخی رضی اللہ تعالےٰ عنہ +

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ سری سقطی رضی اللہ تعالےٰ عنہ +

الٰہی بحرمت حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی رضی اللہ تعالےٰ عنہ +

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ رودباری رضی اللہ تعالےٰ عنہ +

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابو علی کاتب رضی اللہ تعالےٰ عنہ +

الٰہی بحرمت حضرت ابو عثمان مغربی رضی اللہ تعالےٰ عنہ +

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابو القاسم گورگانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ +

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابو علی فارمدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ +

شجرہ منظوم

بشیخ احمد کمال ابن او معصوم حق ۔ شیخ سیف الدین محمد محسن روحانیاں
مجدد ثانی رضی اللہ جان شد مظہرش ۔ پس غلام منتخب سوئے علی اشاہ داں

Marfat.com

...اسے توجہ اور انتظار نہیں ہوتا۔ اور ولایت میں ابھی توجہ باقی ہوتی ہے۔ جو کمال مقصود
پہنچنے کی علامت ہے۔ اللھم ارنا الحق حقا واھدنا الصراط المستقیم
...پروردگار! ہمیں حق دکھا جیسا کہ حق ہے۔ اور ہمیں سیدھے راہ کی ہدایت کر، یہاں سے
...اس کی تابعداری کے محتاج ہیں۔ کیونکہ ابھی انہیں مقامات نبوی حاصل کرنے
...ہوتے ہیں +

پھر پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقدس لطیفہ نفس کا ظہور ہوا۔ جس میں سے
کافی حصہ حضرت شاہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کو عنایت ہوا۔ بلکہ یہ کمال محض انہیں
کی خاطر ہوا۔ اس کمال کے ظہور میں توجہ اور مشاہدہ جو دل میں اللہ تعالےٰ کی طرف دوام
توجہ سے حاصل ہوتے ہیں۔ اور جذبات اور واردات اور توجہات اور پرہیزگاری۔
شرع پر قایم رہنا۔ اور عمل بہ عزیمت کا مد نظر رہنا۔ کھانے پینے۔ عادات اور عبادات میں
متوسط رہنا۔ حضرت خواجہ صاحب کا طریقہ ہے۔ اور دعا سے دلوں کو ذاکر اور نورانی
بنانا۔ اور غیر کے خطرات سے خالی کردینا۔ اور کاموں کو سرانجام دینا۔ حضرت شاہ نقشبند
کا خاصہ ہے۔ اللہ تعالےٰ آپ کو جزا دے +

توجہ قلب سے ذکر خفی کرنا۔ اور مرشد کی صحبت کو لازم جاننا آپ کو بہت پسند تھا
مرشد ایسا ہونا چاہیے جو کسب کمالات میں کثیر الاحوال۔ قبلۂ حاجات وحالات ہو۔ اور
اس میں استہلاک اور اضمحلال پائے جاتے ہوں۔ اگر ایسا نہیں۔ تو وہ ناقص ہے اور ناقص
سے کبھی کوئی کام نہیں ہوسکتا +

جس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شریعت کو فروغ دیا۔ حضرت خواجہ باقی باللہ نے
بارگاہ الٰہی کا مقرب بنا دیا۔ اسی طرح حضرت خواجہ غنیؒ وہ معرفت رفتار ترقی کرتے تھے۔
لے سیر و سلوک کی کمالیت اور احوال باطنی کہ سوائے معرفت معروضہ کے جو جہان میں
البتہ ... موجود ہے یعنی +

"اوّل توں آخر توں توہیں توں ہیں توں ہیں توں توں ہی ہی"

...علوم کے معارف ہیں۔ اس سے صرف عارفوں کے ارواح اور قلب مستفیض ہوئے
...انبیا علیہم السلام کے مذاق۔ اللھم ارنا الحق حقا (اے پروردگار! مجھے حق کی
کیفیت دکھا) کے موافق جسے علما نہیں سمجھ سکتے۔ یہ درویشی کے لئے باعث
سخت حیرانی اور پشیمانی ہے کہ دیکھئے انجام کیا ہو۔ اللھم احینی مؤمنا

Marfat.com

اور استقامت بدن ہیں جس شخص کو اللہ تعالےٰ لائے چاہتا ہے کہ کمالات اور حقائق کی نسبت اور لطافت عنایت کرے اسے یہ طریقہ حاصل ہوتا ہے۔ یہ طریقہ ہر شخص کو حاصل نہیں ہوتا کیونکہ اس میں مقامات کی بلندی اور نسبت کی کثرت بہت ہے۔ جہاں اللہ تعالیٰ چاہتا ہے۔ انہیں پہنچا دیتا ہے۔ اس واسطے علوم اور حالات میں اختلاف ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کو منظور ہو، تو اس طریقہ کے بعض درجوں کی سیر میں توحید وجودی اور توحید شہودی حاصل ہو جاتی ہے۔ اور پھر عنایت الٰہی اور جذبات الٰہی سے ان بلند درجوں کو پہنچ جاتا ہے۔ جہاں پر اسرار توحید اور بیخودی اور سکر صوفیہ نہیں پہنچ سکتا۔ سبحان اللہ! یہ نالائق قرب اولیا اور مراتب کے بارے میں تقریر کرنے کے لائق تو نہیں۔ لیکن محض سعادت اور افتخار کے لئے یہ چند حروف بزرگوں کے مقامات کی نسبت لکھے گئے ہیں۔

گر ندارم از شکر جز نام بہر ۔۔۔ زاں بسے خوشتر کہ اندر کام زہر

ان کمالات الٰہی کی کثرت کا بیان کس طرح ممکن ہے جو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے وسیلے امت کو حاصل ہوئے۔

ہر ایک اولیا میں خاصیتیں ہیں اور ہر ایک انسان کو قسم قسم کی تجلیات کی سیر حاصل ہے۔ صرف ان میں سے چند ایک کا ذکر کیا گیا ہے۔

واضح ہے کہ اولیا اللہ کے طریقوں میں حضرت شاہ نقشبند کا طریقہ اصحاب کرام کے طریقہ کے موافق ہے۔ اور اس میں اصحاب کرام کے احوال اور مقامات کافی ہیں اور اس [illegible] ذوق شوق نصیب ہوتا ہے۔ خواجہ نقشبند اور آپ کے خلفا سے عنایت الٰہی [illegible] حال ہوتی ہے۔

الٰہی بحرمت حضر[illegible]

[illegible] ذرہ کھل جاتا ہے۔ اور طالب ہمت سے کام کرنے

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابو عمر[illegible] [illegible] کامل امید ہے۔ اور اسی ارشاد کے موافق

الٰہی بحرمت حضرت ابو عثمان مغربی رضی اللہ تعالےٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابو القاسم گورگانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابو علی فارمدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

شجرہ منظوم

بشیخ احمد کمال ابن او معصوم حق ۔۔۔ شیخ سیف الدین محمد محسن روحانیاں
غجدوانی رضی اللہ عنہ جاں شد مظہر حق ۔۔۔ پس غلام منتسب سوئے علی شاہ داں

کو تقدیر الٰہی جانکر راضی ہونا۔ اور اس کا اجر حاصل کرنا۔ ہمیشہ ذکر میں رہنا۔ دل و جان سے عادات میں احسان کے مرتبے کو لازم جاننا۔ دل میں جہاد کی پکی نیت کرنا۔ اور اللہ تعالےٰ کے وعدوں پر توکل۔ قناعت۔ تسلیم۔ تفویض۔ اور اعتبار کر کے خوف اور رضا کو کام میں لا کر دوستی کے لئے تیار رہنا۔ الٰہی مامورات اور اکابر دین کی پسندکردہ باتیں ہیں ؛

جس شخص کو امور دینی میں ظاہر میں یا باطن میں کمی ہو، وہ قصور وار ہے۔ تمام امت اسی طریق کے لئے مامور ہے ؛

لوگوں نے کثرت اذکار اور ریاضتوں میں مشغول رہنے کے سبب خیال میں اسے وحدت وجودی مقرر کیا ہے۔ یہ نیت پر موقوف ہے۔ ان غالب مذاہب میں وہ قابل اعتبار نہیں۔ کیونکہ شرع کی بنا غیرت پر ہے۔ اور ذاتی اور دائمی تجلیات کے عالی مقامات میں جس درجے پر صحابہ کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہ پہنچے ہیں۔ یہ حالات اُن اکابر سے کچھ معلوم نہیں ؛

ہم امام العرفا و محققین حضرت مجدد صاحب کا اتباع رکھتے ہیں۔ آنجناب بارگاہ الٰہی سے جو دبّ نردتی علما کے صادق قول کا قبول کرنے والا ہے، معارف رحمت ہوئے۔ آپ نے عالموں اور داناؤں پر وہ معارف ظاہر کر دیئے۔ تقلید اور زعم کے موافق بات کرنا قابل اعتبار نہیں ؛

حضرت مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے توحید کے رسائل اپنے والد بزرگوار حضرت شیخ عبدالاحد رحمۃ اللہ علیہ او حضرت شیخ عبدالقدوس سے پڑھے ہیں۔ اور یہ معرفت حاصل کی ہے۔ اور پھر شیخ المشائخ حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہ کی محبت۔ تلقین۔ اور تربیت کے یمن سے وہ معرفت رفتار ترقی کرتی تھی گئی۔ اور ذاتی تجلیا برینت چاہیے ... سوائے معرفت معروضہ کے جو جہان میں ... در ہر ... میں موجود ہے یعنی :-

"اول توں آخر توں توہیں توں ہیں توں ہیں توں توں ہی ہیں"

... علوم کے معارف ہیں۔ اس سے صرف عارفوں کے ا... داح اور قلب مستفیض ہوئے ... انبیا علیہم السلام کے مذاق۔ اللھم ارنا الحق حقاً اے پروردگار مجھے حق کی ... حقیقت دکھا، کے موافق جسے علما نہیں سمجھ سکتے۔ یہ درویشی کے لئے باعث ... سخت حیرانی اور پشیمانی ہے کہ دیکھئے انجام کیا ہو۔ اللھم احینی مومناً

کی شعاعوں سے پُر ہو جاتا ہے۔ اور اس میں سُورج کی ٹکیا اور حرارت دونوں ظاہر ہوتی ہیں۔ اور اس حالت میں یہ کہے کہ سُورج میں ہی ہوں۔ تو بلحاظ قرص آفتاب کے انعکاس کے اہل تحقیقات کے اسے کاذب نہیں کہہ سکتے۔ لیکن پھر بھی اس میں آئینے کا وجود باقی ہے۔ یہی آئینے کی غیریت ہے +

معرفت اولیٰ کے آفتاب سے اتحاد کرنے سے لطیفہ کی سیر میں ظاہر ہو جاتی ہے اور یہ محبت کے سُکر کے غلبہ کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اس معرفت والا سُکر سے معذور ہے +

لطائف فوقانیہ (اوپر والے) کی سیر میں قلب اور معرفت ثانیہ پیش آتی ہیں۔ اور سُکر صحو سے مبدل ہو جاتا ہے۔ پھر عنایت الٰہی کے جذبات سے ترقی ہوتی ہے۔ اور انبیا علیہم السلام کے مذاق کے موافق مغلوب ہو جاتا ہے۔ اور توحید وجودی کا جو تجلیات افعالی کی سیر میں ظاہر ہوتی ہے۔ اور توحید شہودی کا جو تجلیات صفاتی کی سیر میں ظاہر ہوتی ہے۔ نشان تک نہیں رہتا۔ ان معنوں سے تجلیات دائمی میں فروگذاشت کرنے سے عبودیت و ذل عبدیت حاصل ہوتی ہے +

صوفیوں کے تخلیات پر کم اعتقاد کرنا شرعی طریقے کے خلاف ہے کہ علما کے مقرر کردہ اعتقادات واجبات سے ہیں۔ تاکہ یہ ٹھیک طور پر حاصل ہو جائے +

آیتوں کے جو معانی انبیا علیہم السلام کے مذاق کے موافق فرمائے ہیں۔ انہیں غلبہ اوہام کے موافق تاویل سے خیالات میں لانا ہرگز جائز نہیں +

وحدت شہود کو وحدت وجودی سے مطابقت دینا اور دے اس معرفت کے آلہ بنانا۔ یہ ملک علمی کی قوت کے خاص مقام سے ناشے ہوتا ہے۔ تو معرفت کسی اور ... ہے۔ اور حقیقت میں دونوں کبھی ایک نہیں ہو سکتیں +

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابو ... امید ہے۔ ا لطائف فوقانی کی ... نے

الٰہی بحرمت حضرت ابو عثمان مغربی رضی اللہ تعالے عنہ +

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابوالقاسم گورگانی رضی اللہ تعالے عنہ +

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ ابو علی فارمدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ +

شجرہ منظوم

بشیخ احمد کمال ابن معصوم حق — شیخ سیف الدین محمد محسن روحانیاں
مجدد ثانی رضی اللہ عنہ جان رشد مظہر ش — پس غلام منتخب سوئے علی شاہ دال

Marfat.com

ظاہر ہے کہ حضرت مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے طریقہ سے محض نسبت رکھنا ہی اس طریقہ کے انوار سے مذکورہ بالا تین معارف کو نہیں پہنچا سکتا۔ ظن اور تقلید کی بات معتبر نہیں ہو سکتی۔ صوفیوں کے طریقہ کی غرض یہ ہے کہ باطنی فیض اور قلبی کیفیتیں حاصل ہو جائیں۔ اگر ایسا نہ ہو۔ تو کسی اور جگہ بیعت کر لے۔

نقل - دین کے بزرگوں اور حق الیقین کے طالبوں نے محبت کے غلبات کے سبب ترک۔ تجرید اور کثرت ریاضات اور اذکار کو اپنا طریقہ بنا کر موتوا قبل ان تموتوا (مرنے سے پہلے مر جاؤ) کے موافق لذات نفسانی سے ہاتھ اٹھا لیا ہے۔ اور اپنی فنا اور بقا حق کے ذریعہ اللہ تعالے جلشانہٗ کے اخلاق سے بڑا قوی تخلق کر کے اس معرفت کو جو سکر محبت ہے، حاصل کیا ہے۔ اور اس کے ثبوت میں انہوں نے رسالے لکھے ہیں۔ اور اپنے مقصود کے موافق بطور تاویل آیات پیش کی ہیں۔ اور اس معرفت کے سبب کہ دوست کے ساتھ ایک ہو جانا بندگی سے بہتر ہے۔ غیرت شوری جہان میں برپا کی اور مغلوب لوگ محبوب کی دھن میں استہلاک کو پہنچکر از خود رفتہ ہو گئے۔ اور لا ایچیوں نے لا الہ الا انا وانا اللہ (میرے سوائے کوئی معبود نہیں اور فقط میں ہی معبود ہوں) پر تقوے کر کے ہمہ اوست کے وہم سے توحید متخیلہ کو رواج دیا۔

ہمارے پیر کو یہ معرفت حاصل ہے۔ وہ ہمارا مقتدا ہے۔ ہمیں اس کی پیروی کرنی لازم ہے۔ پیر اوّل جو انبیا کا پیشوا ہے۔ وہ عند اللہ منظور ہے۔ اگر مجدد یا فوقانی لطائف پر پہنچنے والے معرفت میں مستغرق ہوا کرتے تھے۔ تو وہ مجنوں کی طرح اس خیال (مرتبہ احدیت ملی ہوں) گرفتار ہو جاتے تھے۔ اگر سیر قلب کے گرفتار ترقی کرتے تو ... کے لئے اور دل کی تربیت چاہتے تھے۔ سوائے معرفت معروضہ کے جو جہان میں ... موجود ہے یعنی

"اوّل توں آخر توں توہیں توں ہیں توں ہیں توں توں ہی رہیا"

... علوم کے معارف ہیں۔ اس سے صرف عارفوں کے ارواح اور قلب مستفیض ہوئے ... انبیا علیہم السلام کے مذاق۔ اللھم ارنا الحق حقاً (اے پروردگار! مجھے حق کی ... حقیقت دکھا) کے موافق جسے علما نہیں سمجھ سکتے۔ یہ درویشی کے لئے باعث ... سخت حیرانی اور پشیمانی ہے کہ دیکھئے انجام کیا ہو۔ اللھم احینی مؤمناً

وامتنی مؤمناً واحشرنی مؤمناً (اے پروردگار! مجھے بحالت مومن زندہ رکھ اور مار
اور میرا حشر بھی بحالت مومن کر) *

حضرت غوث الثقلین۔ حضرت شاہ نقشبند اور حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہم کے طریقوں کا وسیلہ ڈھونڈنا محض اس واسطے ہے کہ لوگوں کو ایمان کا ثبوت بدرجہ کمال ہوئے

مصحف بکف و پارہ دیدہ بدوست
یا پیک اجل خندہ زناں بیروں شد

نقل۔ زندگی کا ما حاصل کیا ہے؟ علم دین اور یاد حق سبحانہ وتعالےٰ۔ اور خدا ورسول کی محبت۔ اور اس کے اسباب دو ہیں۔ اول علم کے موافق عمل کرنا۔ اور دوسرا ہمیشہ ذکر میں رہنا۔ پس اپنے اوقات کو تحصیل علم اور انفاس کو یاد الٰہی سے آراستہ کرنا چاہیئے۔ رات کے آخری حصہ سے لیکر اشراق کی نماز تک تو یہ کرنا چاہیئے۔ اور تہجد کی کے بعد استغفار۔ دعا۔ تلاوت اور ذکر میں مشغول ہونا چاہیئے۔ اور دو رکعت نماز شکر الٰ اور دو رکعت استخارہ ادا کرکے کتاب کا شغل کرنا چاہیئے *

صرف ونحو کا علم حاصل کرنے کے بعد تلویح۔ توضیح۔ اور علم معقولات سے ق شرح عقاید اور خیالی وغیرہ سے جتنا ہو سکے حاصل کرنا چاہیئے۔ اور علم حدیث اور تفس علم صوفیہ کی مکمل واقفیت حاصل کرنی چاہیئے۔ اور کتاب کے شغل کے وقت ذکر آگاہی اور یادداشت سے غفلت نہیں کرنی چاہیئے *

چاشت کی نماز کے بعد تھوڑی دیر سو جائیں۔ ہ کے بعد اُٹھ کر اگر توفیق بھی ہو۔ تو چار رکعت نماز لمبی قرات سے ادا کریں۔ اور یہی نماز ہے ادا کرتے ہیں۔ پھر عصر کی نماز تک کتاب کا شغل رکھے۔ عصر کے بعد فانی کی سیر مطالعہ مشغول ہونا چاہیئے۔ نماز شام کے نفلوں کے بعد رات گئے تک ... ی حصہ کرنا چاہیئے *

پھر عشا کی نماز کے بعد درود پڑھنے کا وقت مقرر ہے۔ ... بعد کی مختلف آیتیں۔ سورہ تبارک۔ الم تجدہ اور سورہ بقرہ کا آخر ... آل عمران اور چاروں قل تین تین مرتبہ اور آیۃ الکرسی سونے ... اور مسلمانوں کے لئے سو مرتبہ سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ ... مرتبہ

Marfat.com

وبجمیع المومنین والمومنات پڑھنا
اللھم اغفرلی وارحمنی ولوالدیہ ولمن توالد
چاہیے۔ اور نیز حسب ذیل وظائف بھی۔ کلمہ تمجید سوبار۔ کلمہ توحید سوبار۔ سُبحان
اللہ وبحمدہٖ سبحان اللہ العظیم سوبار۔ درود ھزاری پانسوبار۔ اور یہ استغفار
اللھم اغفرلی وارحمنی وعافنی وتب علیّ انک انت التواب الرحیم سوبار
یاگیارہ بار مقرر کریں سید الاستغفار یہ ہے۔ اللھم انت ربی لا الہ الا انت خلقتنی
وانا عبدک وعلیٰ عھدک ووعدک ما استطعت ابوء بنعمتک علیّ وابوء
بذنبی فاغفرلی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت واعوذ بک من شر ما صنعت
اللھم مغفرتک اوسع من ذنوبی ورحمتک ارجیٰ عندی من عملی جو شخص اس استغفار
کو اپنا ورد بنائیگا جس روز اسے (پڑھیگا) اسی روز بہشت میں داخل ہوگا۔ اگر مغرب کے وقت
پڑھے اور اسی روز مرجائے۔ تو اسی رات بہشت میں داخل ہوگا۔ پس اسے اکثر پڑھنا چاہئے۔
سبحان اللہ وبحمدہٖ وعدد خلقہ ورضاء نفسہ وزینۃ عرشہ

ومداد کلماتہ چند مرتبہ +
سُبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر ولاحول و
لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم عدد ما خلق فی السماء سُبحان اللہ والحمد للہ
ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر عدد ما ھو خالقہ اور درود اللھم صل علیٰ سیدنا
محمد واٰلہ واصحابہٖ صلوٰۃ تکون لک رضاء وحسبہم اداء تینتیس ۳۳ مرتبہ +
اللھم صل علیٰ سیدنا محمد واٰلہ واصحابہ وبارک وسلم بعدد

کل معلوم لک +
مرتبہ احسان اور یادداشت اور ہمیشہ حضرت حق کی طرف متوجہ رہنے کے حصول
کے لئے اور دل کو خطرات [illegible] سے محفوظ رکھنے کے لئے چند مرتبہ خیال کی زبان سے
حبیب خدا صلے اللہ علیہ آلہ وسلم سے مروی ہیں، کافی ہے + [illegible] ضا ہے مجھے
طاعت واعمال میں محنت شاقہ۔ اعمال جوگیہ کی کوئی ضرورت نہیں۔ پس یادداشت
نسبت کا حاصل کرنا لازمی ہے۔ جسے اصحاب کرام کے طبقہ میں مرتبۂ احسان کہتے ہیں۔
اور صوفیہ اسے ہمیشہ کی آگاہی حضور۔ شہود۔ اور مشاہدہ کہتے ہیں۔ جس سے دل کو اللہ تعالےٰ
کی طرف بسیط پیدا ہوتی ہے۔ یہ توجہ اکثر اوقات مجمل طور پر ہوتی ہے۔ اور کبھی مفصل ظاہر

Marfat.com

حاجت براری کے لئے دو رکعت نفل پڑھ کر اُس کا ثواب اپنے پیروں بزرگواروں کو بخشے۔ اور ان کے ارواح مقدسہ کے وسیلے بارگاہ الٰہی میں التجا کرے۔ اور اپنے کو تم اللہ تعالیٰ کے سپرد کرکے یادداشت اور علم دین میں مشغول ہونا چاہیئے +

نماز اشراق اور نماز مغرب کے بعد کے دوگانہ میں سورہ فاتحہ اور سورۂ اخلاص کے بعد حسبنا اللہ نعم الوکیل نعم المولیٰ ونعم النصیر۔ وافوض امری الی اللہ ان اللہ بصیرًا بالعباد۔ اور یہ آیتیں پڑھنی چاہئیں :-

ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفرلنا وترحمنا لنکونن من الخسرین +

ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لی من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب +

ربنا اتمم لنا نورنا واغفرلنا انک علیٰ کل شئ قدیر +

سلام کے بعد سبحان اللہ الخ بعد دما ھو حلقہ یا من یجیب المضطر اذا دعاہ ویکشف السوء لا الٰہ الا انت سُبحانک انی کنت من الظالمین +

کسی سے تعلق نہ رکھے اور نہ کسی پر امید کرے محض اللہ تعالیٰ کے وعدوں کی سچائی پر دل قوی رکھ کر زندگی بسر کرے۔ اور واقعات کو تقدیر الٰہی جان کر چون وچرا نہیں کرنی چاہیئے۔ اور خلقت کو قدرت وحکمت الٰہی کے آثار سمجھ کر لڑائی جھگڑے کو چھوڑ دینا چاہیئے۔ اپنے قصور کو نیست ونابود خیال کرکے سلمان کی تعظیم کرنی چاہیئے۔ کیونکہ سب اللہ تعالیٰ کے وجود کا پرتو اور اسی کے وجود کے آثار ہیں۔ اور جہاں تک ہو سکے سب سے بامروّت پیش آنا چاہیئے۔ اور بھوکے کو دو روٹیاں اور ایک کوزہ پانی دینا چاہیئے۔ ہماری اس پُروسوسہ نماز سے بہتر ہے +

دُنیا سے نجات پانے اور روگردانی اور [illegible] کے لئے تیار رہنے کو اپنا شعار بنانا چاہیئے + اور [illegible] رہے ہیں۔ پھر عصر کی نماز تک کتاب کا شغل رکھے [illegible]

[illegible] کے بعد رات گئے [illegible] مشغول ہونا چاہیئے۔ نماز شام کے نفلوں [illegible]

[illegible] کرنا چاہیئے + [illegible] وقت مغرب [illegible]

پھر عشا کی نماز کے بعد درود پڑھنے کا [illegible] مختلف آیتیں۔ سورہ تبارک۔ الم سجدہ اور سورہ بقرہ کا آخر [illegible] آل عمران اور چاروں قل تین تین مرتبہ اور آیۃ الکرسی سوتے [illegible] اور مسلمانوں کے لئے سو مرتبہ سُبحان اللہ وبحمدہ سُبحان اللہ [illegible] مرتبہ

Marfat.com

کثرت ذکر۔ توجہ اور نگہداشت اگر حاصل ہو۔ تو اُس کی علامت حق سبحانہٗ وتعالےٰ
سے ڈرتا ہے۔ اور ہمیشہ عاجزی اور انکسار کرتا ہے۔ گویا کہ شامت اعمال سے صرف
یہی دم اپنے ساتھ ہے۔ اور باطن کو حق سبحانہٗ تعالےٰ کی عظمت وکبریائی سے گھرے
ہوئے سمجھنا چاہیئے۔ اور تقوےٰ کا اصلی کام شریعت نبوی کی پیروی ہے۔ از روے
اعتقاد۔ اخلاق۔ اعمال اور احوال اس بات کی کوشش کرنی چاہیئے کہ ترک۔ تجرد۔
توکل۔ تسلیم اور رضا۔ متابعت مصطفوی ملکہ اور عادت ہو جائیں ✦

اللہ تعالےٰ اس عمر ضائع کردہ کو۔ اور آپ کو اس عمل کی توفیق عنایت کرے ✦

نقل۔ اصحاب کرام کی مخالفت نہیں کرنی چاہیئے۔ اپنے مذہب کو دوسرے
مذہب پر فضیلت نہیں دینی چاہیئے۔ اور مشائخ عظام کو ایک دوسرے سے افضل خیال
نہیں کرنا چاہیئے۔ اور سنی اور شیعہ کے عقائد کا مقابلہ نہیں کرنا چاہیئے۔ اور سماع نہیں
سُننا چاہیئے۔ کیونکہ صوفیاے کرام اس بارے میں مختلف الراے ہیں۔ صرف بانسری سُننے
چاہیئے۔ کیونکہ بڑے بڑے اولیا نے سُنی ہے۔ اگرچہ اس کا رواج پہلے قرن میں نہ تھا ✦

نقل پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں الدین نصیحۃ (دین نصیحت
اور خیر خواہی ہے) اس لئے مَیں بھی اپنے دوستوں کو یہ وصیت کرتا ہوں کہ طریقہ علیہ
نقشبندیہ رحمۃ اللہ علیہم اصحاب کرام رضی اللہ عنہم کے طریقہ کے موافق ہے۔ اس میں سنت
کی پیروی اور بدعت سے کنارہ کشی لازم ہے۔ اگرچہ وہ بدعت مفید ہی کیوں نہ ہو ✦

اس آیت شریف الیوم اکملت لکم دینکم (آج تمہارے لئے تمہارا دین مَیں
نے کامل کر دیا) کے مطابق دین متین نے کمال پا لیا ہے۔ پس عقائد۔ اعمال۔ اخلاق اور
احوال اور درد اور ہمیشہ کی تسکین۔ انوار اور کیفیات باطنی طالب کے باطن پر پرتو فگن
ہوتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ سے نسبت حاصل کرنے کے لئے انہیں معاملات کا صدق جو
حبیب خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہیں، کافی ہے ✦

طاعت واعمال میں محنت شاقہ۔ اعمال جوگیہ کی کوئی ضرورت نہیں۔ پس یادداشت
نسبت کا حاصل کرنا لازمی ہے۔ جسے اصحاب کرام کے طبقہ میں مرتبۂ احسان کہتے ہیں۔
اور صوفیہ اسے ہمیشہ کی آگاہی حضور۔ شہود۔ اور مشاہدہ کہتے ہیں۔ جس سے دل کو اللہ تعالےٰ
کی طرف بسیط پیدا ہوتی ہے۔ یہ توجہ اکثر اوقات مجمل طور پر ہوتی ہے۔ اور کبھی مفصل ظاہر

Marfat.com

ہوتی ہے ✦

چنانچہ ممکنات کا ہر ایک ذرہ شہود حق کے لئے آئینے کا کام دیتا ہے۔ جس وقت توجہ اور آگاہی بغیر کسی اور خیال کے ہو یا قلبی کیفیتوں میں سے کوئی کیفیت پیدا ہو۔ تو اس حالت کو اندراج نہایت در بدایت کہتے ہیں۔ اور جس وقت توجہ اور حضور چھیوں توجہوں کو احاطہ کرکے، تو پھر فوقیت حاصل ہوتی ہے۔ نسبت نقشبندیہ سے مراد بھی یہی حضوری مع سمت ہے ✦

نقشبندیہ طریقہ میں یہ نسبت شریفہ خواجۂ خواجگان خواجہ باقی باللہ قدس سرہٗ کی طرف سے شائع ہوئی ہے۔ اور کئی ایک مخلص اس سے بہرور ہوئے ہیں جزاہ اللہ عنا خیر الجزا۔ اور یہ نسبت حسب ذیل پانچ چیزوں سے حاصل ہوتی ہے:۔

اوّل ہمیشہ دل کی طرف توجہ کرنا ✦

دوم ہمیشہ دل کی توجہ بارگاہ الٰہی کی طرف رکھنا۔ ان دونوں توجہوں کو **وقوف قلبی** کہتے ہیں ✦

سوم۔ اسم ذات کا ہمیشہ ذکر کرنا۔ یا خفیہ نفی اثبات۔ یہ زبانی ذکر سے بلحاظ معنی یعنی بجز ذات پاک اور کچھ مقصود نہیں۔ زیادہ مُفید ہے۔ اور دونوں توجہوں کا لحاظ کرکے زبانی ذکر بھی مفید ہے ✦

چہارم دل کو خطرات سے محفوظ رکھنا۔ یعنی جب دل پر کوئی خطرہ گذشتہ یا آیندہ آنے لگے فوراً اس کو روکنا چاہیئے۔ تاکہ اسے دل میں راہ ہی نہ ملے۔ خطرات کے دور کرنے کے لئے مرشد کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ اور اس کی صورت اپنے دل کے مقابل رکھنی چاہیئے۔ اس سے بڑا اثر ہوتا ہے۔ اس توجہ کو **ذکر رابطہ** کہتے ہیں۔ خطرات کے دفعیہ کے لئے بارگاہ الٰہی میں التجا اور زاری کرنا۔ اور اسم ذات کے نقش کو پیش نظر رکھنا کافی ہے ✦

پنجم۔ بازگشت یعنی چند بار خیال کی زبان سے ذکر کرنے بعد کمال عاجزی سے بارگاہ الٰہی میں عرض کرے کہ اے پروردگار! تو ہی میرا مقصود ہے۔ مجھے اپنی رضا کی اور محبت عنایت کر ✦

یہ مذکورہ بالا امر محبت کی راہ میں ہر دم اور ہر لحظہ بمنزلہ فرض ہے جس دم اگرچہ ضروری کی

شرط تو نہیں۔ لیکن مفید ضرور ہے ✦

واضح رہے کہ اس طریقہ عالیہ کی چند مقررہ اصطلاحات ہیں۔ ان کے بغیر یہ نسبت شریفہ حاصل نہیں ہوتی۔ مگر جسے اللہ چاہے عنایت کرتا ہے۔ پس سالک کے دل کو محض عنایت سے جذبہ ہوتا ہے۔ اور اس کا باطن ماسوے اللہ سے خالی ہو جاتا ہے۔ وہ اصطلاحات حسب ذیل ہیں:۔

یاد کرد۔ اس سے مراد ذکر ہے خواہ زبانی ہو یا قلبی۔ لیکن اس طریقہ میں ذکر قلبی معتبر ہے۔ جو کہ ہر وقت آسانی سے ہو سکتا ہے ✦

ہوش در دم۔ اس سے مراد وہ آگاہی ہے کہ سالک پہلے ذکر قلبی سے جسے یادداشت اسی کہتے ہیں، کوئی دم ذکر قلبی کے بغیر نہ لے۔ جس وقت دل بارگاہ الٰہی میں توجہ کرنی آجاتی ہے۔ تو اس میں دو روشن آنکھیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اس وقت ہر دم اس توجہ کی نگہداشت کرنی چاہئے۔ اور جب قلبی ذکر نگہبانی اور آگاہی حضور کے ساتھ خلوت و جلوت میں یکساں ہو جاتا ہے۔ اور لوگوں کی کثرت اور شور و غل کے سبب اس میں فتور نہیں پڑتا۔ اسے **خلوت در انجمن** کہتے ہیں۔ اور اس آیت شریف کا اشارہ بھی اسی طرف ہے۔ وہ آیت یہ ہے:۔

رجال لا تلھیھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ (وہ ایسے لوگ ہیں کہ انہیں تجارت اور خرید و فروخت یاد الٰہی سے باز نہیں رکھ سکتی) ✦

وقوف زمانی۔ اس سے یہ مراد ہے کہ سالک اپنے احوال سے واقف ہو۔ اگر اس کا وقت یاد اور حضور الٰہی میں گذر رہا ہے۔ تو شکر کرے۔ اور اگر غفلت میں گذر رہا ہے۔ تو استغفار کرے۔ اور پھر اس میں غفلت نہ کرے ✦

یادداشت۔ اس سے مراد ہمیشہ کی توجہ اور آگاہی ہے۔ بغیر مزاحمت اور تو...کے ہے ✦

نظر بر قدم۔ مناسب ہے کہ راستہ چلتے وقت سالک کی نظر پاؤں کی پشت پر رہے۔ بلکہ بیٹھے ہوئے بھی اسی طرح رہے ✦

وقوف عددی۔ نفی اثبات کے وقت سانس روک کر طاق عدد کے موافق کہے ✦ وقوف قلبی۔ نگہداشت اور بازگشت۔ ان تینوں کا بیان پہلے ہو چکا ہے ✦

Marfat.com

سفر در وطن - اس سے مراد اخلاق حمیدہ کا حاصل کرنا ہے - بد اخلاق سے نیک اخلاق بننا چاہیئے - سیر و سلوک کا ماحصل تہذیب اخلاق ہے - چنانچہ حدیث شریف میں بھی اس کی تاکید ہے :-

حدیث - بعثت لاتمم مکارم الاخلاق (میں اسی واسطے بھیجا گیا ہوں تاکہ مکارم اخلاق کو پورا کروں) +

پس سالک کو اپنے حال کی طرف دیکھنا چاہیئے - اگر اس میں کوئی رذیلہ صفت غالب ہو تو نفی اثبات سے اس کو دور کرنا چاہیئے +

مثلاً اگر حسد کو دور کرنا ہے - تو اس طرح کرے کہ لا الٰہ نہیں ہے مجھ میں حسد مگر الٰہی چند ہی روز میں ذکر الٰہی کی برکت سے حسد زائل ہو جائیگا - اسی طرح تمام بری صفتیں ذکر کے انوار سے پوشیدہ ہو جائینگی - اور ممکن ہے کہ جب ذکر اور یاد کرد تمام بدن کو ظاہر اور باطن میں گھیر لے - تو خود بخود بری صفات زائل ہو جائیں + رذائل حسب ذیل ہیں :-

حسد - بخل - تکبر - کمینگی - مرتبے کی محبت - کبر - ریا - خود پسندی - غیر سے تعلق رکھنا - حرص - طمع - خواہش - بڑی بڑی امیدیں کرنا - فضول کلامی - پس گوئی - عیب جوئی کرنا لایعنی باتیں کرنا وغیرہ وغیرہ ان سب سے پرہیز واجب ہے +

نقل اللہ تعالٰے کے اخلاص سے متخلص ہونا، مامور ہے - پس تہذیب اخلاق کرنی چاہیئے - اور نیک اخلاق سے موصوف ہونا چاہیئے - خلق ایک ملکہ ہے - جس سے نیک کام اور پسندیدہ آداب اور رذائل سے پرہیز - اور بغیر تکلیف کے نیک اخلاق کی پابندی حاصل ہوتی ہے +

حسن خلق حسب ذیل ہیں - قول فعل میں لوگوں سے ڈرنا - خندہ پیشانی سے پیش آنا اور اعلٰے اور ادنٰے سے لین دین اور حقوق اور ترک وغیرہ میں نرمی اور صلح کرنا - ان میں ایک حلم اور **تواضع** ہے +

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ نظر ہمیشہ نیک کام پر رکھنی چاہیئے - کیونکہ اللہ تعالٰے ہی نے ہر ایک چیز کو پیدا کیا ہے - اور وہی رزق دیتا ہے - اور وہی حفاظت کرتا ہے اور اسی سے وہ قایم ہے - ممکنات پر نظر کرنا واجبات سے ہے - اور شرع کے موافق حفظ مراتب واجب ہے +

Marfat.com

نصیحت و شفقت۔ گنہگار کو شفقت کی نگاہ سے دیکھنا چاہیئے۔ کیونکہ وہ معذور ہے۔ اور چونکہ وہ نفس اور شیطان کے ہاتھ میں گرفتار ہے۔ اس کے لئے استغفار کرنی چاہیئے۔ اور توجہ کرنی چاہیئے۔ خلوت میں امر معروف کے بجالانے میں قبولیت کا احتمال ہوسکتا ہے ✣

موافقت۔ جو کام شریعت اور طریقت کے موافق ہو۔ اُس میں رفیقوں سے موافقت کرنی چاہیئے۔ اور جو اِن کے برخلاف ہو۔ اس سے کنارہ کشی لازم ہے۔ اور ہمیشہ اس بات کو مدنظر رکھنا چاہیئے۔ کہ بذریعہ احسان دلوں سے دُکھ درد دُور کئے جائیں ✣

مدارات۔ لوگوں کے ساتھ نرمی سے برتاؤ کرنا۔ اور اُنہیں تنگ نہ کرنا ✣

ایثار۔ اپنے عزیز کی خاطر کو اپنے سے مقدم سمجھنا۔ اور نفع پہنچانا ✣

آلفت۔ دوستوں سے رابطہ پیدا کرنا اور جو تجھ سے قطع تعلق کرے اُس سے ملنا ✣

بشاشت۔ خندہ پیشانی سے لوگوں کو پیش آنا ✣

کرم و عطا۔ بغیر سوال کرنے کے لوگوں کو کچھ عنایت کرنا یا بخشنا ✣

مروّت۔ پاس خاطر کرنا۔ اور ایسی چیز سے پرہیز کرنا جس سے کسی کا دل دُکھے۔ اگرچہ اس میں اپنے آپ کو تکلیف ہی پہنچے ؎

اگر مردی احسن الٰی من اسا ✣

اگر تو مرد ہے۔ تو جو تجھ سے بُرائی کرے تو اس سے نیکی کر ✣

تودّد، تلطّف، تفقد۔ اس بات کی جستجو کرنا کہ کوئی شخص کس حالت میں ہے۔ اور پھر اس کی مدد کرنا اور اُس کی رعایت کرنا ✣

مودّت۔ ہمیشہ نیک آدمیوں سے محبت کرنا ✣

مجود۔ بغیر سوال کے کسی کو بخشنا ✣

عفو۔ کسی کے گناہ سے درگذر کرنا ✣

صفح۔ کسی کو نہ جھڑکنا ✣

سخا۔ سوال کے بعد کچھ بخشنا ✣

حیا۔ شرم کے سبب حضرت حق سبحانہ تعالےٰ یا ملائکہ کرام علیہم السلام یا حضرت رسول خدا صلےاللہ علیہ وسلم کے حضور میں احوال عرض نہ کر سکے یا لوگوں کو اطلاع ہو جانے

Marfat.com

کے ڈر سے کسی بُرے کام سے باز رہنا *

وفا ۔ وعدے کو پورا کرنا ۔ اگر اس میں غیر کا فائدہ یا کسی سے ضرر رفع ہوتا ہو اور خود وہ سکتا ہو ۔ تو واجب ہے ورنہ مستحب *

سکینتہ ۔ حکم کے ماتحت ہو کر تسکین رکھنا واجب ہے ۔ اور رونا اور آہ وزاری اور واویلا منع ہے ۔ حکم الٰہی پر نظر رکھنے سے دل کو رضا بقضا حاصل ہوتی ہے ۔ اگرچہ تکلیف کے سبب آہ وزاری زبان سے نکل آتی ہے *

وقار ۔ سہج اور تمکین سے کام کرنا اور احکام تقدیر کے جاری ہونے میں اطمینان کو لازم جاننا *

الثنا والدعا ۔ جو نعمت کسی شخص سے تجھے ملے تو اُسے حقیقی منعم یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے جانکر اللہ تعالےٰ کی حمد وثنا کو فرض سمجھے ۔ اگر ممکن ہووے تو اس کا نیک بدلا دیوے ۔ نہیں تو اس شخص کے حق میں دُعا کرے اللھم اجزہ عنا خیر الجزاء *

حسن ظن ۔ نیک تاویلوں سے دوسروں کی برائیوں کو نیکیاں خیال کرنا ۔ اور اپنی نیکیوں کو قابل قبول نہ جاننا *

التغییر ۔ تو اس بات کا یقین کرے کہ نفس شرارتوں کا محل ہے ۔ اس سے کبھی نیکی نہیں ہو سکتی ۔ اگر نیکی کا خیال بھی آ جائے ۔ تو وہ حق سبحانہٗ تعالےٰ سے مستعار ہے *

استحقار ۔ جو تیری طرف سے ہے ، اُسے حقیر سمجھنا ۔ کیونکہ شاید نفس نے اس میں بدنیتی ۔ خود پسندی ۔ غرور اور تکبر سے کیا کیا ملایا ہے ۔ اور جو تیرے غیر کی طرف سے ہے ۔ اُس کو بُرا (اچھا) سمجھنا ۔ کیونکہ شاید اس نے اس عمل میں کسی نیک نیتی سے کام لیا ہو ۔ اور شاید اسے درگاہ الٰہی میں بسبب اخلاص کے کیسا مرتبہ حاصل ہو *

حسنؓ کی سند سے عبد اللہ ابو الحسن رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے روایت کی حسنؓ کے جد بزرگوار صلے اللہ علیہ وسلم سے ۔ ان احسن الخلق الحسن سب سے عمدہ خلق ہے ۔ اللہ تعالےٰ ہمیں تمہیں ان اخلاق سے متخلق کرے *

مقامات ۔ اس سے مراد یہ ہے کہ جب بندہ عبادت کے لئے مستعد ہو ۔ تو اسے اپنی غفلت کی حد سے واقف ہونا چاہئے کہ میں کس کام کے لئے آیا ہوں ۔ اور تمام عمر میں نے خراب اور ضائع کر دی ہے *

Marfat.com

توبہ۔ اس سے مراد گناہوں کا چھوڑ دینا ہے۔ گذشتہ سے نادم ہونا اور آئندہ گناہ نہ کرنے کا پکا ارادہ کرنا +

انابت۔ غفلت کو چھوڑ کر ذکر میں مشغول ہونا +

ورع۔ مشتبہ چیزوں کو ترک کرنا۔ اس زمانے میں جو چیز صریح حرام ہے۔ اس کی ترک کو تقوے کہتے ہیں۔ شبہات نے بہت رواج پایا ہوا ہے۔ اور حلال میسر نہیں ہو سکتا جس چیز میں شبہ غالب اور صریح ہو۔ اُسے چھوڑ دینا چاہیے۔ روٹی کے ٹکڑے اور اتنے کپڑے پر قناعت کرنی چاہیئے جس سے ستر ڈھانپا جا سکے +

محاسبہ نفس۔ اس سے یہ مراد ہے کہ جو کچھ نفس کے لئے لازم ہے۔ اُس کی دیکھ بھال کیجائے۔ کہ آیا جو کچھ مجھ پر واجب ہے۔ میں اسے بجا لاتا ہوں یا نہیں۔ اور وقت ضائع تو نہیں کر رہا +

ارادت۔ آرام اور دنیاوی مرادوں کو ترک کرنا +

زہد۔ حلال کو ترک کرنا اور گوشہ گیری اختیار کرنا۔ دنیا سے حلال کی طلب کرنا تو سب مسلمانوں پر فرض ہے۔ لیکن حلال کا بھی ترک کر دینا طالبانِ حق کے لئے واجب ہے +

فقر۔ اس سے مراد یہ ہے کہ ملک املاک نہ ہو۔ اور اگر کوئی چیز ہاتھ نہ لگے۔ تو اس کا غم نہ کرنا +

فقر کی ف سے اشارہ فاقہ کی طرف ہے۔ اور ق سے قناعت۔ اور ر سے ریاضت کی طرف ہے +

اگر تو ان اشارات پر عمل کریگا۔ تو ف سے فضل۔ اور ق سے قرب۔ اور ر سے رویت و رحمت حق تجھے حاصل ہوگی +

ورنہ ف سے فضیحت ق سے قہر اور ر سے رسوائی حاصل ہوگی۔

نعوذ باللہ منہا +

صدق۔ اس سے مراد یہ ہے کہ ظاہر اور باطن میں قائم ہے +

تبصر۔ مکروہات کو اختیار کرنا۔ اور کڑوی باتوں کو پی جانا +

بصر۔ غیر کی طرف شکوہ کرنا۔ او مصیبت میں گریہ وزاری کرنا +

رضا۔ بلا میں لذت حاصل کرنا +

Marfat.com

اخلاص ۔ معاملاتِ الٰہی سے خلق اللہ کو نکالنا ۔ یعنی ان میں خلقت کا دخل نہ سمجھنا +

توکل ۔ اللہ تعالےٰ کے وعدوں یعنی ذوق ۔ محبت اور نصرت و معیت پر بھروسہ رکھنا ۔ اور ماسوے اللہ سے طمع اُٹھالینا لیکن یہ سب اللہ تعالےٰ کے ساتھ دلی معاملے ہیں ۔ اور حالات اذکار کی صفائی سے دل پر اُترتے ہیں ۔ الحال نازلة ینزل علی القلب و لاتدوم (حال ایک اُترنے والی چیز ہے جو دل پر اُترتی ہے لیکن ہمیشہ نہیں رہتی) ۔ ان میں سے ایک مراقبہ ہے +

مراقبہ ۔ اس سے یہ مراد ہے کہ یقین کی صفائی سے مبنیات کی طرف دیکھا جائے اور ممکنات کے آئینے میں فعل الٰہی کے مظاہر کا مشاہدہ کیا جائے ۔ اس کے وسطے میں حضرت حق سُبحانہٗ تعالےٰ کی جمالی صفات حاصل ہوتی ہیں ۔ اور انتہا میں مشاہدہ ذاتِ حق حاصل ہوتا ہے ۔ اور ہر جگہ اللہ تعالےٰ ہی جلوہ گر معلوم ہوتا ہے ۔ ملائکہ کرام اور ارواح کا دیکھنا اتنا معتبر نہیں +

قرب ۔ ماسوائے اللہ سے دل کو ہٹا کر ساری ہمت شہودِ حق سُبحانہٗ تعالیٰ میں صرف کرنا +

محبت ۔ مکروہات اور مرغوبات میں محبوب کی موافقت کرنا +

رجا ۔ اللہ تعالےٰ کے وعدوں کو سچ جاننا +

خوف ۔ دل کو اللہ تعالےٰ کے دبدبے سے ڈرانا +

حیا ۔ خوشی سے دل کو روکے رکھنا ۔ اس واسطے کہ قرب ان احوال کو چاہتا ہے ۔ پس سالکوں میں سے بعض ایسے ہوتے ہیں ۔ جو حال قرب میں حق سُبحانہٗ کی عظمت دیکھتا ہے ۔ اور اس پر خوف اور حیا غالب آجاتی ہے ۔ اور بعض ایسے ہوتے ہیں ۔ جو حضرت حق سُبحانہٗ تعالےٰ کا لطف اور احسان قدیم دیکھتے ہیں ۔ ان کے دل پر محبت اور رجا غالب آجاتے ہیں +

شوق ۔ اس سے مراد ہے محبوب کے ذکر کے وقت دل کا ہلنا +

اُنس ۔ دلی آرام اور اللہ تعالےٰ سے افتقار کرنا ۔ اور تمام کام اسی سے طلب کرنا +

طمانیت ۔ مجازی اقتدار کے ماتحت اللہ تعالےٰ سے افتقار کرنا ۔ اور دلی آرام کا حاصل کرنا +

یقین ۔ اللہ تعالےٰ کے مواعید کی دل سے تصدیق کرنی اور شک کو دور کرنا +

مشاہدہ۔ یہ ایک حالت ہے۔ جس میں بغیر دیکھے دل کو بینائی حاصل ہو جاتی ہے۔ اور رویت عیاں نظر آتی ہے۔ یہ حال آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول کے موافق ہے۔ "اعبد اللہ کانک تراہ وان لم یکن تراہ فانہ یراک"۔ ترجمہ تو اللہ تعالےٰ کی عبادت اس طرح کر گویا تو اُسے دیکھتا ہے۔ اگر یہ نہیں کرسکتا۔ تو اس طرح عبادت کر کہ تو اُسے دیکھ رہا ہے +

یہ جو کچھ مَیں نے لکھا ہے۔ گویا فارسی زبان میں ترجمہ کیا ہے۔ اس کا اصل عربی عبارت میں ہے۔ جو حضرت شیخ ضیاء الدین ابو نجیب عبد القاہر سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب آداب المریدین میں سلوک کے مقامات۔ احوال اور اخلاق کے بارے میں لکھی ہے +

واضح رہے کہ قدیمی صوفیا کا طریقہ یہ ہے کہ جذب کے طریقے سے جو ذکر اور توجہ کی کثرت سے وقوع میں آتا ہے۔ مقامات سلوک پہلے حاصل کئے جائیں۔ وہ لوگ پہلے سلوک کے مقامات کو درجہ وار حاصل کر لیتے تھے۔ اور پھر مجاہدات اور غیبیات سے تہذیب کرتے تھے +

لیکن نقشبندیہ طریقہ کے بزرگ ذکر الٰہی اور توجہ کے طریقہ جذب کو سلوک پر مقدم فرماتے ہیں کہ مقامات سلوک کی رعایت کے بعد ہمہ وقت ذکر اور توجہ سے معمور رکھنا چاہئے۔ اور مشاہدہ شہود اور یادداشت حاصل کرنی چاہئے۔ اور مقامات کا خلاصہ ان کے طریقہ میں لکھا ہوا ہے کہ ولایت بغیر مقامات سلوک اور جذبہ حاصل نہیں ہوسکتی +

حضرت مجدد صاحب علیہ الرحمۃ کے طریقہ میں دسوں لطیفوں میں سے ہر ایک لطیفہ سے مشاہدہ اور شہود حاصل ہوتا ہے +

واضح رہے کہ ذکر میں مبدء فیاض کی طرف توجہ رکھنا ضروری شرط ہے۔ اور نیز معنوں کا لحاظ رکھنا۔ اس لئے مراقبات کے مرتبے مقرر ہیں:۔

چنانچہ لطیفۂ قلبی کے مراقبہ میں مراقبہ اسم ذات کا ہوتا ہے۔ جو جامع جمیع صفات کاملہ و منزہ از سمات جمیع نقصانات ہے۔ اور جس پر ہمارا ایمان ہے۔ پس اس مفہوم کا لحاظ رکھ کر دل کی طرف توجہ کر کے ذکر کرنا چاہئے۔ اسم کا اشارہ نفی اور اثبات میں لا الٰہ الا اللہ کی طرف ہے۔ اور اسی کے مفہوم کا لحاظ رکھنا چاہئے۔ یہاں تک کہ قرار پکڑ جائے۔ اور جس وقت اس مراقبہ میں قوت حاصل ہو جاتی ہے۔ جمعیت کے آثار ظاہر ہوتے ہیں۔ اور جذبات اور واردات آن پہنچتے ہیں۔ ان واردات کو عدم وجود کہتے

ہیں۔ اور نیز یہ ارادات تواتر سے تو اصل پر ختم ہوتی ہیں +

پھر مراقبہ معیت۔ اس میں الا اللہ کی ہ سے اشارہ یہ ہے کہ اپنی اور نیز تمام ممکنات کی ہستی کو حضرت حق سبحانہ تعالیٰ سے معیت دے۔ یہاں تک کہ معیت الٰہی بصیرت سے جلوہ گر دکھائی دے۔ اور جو مراقبات سیر قلبی کے بعد مقرر ہیں۔ وہاں پر ذکر۔ توجہ۔ مورد فیض اور اللہ اور الا اللہ کے اشارات اور جو کچھ لحاظ میں ملحوظ ہے ضروری ہے۔ اور اس کی مشغولی کا یہ طریقہ ہے کہ پہلے استغفار کرے اور پھر مشائخ رحمۃ اللہ علیہم کے ارواح پر جو کہ فیض الٰہی کا وسیلہ ہیں۔ فاتحہ پڑھ کر مرشد کی صورت اپنے دل کے مقابل رکھے۔ اور ذکر کی شرائط سمیت۔ صحت الفاظ اور معنوں کا لحاظ رکھ کر اور افتقار کر کے ذکر کرے۔ اس میں حضرت حق سبحانہ تعالیٰ کے احسان کا ملاحظہ جس نے توفیق دیکر اپنے ساتھ سرفراز کیا ہے۔ ضروری ہے۔ اور اپنے تئیں اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ناقابل خیال کر کے انکسار اور عاجزی کرے۔ اور پھر جس وقت کوئی کیفیت جمعیت یا بیخودی حاصل ہو۔ تو اُسے ملحوظ رکھے۔ اور اگر حاصل نہ ہو۔ تو پھر ذکر کرے۔ اور اسی طرح کرتا رہے۔ یہاں تک کہ وہ کیفیت ملکہ ہو جائے اور ہمیشہ رہے۔ یہی طریقہ ہمیشہ کے حضور اور مشاہدہ سے ملا دیتا ہے +

اور شرائط سمیت ذکر کرنا۔ مرشد کی صحبت سے فائدہ اُٹھانا چاہیئے۔ مرشد کا ادب بجا لانا چاہیئے۔ اور اس کی خدمت کرنی چاہیئے۔ اور جو کیفیت اور توجہ مرشد کی صحبت سے حاصل ہو اسے ملحوظ رکھنا چاہیئے۔ اور اس کی غیر حاضری میں اُس کی صورت کو بذریعہ مراقبہ دل میں محفوظ رکھنا چاہیئے۔ جس سے یہ مطلب ہے کہ مبدء فیاض سے فیض کا انتظار لازم ہے کہ مرشد کی طرف توجہ دینے۔ وقوف قلبی اور ذکر میں مداومت کرے۔ یاد داشت کا ملکہ حاصل ہو جائے۔ اور جہت فوق کی طرف توجہ نہ رہنے کے بعد اگر ساتوں لطیفوں پر با ترتیب مشغول ہوئے اور ذکر اور توجہ سے ہر ایک لطیفہ پر مداومت کرے تو ہر ایک لطیفہ میں آگاہی۔ یاد داشت۔ کیفیات۔ انوار اور اسرار۔ عنایت الٰہی سے ظاہر ہونگے +

ایسے عزیز کی صحبت جو اُس کا ہمنشیں ہو اور اُس کی صحبت سے اسے توجہ اور دل کی جمعیت حاصل ہو۔ یاد داشت کی نسبت زیادہ طاقت بخشتی ہے +

مراقبہ معیت یعنی وھو معکم اینما کنتم (وہ تمہارے ساتھ ہے جہاں

کہیں کہ نم ہو) یعنی تمام ممکنات کے وجود کی نفی اور حق تعالےٰ کی ہستی کے اثبات سے
لا الہ الا اللہ کا کثرت سے ذکر کرانے سے وقوف قلبی۔ ذوق۔ شوق۔ استغراق۔
بیخودی کی اور آہ و زاری اور گریہ حاصل ہوتے ہیں۔ اور نیز دوسرے حالات بھی میسر ہوتے
ہیں۔ اور توحید وجودی کے اسرار لطیفہ قلبی کی سیر میں ظاہر ہوتے ہیں +

مجنوں عامری نے اپنے مالوفات کو ترک کر کے لیلیٰ، لیلیٰ کہا۔ یہاں تک کہ
ہر جگہ لیلےٰ کی صورت کا عکس اسے دکھائی دیا۔ اور بعد میں اس نے انا لیلےٰ (میں ہوں
لیلےٰ) کہدیا +

محبت کے طریقے میں ذکر کی کثرت اور اپنے مرغوبات کی ترک کہ جسے صوفیا نے
اختیار کیا ہے۔ اس راہ میں پیشوا ہے +

جب کہ مجنوں نے ایک فانی چیز کے خیال میں جان دیدی۔ اور اتحاد کے غلبات
کی وجہ سے اُس نے اپنے محبوب سے کمال اتحاد پیدا کر لیا۔ تو ان مدعیوں پر افسوس ہے۔ جو
نہ زائل ہونے والی محبت کا دعوےٰ کرتے ہیں۔ اور وہ محبت ہر جگہ حسن و خوبی ہے۔ اور
الٰہی جمال کی تجلی کا پرتو ہے۔ اس کی طلب کے لئے نہ جانفشانی کرتے ہیں۔ اور نہ اپنے
مالوفات و مرغوبات کو ترک کرتے ہیں۔ افسوس! صد افسوس!!

توحید وجودی کے ظہور سے یہ مطلب ہے کہ ممکنات کے دیکھنے اور پالینے میں
عین حضرت حق سبحانہ تعالےٰ کا وجود نظر آئے۔ اور ممکنات کے وجود ہستی مطلق کے
دریا کی لہریں دکھائی دیں۔ اور غیر کے نقوش ہستی مطلق کے صفحہ پر اس طرح دکھائی دیں جس
طرح موم کے صفحہ پر نقش کی ہوئی ہوتی ہیں۔ اس قسم کی دید فقط ذکر۔ نفل عبادت اور
ریاضت کی کثرت سے حاصل ہوتی ہے۔ اور خیال اور وہم سے وہمی توحید پیدا کر لینی
شرع شریف میں منع ہے۔ اس عمل کی شامت سے شریعت نبوی کی پیروی میں سستی
آجاتی ہے۔ اور ممکن ہے کہ خطرناک باتوں کا بھی ارتکاب کرنے لگے معاذ اللہ +

واضح ہے کہ ایک ملحد اپنے تئیں موحد خیال کر کے بھنگ پیا کرتا تھا۔
اور کہا کرتا تھا کہ مجھے اس کام سے کوئی مذہب نہیں روک سکتا۔ کسی بزرگ نے اس کے
جواب میں کہا۔ شاید تو محمدی مذہب سے مخالفت کرتا ہے۔ یہ سنکر وہ شرمندہ ہو گیا۔ اور
اُسے کچھ جواب نہ بن آیا۔ ایسے بے ادبوں کا یہی حال ہوتا ہے کہ اپنے تئیں صلح کل اور سب

Marfat.com

مذہبوں سے ہم رنگ بنا کر اپنے گھر میں ہی بیٹھے یہ سبق دیا کرتے ہیں کہ ہمیں حق تعالیٰ کے ظہور دکھائی دیتے ہیں - اور ہم انہیں سُنتے ہیں۔معاذ اللہ! شرع شریف کی اس قسم کی بے حرمتی متقدمین سے تو کسی نے بھی نہیں کی۔ہاں البتہ بزرگانِ دین ذکر مراقبہ اور عبادات کی کثرت کے سبب ضرور ان اسرار تک پہنچے ہیں - اور پھر انہوں یہ اسرار جاہلوں سے پوشیدہ رکھے ہیں - اگر ان سے ایسا ظہور میں آئے - تو تو قابل اعتبار بھی ہے ⁂

جب ذکر اور توجہ کی کثرت سے محبت غلبہ کرتی ہے - تو یہ توحید حاصل ہوتی ہے اور اس توحید سے احوال قلبی حاصل ہوتے ہیں - ہر لطیفے کی سیر میں ایک خاص قسم کی معرفت حاصل ہوتی ہے ⁂

کمالات نبوت - حقائق الٰہیہ اور حقائق انبیا علیہم السلام کی نسبتوں کی کیفیتیں بالکل علیحدہ علیحدہ ہیں - شاید ہی کسی کو یہ سب ملی ہوں - ہر ایک شخص کب مردِ میدان ہو سکتا ہے - مجھے تو صرف ان حالات پر تقوے کر لینا کافی ہے ؎

گر ندارم از شکر جز نام بہر زاں بسے خوشتر کہ اندر کام زہر

وصیّت - توحید وجودی لطیفہ قلبی کی سیر کے مقتضیات سے ہے - اور توحید شہودی لطائف فوقانی کی سیر سے حاصل ہوتے ہیں - ان دونوں کی مطابقت ان کے حاصل کئے بغیر بہت مشکل ہے - وہ معرفت کسی اور مقام کی ہے - اور وہاں پر اور ہی قسم کے حالات اور واردات پیش آتے ہیں - دونوں کے حال احوال - اسرار - دید اور دریافت ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہیں - جو لوگ ان کو ملا لیتے ہیں - ان پر بڑا تعجب ہے لیکن جو کچھ اہل معرفت فرماتے ہیں ، اسے جاہل ادراک نہیں کر سکتے ⁂

وصیّت - واضح رہے کہ حضرت مجدد صاحب رضی اللہ عنہ کے خاندان کی تمام نسبتیں مع کیفیات - حالات اور ان کے علوم جو ہر مقام - حال - ذوق ، اور اسرار جدا جدا رکھتے ہیں - اس وقت نایاب ہیں - یہ عالیہ نسبتیں آنجناب کے فرزندوں اور آپ کے بڑے بڑے خلفا میں جلوہ گر تھیں - آنجناب کے صاحبزادہ حضرت زبیر ختم المشائخ تھے - اور ہمارے مرشد صاحب اُن بلند مقامات کے جو حضرت مجدد صاحب کے لئے مخصوص ہیں ، خاتم تھے - ان دونوں بزرگواروں نے طریقہ احمدیہ کی انتہا تک سلوک کیا ؎

Marfat.com

فیض روح القدس ار باز مدد فرماید دیگراں ہم بکنند آنچہ مسیحا میکرد

واضح رہے کہ سیر و سلوک کا حاصل کرنا جو صوفیا کا معمول ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے رنگ سے رنگا جانا۔ رذائل کو دور کرنا۔ نیک خصائل کو حاصل کرنا۔ اور انوار اور کیفیتوں سے جو مقامات جذبیہ میں پیش آتے ہیں متنور ہوتا ہے۔ اور جس شخص کو فنا اور حالات قویہ کا کوئی مرتبہ حاصل ہو گیا ہے۔ اور اس کی بشریت کو جمعیت حاصل ہو گئی ہے۔ اور حق تعالےٰ کی محبت بہ نسبت خلق کی محبت کے اُس کے دل پر غالب آ گئی ہے۔ اور عمدہ طور پر اس نے تسلیم۔ رضا۔ توکل اور صبر کو بہم پہنچایا ہے۔ وہ بیشک اس شخص کی نسبت افضل و اشرف ہے، جسے یہ باتیں حاصل نہیں۔ اے پروردگار! جس سے تو محبت کرتا ہے اور جس سے تو راضی ہوتا ہے۔ وہ چیزیں ہمیں نصیب کر۔

واضح رہے کہ کیفیات کے تاریک ہو جانے اور قبض باطنی کا علاج یہ ہے کہ تلاوت کیجائے۔ یا بڑی خوش الحانی اور ترتیل کے ساتھ قرآن شریف سُنا جائے نماز میں قنوت لمبا کیا جائے۔ اور نماز بکمال خضوع اور خشوع سے ادا کیجائے۔ اصحاب کرام رضی اللہ عنہم انہیں اعمال کی وجہ سے ہمیشہ خوش رہتے تھے۔ ان کا یہ معمول نہ تھا کہ قصیدوں اور اشعار کی مجلسیں منعقد کریں۔ اگر کوئی ایسا کرتا تھا تو اُسے طعنہ دیا کرتے اور ملامت کیا کرتے۔

نغمہ کے سننے میں صوفیوں کا اختلاف ہے۔ حضرت ابوالحسن شاذلی رح حضرت حماد دباس رح سخت انکاری تھے۔ لیکن تاہم بغیر مزامیر اور مجلس منعقد کرنے کے، خلوت میں محبت آمیز اشعار کے سُننے میں کچھ مضائقہ نہیں خیال کرتے تھے۔

حضرت خواجہ نقشبند علیہ الرحمۃ فرمایا کرتے تھے کہ نہ ہم کرتے ہیں۔ اور نہ ہی ہم اس سے انکاری ہیں۔ اس واسطے کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کام نہیں کیا ہے۔ اور ہم بزرگوں کا انکار بھی نہیں کر سکتے۔

مجددیہ نسبت میں نغمے کے سُننے کا کچھ اثر نہیں ہوتا۔ ہاں قرآن مجید کے سُننے سے جو کہ حضرت مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا معمول تھا، دل کی صفائی و جمعیت حاصل ہوتی ہے اور بڑھتی ہے۔ اور نغمہ اور تار سے اہل قلب کو ذوق حاصل ہوتا ہے۔

Marfat.com

حضرت سُلطان المشائخ نظام الدین اولیا رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس مبارک میں بانسری وغیرہ ہرگز استعمال نہ ہوتی تھی اور نہ کبھی اہل غفلت کا مجمع ہوا +

فوائد الفوائد اور سیر الاولیا میں اس طرح لکھا ہے کہ ذکر جہر متوسط اور غمگین آواز سے اگر باطنی گرمی اور ذوق وشوق کے لئے کیا جائے تو کچھ مضائقہ نہیں۔ جس وقت دل میں کشش پیدا ہوتی ہے، بے اختیار غم اور ذکر کی آواز بلند ہو جاتی ہے۔ اس قسم کا جہر ہرگز منع نہیں۔ ذکر جہر کے لئے حبس نفس اور نفی اثبات جو گرمی اور دلگدازی کے لئے مقرر کئے گئے ہیں، بمنزلہ دوا ہیں۔ جو سُستی اور کاہلی کو دُور کرتے ہیں +

واضح رہے کہ صالحین سلف مثلاً غوث الثقلین اور حضرت مجدد صاحب رضی اللہ عنہما کے عقائد کی پیروی کرنی چاہیئے۔ اور رسُول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب کی شان میں اختلاف نہیں رکھنا چاہیئے۔ جنہوں نے کامل درجہ کی تہذیب حاصل کی۔ اور نفسانیت سے بالکل پاک ہوئے۔ اور ان واقعات میں ان کی نیت بالکل نیک تھی۔ اگر ایسا نہیں تو لازم آتا ہے کہ خیر البشر صلے اللہ علیہ وسلم کی صحبت نے اس جماعت میں جنہوں نے اپنا مال و اسباب اور جان تک خدا اور رسُول کی راہ میں خرچ کر دیا اور جن کی تعریف قرآن مجید میں جابجا ہے۔ کچھ اثر نہ کیا۔ اور یہ کہ دنیا کی محبت اور مرتبے کی محبت ان کے دلوں سے نہ گئی۔ پس ہم پس ماندوں کو کیا توقع ہو سکتی ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق۔ اعمال اور عقائد خدا اور رسُول کے کلام اور اہل بیت نبوت کے مناقب میں کفر اور فسق کریں۔ ایسا کرنے سے معاذ اللہ دین سے اعتماد اُٹھ جاتا ہے۔ جو نیتیں فاسقوں اور کافروں کی تھیں اُن پر کچھ اعتبار اور وثوق نہیں ہو سکتا +

حضرت امیر رضی اللہ عنہ اپنے وقت میں امام بحق اور حضرت رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم برحق نائب تھے۔ اُن کی نسبت مخالفوں کو شبہ ہوا اور شام والوں کی لعنت کا موجب ہوا۔ اور فساد برپا ہوا۔

اصحاب کرام رضی اللہ عنہم نیک تھے۔ چنانچہ رحما بینہم ان کی شان میں وارد ہے۔ رحماء صفت مشبہ کا صیغہ ہے جو ہمیشگی پر دلالت کرتا ہے۔ پس اس آیت شریف سے ان کی باہمی دوستی اور یگانگت ثابت ہو گئی +

اور نیز اصحاب کے بارے میں وکلاً وعد اللہ الحسنیٰ وارد ہے۔ اور نیک وعدہ

سرف بچوں کے لئے ہوتا ہے۔ چونکہ ان سب کو جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی صحبت اور قرابت کا شرف حاصل ہونا ثابت ہے۔ اس لئے ان واقعات کی حرص نہ کرنا اور چپ رہنا واجب ہے ✦

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم عرب کے تمام قبیلوں سے ناطہ ورشتہ اور قرابت رکھتے ہیں۔ اور آنجناب کی تلقین ان سے ثابت ہے۔ اور اس لئے سب پر آپ کی فضیلت بھی ثابت ہے۔ اور اسی لئے ان اکابر کا پاس ادب لازم ہے۔ اور جنونِ محبّت کا غلبہ حفظ مراتب میں گرا ہوا ہے ✦

ایک مذہب کو دوسرے مذہب یا ایک مجتہد کو دوسرے مجتہد کو یا ایک طریقے کو دوسرے طریقے پر ترجیح دیتے وقت فضولی کو کام میں نہیں لانا چاہئے۔ کیونکہ ان سب کی نیتیں نیک تھیں۔ اور ان کا ارادہ محض سنت نبوی علیہ التحیۃ والثنا اور رضائے الٰہی کی پیروی اور تحقیق کرنے کا تھا ✦

مسلمان کو حقیر جاننے اور اس پر نکتہ چینی کرنے اپنے مرتبے کو زیادہ سمجھنا بالکل فضول ہے۔ اس سے کنارہ کشی کرنی چاہئے۔ بلکہ لازم ہے کہ اپنی ہستی کو عدم خیال کرے۔ اور کمالات کو اصل سے پیوند دے۔ اور اپنی نیکیوں کو قبولیت کے قابل نہ خیال کرے۔ اور اپنی برائیوں کو پہاڑ کی طرح اپنے سر پر سمجھے۔ اور دوسروں کی برائیوں کو نیک تاویل سے خیال کرنا چاہئے۔ اور روزمرہ کے واقعات کو ارادہ الٰہی کے موافق سمجھ کر چون وچرا نہیں کرنی چاہئے۔ اور کسی سے بحث اور جھگڑا نہیں کرنا چاہئے۔ اس قدر جھگڑا اچھی دلوں کو ناراض کر دیتا ہے کہ مخالف کہے کہ بات اس طرح ہے۔ اور تو کہے کہ نہیں اس طرح ہے۔ بلکہ اگر پھر وہ یہ کہے کہ نہیں یہ تو اس طرح ہے۔ تو تجھے کہنا چاہئے کہ ہاں میں تسلیم کرتا ہوں کہ ٹھیک اسی طرح ہے۔ میں غلطی پر تھا۔ صرف اتنی بات کہنے سے تکرار نہیں ہوگی۔ اور نہ فساد برپا ہوگا۔ اور نہ ہی دل ناراض ہونگے۔ اور اہل معرفت کا طریقہ بھی یہی ہے ✦

منقول ہے کہ ایک مرتبہ چند درویش حضرت شکر گنج قدس سرہ کی خدمت میں آئے کہ ہم آپس میں کشیدہ خاطر ہیں۔ آپ ہمارا قصہ سن لیں اور فیصلہ کر دیں۔ آپ نے فرمایا ہمیں اس بات کے سننے کا دماغ نہیں۔ تمہارا فیصلہ مولانا بدرالدین اسحاق رح اور

بابا نظام الدین کرینگے - پھر وہ درویش ان دونوں بزرگواروں کے پاس گئے - اور بیٹھ کر جس بات پر جھگڑا تھا بیان کی - ایک نے دوسرے کو کہا کہ آپنے اس مقدمہ میں یوں ارشاد فرمایا تھا - دوسرے نے کہا نہیں آپنے یہ فرمایا تھا - اہل منازعت نے بڑے حسن ادب سے کلام کیا، جسے سُنکر سلطان المشائخ اور مولانا بدرالدین دونوں رو دیئے - اور فرمایا کہ جب حالتِ نزاع اور ناخوشی میں تمہارے کلمات سب ادب و تعظیم سے پُر ہیں - تو خوشی کی حالت میں تم کس قدر ایک دوسرے کی رعایت کرتے ہوگے - انھوں نے گنج شکر کے حضور میں عرض کی کہ یہ عزیز تربیت کے لئے آئے ہیں تاکہ درویشوں میں سخت کلامی اور خصومت نہ ہو - اللہ تعالےٰ بزرگوں کی تابعداری عنایت فرمائے +

واضح رہے کہ نماز کو اول وقت میں جماعت کے ساتھ بڑی طمانیت - رکوع، سجود قومہ اور جلسہ کی رعایت سے ادا کرنا چاہئے - اور قومہ اور جلسہ بعض کے نزدیک فرض ہیں اور بعض کے نزدیک واجب +

پیغمبر خدا صلےاللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی کوئی نماز بغیر قومہ اور جلسہ کے ادا نہیں کی - جو جان بوجھ کر ترک کرے - اُسے پھر نماز ادا کرنی واجب ہے - اگر بھول کر رہجائے تو سجدہ سہو بجالائے - اور اہل سنت وجماعت کے عقاید میں یہ بات بھی داخل ہے کہ سنت کو حقیر سمجھنا کفر ہے +

ہر مہینے کے تین روزے رکھے - اور عرفے اور عاشورے کے روزے - اور ۱۵ - شعبان کا روزہ سب حدیث سے ثابت ہیں - اور شوال کے چھ روزے - روزے میں پس گوئی - جھوٹ - طعن اور فضول کلامی سے احتیاط کرنا ضروری امر ہے - نہیں تو روزہ قابل ثواب نہیں ہوسکتا - وہ احمق ہے - خواہ مخواہ بھوک اور پیاس کی تکلیف برداشت کرتا ہے - اور ان باتوں سے روزہ برباد کرتا ہے - بعض کے نزدیک کسی کی چغلی کرنے سے بھی روزہ فاسد ہوجاتا ہے - اور اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی مذہب ہے اور پیغمبر خدا صلےاللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی آزاری کو دوبارہ وضو کرلینے کا حکم دیا ہے کیونکہ مسلی کی نماز قبول نہیں ہوتی +

واضح رہے کہ توجہ اور جمعیّت کی نسبت کو ظاہری اعتماد بغیر حاصل تھا - اعمال کے نور کا باطنی اطمینان پر بڑا اثر ہوتا ہے - باطنی توجہ - اور عظمت سے

Marfat.com

باہر نیک اعمال اور اخلاق سے آراستہ کرنا بہت اچھی بات ہے - اور ایک قسم کا کمال ہے
پس لازم ہے کہ تو بھی ان اعمال اور اخلاق کو جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صحیح
حدیثوں میں ثابت ہیں - لازم جانے اور ویسا ہی کرے - تاکہ حبیب خدا صلے اللہ علیہ وسلم
کا اہل سنت کہلانے کا مستحق ہو - فان المحب لمن یحب یطیع محب جس سے محبت کرتا
ہے اس کی تابعداری کرتا ہے ٭

حضرت خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے طریقے میں اور اور اعمال
مقرر نہیں کئے - بلکہ جو کچھ حدیثوں سے ثابت ہوا ہے - اسی کو حضرت حق سبحانہ تعالے
کے قرب و محبت کے حصول کا وسیلہ سمجھا ہے - اور اسی کی پیروی کی ہے - تجھے بھی اسی کی
پیروی کرنی چاہیے - اور تمام حرکات و سکنات میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی
کرنی چاہیے - فرائض اور سنت کے ادا کرنے میں خدا اور رسول کی پیروی کرنی چاہیے کہ
جو کچھ میں کر رہا ہوں - وہ اللہ تعالے کی طرف سے مجھ پر فرض ہے - اور حبیب خدا صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کر رہا ہوں ٭

مندرجہ ذیل باتوں میں بھی سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنی چاہیے
مثلاً ایک دوسرے سے بدلہ لینا دینا - دوستوں کی زیارت کرنا - اور کھانے میں گوشت
کدو - سرکہ - مٹھائی - اور پینے میں دودھ اور سرد پانی - اور غسل پوشاک میں پیراہن قمیص
چادر - سبز اور سرخ حلہ جیسے علمائے حنفیہ نے مفید تحقیق کیا ہے - یہ عبادت اتباع کی
نیت سے کرنی چاہیے - اس سے ایمانی نور زیادہ ہوتا ہے - کیونکہ مندرجہ بالا سب
کچھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہے - اور تہجد - اشراق - چاشت -
اوابین - سنت عصر - اور عشا کی سنت کے بعد چار نفل پڑھنا - اور وتروں کے بعد نفل
میں بیٹھ کے سورہ اذا زلزلت الارض اور قل یاایھا الکافرون کا پڑھنا حدیث
شریف سے ثابت ہے ٭

تہجد کے وقت قرآن مجید کی تلاوت بہتر ہے - اور کلمہ تمجید اور سبحان اللہ
وبحمدہ سو سو مرتبہ صبح شام اور سوتے وقت درود اور استغفار کا پڑھنا حدیث میں
وارد ہے - اور صبح شام اور سوتے وقت کی تمام دعائیں جتنی کر سکے صحیح حدیثوں سے دریافت
کر کے ان پر عمل کرے - اور ان سب اعمال میں حبیب خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی

Marfat.com

کی نیت رکھے ٭

واضح رہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف باطنی توجہ رکھنا اس طریقے میں معمول ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ ہمیشہ حق سبحانہٗ تعالیٰ سے آگاہی رہے۔ اور توجہ اور باطنی حضور کے حاصل ہوجانے کے بعد تمام افعال کا صادر ہونا فاعل حقیقی کی طرف سے جاننا چاہیئے۔

تو درو گم شو وصال این است و بس　　تو مباش اصلا کمال این است و بس

اپنی طاقت اور قدرت کو چھوڑ کر اپنی تدبیر اور اختیار کو کارساز حقیقی کے سپرد کردینا چاہیئے۔ اور یہی مراد ہے۔ جیساکہ اس مصرعہ سے ظاہر ہوتا ہے ؎

تو مباش اصلا کمال این است و بس

اور ہر وقت ہر ایک کام میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی تابعداری کی نیت کرے ٭

توجہ دو قسم کی ہے۔ پس تجھے لازم ہے کہ ان دونوں توجہوں کو اپنی زندگی کا حاصل سمجھے۔ اور ان دونوں توجہوں کو لازم جانے ٭

وصیّت ۔جو شخص ذکی اور فارغ ہو، تو صرف ونحو کا علم ۔منطق تقصی تک علم کلام ۔فقہ اور اصول پڑھے ۔اور علم حدیث ۔علوم صوفیہ ۔جو آداب ۔اخلاق ۔اور مقامات سلوک کے بارے میں مختلف رسالے لکھے گئے ہیں ۔جیساکہ حضرت شیخ یحییٰ منیری رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات میں مذکور ہے ۔اور دوستان حق سبحانہٗ تعالیٰ کے دوستوں کی سیر کی کتابیں وغیرہ پڑھنے سے تہذیب نفس پر بڑا اثر ہوتا ہے لیکن حقائق کے رسائل کا مطالعہ چنداں مفید نہیں ۔کیونکہ جو شخص طریقہ میں کوشش ۔مجاہدہ اور کثرت ذکر کرتا ہے ۔اس پر اسرار اور معارف خود بخود واضح ہوجاتے ہیں ۔اور اکثر اولیائے کرام نے زہد اور عبادت نافلہ کے طریقے کو لازم پکڑا ۔اور انہیں غلبات احوال اور کیفیات بمقدار کثیر حاصل ہوئیں ۔پھر بھی اسرار اور معارف کے بارے میں انہوں نے خاموشی اختیار کی ۔اور یہ طریقہ سب سے زیادہ سلامتی والا ہے ٭

حضرت مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات شریف کے مطالعہ سے حبیب خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی توفیق سے دل وجان کی روشنی اور معارف کی تحقیق حاصل ہوتی ہے ٭

وصیّت ۔واضح رہے کہ درویشی کا طریقہ محبت کی راہ ہے ۔اور محبت ایک

Marfat.com

جان کو جلانے والا شعلہ ہے۔ جو محبوب کے سوا سب کو جلا دیتا ہے۔ اور محبت ہمیشہ کے ذکر، خلوت، تنہائی اور آرزوؤں کے ترک کرنے سے حاصل ہوتی ہے ؎

قعر چہ بگزید ہر کو عاقل است ؎ زانکہ در خلوت صفاہائے دل است

راہ حق کے جانبازوں نے اپنے مرغوبات اور مالوفات کو ترک کر کے اپنی زندگی کے گوہر کو اپنے محبوب کی تشریف آوری پر نچھاور کر دیا ہے۔ اُن کی خوراک جنگلی درختوں کے پتے تھے۔ اور مدتوں تک بالکل نہیں سوئے۔ صرف انہیں ذکر اور تلاوت ہی سے آرام حاصل ہوتا تھا +

چنانچہ حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ نے جو محبوب سبحانی ہیں، ستر سال تک عجمی برج میں گوشہ نشینی کر کے گھاس کی جڑوں پر گذارہ کیا ہے۔ اور اپنی مشیخت کے زمانہ میں ہر روز ایک ختم قرآن مجید کا آپ کا معمول تھا +

اور سلطان المشائخ حضرت نظام الدین اولیا چار سو رکعت نماز ادا کر کے صرف سحر کے وقت کچھ تھوڑا سا طعام تناول فرمایا کرتے تھے +

اور حضرت عبدالقدوس رح آٹھ سو رکعت نماز ادا کیا کرتے تھے +

اور حضرت محمد باقی قدس سرہٗ اکثر راتیں جاگتے ہی بسر کر دیتے تھے اور فرماتے کہ افسوس رات کیسی ہی چھوٹی ہو گئی ہے +

اللہ تعالیٰ ہمیں تمہیں بھی کچھ شرم اور ندامت عطا کرے۔ تاکہ ہم تم بھی اُن کی پیروی کریں۔ آمین +

وصیت۔ واضح رہے کہ جو کچھ بزرگان دین کے حال اور مقال کا حال اور اُن کے معارف۔ مقامات اور سیر کا حال ان کے رسالوں میں لکھا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سیر و سلوک۔ جذب و شہود اور وحدت و کثرت کا ماحصل وجودی توحید ہے اور فنائے فعل اور سالک کی ذات کا استہلاک مشاہدہ حق کی تجلیات میں انہیں معارف کو کمال کیا ہے +

مگر حضرت علاؤ الدولہ رحمۃ اللہ علیہ اور اُن کے پیرو فرماتے ہیں کہ وحدت وجود کے اسرار کا ظہور راہ سلوک کے وسط میں پیش آتا ہے +

اور عبدالرزاق الکاشی کہ توحید وجودی میں اعلیٰ مرتبہ رکھتا ہے۔ اور سوال و جواب

Marfat.com

جو آپ کی خدمت میں ہوئے حضرت ملا جامی کے نفحات میں مندرج ہیں +

حضرت مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور آنجناب کے تابعین کے معارف سے

ہے کہ توحید وجودی لطیفہ قلب کی سیر میں پیش آتی ہے۔ اور محبت کے غلبات آہ و نالہ

استغراق اور بیخودی وغیرہ اس لطیفہ کی سیر کے لئے لازم ہیں +

اور لطیفہ روح کی سیر میں اپنی صفات کی نسبت کا سلب اور حق سبحانہ تعالیٰ

کی صفات کی نسبت کا اثبات حاصل ہونا +

اور لطیفہ خفی کی سیر میں تمام مظاہر سے جناب کبریا کی تفرید حاصل ہوتی ہے +

اور لطیفہ اخفے میں تخلق باخلاق الٰہی ہوتا ہے +

اور لطیفہ نفس کی سیر میں انانیت کا اثر بالکل مٹ جاتا ہے اور اسے زوال آجاتا

ہے۔ اور یہ معارف عالم امر کے لطائف کی سیر میں مندرج ہیں۔ لطائف ثلاثہ میں سے

ہر ایک لطیفے کی سیر سے عالم خلق میں ذاتی اور دائمی تجلی کا ظہور حاصل ہوتا ہے +

اور لطیفہ خاک کی سیر میں ذاتی اور دائمی تجلی اور ان تمام معارف کی گمگشتگی

اور لطائف کا کمال۔ اور اعلےٰ درجہ کی نزاکت۔ بیرنگی اور بے کیفیتی حاصل ہوتی ہے۔ اور

عبودیت کا کمال قصوروں کی دید۔ نیستی کا قصور۔ اور ہولاء لما جاء بہ صلے اللہ علیہ

وآلہ وسلم کی تابعداری حاصل ہوتی ہے۔ والعبد عبدنا غفر اللہ لہ (جو بندہ ہے سو اس کا

حق ہے بندہ ہونے کا۔ اللہ تعالےٰ اسے بخش دیگا) الحق حق ما للتراب و رب الارباب

حق حق ہی ہے۔ مٹی اور رب الارباب میں کیا نسبت +

ان کے بعد حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کمالات حقائق الٰہیہ

اور حقائق انبیا علیہم السلام وجدانی ہیئت سے جو لطیفہ قلب اور نفس عناصر کے تزکیہ سے

حاصل ہوتے ہیں، نمودار ہوتے ہیں۔ اور تنزیہ کی رعایت اور ارادت اور لطیفے کے

انوار اور احوال اور ان تینوں کا کمال عین الیقین کے طور پر پیش آتا ہے، جسے کشف

صریح حاصل ہو۔ وہ ان مقامات میں اپنی سیر چشم بصیرت سے دیکھ لیتا ہے۔ نہیں تو

ایک مقام سے دوسرے مقام میں تبدیل ہوتے وقت از روے ذوق اور وجدان

باطن احوال میں صریح تغیرات دریافت کر لیتا ہے۔ اور اس طریقہ میں جو اثبات کا رواج

ہے۔ اگر صاحب بشارت سیر اور کیفیات کو اپنے باطن میں ظاہر طور پر نہیں دیکھتا۔ یا وجدان

Marfat.com

اور ذوق سے صریح تغیرات اپنے آپ میں نہیں معلوم کرتا۔ تو وہ قابل اعتبار نہیں۔ بلکہ وہ محض حضرت حق پر بہتان ہے ÷

واضح ہے کہ جو نئے مقامات حضرت مجدد رضی اللہ عنہ کو مرحمت ہوئے ان کا تھوڑا سا حال لکھا گیا ہے۔ اور باوجود ان مقامات اور معارف کے آنجناب نے اپنے تئیں اولیا اللہ کا خوشہ چین تصور کیا ہے۔ اور اُن کے آداب کا کوئی مرتبہ فروگذاشت نہیں کیا۔ ؏ دولت ندہد خدا کسے را بعبث ÷

واضح رہے کہ صوفیا جو بارگاہ الہی کے مقرب ہیں۔ اُن کے طریقے کی وصیت کا اختیار صرف اس واسطے ہے کہ ان کی صحبت سے اہل سنت وجماعت کے صحیح عقائد کو قوت اور صفائی حاصل ہوتی ہے۔ اور نیک اعمال اور نیک عبادات کی توفیق حاصل ہوتی ہے۔ اور ذوق۔ شوق۔ حضوری۔ آگاہی۔ یادداشت۔ خدا و رسول کی محبت۔ توحید غیر کی طرف دل نہ لگانا۔ اور اور کیفیتیں جن کا ذکر بزرگان دین نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے، حاصل ہوتی ہیں۔ اور غفلت سے دل صاف ہو جاتا ہے۔ اور نفس بُرے کاموں سے مبرا ہو جاتا ہے۔ اور دل کو تیزی اور بدعت اور گناہوں سے نفرت پیدا ہو جاتی ہے اگر یہ باتیں حاصل نہ ہوں۔ تو مریدی بیفائدہ ہے۔ کیا مریدی اس واسطے ہوتی ہے کہ شفاعت کے بھروسے پیروں کی بدعت اختیار کریں اور جو کچھ زبان پر آئے کہیں اور افعال میں بیتابی ظاہر کریں۔ الحمد للہ کہ مشائخ کبار کے وسیلہ سے صادق مخلصوں کو یہ امور اس زمانے کے موافق حاصل ہوتے ہیں ÷

منقول ہے کہ ایک بزرگ رو رو کر بارگاہ الہی میں عرض کرتا تھا کہ اے پروردگار! تیری توفیق کے یمن اور تیرے فضل سے میں نے اعمال میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں کی۔ پھر وہ احوال اور کیفیتیں جو جوانی میں مجھے حاصل تھیں، بڑھاپے میں کیوں حاصل نہیں؟ غیب سے آواز آئی۔ "تیری جوانی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے کے نزدیک تھی"۔ آنحضرت کے بعد ہمارا فاصلہ بہت دور ہو گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ÷

واضح رہے کہ یہ مقامات اور درجات جو طریقہ احمدیہ میں مسلوک تھے۔ ان دنوں معلوم نہیں کہ کوئی ایسا شخص ہو۔ جو ان تک پہنچ سکے۔ پس ہم پسماندوں کے لئے

Marfat.com

یہی مناسب ہے کہ توبہ اور بازگشت کے بعد زہد۔ ورع۔ توکل۔ قناعت۔ تسلیم۔ رضا۔ اور ان مقامات کے حاصل کرنے میں جو صوفیہ علیہ کا معمول ہیں۔ حد درجے کی کوشش کریں اور کھانے پینے کی چیزوں میں اعتدال حاصل کریں۔ اور اپنے مالوفات اور عادات کو ترک کرکے اپنا وقت وظائف اور نمازیں جو دن رات میں ساٹھ رکعت ہوتی ہے بسر کریں۔ اور تلاوت قرآنی۔ درود۔ استغفار۔ کلمات طیبات اپنا معمول بنائیں۔ وقوف قلبی سے اسم ذات کا ذکر خفی کریں یا نفی اثبات زبانی یا دلی کیا کریں۔ اور اپنے دل سے تمام خطرات کو دور کرکے اور حضرت حق سبحانہ تعالےٰ کی طرف کمال توجہ کرکے افتقار۔ انکسار اور بازگشت اور سفر در وطن کو کام میں لائیں۔ جو کہ زندگی کا ماحاصل ہے۔ اور زندگی کو اکارت نہ کھوئیں +

درویشی کیا ہے؟ درویشی اس بات کا نام ہے کہ ایک سی زندگی بسر کرنا۔ اور حبیب خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی پیروی بدرجہ کمال کرنا۔ اور ایک ہی طرف دیکھنا۔ بلکہ آگاہی حضور اور یادداشت کو اس طرح مضبوط رکھنا کہ صاحب شرع کو اعمال ظاہری پر انکار نہ ہو سکے۔ اور فرشتے کو باطن کی اطلاع تک نہ ہو۔ بدن کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے تابع رکھنا۔ اور آنکھ کو مشاہدہ حق میں لگائے رکھنا (درویشی ہے) +

اللہ تعالےٰ اُس بوڑھے کو جس نے عمر ضائع کر دی ہے۔ اور تمام دوستوں کو اس طریقہ پر قایم رہنے کی توفیق عنایت فرمائے۔ اور دونوں توجہ یعنی حضرت حق کی طرف اور حبیب خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی طرف مرحمت فرمائے۔ آمین۔ آمین۔ آمین +

نقل۔ حمد و صلوٰۃ کے بعد واضح ہو کہ اس طریقہ شریفہ کے اکابر نے قرب کے مقامات اور مکانات کو عالم مثال میں کشف صحیح اور معائنہ صریح سے دیکھا ہے۔ اور ان مقامات کو دائروں سے تعبیر کیا ہے۔ کیونکہ وہ مقامات بے جہت اور بے مثل ہیں۔ اور دائرہ بھی بے جہت ہے۔ ورنہ اصل بات تو یہ ہے کہ جہاں خدا ہے وہاں دائرہ کہاں +

پہلا دائرہ امکان ہے۔ اس کے نصف کنارے ہیں آسمان حاصل ہوتا ہے اور اس سے مراد یہ ہے کہ یہاں اپنے باطن کے گرد مختلف رنگ کے نور دیکھے جاتے ہیں۔ اور اس دائرے کے اُوپر کے نصف حصے میں نفسی سیر وسلوک حاصل ہوتی ہے۔ اور وہ اپنے باطن میں تجلیات کے انوار کا مشاہدہ کرتا ہے۔ یہاں مناقعات وغیرہ کا خیال نہ کرکے

مفلسانیم آمدہ در کوے تو — شیئاً للہ از جمالِ روے تو
دست بکشا جانب زنبیل ما — آفریں بر دست و بر بازوے تو

ہم بھی کہتے ہیں کہ ہمارے جنازے کے ساتھ بھی یہی شعر پڑھنا ۔ اور نیز یہ عربی شعر اور جلال الدین کے فارسی شعر بڑی خوش الحانی سے پڑھنا ؎

قدمت الی الکریم بغیر زادٍ — من الاعمال والقلب السلیم

(میں سخی کی طرف بغیر توشہ کے گیا ۔ اور وہ توشہ اعمال صالحہ اور قلب سلیم کا تھا)

فان الزاد اقبح کل شیء — اذا کان الوفاء الی الکریم

(جب ایسے سخی کی طرف جانا ہو، جو ہر چیز مہیا کر سکتا ہے ۔ تو اس کے پاس توشہ لے کر جانا نامناسب ہے) + ؎

بر سر خاک ما بیا نغمۂ عشق برسرا — از جذباتِ عشق تو نعرہ زخاک برزنم
بعد از ہزار سال اگر بر لحدم گذر کنی — شکر شود ہمہ غبار من روح شود ہمہ تنم

ہفتہ کے روز بائیسویں صفر ۱۲۴۰ھ کو اشراق کے بعد عین مراقبہ میں جبکہ آپ مشاہدۂ حق میں مستغرق تھے، اس دار فانی سے رحلت فرمائی انا للہ وانا الیہ راجعون + عربی زبان میں تاریخ انتقال یہ ہے نور اللہ مضجعہٗ (خدا آپ کی خوابگاہ کو منور کرے) +

فارسی زبان میں یہ ہے ؎

شاہ عبداللہ در خلد چو داخل گشت — خلد از روحِ وے بشگفت
چو پرسید از رافت سال تاریخ — بجنت رفت ہاں دلال گفت

قطعہ

چوں جناب شاہ عبداللہ [illegible] زماں — زیں جہاں فرمود رحلت سوئے درگاہ کریم
[illegible] — در روح و ریحان و جنات نعیم

اجہ محمد معصوم ابن حد[illegible] لی اجازت ملی +
[illegible] کے احوال میں لکھتے ہیں کہ حضرت ابو سعید کا فرزند احمد سعید
ل اخیر میں لکھا گیا ہے +
آنجناب ۱۲۱۷ھ کو شہر [illegible] نسبت شریفہ میں اپنے والد ماجد کے قریب قریب
قصبہ مصطفےٰ آباد المشہور بہ رامپور
[illegible]ی سلمہ اللہ تعالےٰ بخوبی صاحب علم و عمل اور حفظ

Marfat.com

لفظاً معنی رافت نے بتلایا یوں تو لکھ اے دل
باراں سو چالیسویں سن میں فوت ہو محبوب ودود

قطعہ تاریخ بزبان ہندی

جب فوت ہوئے علی کے نائب
رافت نے کہا تو بھر کے اک آہ
یہ مصرعہ مرثیہ ہے ہے تاریخ
اے آہ گیا گیا خلیفۃ اللہ

قطعہ

غوث زماں شاہ عبداللہ ولی
مسند نشیں فخر رسل نائب علی
جب عالم بقا کی طرف کوچ کر گئے
عالم کے دل میں پڑ گئی اس غم کی کھلبلی
سینے ہوئے ہوئے ہیں اس غم سے چاک چاک
کون و مکاں کے جسم سے گویا کہ جاں چلی
بیہوش روتے روتے کوئی ہو گیا غریب
منہ پر کسی نے خاک اس اندوہ سے ملی
گل گلشن جہاں میں خزاں آ گئی وہیں
بائیسویں صفر میں سفر کر گئے علی

ہندی شعر

قیوم زماں جہاں سے گیا اٹھ
افسوس ہمارے ہا ہا ہائے

دیگر فارسی

زہر اسم خدا و نام سرور
از غلام ہمہ مخلوق بنگر
ظہور سال فوت مرشد ماست
کہ نامش خواجہ عبداللہ والا است
زہر چیزے کہ خواہی حلت وے
بفرما چار چند اعداد آں شے
بہ یک صفر و بدہ کن ضرب ایں فن
پس انگہ بست از بست از طرح کن
بکن ضرب آنچہ باقی ماند یکبار
بیان یکصد و ہم بست و ہم چار
شود اے رافت غمگیں ہویدا
سن فوت جناب مرشد ما

ح ۔ ۔ ۔ ۔ یہ ہے کہ جو آتا ہے ، جسے کشف
۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ان ہے ۔ اس کے تصفیہ لیتا ہے ۔ نہیں تو
اور اس سے مراد یہ ہے کہ یہاں اپنے باطن کے گرد مختلف ۔ وق اور وجدان
اس دائرے کے اوپر کے نصف حصے میں نفسی سیر وساوس کی جو اثبات کا رواج
باطن میں تجلیات کے انوار کا مشاہدہ کرتا ہے ۔ یہاں سنا ہیں دیکھتا ۔ یا وجدان

Marfat.com

ہیں دُور دُور تک گئے۔ اور وہاں عالموں کے مرجع بنے۔ اور بنی آدم کے مقتدا بنے لیکن ہاں جن کے حالات خود آنحضرت نے قلمبند فرمائے ہیں۔ ان کا یہاں کچھ تھوڑا سا ذکر کیا جائے گا۔ اور وہ حسب ذیل ہیں:۔

حضرت شاہ ابوسعید مجددی فاروقی سلمہ اللہ تعالےٰ۔ یہ صاحب آنجناب کے اجل خلیفوں میں سے تھے۔ اور آنجناب کے قایم مقام آپ کے مزار پر بیٹھے۔ حضرت شاہ ابوسعید کی نسبت حضرت مجدد الف ثانی سے اس طور پر پہنچتی ہے:۔

حضرت شاہ ابوسعید بن حضرت خفی القدر بن عزیز القدر بن حضرت محمد عیسےٰ بن حضرت شیخ سیف الدین بن حضرت محمد معصوم بن حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی کہ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین +

پہلے پہل آپنے خاندان قادری میں زبدۂ اصفیا قدوۂ اولیا محبوب الٰہی حضرت مولانا شاہ درگاھی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اور باطنی نسبت بھی انہیں سے حاصل کر کے اجازت اور خلافت کا مرتبہ حاصل کیا۔ بعد ازاں آنجناب کے حضور میں حاضر ہو کر نقشبندیہ خاندان میں جناب کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اور مجددیہ مقامات کے سلوک کو انتہا تک پہنچا دیا۔ اور اعجوبۂ روزگار بنے۔ بچپن ہی میں السعید من سعد فی بطن امہ (سعید ماں کے پیٹ ہی سے سعید ہے) کے موافق سعادت کے آثار آپ کی پیشانی مبارک سے ظاہر ہوتے تھے۔ آپ مجھ حقیر کے خالہ زاد بھائی ہیں۔ مجھ سے چار پانچ سال عمر میں بڑے ہیں۔ ہم دونوں میں اتحاد۔ یگانگت اور محبت کا رابطہ حد سے زیادہ ہے۔ جس کا بیان نہیں ہو سکتا +

برخوردار سعادت اطوار مولوی احمد سعید بن شاہ ابوسعید سلمہ اللہ تعالےٰ۔ انہیں بھی بیعت اجازت ... آنجناب سے ہی ملی ہے۔ نیز انہوں نے اپنے والد بزرگوار ... جنہوں نے ... سے ... کی اجازت ملی +

... محمد معصوم ابن ... کے احوال میں لکھتے ہیں کہ حضرت ابوسعید کا فرزند احمد سعید ... انیر میں لکھا گیا ہے +

آنجناب ۱۲۰۰ھ کو شہر ... نسبت شریفہ میں اپنے والد ماجد کے قریب قریب ... قصبہ مصطفےٰ آباد المشہور بہ رامپور ...

... سلمہ اللہ تعالےٰ۔ یہ صاحب علم و عمل اور حفظ

Marfat.com

اور تقوے ہیں۔ آپ نے باطنی نسبت آنجناب سے حاصل کر کے طریقہ کی تعلیم کی اجازت بھی حاصل کی ۔

حضرت مولوی بشارت اللہ سلمہ اللہ تعالٰے ۔ یہ صاحب بھی آپ کے بڑے خلیفوں میں سے تھے۔ آپ کی نسبت حضرت سید بڈھن بہڑائچی چشتی تک پہنچتی ہے۔ اور علم میں آپ کو کمال حاصل تھا۔ اور باطنی نسبت میں بھی آپ نے کمال ہی کر دکھایا چنانچہ خود آنجناب آپ کی نسبت فرماتے ہیں کہ میرے اصحاب میں مولوی صاحب سب سے ممتاز ہیں ۔

مولوی کرم اللہ سلمہ اللہ تعالٰے ۔ آپ عالم۔ محدث۔ اور مجدد تھے۔ آپ نے طریقہ مجددیہ کی بیعت آنجناب کے ہاتھ پر کی۔ اس شریف خاندان سے نسبت رکھنے کی وجہ سے اس جامعیت میں یکتا ہیں۔ اور طریقہ کی تعلیم کی اجازت بھی آپ نے آنحضرت علیہ الرحمۃ سے حاصل کی ۔

میر طالب علی المشہور بہ مولوی عبد الغفار سلمہ اللہ تعالٰے۔ آپ نے پہلے ظاہری علم حاصل کر کے لطیفہ قلبی کا فیض آنجناب سے حاصل کیا۔ اور اجازت لیکر حج کو گئے۔ اور ملک یمن کے شہر بیدا میں رہائش اختیار کر کے فیوض الٰہی کے القا میں سرگرم رہے۔ اور مولانا خالد رومی خلد اللہ محبتہٗ وعرفانہٗ سے حدیث کی پچاس کتابیں سند کیں۔ اور حرمین شریفین کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ ایک روز مدینہ سکینہ کی مسجد میں نیک آدمیوں کی مجلس میں بیٹھے تھے کہ ایک نے ان میں سے کہا کہ جو شخص اہل سنت وجماعت کا عقیدہ رکھے اور علم حدیث کی سند حاصل کر کے نقشبندیہ طریقہ میں بیعت کرے۔ اسے کمال درجہ کی نیک بختی حاصل ہوتی ہے آپ نے فرمایا کہ میرا عقیدہ اہل سنت کا سا ہے۔ اور حدیث کی سند بھی حاصل کر لی ہے۔ اب دعا کرو کہ اللہ تعالٰے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک کے وسیلے سے مجھے حضرت شاہ نقشبند کے طریقہ سے فائدہ بخشے ... کر۔ اسی روز آپ کو خواب میں حضرت سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ نے ... نا ہے، جسے کشف کے پاس جا کر دونوں باطنی فائدے حاصل کرو ۔ ... لیتا ہے۔ نہیں تو ... وق اور وجدان

پس مرزا رحیم اللہ بیگ سے ملاقات ... اور مرزا موصوف نے پورا پتہ دیا۔ تو آپ دہلی پہنچے ... ں سلوک جو اثبات کا رواج ... باں سنا میں دیکھتا۔ یا وجدان کی۔ اور عالی حالات اور مقامات حاصل کئے۔ او

Marfat.com

لکھا ہے۔ اور نہایت عنایت و شفقت سے سرفراز فرماکر خرقہ۔ دستار خلافت۔ مصلےٰ۔
تسبیح اور عصائے استقامت مرحمت فرمایا ہے۔ پس اللہ تعالےٰ کے اس قول کے بموجب
کہ واما بنعمۃ ربک فحدث (اور اللہ تعالےٰ کی نعمت کو بیان کر) اور خبر کرامت اثر
ہے ان اللہ یحب ان یریٰ اثر نعمتہٖ علیٰ عبدہٖ (اللہ تعالےٰ اس بندے کو عزیز جانتا ہے
کہ وہ اپنی نعمت کا اثر اپنے بندوں پر دیکھے) چونکہ نعمت کا چھپا رکھنا ناشکری میں داخل ہے ع

نعمت داد خدا را افتا ہرگز مپوش

اس لئے اظہار نعمت اور نیز شرف اور عزت حاصل کرنے کے لئے اپنے تئیں آنجناب
فیض نشاں آستاں سے ملحق کیا ہے

اگرچہ نیک نہ ز افتادۂ بخشیں | بایں گروہ کہ ہم بزمیش اثر دارد

نسب نامہ ایں لاشے (مؤلف کتاب)

تاگوہر آدم نسیم ما نہ ایستد | ز آبائے خود بشمرم اصحاب کرام
اما نبود وصف اضافی ہر ذات | ایں فتوائے ہمت بود ارباب کرام

فقیر ہیچمدان رؤف احمد بن مقبول بارگاہ حضور شعور احمد رحمۃ اللہ علیہ جولاثانی
موتی اور زمانہ کے شجاع عالی نسب اور حسب تھے۔ باپ کی طرف سے آپ کا سلسلہ چار
پشت سے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ تک پہنچتا ہے۔ جیسا کہ آگے ذکر کیا
جائیگا۔ اور والدہ کی طرف سے پانچویں پشت میں اس طرح پر کہ آنجناب کی والدہ صاحبہ حضرت
رحیمہ بیگم جو اہل شرع اور زاہدہ تھیں۔ اور چار شوال کو اس جہان فانی سے کوچ کر گئیں۔
شاہ عزیز القدر کی بیٹی تھیں۔ جو شیخ وقت تھے۔ اور جن کا انتقال پانچویں ربیع الاول
۔۔۔ آنجہانی کو ہوا۔ ابن حضرت عیسیٰ محمد جو عالم۔ شاعر۔ ذہین۔ صوفی اور اہل سنت
کے تھے جنہوں نے ۱۱۶۸ھ کو وفات پائی۔ ابن حضرت شیخ سیف اللہ ین بن حضرت
۔۔۔ محمد معصوم ابن حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔ ان اکابر کا
۔۔۔ ل اخیر میں لکھا گیا ہے +

آنجناب ۱۲۲۸ھ کو شہر جلال آباد میں پیدا ہوئے۔ بعد ازاں اپنے بزرگوں کے
قصبہ مصطفےٰ آباد المشہور بہ رامپور میں نشو و نما پائی۔ اور عین جوانی میں جب کہ آپ کی

Marfat.com

عمر چوبیس ۲۴ سال کی تھی لکھنؤ کی طرف جاتے ہوئے سانڈھی پالی کے پڑاؤ پر راہزنوں کے ہاتھ سے شہید ہوئے۔ خدا آپ کی قبر کو روشن کرے۔

آپ کی تاریخ وفات لفظ شہادت سے نکلتی ہے۔ جیسا کہ اس قطعہ میں مندرج ہے

قطعہ

شہسوار عرصۂ مردانگی فخر شجاع	آں شعور احمد زعالم چوں روے بر تافتہ
رخش طبعم تاخت در میدان فکر سال او	شد ندا از ہاتف غیبی شہادت یافتہ

اور نیز آنجناب کی تاریخ ولادت اور تاریخ انتقال مولوی ضیاؤالدین بھوپالی نے جو کہ علوم عقلی اور نقلی کے بڑے عالم اور اہل سنت اور اہل مجاہدہ ہیں اس طرح نظم میں لکھی ہے۔ ان کا حال بھی آگے لکھا جائیگا۔ وہ نظم حسب ذیل ہے

نور وحی احمدی شد جلوہ ساز	کنز مخفی کردہ از سر پردہ باز
صد ہزاراں جلوہ زو آمد بروں	بر کشادہ پردہ ہا از چند و چوں
گفت حق انا خلقنا کل شئے	بسکہ جلوہ می رسید بر وقت وے
چوں شعور احمدی را جلوہ گاہ	در رسید آں وقت از امر الٰہ
بود آں از نور وحی باکمال	یافت زاں تاریخ عمرش ایں جمال
از شہادت شربت خاصاں چشید	در جوانی رحمت یزداں رسید
از خرد پرسیدم از تاریخ تاز	گفت فضل قدس حق آمد فراز
باز پرسیدم کہ چوں رفت از جہاں	یافت اندر عالم قدس مکاں
گفت تاریخش جواں شد جلوہ ساز	رفت چوں در ملک قدوسے پر آز
رحمت حق راؤ بے راز و نیاز	آں شعور احمد بد پاک باز

محمد عبد الواحد خاں علوی جس کا تخلص تسکین ہے اس نے یہ قطعہ تاریخ ایک عدد کی زیادتی سے کہا ہے

چو آں حضرت شعور احمد شہادت	ز رہزن یافتہ ناگاہ بجادہ
بصد لبیک رضواں گفت تاریخ	برائے او در جنت کشادہ

اور نیز معما کے طور پر دونوں تاریخیں مندرجہ ذیل شعر میں پائی جاتی ہیں

وے فضل و اکرام و تکریم وجود	سر نام رب غفور ودود

Marfat.com

تاریخ ولادت باسعادت و وفات حضرت آیات حسب ذیل قطعہ سے برآمد ہوتی ہے ؎

تا نفس باقی دلا بہر شعور احمدی ۔ حال مظلومیش یاد آورده ہر دم وائے گو
در پئے تاریخ لفظ و معنئے پیدائیش ۔ یکہزار و یکصد و ہشتاد و دو دیم ہائے گو

اور آپ کا سن شریف ان دو قطعوں میں بیان کیا گیا ہے ؎

آں شعور احمدی اندر جہاں ۔ یافت بست و چار سال از کبریا
ایں شده تاریخ عمر پاک او ۔ آبِ طبب حب واحد بے ہوا

؎ آں ذات چو شربت شہادت ۔ بچشید نمود سوئے حق رُو
مسکیں پئے سن وصال گفتہ ۔ تاریخ حیات و عمر حیّو

بن عرفان کے موتی کی سیپی حضرت شاہ محمد شرف رحمۃ اللہ علیہ۔ آپ حافظ فقیہہ اور صاحب تقوےٰ تھے۔ اور باطنی نسبت شیخ ضیاء الدین یوسف مشہور بہ میاں چھٹو سے جو آپ کے دادا بزرگوار کے بھائی تھے، پائی۔ اور نقشبندیہ۔ قادریہ چشتیہ۔ سہروردیہ اور کبرویہ، وغیرہ طریقوں کی خلافت اور اجازت سے مشرف ہو کر طالبوں کی ہدایت میں سرگرم رہے ٭

حضرت شیخ ضیاؤ الدین یوسف رح۔ شیخ محمد یحیےٰ کے بڑے بیٹے تھے۔ اور آپ ارادت کی نسبت حضرت خواجہ محمد نقشبند حجۃ اللہ سے رکھتے تھے۔ اور نیز اپنے والد بزرگوار سے بھی فیض حاصل کئے۔ آپ کی ولادت ۱۱۰۶ھ کو ہوئی۔ اور جب کہ آپ کی عمر چھہتر سال کی ہوئی۔ تو ۱۱۸۲ھ میں وفات پائی۔ اس عبارت سے آپ کی تاریخ وفات نکلتی ہے "ضیاء الدین یوسف دیدهٔ اولیا بود" ٭

اور نیز حضرت شاہ محمد شرف نے طریقہ قادریہ کی اجازت اپنے چچا حضرت شاہ گدا ان زین العابدین سے حاصل کی۔ اور انہوں نے اپنے والد بزرگوار حضرت زین العابدین سے اور انہوں نے اپنے والد زبدۂ اولیا حضرت محمد یحیےٰ سے۔ اور نیز حضرت حجۃ اللہ محمد نقشبند سے۔ اور ان دونوں نے حضرت ایشاں عروۃ الوثقےٰ خواجہ محمد معصوم سے۔ اور انہوں نے حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہم سے ٭

اور حدیث مسلسل کہ الراحمون یرحمہم اللہ ارحموا من فی الارض یرحمکم اللہ

من فی السّماء (رحم کرنے والوں پر اللہ تعالےٰ رحم کرتا ہے تم زمین پر رہنے والوں پر رحم کرو تو تم پر وہ رحم کریگا جو آسمان پر ہے) کی اجازت آپ کو حضرت محمد ارشد کی نسبت حاصل تھی ۔ اور انہیں اپنے والد محمد فرخ شاہ سے ۔ اور انہیں اپنے والد حضرت خازن الرحمۃ سے خواجہ محمد سعید سے ۔ اور انہیں اپنے والد حضرت مجدد الف ثانی الے آخر السند ✦

آپ آباے کرام کی طرح اوقات بسری کرتے تھے ۔ انتقال سے پہلے شب برات کو بزرگوں کا فاتحہ پڑھ کر مراقبہ کیا ۔ تو ایک لحظہ بعد سر اٹھا کر فرمایا کہ ایک فقیر کا نام آج رات زندوں کی فہرست سے مٹ گیا ہے ۔ اور اس کا انتقال اسی سال ہوگا ۔ ٹھیک اسی طرح وقوع میں آیا کہ اسی سال ۲ ۔ جمادی الاخرے کو شہادت کا شربت چکھا ۔ آپ کا مزار پرانوار مصطفیٰ آباد عرف رامپور میں ہے ۔ آپ کی تاریخ انتقال "شرف شد شہید" سے نکلتی ہے ✦

آپ سلطان السالکین برہان العارفین حضرت شیخ ضیاء الدین رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند تھے ✦

حضرت شیخ ضیاء الدین صاحب ولایت ۔ غلبہ اور کرامات تھے ۔ آپنے فیوض و برکات اور باطنی نسبت اپنے والد بزرگوار سے حاصل کی ۔ اور خلوت در انجمن آپ کو حاصل تھی ۔ حضرت سرہند کے دار الارشاد کی ویرانی کے بعد آپ حضرات بابرکات کے مزارات پر قایم دایم رہے وہاں پر آپکے سوا اور کوئی حضرت امام ربانی قیوم حقانی مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے باقی نہیں رہگیا تھا ✦

آپنے پیدائش سے لیکر آخری دم تک سرہند کو نہ چھوڑا ۔ گو سکھوں نے غلبہ پالیا اور ہر طرح سے اذیتیں دیں ۔ لیکن آپکے قدم نے لغزش نہ کھائی ۔ آخر سکھوں نے معتقد ہوکر خرچ اخراجات کے واسطے کچھ زمین بطور نیاز دی ✦

آپ نے اپنی رحلت کی نسبت فرمایا تھا کہ مجھے اپنے جد امجد کے روضہ میں دفن کرنا ۔ حاضرین نے عرض کی کہ اس قبہ شریف میں تو حضرات بابرکات کے مزارات کی کثرت کے سبب جگہ نہیں ۔ آپنے فرمایا کہ تمہیں اس سے کیا کام ۔ اگر وہ خود ہی جگہ دیں ۔ تو پھر ۔ جب ماہ رمضان مبارک کی چوبیسویں تاریخ ۱۲۰۰ھ کو آپ کا انتقال ہوا ۔ تو وصیت کے بموجب آپکے جد امجد کے روضہ شریف میں حضرت امام الاصفیا شیخ محمد یحییٰ نے قبر کھودی ۔ اور باوجود تنگی جگہ قبر کافی کشادہ کھودی گئی ۔ بلکہ کچھ زمین بچ رہی ۔ سبحان اللہ اپنے دوستوں کے لئے

وہ کلام ... فہم کو ان کا ادراک۔

یہ قطعہ ... ہے ؎

جاں داد رضائے بقصد ... آں امام انام رضی الدین

سالِ فوتش بجستم از رافت ... گفت ہاتف امام رضی الدین

آپ محرم اسرار لی مع اللہ اور معرفت آگاہ حضرت شیخ زین العابدین معروف بہ شاہ فقیر اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند تھے۔

شاہ فقیر اللہ عالم۔ عارف۔ عابد۔ اور یکتائے زمانہ تھے۔ آپ کی ولادت باسعادت دارالارشاد سرہند میں ۱۰۴۷ھ کو ہوئی۔ علم ظاہری کو آپ نے درجہ کمال تک حاصل کیا۔ اور پھر اپنے والد ماجد کے امر کے مطابق باطنی نسبت۔ اور بلند حالات و مقامات اپنے چچازاد بھائی حجۃ اللہ قیوم زماں خواجہ محمد نقشبند ثانی رضی اللہ عنہ سے حاصل کر کے اجازت اور خلافت سے مشرف ہوئے۔ اور بہت سے لوگوں کو اپنے برکات اور فیوض سے کامیاب فرمایا۔ اکثر عالموں اور فاضلوں نے آنجناب سے ظاہری اور باطنی استفادہ کیا۔

آپ کو شریعت پر استقامت کمال درجہ کی حاصل تھی۔ اور اپنے اباواجداد کی طرح اپنے اوقات اچھی طرح نیک کاموں میں بسر کرتے تھے۔ آپ کی عمر چون سال کی تھی کہ رمضان مبارک کی تیسویں تاریخ ۱۱۰۲ھ میں اس جہان فانی سے روضہ رضوان کی طرف کوچ کیا۔ اور سرہند شریف اپنے والد بزرگوار کی متبرک قبر میں آرام کیا۔

قطعہ تاریخ وفات ؎

عارفِ حق شاہ زین العابدین ... رخت از عالم فانی چو بربست

در سن رحلت پاکش رافت ... گفت ہاتف کہ برحمت پیوست

... سنت نبوی کے زندہ کرنے والے۔ زبدۃ الاولیا۔ قدوۃ الاتقیا حضرت ... حسینی رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند تھے۔ جن کا کچھ ذکر بتیسویں گوہر میں آپ کے ... مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کے حالات میں ہو چکا ہے۔ حضرت خواجہ ... اللہ عنہ کے فرزند خواجہ کلاں حضرت محمد عبید اللہ کی بیٹی آپ کی منکوحہ ... سی خاتون کے بطن سے ہوئی۔

Marfat.com

من فی اللّٰہ کو بچپن ہی میں القا فرمائی۔ اور یہ الکافتب تہا۔ تم زہہ۔ ابہ پہنچے۔ نو سال کی عمر میں
کلام الٰہی حفظ کر کے علم حاصل کرنے میں مشغول ہوئے۔ اور تھوڑی ہی مدت میں ظاہر
علوم کو حاصل کر لیا۔ اور پھر باطنی سلوک کو ختم کیا۔ اور علامۂ وقت ہوئے۔ اور انتیسویں
جمادی الاخرے ۱۰۹۷ھ کو اس جہان فانی سے رحلت فرما گئے۔ اور حضرت مجدد الف ثانی
رحمۃ اللہ علیہ کے قبہ میں شہر سرہند میں آرام کیا۔ آپ کے مزار مقدس پر بڑا عالیشان گنبد بنایا گیا
اس قطعہ سے آپ کی تاریخ وفات نکلتی ہے ؎

آں عارف باللہ تبارک و تعالےٰ جبریل صفت رفتہ سوئے عالم بالا
تاریخ وصالش چو پسند عزیزاں کو بود ولی شیخ محمد یحییٰ

آپ امام ربانی مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ بہت
کے فرزند ہیں۔ جن کے احوال اور معارف کے بارے میں بڑے بڑے علما اور فضلا معظم
بڑی بڑی ضخیم کتابیں لکھی ہیں۔ مثلاً زبدۃ المقامات کی۔ برکات احمدیہ۔ مراتب تحو
القیومیہ اور حضرات القدس وغیرہ وغیرہ۔ اور نیز ہمارے حضرت صاحب کہتے ہو
نے بھی ان کتابوں سے آنجناب کے احوال اخذ کر کے بڑے مختصر طور پر لکھے ہیں۔
اس رسالے میں بھی بیتیسویں گوہر میں اس گلزار میں سے ایک پھول اور اس بحر زخار میں سے
بطور نمی کے کچھ حال مذکور ہوا ہے ✦

آنجناب کا انتقال اشراق کے بعد منگل کے روز ۲۸۔ تاریخ اور ایک روایت
کے مطابق نویں صفر ۱۰۳۴ھ کو ہوا۔ اور بعض کے نزدیک ماہ ربیع الاول کی اٹھائیسویں
رات تھی کہ حضرت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے۔ اور شمسی حساب کے
مطابق ۱۱۔ ماہ ماگھ۔ اور اہل شام کے نزدیک آنحضرت کے ایام مرض آنجناب کی عمر کے
موافق تریسٹھ روز تھے۔ یہ اس حدیث کے موافق ظہور میں آیا۔ حدوضہ ... ۵ م
کفارت سنۃ۔ ت کی کثرت۔

آپ کے انتقال کے روز مطلع نہایت سرخ ہو گیا۔ جیسے عالیں۔ تو پھر۔ جب
کی موت پر گریہ کی علامت بتاتے ہیں۔ جیسا کہ شرح الصدور میں نیت کے موجب
ان السموٰت والارض یبکیان علی المؤمن و بکاء السماء حمرتہا۔ نہ فہاذ مجھے یہ خبر